Presented by: Rana Jabir Abbas

۶۲۳۴

شمس الضحیٰ

لردّ اظہار الہدیٰ

۲۷۶

یہ کتاب اسم باسمے تصنیفات سے جناب مولانا و مقتدانا جناب مولوی الشیخ احمد صاحب دیوبندی

اعلی اللہ مقامہ کی ہی جناب مولانا مقدم الوصف نے ابتدائی اصول طریق تحقیق حقیت مذہب

حقہ میں ایک کتاب انوار الہدیٰ رقم فرمائی تھی اسپر جہانگیر خانصاحب نے شہرت

نام اور مولوی صاحب کہلانیکے لئے اسکے جواب مین اظہار الہدیٰ لکھی حالانکہ

مضامین مندرجہ کتاب مذکور کو انوار الہدیٰ کے جواب سے کچھ بھی تعلق نہین چونکہ اسمین

درخواست جواب بھی تھی بنا برعلیہ جناب مولانا مسبوق التوصیف کو ردّ اظہار الہدیٰ

الموسوم بہ شمس الضحیٰ کے لکھنی پڑی یہ کتاب قابل ملاحظہ ہے پہلی دفعہ آگرہ مین

غلط چھپی تھی مصححین مطبع ہذا نے ذرا ظاہری اغلاط کو رفع کرکے صاف کردیا ہے

بعض مخدوش الفاظ کی صحت بدون اصل مسودہ کے ابھی جگہہ جنبش سے نہ لگ سکی انشاء اللہ

تعالیٰ بشرط زندگی آئندہ طبع مین وہ بھی اصل مسودہ سے جسکے بہم پہنچانیکی

تدبیر کی گئی ہے رفع کردیجائے گی

بمطبع یوسفی دہلی باہتمام سیّد علی حسین طبع شد

قیمت مجلد عہ　(۵۰۰)　تعداد طبع

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۳۹

من کنت مولاہ فعلی مولاہ

شموس الضحی
انظار الہدی

در مطبع یوسفی دہلی طبع شد

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحق یعلوا ولا یعلے

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی رسولہ محمد سید المرسلین وآلہ الطیبین الطاہرین الی یوم الدین اما بعد بندہ درگاہ رب صمد شیخ احمد ابن مولانا مولوی وجیہ الدین صاحب مرحوم مغفور طالبان حق کی خدمت مین گزارش کرتا ہے کہ بعد شائع ہونے رسالہ انوار الہدے کے ایک اشتہار میری نظر سے گزرا کہ مطبع گلشن علم آگرہ مین کتاب اظہار الہدے بجواب انوار الہدے مولفہ عاصی کے طبع ہوئی ہے مین بہت خوش ہوا تھا کہ طالبان حق کے لئے عمدہ ذریعہ حق و باطل کے تمیز کرنے کا بہم پہنچیگا اور اسی روز سے مین اسکے مطالعہ کی آرزو مین تھا اور میرے بعض احباب مخالف بھی مجھے یاد دلاتے رہتے تھے کہ آپ کی کتاب کا جواب چھپتا ہے اور طرز یاد دہانی بھی ایسا تھا کہ گویا وہ جواب انکے ہی مساعی جمیلہ سے تالیف ہوا ہی لیکن رسالہ اظہار الہدے طبع ہوکر شائع ہوا اور بعض لوگون نے اسکا تذکرہ کیا تو شاید اس نظر سے کہ اکثر لوگون کے ناپسند ہوا تھا اسکا ذکر ہی کرنا مجھسے چھوڑ دیا اور در پے اس امر کے ہوئے کہ یہ کتاب نادیدہ رہے لیکن ایک روز بتاریخ ۳۱ جنوری ۱۸۹۱ء اتفاقاً ان صاحب سے ذکر جواب انوار الہدے کا آیا تو فرمایا بیشک میرے پاس ایک نسخہ رسالہ اظہار الہدے کا آیا ہے مین آپ کو نہ دکھلاؤنگا بلکہ اہلسنت و جماعت صاحبون کو بھی اسکے دیکھنے اور خریدنے سے منع کرونگا کہ درحقیقت وہ انوار الہدے کا معقول جواب نہین ہے اور الٹا باعث تضحیک ہے مین اہلسنت و جماعت صاحبون کو بھی اسکے دیکھنے اور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خریدنے سے منع کرونگا اور یہ بھی ارشاد کیا کہ مین نے مصنف اظہار الہدے کو ایک بہت طول و طویل خط
اسی بارہ مین لکھا ہے کہ اگر تم کو جواب لکھنا نہ آتا تھا تو کیون ناحق اہلسنت کو بدنام کیا غرض کہ اس
کتاب کے دیکھنے کے لئے مین نے بہت کچھ اصرار کیا لیکن میرے اس دوست مخالف نے بوجہ مخالفت مذہب
ہرگز گوارا نہ کیا کہ مین اس کتاب کو دیکھ بھی سکون حالانکہ بروئے قاعدہ مؤلف کو ایک جلد میرے پاس بھیجنی
واجب تھی اور اسقدر مذمت اظہار الہدی کی جو مشار الیہ نے مجھ سے کی اسکی یہ وجہ تھی کہ طبع ہونے سے
پیشتر وہ میرے ذہن مین اپنی تقریر سے عیبات جمائے ہوئے تھے کہ اگر یہ رسالہ ہمارا انکی تصنیف نہین ہے
تو شرکت انکی ضرور ہے اور چونکہ اکثر لوگون نے اس رسالہ کو ناپسند کیا تو اس خیال سے کہ مبادا لوگ مجھپر تہمت لگاوین
پہلے ہی سے اپنے تعلق اور لگاؤ کو دور کر دینا چاہے لیکن دیکھنے والے سمجھ گئے اور تاڑنے والے تاڑ گئے کہ آپ
کی افتاد رمالی کا نتیجہ اس رسالہ مین کہان کہان ہے اور کلام غیر کہان ہے کیونکہ انسان کا انداز گفتگو کب
چھپتا ہے خصوصاً ہمدم پاس بیٹھنے والے کلام کرنے والے کسطرح شناخت کر سکتے ہین بقول شاعر
بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش ٭ من انداز قدت را مے شناسم ٭ القصہ آج یہ کتاب اظہار الہدے
بہ دوری بخت بازار مین بکتی ہوئی ایک مہربان کی معرفت مجھے بھی ملی مین نے جو اسکو مطالعہ کیا تو سخت
حیران ہوا کہ اہل مطبع نے بھی اشتہارین لکھا تھا کہ بجواب انوار الہدی یہ رسالہ طبع ہوتا ہے اور مؤلف نے
بھی رسالہ مذکور مین یہی لکھا ہے کہ انوار الہدی کی ایک دلیل بلکہ ایک سطر یا کلمہ کا بھی جواب نہین دیا بلکہ
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بعض آیت قرآنی کسی مترجم قرآن سے ایسی نقل کر لی ہین کہ جن مین کسی تقریب سے
ذکر مہاجرین و انصار کا آیا ہے اور بعد اسکے کتب مناظرہ سے شیعون کے مطاعن نکال کر ایک رسالہ کی صورت
بنا کر شائع کر دیا اور اخیر مین چند اوراق لگائے ہین کہ جن مین انوار الہدے کے ۲۳ مضامین متفرقہ پر اعتراضات
کئے ہین یہ امر دو وجہ سے خالی نہین یا تو مؤلف صاحب علم مناظرہ سے واقف نہین اور انکو جواب لکھنا
نہین آتا یا درحقیقت دلائل مندرجہ انوار الہدے انکے نزدیک لاجواب ہین اور قصداً انکے تمام دلائل و مضامین
کو تسلیم کر کے جواب سے درگذر فرمائی ہے لیکن جہان تک مین نے اس رسالہ کو دیکھا مؤلف نے فقط صحابہ کے
فضائل اور شیعون کی ہجو پر اکتفا فرمائی اور فضائل بھی ماشاء اللہ وہ درج فرمائے کہ جنکو بارہا علمائے شیعہ و

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کر چکے ہین بلکہ خود کتاب انوار الہدیٰ مین بہت سی وسیع تردید انکی ہوئی ہے مگر مولف نے بجائے اسکے کہ ان فضائل کی تردید مندرجہ انوار الہدیٰ کا جواب لکھتے فقط اُن آیات کو کسی اردو ترجمہ قرآن سے نقل کر دیا ہان اگر خانصاحب اگانہ کوئی کتاب تصنیف فرماتے تو آیات اور دلائل کے درج کرنے کا مضائقہ نہ تھا اور جبکہ ایک کتاب کا جواب لکھتے ہین تو جب تک کہ اُسکے اعتراضات کو رفع نہ کر دین اس سند یا دلیل کو لکھ نہین سکتے جسکی نسبت اعتراض ہو چکے ہین مگر معلوم ہوا کہ خانصاحب فنِ تصنیف و تالیف سے آگاہ نہین ہین اور فہم بھی کسی قدر ناقص ہے رائے اکثر کجی پر جاتی ہے ذہن کے بھی غبی معلوم ہوتے ہین بعض موقع پر ایسی سیدھی سادھی باتون دیکھنے مین آئین کہ جنسے معلوم ہوا کہ آپ روحِ اہلیہ اور روح اللہ کو ہم معنی ہی سمجھتے ہین فن مناظرہ بہت مشکل ہے جس شخص کے مزاج مین تعصب ہو وہ مناظرہ نہین کر سکتا مناظرہ امر حق کے ظاہر کرنے مین بحث کرنے کو کہتے ہین اور جب تک کہ فریقین سخن پروری اور تعصب سے قطعاً بری ہو کر اپنی نیت مین فقط انکشاف امر حق کو مد نظر نہ رکھین مناظر نہین کہلا سکتے ہمارے خانصاحب تو ابتدا تالیف سے تعصب اُگلنا شروع کر دیا اور شروع خطبہ سے ہی درپے ابطال مشکل کشائی علی مرتضیٰ کے ہو گئے اگرچہ اہلسنت و جماعت کو ایسے مباحثہ کے وقت جو خلاف داب مناظرہ ہین بہت کچھ سب و شتم سننا پڑتا ہے مگر ہمارے مخاطب صاحب نے تو سنن بلکہ اسلام کو بالائے طاق رکھ کر وہ کلمات نازیبا حضرات اہلبیت کی شان مین لکھے کہ مخاطب صاحب کے مقابلہ پر گویا تمام سنی بھی شیعہ ہو گئے اور رسالہ مخاطب مین پورا پورا لطف مباحثہ رافضی اور خارجی کا آگیا*

اگرچہ مین نے رسالہ انوار الہدیٰ مین بھی لحاظ اس امر کا رکھا تھا کہ ضرورت سے زیادہ ذکرِ صحابہ مین کچھ نہ لکھا جاوے مگر مؤلف اظہار الہدیٰ نے جناب سرورِ کائنات کی عترت و اہلبیت و اولاد کی نسبت وہ کلمات نازیبا لکھے کہ خدا کی پناہ اور پھر شیعون کی توہین مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا بلکہ مجھ بیگناہ کی نسبت ایسے سخت الفاظ استعمال کئے کہ اگر کوئی شخص بجائے میرے ہوتا تو وہ ان الفاظ سے مشتعل ہو کر علم کھلا جواب مین گالیان لکھتا اور اگر کبھی ملاقات نصیب ہوتی تو لپا ڈگی کی نوبت پہنچتی اور طرفہ یہ ہے کہ خاتمہ اظہار الہدیٰ پر آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ جواب الجواب مین تہذیب کا خیال رہے خود آپ نے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بھکڑون کو مات کر دیا اگرچہ ہم بھی خالصاحب کو پشتو بہ پشتو جواب دے سکتے ہین مگر اس خیال سے کہ ایسی لایعنی گفتگو علم ادب کے خلاف ہے اور بد تہذیب کلام کرنا جاہلون کا شعار ہے اس سے گریز کیا۔

مولف صاحب نے انوار الہدے کے جواب مین اپنے رسالہ کا نام اظہار الہدے رکھا ہے اور

تردید مین اظہار الہدے کی ہے اور چونکہ اظہار الہدے بوجہ اپنی اندرونی ظلمت کے محتاج اس امر کا ہے

روز روشن مین اسکے عیوب اہل نظر کی روبرو کئے جاوین اسلئے رسالہ ہذا کا نام ہم نے شمس الضحیٰ

لاظہار الہدیٰ رکھا خداوند ابحق حبیب پاک کے طفیل سے اہل انصاف او طالبان حق کو اس سے مستفید کرے

ہم نے اظہار الہدے کا جواب مولوی جہانگیر خان اس کے مولف کیطرح برائے نام ہی نہین لکھا ہے

بلکہ بلفظہ اسکی کامل تردید کی ہے اظہار الہدے کی عبارت کے شروع مین لفظ قال یا قال المولوی

جہانگیر خان یا قولہ ثبت کیا ہے اور جس موقع پر تردید اور جواب اسکا شروع کیا گیا وہان لفظ اقول

یا اقول وبہ نستعین لکھا گیا ہے ناظرین اس ذریعہ سے عبارت اظہار الہدے اور عبارت

عاصی مندرجہ شمس الضحے کو شناخت کر سکین گے +

قال المولوی جہانگیخان شکوہ آبادی۔ او عیدو توریہ ۔ واضح ہو کہ حضرات شیعہ صرف فضائل اصحاب

باصفا ہی کا انکار نہین کرتے بلکہ تمام کتاب اللہ مین بھی نقصان کا اقرار کرتے ہین اقول یہ تو صرف

مخاطب کے سمجھنے کا قصور ہے شیعہ ہرگز فضائل اصحاب باصفا کے منکر نہین بلکہ اُنکے نہایت درجہ کے فضائل

اور مناقب بیان کرتے ہین ہان نیک و بد کی البتہ تمیز کرتے ہین اصحاب رسولخدا صلعم مین جو لوگ منافق

ہین ان اصحاب پر دغا کے خدع اور فریب اور نفاق اور شقاق ظاہر کر کے جتلاتے ہین کہ جو فضائل اور مناقب

اصحاب الجنۃ کے ہین انکو اصحاب الجحیم سے منسوب مت کرو شناخت مومنین صحابہ کی ہمارے ہاتھ مین موجود ہے

خود رسولخدا فرما چکے ہین کہ محب علیؑ مومن ہے اور مبغض علیؑ منافق ہے اور اکثر صحابہ سے مروی ہے کہ

ہم عہد رسولخدا صلعم مین مومن اور منافق کو حب و بغض سے شناخت کیا کرتے تھے پس جن صحابہ کی

نسبت بغض و عداوت و ایذا دہی اہلبیت پیغمبر ہو انکو اصحاب الجحیم سمجھو اور جو انکے مطیع اور فرمانبردار

اور محب ہین اصحاب باصفا ہین انکے فضائل اور مناقب کا منکر بعینہ خدا اور رسول کے منکر کی برابر ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کمال کتاب اللہ کے نقصان ہونے کے عقیدہ مین اہل التشیع ہی منفرد نہین مولوی صاحب نے آپ اپنے گریبان مین منہ ڈال کر نہین دیکھا مشکواۃ شریف اگر کہین سے ملجاوے تو دیکھئے اور اس مین ملاحظہ فرمائیے ورنہ کسی عالم اہلسنت وجماعت سے دریافت کر لیجیے کہ مشکواۃ شریف مین کسقدر روایات موجود ہین کہ جنسے نقصان اور کمی سور قرآنی ظاہر ہو رہی ہے۔

دیکھئے فن مناظرہ سے ناواقف ہونے کی یہ غرابیان ہین کہ مولف اظہار الہدے نے دعویٰ تو کمی سور قرآنی کا کیا اور اسپر تعریضاً آپ یہ فرماتے ہین کہ حضرت علیؑ نے باوصف باب علوم ہونے کے تحریف کلام الٰہی کو کیون درست نہ کیا۔ کوئی ان حضرت سے پوچھے کہ تحریف کا کیا ذکر تھا اور کون شخص تحریف قرآنی کا قائل ہے جو یہ اعتراض کیا گیا میری رائے مین مولویصاحب تحریف کے معنی سے خبردار نہین شاید سنے سنائے یہ لفظ کمی کے معنی مین لکھدیا ہے کیونکہ مین دیکھتا ہون کہ آگے اظہار الہدیٰ مین خود مولوی صاحب مرتکب تحریف اور الحاق کے ہوئے ہین اگر تحریف اور اُسکے گناہ سے واقف ہوتے تو شاید ایسی مبادرت نہ کرتے اور اگر تحریف کو جان بوجھکر آپ نے ارتکاب تحریف قرآنی کیا ہے تو آپ عجب مسلمان ہین اور دیکھئے طرفہ یہ ہے کہ اسی رسالہ مین مولویصاحب معتبر علمائے اہل تشیع کے اقوال سے یہ امر ثابت فرما چکے ہین کہ قرآن موجودہ اصلی قرآن ہے اور اُسکے تواتر اور صحت مین کچھ شک نہین بجز اسکے کہ کچھ کمی ہے پھر معلوم نہین ہوتا کہ یہ اعتراض کہ حضرت علیؑ نے تحریف کو کیون درست نہ کیا کس لئے اور کس وجہ سے مولف اظہار الہدے نے قائم کیا یہ بات علم و دیانت سے بعید ہے اور پھر اسپر آپ نے صبر نہ کرکے نہایت غیر موزون اور بے محل یہ مصرعہ لکھا ہے چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

قال ایضاً لہذا موقع مناسب معلوم ہوتا ہے کہ واسطے افادہٗ خاص وعام کے ایک مختصر تالیف ترتیب کیجاوے کہ واقف اس اختصار در منثار کو قدرت مقابلہ مذہب متعصب سے حاصل ہو جاوے الخ

اقول۔ خانصاحب اس در منثار سے پیشتر نہایت بہتر یہ ہوتا کہ آپ کشتی اور لیزم اور گدکہ پھیری مین کوئی تصنیف فرماتے ورنہ ابتداءً ایسے تعصب کا نتیجہ تو یہ ہے کہ آپ اپنی ذریات کو بدنام کرائین حالانکہ خود مولف صاحب داب مناظرہ سے واقف نہین دلیل آپکی ہمیشہ دعوی کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خلاف ہوتی ہے سوہ دوسرون کو مناظرہ کیا سکہاوینگے اور پھر عجب یہ ہے کہ عوام کالانعام کو آپ مقابلہ آرائی سکہلاتے تو مضائقہ نہین لیکن خواص کو آپ نے کسطرح اپنے تلمذ مین داخل کیا۔ کیا علمائے اہلسنت بھی آپکے ہدایت نامہ سے تعصب اعنانی حاصل کرینگے۔

اما قولہ ۔ چونکہ یہ امر ظاہر ہے کہ باطن اس قبہ کا ہر حال مین خالی از فساد نہین تاہم بعض اہلسنت وجماعت بوجہ عدم واقفیت کے بوجہ شرکت مجالس و محافل ناروا و ناسزا کہ شرعاً و عرفاً ممنوع ہے اور نامشروع ہے ہوتے ہین اور تعزیہ بنانے اور مرثیہ سننے پڑھتے ہین حالانکہ ہر کہ ومہ بخوبی جانتا ہے کہ نجات شیعیان پاک کی تو تبرے ہی پر موقوف ہے پس حتی الامکان اہلسنت وجماعت کو واجب بلکہ فریضہ تر ہے کہ جلسۂ ناجائز سے اجتناب قبول کرین۔ **اقول** ۔ یہ امر ظاہر ہے کہ جنکو خاندان رسالت سے کچھ بھی الفت کا لگاؤ ہے وہ تو سفیانیون کی دباغت سے رک نہین سکتے جس مجلس پاک مین کہ فریضہ مومنین ہے مصائب یا فضائل اہلبیت علیہم السلام بیان ہوتے ہونگے برابر حاضر ہونگے ہان سفیانیون اور مروانیون نے پہلے بھی بہت کچھ روک ٹوک کی ہے اور اب بھی جو کوئی باعتبار مذہب یا باعتبار نسب انکی ذریت مین داخل ہے مجالس عزائے سید الشہدا سے نہایت درجہ ناراض ہوتا ہے لیکن شیعون کی اس مین کوئی خطا نہین کسی کے گھر بلانے نہین جاتے جسکو ابوسفیان کے صاحبزادے کا لحاظ بہ نسبت محمدؐ کے صاحبزادے کے زیادہ ہے وہ خود ہی مثل مخاطب صاحب کے مجتنب ہوتا ہے بعضے بلحاظ مسلمانی کہ آخر انکے باپ دادا کلمہ پڑھتے ہین حاضر مجلس ہوتے ہین اور اکثر تبرک کے لالچ سے شامل ہوتے ہین لیکن شیعہ نہ کسی کو بلانے جاتے ہین اور نہ کسی آئے ہوئے کو اٹھاتے ہین اگر مخاطب صاحب کو ایسا ہی تعصب ہے تو امام باڑہ کے دروازے پر کھڑے ہوجایا کرین اور کسی سنی کو اندر نہ جانے دین اس مین شیعون کو بھی فائدہ ہے بلکہ دینی اور دنیوی دونو فائدے ہین مگر مولوی صاحب ایک بڑی خرابی یہ ہے کہ آپ جیسے علماء تو یہ بات سمجھتے ہین کہ جو دشمنان اہلبیت پیغمبر ہین وہ آپ کے نزدیک اکابر دین ہین مگر جہلا اس بات سے بالکل واقف نہین اگر ان کو بھی یہ علم ہوجاوے کہ دشمنان اہلبیت بموجب عقائد اکابر دین ہین تو وہ بیچارے خود ہی مجالس سے کنارہ کش ہوجاوین اور یہ طعن آپ نے شیعون پر بیجا کیا کہ انکی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نجات ہی تبرے پر موقوف ہے مین کہتا ہون کہ کوئی متنفس بھی خواہ شیعہ ہو یا سنی بغیر تبرا نجات نہین پاسکتا۔ تبرے کے معنی بیزاری کے ہین جو مسلمان حضرات اہلبیت کے دشمنون اور قاتلون سے بیزار نہین ہے وہ قطعی مسلمانی سے خارج ہو جاتا ہے۔

خیر اب نجات کا درجہ تو دوسرا ہے آپ ہی خود ذرا غور کرکے دل مین شرمائین کہ اگر دشمنان و قاتلان اہل بیت پیغمبر کی محبت آپکے دل مین ہو اور اُنکے اس فعل سے آپ رضامند ہون تو آپ مسلمان نہین رہ سکتے ہان اگر آپ انسے بیزار اور انکے افعال سے ناراض ہین تو بیشک مسلمان ہین اور اسی کا نام تبرا ہے آپ نے تبرے کا نام ہی نام سنا ہے اسکے معنی سے خبردار نہین ہین جسوقت اسکے معنی معلوم ہوئے اور کچھ ذرہ برابر بھی دل مین ایمان ہے تو باالضرور آپ کو بھی تبرائی سمجھنے لگوگے دیکھیے یہ آپ کی ناواقفیت کا سبب ہے کہ آپ نے ایسے بیہودہ یہ لکھا کہ آٹھوین محرم کو حلوے پر تبرا ہوتا ہے تبرا کوئی دعا یا اسم یا جادو یا ٹونا نہین ہے کہ کوئی حلوے پر پھونکے اور شیعون کو ایسی ضرورت نہین ہے کہ کسیکو دھوکہ سے وہ حلوا کھلاوین بلکہ اس لحاظ سے کہ وہ پاک نیاز کسی ناپاک منھ اور غیر مستحق کے پیٹ مین نہ جائے شیعہ لوگ بہ آواز بلند پکار دیتے ہین کہ مخالف یہان سے چلا جائے مگر چونکہ حلوے کی حلاوت سے اکثرون کے منھ مین پانی بھر آتا ہے وہ اقرار رسائی کرکے کھا جاتے ہین۔ مجھے بڑا تعجب اس بات کا ہے کہ آپنے شیعون کی مجالس مین شریک ہونے کو تو معصیت خیال کیا اور پیغمبر خدا صلعم کی مخالفت اور انکے اہلبیت سے دشمنی کرنا اور انکے حقوق غصب کرنا اور اُنپر فوج کشی کرکے ان سے لڑنا اور انکو زہر دے کر ہلاک کرنا اور تشنہ و گرسنہ ذبح کرنا ثواب عظیم قرار دیا اور پھر بھی ادعائے مسلمانی قائم ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ اس بیان کے خاتمہ پر عجب بے محل فقرہ آپنے بیان کیا کہ جو شخص مخالف عترت رسول ہو انکی مجالس وغیرہ سے مخالفت تامہ رکھتا ہو تو اولاد رسول مین سمجھا جاتا ہے بمقتضائے اس قول کے من سلک علی طریقتی فھو الی یعنی جو میرے رستے پر چلا وہ میری اولاد ہے اب تو معلوم ہوا کہ تمام جولاہے اور حجام تیلی اور قصاب سب آل رسول ہو جائینگے۔ اب مخاطب صاحب کو یہ خبر نہین ہے کہ جس کو آپ سنت نبوی سمجھ رہے ہین وہ سب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas jabirabbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بدعات مخترعہ اصحاب ثلثہ مین جناب رسولخدا کا مسلک ہی ہے جو انکے اہلبیت کا طریق تھا اسکے یہ یہ معنی نہین ہین کہ امام حسنؑ اور امام حسینؑ نعوذ باللہ آلِ رسول سے علیحدہ ہوگئے اور مولوی جہانگیرخان نسل رسول صلعم مین داخل ہوئے۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مثلاً اگر اہل سنت رسول صلعم کے طریقہ کو چھوڑکر سنی ہوجاوے تو اسکی نسبت کہا جائے گا کہ وہ آل رسول نہین ہے بلکہ آل رسول وہ ہی ہین جو ان کے طریق پر بھی چلتے ہین دوسرے نسب کے لوگ انکے طریق پر چلنے سے بھی سید نہین ہوسکتے ہین۔

زبدۃ العارفین شیخ فریدالدین عطار نے تذکرۃ الاولیا مین بذکر امام جعفر صادق علیہ السلام کامل تردید اس عقیدہ فاسدہ کی کی ہے اس کو ملاحظہ فرمائیے۔

قال - مجملاً ذکر اصحاب رسالتمآب صلعم کا - **اقول** - ناظرین اہل بصیرت غور فرماوین کہ یہ رسالہ بنام رد جواب انوار الہدیٰ شائع کیا گیا ہے اس مین شروع سے لیکر اخیر تک باب خلافت و امامت کی بحث ہی مگر مولف صاحب نے معاملہ خلافت مین اس لئے قطعی سکوت کیا کہ وہ اپنے نزدیک خلافت شیخین کا جواز ثابت نہین کرسکتے اور جن دلائل سے انوار الہدیٰ مین خلافت اصحاب ثلثہ ناحق و ناجائز کی گئی ہے انکی تردید محال ہی اور فن مناظرہ کا مسلمہ قاعدہ ہے کہ جس اعتراض یا استدلال پر جواب مین سکوت ہے وہ قطعی مسلمہ اس فریق کا ہوجاتا ہے اسلئے بموجب قاعدہ مقررہ یہ امر مسلمہ مولوی جہانگیرخان کا ہے کہ خلافت بغیر حکم خدا و رسول قائم نہین ہوسکتی اور جو آٹھ صفات خلیفہ مین ہونے چاہئین وہ سب حضرت علیؑ مین مجتمع ہین اور خلفائے ثلثہ مین ایک بھی صفت ثابت نہین ہوئی اور احکام اور نصوص اور استخلاف مرتضوی جن کی نسبت مولف اظہار الہدیٰ نے لب کشائی نہین کی بمقابلہ تمام اہل سنت وجماعت مسلمہ ہوچکے ہین اب اگر ان پر کوئی حجت کرے تو مولوی جہانگیرخان کو زمرہ اہل سنت سے خارج کرے۔

قال المولوی جہانگیرخان - ہم بالیقین کہہ سکتے ہین کہ خلفائے راشدین اور اصحاب انصار و مہاجرین کی جانب کفر و نفاق کو منسوب کرنا مطابق شریعت رب مطلق صریح کفر ہے - **اقول** - کہنے مین اور کہہ سکنے مین زمین آسمان کا فرق ہے آپ کا کہہ سکنا تنزلِ عقیدت کو ثابت کرتا ہے - دیکھئے ہم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بالیقین کہتے ہین کہ خلفاء راشدین اور اصحاب صدق و یقین خواہ انصار ہون یا مہاجرین ایسے درجہ کے لوگ ہین کہ بعض سے تو وہ عقیدت رکھنے مین بھی ذی کفر ہو جاتا ہے اور انکی شان مین ذرا سی گستاخی کرنے مین ایمان جاتا رہتا ہے اور بعضے ایسے ہین کہ انکی شان مین گستاخی کرنے سے آدمی گنہگار یا ہی فاسق کہلاتا ہے اور جو گنے چنے علیحدہ انسان صورت ابلیس سیرت ہین ان پر اگر کفر ثابت ہو تو ان کو کافر کہنا اور اگر نفاق ثابت ہو تو انکو منافق کہنا واجب ہے اور انکی نسبت حسن عقیدت رکھنے والا خود منافق ہو جاتا ہے بلکہ سکوت کرنے والا بھی معصیت سے بری نہین ہو سکتا۔

یہ مؤلف صاحب کے سمجھنے کی غلطی ہے کہ جملہ مہاجرین و انصار مصداق آیات قرآنی ہین یعنی آیات مناقب و فضائل علی العموم سب مہاجرین و انصار کے حق مین نازل ہوئی ہین بلکہ جو بد و دغا ہین انکی مذمت مین آیات قرآنی نازل ہین اور جو اصحاب با صفا ہین انکی منقبت مین نازل ہوئی ہین سب یکسان نہین ہین ❊

استدلالِ مؤلف بہ آیاتِ قرآنی دربارۂ فضائلِ اصحابِ ثلثہ ✤

قال المولوی جہانگیر خان ۔ اول آیت سورۂ آل عمران پارہ چہارم کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر وتؤمنون باللہ ترجمہ تم ہو بہتر سب امتون سے جو پیدا ہوئے واسطے آدمیون کے حکم کرتے ہو اچھی بات پر اور روکتے ہو برے کام سے اور ایمان لائے ہو اللہ پر صرف یہ ایک ہی آیت شریف فضائلِ اصحابِ عالی صفات کے واسطے کافی و وافی ہے۔ **اقول و بہ نستعین** مؤلف صاحب نے اس آیت کو علی العموم صحابہ کی شان مین سمجھ لیا ہے اور تعریف صحابی بزعم اہل سنت یہ ہے اما الصحابی فکل مسلم من رای رسول اللہ صلعم ولو لحظۃ ترجمہ یعنی صحابی وہ ہر مسلمان ہے کہ جسنے رسول خدا صلعم کو ایک لحظہ بھی دیکھ لیا ہے اگر کچھ تخصیص نیک و بد کی نہین تو یزید اور مروان اور حکم اور ابو سفیان اور ابن ابی وغیرہ تمام منافقین مصداق اس آیت کے ٹھہرتے ہین اور خود اس آیت شریف مین علامات اور صفات امت خیر کی یہ درج ہین کہ خدا پر ایمان رکھتے ہون اور امر معروف اور نہی منکر کرتے ہون اور امر معروف کی تشریح مؤلف صاحب نے خود ہی ترجمہ مین یہ کی ہے یعنی ایمان اور اطاعت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

خدا و رسول اور یہی منکر کی توضیح مین لکھا ہے کفر اور شرک اور تمام ناقص فعل جس سے عام طور پر مراد مخالفتِ حکمِ خدا و رسول ہو سکتی ہے۔

پس ظاہر ہے کہ یہ صفات جملہ صحابہ مین نہ تھین اس لئے قول مخاطب صاحب [illegible] تفسیر الیس جبکہ یہ امر مسلم ہے کہ اس آیت کے مصداق جملہ صحابہ نہین ہین تو اب تشخیص اس امر کی واجب ہوئی کہ اس آیت کے مصداق کون ہین اور چونکہ مولف اظہار الہدے نے صحابہ مین سے کسیکو واسطے مصداق اس آیت کے منصوص نہین کیا اسلئے استدلال ان کا اس آیت پر فضول و عبث رہا ہم کہتے ہین کہ یہ آیت شان مین اہلبیت پیغمبر کی صادق آتی ہے اور ایسے صحابہ اسکے مصداق نہین ہو سکتے ہین کہ جنہوں نے صریحاً مخالفت رسول اللہ صلعم کی کی [illegible] رسول خدا کو میدان جنگ مین تنہا چھوڑ کر طرح دے گئے یا بیعت الرضوان کو توڑ دیا یا صلح حدیبیہ مین رسولخدا پر معترض ہوئے یا حدیث اور عہد تمسک ثقلین سے انحرافی اختیار کی یا عقبہ پر سواری رسولخدا پر حملہ آور ہوئے یا حکم تجہیز جیش اسامہ سے مخالفت کی یا مانع وصیت ہوئے یا بخلاف حکم رسول اللہ خود خلیفہ بن گئے اور حق اہلبیت نبوی غصب کیا یا مالک بن نویرہ جیسے صحابی مومن کا خون بے وجہ کرایا یا مجنون کو قصاص کا اور حاملہ کو رجم کا حکم دیا یا طرید رسول کو بلا کر اپنا مشیر کیا [illegible] سے بمخالفت حکم خدا و رسول زکوۃ لے لی۔ انصاف بہت بڑی جنس ہے اگر مولف اظہار الہدے تعصب کو دور کرکے بچشم انصاف دیکھتے تو انکو معلوم ہو جاتا کہ اس آیت کے مصداق کون ہین۔ اور علی العموم صحابہ کی کیا کیفیت ہے۔ علامہ تفتازانی کتاب شرح مقاصد مین یہ عبارت لکھتے ہین۔ ان ما وقع بین الصحابة من المشاجرات على الوجه المسطور في كتب التواريخ والمذكور على السنة الثقات يدل بظاهره على ان بعضهم قد حاد عن طريق [illegible] وبلغ حد الظلم والفسق وكان الباعث له الحقد والعناد والحسد واللداد وطلب الملك والرياسة والميل الى اللذات والشهوات اذ ليس كل صحابي معصوما ولا كل من لقي النبي بالخير موسوما الا ان العلماء لحسن ظنهم باصحاب رسول الله صلعم ذكروا لها محامل وتاويلات بها يليق وذهبوا الى انهم محفوظون عما يوجب التضليل والتفسيق الى ان قال واما ما جرى بعدهم من الظلم على اهل بيت النبي فمن الظهور بحيث لا مجال للاخفاء [illegible] ترجمہ یعنی جو کچھ کہ مشاجرات اور نزاعات صحابہ کے درمیان واقع ہوئے وہ کتب تواریخ مین مسطور اور السنہ ثقات پر مذکور ہین وہ نزاعات اور مشاجرات [illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

دلالت اس بات پر کرتے ہین کہ بعضے اصحاب طریق مستقیم سے تجاوز کر گئے اور حد ظلم اور فسق تک پہنچ گئے تھے
اور اس کی وجہ عناد اور حسد اور طلب سلطنت اور ریاست اور مائل ہونا بجانب لذات و شہوات کے
تھی کیونکہ ہر اصحاب تو معصوم نہ تھا اور نہ وہ ہر شخص کہ جو ملاقی ہوا رسول اللہ صلعم سے موسوم بہ خیر تھا لیکن
علماء نے بدین وجہ کہ وہ اصحاب رسول اللہ کی طرف حسن ظن رکھتے تھے یا ان معاملات مین ایسی تاویلات اور
محامل ذکر کی کہ جنسے ان صحابہ کا تضلیل یعنی گمراہی اور فسق و فجور سے محفوظ رہنا پایا جاوے -
یعنی علماء نے انکے ظلم و ستم و فسق و فجور اور حق سے گزر جانے کو تاویلات و توجیہات سے پوشیدہ کر دیا -
یہانتک کہ کہا (علامہ مذکور نے) ولیکن جو کچھ کہ اسکے بعد ظلم و ستم اہلبیت نبوی پر گزرا ایسا ظاہر مشہور تھا
کہ اس مین کسی نے مجال اخفا کی نہ پائی -
اس سے معلوم ہوا کہ ظالمان اول کے ظلم و ستم کو تو علمائے اہل سنت نے برعایت صحابہ پوشیدہ کر دیا
لیکن پچھلے ظالمون کا ظلم ایسا ظاہر مشہور تھا کہ علماء کو مجال اسکے اخفا کی نہ ہوئی پس جبکہ صحابہ خصوصاً انکے ممدوح
یعنی اصحاب ثلثہ کا یہ حال ہے تو وہ ہرگز مصداق اس آیت کے نہین ہو سکتے۔
اب رہا یہ امر کہ آپ فرماتے ہین کہ آئمہ اہلبیت کی شان مین اسلئے صادق نہین آسکتی کہ اسوقت مین حضرت
علی ع کے سوائے اور کسیکا نشان بھی نہ تھا اور آیت مین لفظ امۃ صیغہ جمع ہے یہ البتہ تعجب خیز بات ہے کہ
آپ کے معنی تو اس لفظ خیر امۃ کے مصداق مین تیرہوین صدی کے پیدا ہوئے اہل سنت کو بھی داخل کرین
اور آپ آئمہ اہلبیت کے لئے عدم پیدائش کا اعتراض کرین کیا احکام قرآنی اشخاص موجودین پر ہی محدود ہین اگر
یہ سچ ہے تو نماز روزہ حج و زکوۃ اسوقت کے مسلمانون پر فرض نہین اور دوازدہ امام کا وجود آدم علیہ السلام کی
پیدائش سے پہلے ثابت ہے اکثر احادیث مین رسولخدا صلعم نے نام بنام ذکر دوازدہ امام کا کیا ہے پیغمبران
سابق نے انکی پیشین گوئی کی ہے اسلئے عدم موجودگی آئمہ مطلق قادح مقصود نہین -
قال دوم آیت رکوع ۲۰ سورہ و پارہ ایضاً فالذین ھاجروا واخرجوا من دیارھم واوذوا فی سبیلی و
قاتلوا وقتلوا لاکفرن عنھم سیاٰتھم ولادخلنھم جنٰت تجری من تحتھا الانھر ثوابا من عند اللہ واللہ عندہ
ترجمہ ـ پس وہ لوگ کہ ہجرت کی ان لوگون نے اور نکلے وہ لوگ اپنے شہرت اور تکلیف دئے گئے بیچ میری

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

راہ مین اور مقابلہ کیا ان لوگون نے (یعنی کفار سے) اور مقتول ہوئے وہ لوگ (یعنی شہید) البتہ دور کرونگا مین ان سے برائیان انکی اور البتہ داخل کرونگا مین ان کو بہشت مین کہ جسکے نیچے نہرین جاری ہین ثواب اللہ کے نزدیک ہے اور اللہ کے نزدیک اسکا عمدہ ثواب ہے۔

اس آیت شریف مین رب جلیل ہجرت کرنے والون کی تعریف و توصیف فرماتا ہے اور انکے قطعی جنتی ہونے کی خوشخبری سناتا ہے تاقولہ۔ دیکھو خدائے پاک کس محبت و پیار سے مہاجرین کو فرماتا ہے کہ تمہارے اعمالون سے بڑھ کر تم کو ثواب ملے گا۔ **اقول** معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے مخاطب صاحب صفدر ترجمہ کا قرآن ہاتھ مین لیکر دیکھتے جاتے ہین جہان کہین لفظ مہاجرین نظر پڑا فوراً اچھل پڑے اور نتیجہ بار دشت مین لکھ لیا۔ اس آیت کے مطلب اور مضمون پر غور کرنا مادہ کی بات ہے انہون نے تو صرف لفظ مہاجر پڑھتے ہی سمجھ لیا کہ اصحاب ثلثہ انکے مصداق ہوجاینگے حالانکہ اصحاب ثلثہ کو اس آیت سے کچھ بھی لگاؤ نہین یہ آیات نبی صلعم کے رشتہ دارون و اعمام و بنی اعمام مثل حضرت حمزہ و حضرت جعفر و ابو عبیدہ وغیرہ رضی اللہ عنہم کی شان مین ہین کہ انہون نے ہجرت کی اور گھرون سے نکالے گئے اور راہ خدا مین ایذا پائی اور کافرون سے لڑے ان کو قتل کیا اور آپ بھی شہید ہوگئے یہ آیات ان لوگون کی شان مین نہین ہین کہ جنمین بالانفراد ایک ایک صفت منجملہ صفات مندرجہ آیات پائی جاوے بلکہ مصداق ان کے وہ لوگ ہین کہ جنمین بالاجتماع ہر چہار صفت پائی جاوین یعنی ہجرت و ترک وطن ایذا براہ خدا قتل کرنا کافرون کو خود مقتول ہوجانا اگر واو عاطفہ کی جگہ کلمہ او ہر صفت کے بعد ہوتا تو بالانفراد مصداق ہوجاتے اور یہ امر مسلمہ فریقین ہے کہ اصحاب ثلثہ مین چارون صفت مین سے پہلی صفت بھی پوری نہین یعنی حضرت ابوبکر اور حضرت عثمان نے گو ہجرت کی مگر ترک وطن نہین کیا انکے باپ اور انکے اقرب رشتہ دار مکہ مین رہے اور خدا کی راہ مین ایذا پانا اور کافرون کو قتل کرنا اصحاب ثلثہ کی نسبت مطلق مروی نہین اور چوتھی صفت یعنی کافرون سے لڑکر شہید ہوجانا ان سے کسی طرح متعلق نہین ہوا اسلئے مولف اظہار الہدیٰ کا اس آیت پر استدلال کرنا صاف ناواقفیت اور کم سمجھی کی دلیل ہے ورنہ اسقدر تو وہ کتب تواریخ سے بھی دیکھ سکتے تھے کہ بوقت نزول آیت اصحاب ثلثہ زندہ موجود تھے اور بعد اسکے کسی جہاد مین مقتول نہین ہوئے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قال سیوم آیت رکوع ۹ سورہ انفال پارہ دہم - لولا کتاب من الله سبق لمسکم فیما اخذتم فیہ عذاب عظیم ترجمہ اگر نہ کتاب اللہ سے سبقت کرتے البتہ چھوتا تمکو بیچ اس چیز کے کہ تمکو بیچ اسکے عذاب بڑا انتہی ترجمہ مولف نے شان نزول مین قصۂ فدیہ و رہائی مشرکان قیدیان بدر کا حسب رائے حضرت ابوبکر درج کیا اور اس رائے پر سخت تہدید عمل مین آئی - اس سے مولف نے تین فائدے مستخرج کئے اول شیخین کا معرکہ بدر مین شامل ہونا دوم اصحاب ثلثہ کا مہاجرین مین سے ہونا سوم آنحضرت کا رائے حضرت ابوبکر کو پسند کرنا - بعد اسکے اہل بدر کے لئے وعدہ مغفرت کا ذکر کیا ہے - **اقول و بہ نستعین**

مولوی صاحب کے ترجمہ مین دوسری جگہ بعید نہین کہ سہو کاتب سے لفظ نہی رہ گیا ہو جس سے تمام مطلب خبط ہو گیا - معلوم ہوتا ہے کہ کسی جگہ انوار الہدے مین سہو کاتب سے حرف واو رہگیا تھا تو مولوی صاحب نے ہمیں الزام قائم کیا اسلئے ضرور ہوا کہ ہم انکو جتلا دین - الغرض مولوی صاحب نے جو اس آیت کو فضائل اصحاب ثلثہ مین درج فرمایا ہے یہ انکی سادہ لوحی ہے اس آیت سے کسی کی فضیلت ثابت نہین ہوتی بلکہ سخت تہدید اور مذمت ہوتی ہے - مطلب اس آیت کا جس کو مولف نے شاید نہین سمجھا یہ ہے کہ اگر پہلے سے حکم الٰہی اسکا نہ نازل ہوتے عذاب دنیوی امت محمدی پر مثل امم سابقہ ہوتا تو بیشک تم لوگون پر بہت ہی بڑا سخت عذاب نازل ہوتا - واقعی جن لوگون کی شان مین کوئی منقبت اور فضیلت نہین ہوتی تو معافی قصور پروانہ ہی انکو سند ہو جاتا ہے اس کی بعینہ یہ مثال ہے کہ مثلاً چند شخصون کو کوئی حاکم حکم دے کہ اپنی نیک نیتی ثابت کرو تو ان مین سے چند اشخاص اپنی عمدہ عمدہ کارگزاریون اور نیک چلنیون کے پروانے اور اسناد پیش کرین اور ایک شخص ایک نقل حکم چوری کے مقدمہ کا پیش کرے کہ دیکھئے ہمکو پولیس نے بالزام سرقہ گرفتار کر کے مجسٹریٹ کی روبرو چالان کیا تھا مگر مقدمہ مین کوئی سقم قانونی ایسا عائد ہو گیا کہ جس سے ہم فقط دھمکی اور تہدید کے بعد رہا ہو گئے اور ہم نے خوش نصیبی سے قید کی سزا نہین پائی یہ امر خود مولف صاحب نے بھی تسلیم کر لیا ہے کہ یہ آیت حضرت ابوبکر کے لئے نازل ہوئی ہے اور طرفہ یہ ہے کہ مولف صاحب نے عذاب عظیم کو عذاب اخروی سمجھا تھا اور اسی طمع پر کہ اس معاملہ خاص مین حضرت ابوبکر پر عذاب نہ ہوگا اس آیت پر استدلال کیا تھا لیکن یہ بات دوسری نکلی اور عذاب اخروی سے رہائی ثابت نہ ہوئی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بلکہ عذابِ دنیوی سے رہائی ملی کہ جیسے امم سابقین کوئی عذاب طوفان سے ہلاک ہوا کسی پر گ و گندھک
سے کوئی باد صرصر سے ہلاک ہوا کسی کو صاعقہ نے مار تو اللہ تعالےٰ امخاطبین آیت سے فرماتا ہے کہ اعمال تو
تمہارے ایسے تھے کہ ویسے ہی تم پر سخت عذاب نازل ہوتے جیسے امم سابقہ پر ہوئے تھے لیکن چونکہ میں
پیشتر وعدہ کرچکا ہوں کہ امتِ محمدی پر عذابِ دنیاوی نازل نہ کرونگا اسلئے مولف صاحب کی دانائی
سے ہم کو سخت تعجب ہے کہ اس آیت کو فضائلِ حضرت ابوبکر میں کیسے تحریر کیا یہ تو بشبہ ہیچیر مار کر مکھیاں اڑانا
ٹھہرا اصل یہ ہے کہ تصنیف و تالیف کا بہت بڑا درجہ ہے ہر شخص کا کام نہیں ہے خصوصاً آجکل کہ جہاں دو
چار اردو مسائل کی کتب دیکھیں اور ایک عمامہ عربوں کا سا سر پر باندھا داڑھی لمبی بڑھائی اور مولوی
بن گئے اور جہاں دو چار آدمیوں کے مجمع میں بیٹھ کر مولود شریف کی توہین کی صوفیوں کو برا بھلا کہا۔
شیعوں پر طعن کی اور بن گئے عامل بالحدیث ہوگئے خواہ گلستان کا ایک صفحہ بھی نہ پڑھا جاوے اصحابِ
اہل بدر کی جو فضیلت ہے وہ ان اصحاب سے متعلق ہے کہ جنہوں نے جہاد فی سبیل اللہ کیا کافروں سے
لڑے انکو قتل کیا آپ زخمی ہوئے یا شہید ہوئے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر جہاد میں شریک نہ تھے محض
لشکر کے ساتھ بھیڑ وغیرہ کے طور پر ہونا داخل فضیلت نہیں اس زمانہ کے حال پر ہی قیاس کیجیے کہ
کمسریٹ کے آدمی ادان بھیجنے والوں کو کبھی جنگ کابل کی بہادری کا تمغہ نہیں ملا جو افسر یا سپاہی جانبازی
کرتے ہیں وہ ہی نیک نامی پاتے ہیں۔

محض ہجرت کی کوئی فضیلت نہیں۔ جسقدر آیاتِ فضائل ہیں ان میں اتنی صفات ہونی چاہئیں اول
ایمان کامل ہونا۔ دویم ہجرت کرنا۔ سوئم خداہ کی راہ میں کافروں سے لڑنا ان کو قتل کرنا یا آپ مقتول ہونا
پس اگر ایک صفتِ ہجرت کسی شخص میں ثابت بھی ہو تو بجز این نیست کہ ایک ہجرت کرنے والی عورت
کی برابری کر سکیں۔ کیونکہ محض ہجرت کی صفت تو زنانِ مہاجرات میں بھی موجود ہے نسبت رائے
آزادی قیدیان بدر بابت فدیہ جو کچھ مولف صاحب نے ارشاد فرمایا محض فضول ہے ہاں اگر آپ اس تنبیہ
تہدید کو بیان نہ فرماتے تو ناواقف لوگ سمجھ جاتے کہ حضرت ابوبکر کی رائے ایسی معقول تھی کہ خدا و رسول
نے بھی اسکو پسند کیا لیکن جبکہ وہ رائے ایسی نامعقول تھی کہ خدا تعالےٰ کے نزدیک ایسی مکروہ ثابت ہوئی کہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جس کی پاداش مین دنیاوی سخت عذاب نازل ہوتا تو ظاہر ہے کہ کوئی موقعہ فخر کا نہین نسبت اصحاب اہل بدر جو اعملوا ماشئتم فقد غفرت لکم پر استدلال کیا گیا ہے اول تو آپ کے جمیع صحابہ اہل بدر قرار نہین پا سکتے خلیفہ ثالث تو موجود نہ تھے حضرت ابوبکر ڈیرہ کی رکھوالی مین تھے حضرت عمر باوجود موجودی میدان میرا تیر اسفہ تک ہے تھے۔ علاوہ ازین اس آیت کا یہ منشا نہین کہ اہل بدر جو گناہ چاہین کرین ان سے باز پرس نہ ہوگی اس مین تو بہت آیات قرآنی کی مخالفت ہوتی ہے البتہ منشا آیت موصوفہ کا یہ ہے کہ آن تاکے تمہارے گناہ معاف ہوگئے آئندہ جو چاہو سو کرو یعنی چاہو نیک کام کرو اس کی واجبی جزا پاؤ گے اور چاہو بد کام کرو اس کی بری سزا پاؤ گے یہ امر تو کسی طرح ممکن ہی نہین ہے کہ مرتکب کفر و شرک گناہان کبائر کے بھی ہون اور باز پرس نہ کیجاوے۔ ہان یہ امر البتہ خدا تعالے کے اختیار مین تھا کہ بعد ازین ان لوگون کو ایسا نیک اور صالح بلکہ معصوم بنا دے کہ قدرت گناہ کرنے کی نہ پا سکین لیکن یہ ثابت نہین حضرت مسطح برادر خالہ زاد حضرت ابوبکر نے اسکی کیفیت بھی کھولدی وہ بھی جنگ بدر مین موجود تھے اور انہون نے بی بی عائشہ پر جھوٹی تہمت لگائی اور جو بہتان کا آیات قرآنی سے ثابت ہوگیا اور وہ سزایاب بھی ہوئے اگر اہل بدر کا گناہ قابل مواخذہ نہ تھا تو کیا وجہ ہے کہ رسول خدا صلعم نے حد افترا ان پر لگائی میری رائے مین اگر حضرت مسطح مخاطب صاحب کو اپنا وکیل مقرر کرتے تو آپ ضرور اس آیت کو نظیر مین دکھاتے۔ **قال** چہارم آیت و پارہ الیضا رکوع ۱۰۔ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا **ترجمہ**۔ وہ لوگ کہ ایمان لائے اور جنہون نے ہجرت کی اور خدا کی راہ مین جہاد کیا اور جن لوگون نے جگہ دی اور مدد کی وہی سچے ایمان والے ہین انکے واسطے مغفرت اور روزی باکرامت ہے

تفسیر مجمع البیان مین مراد مہاجرین اور انصار ہین اور اس آیت شریف سے بلاشک و شبہ مہاجرین و انصار کا ایمان لانا اور قطعی جنتی ہونا ثابت ہوا کہ خدا تعالے کیسی کیسی بڑائیان اپنے رسول کے عاشقان کی فرماتا ہے

اقول۔ اصل مطلب اس آیت شریفہ کا یہ ہے کہ دو گروہ سچے مومن ہین ایک وہ لوگ جو خدا اور رسول پر ایمان لائے اور ہجرت کی اور خدا کی راہ مین جہاد کیا دوسرے وہ لوگ جنہون نے جگہ دی اور نصرت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کی یعنی انصار کے۔ وہ اول اہل مکہ ہیں ثانی اہل مدینہ اس آیت میں تشریح اس امر کی ہوئی ہے کہ جو لوگ خدا کی راہ میں جہاد کرنے سے عاری ہیں وہ سچے مومن نہیں ہیں کیونکہ سچے مومن کے لئے تین صفت کا ثابت ہونا ضرور ہوا۔ اول ایمان۔ دوم ہجرت۔ سوم جہاد فی سبیل اللہ۔ پس جس شخص میں یہ تینوں صفت مجتمع نہیں ہیں مومن نہیں ہے اسلئے مخاطب صاحب کا فرض تھا کہ اصحاب ثلثہ میں کہ فقط ہجرت اور اسلام ثابت ہے ایمان اور جہاد ان کا ثابت کرتے اور جب کہ جہاد و ایمان ثابت نہیں کیا اس آیت سے سند لانا بیکار ہے بعض نادان شام و ایران کے غزوات کو شیخین کی نسبت منسوب کر کے انکا جہاد فی سبیل اللہ ثابت کرتے ہیں مگر یہ فقط سادہ لوحی ہے دیگر آیات قرآنی میں قید بانفسہم کی لگی ہوئی ہے اور نسبت اصحاب ثلثہ کے بنفسہم جہاد کرنا ثابت نہیں مخاطب صاحب نے جو شیعوں کی نسبت یہ مصرعہ بے محل موزوں کیا ہے ع ببیں کہ راہبر کار ہے ساختہ نقل ہے کہ شیعہ اس امر میں پابند حکم خدا و رسول کے ہیں۔ مخاطب کا معترض ہونا گویا خدا پر اعتراض کرنا ہے پس جو بقول مخاطب مامور ہیں تو معذور ہیں اور جو لوگ اس امر میں خدا تعالیٰ کی مخالفت کرتے ہیں وہ بندگان شیطان ہیں اور انسانیت سے خارج کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین۔ پس جبکہ مستحقین لعن پر خدا اور ملائکہ اور سب آدمی لعنت کرتے ہیں اور ظاہر ہے کہ اہل سنت والجماعت اس سے مجتنب ہیں تو بالناس اجمعین میں شیعہ ہے اور شیعوں کے سوا جس قدر برائے نام آدمی ہیں وہ دائرہ انسانیت سے خارج ہو کر بہائم اور وحوش میں داخل ہو گئے کیونکہ خدا تعالیٰ اور ملائکہ اور انسان کی تقلید سے پرہیز کرتے ہیں۔

قال پنجم آیت رکوع ۳ سورۂ توبہ پارہ دہم۔ الذین امنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم اعظم درجۃ عند اللہ واولئک ھم الفائزون یبشرھم ربھم برحمۃ منہ ورضوان وجنت لھم فیھا نعیم مقیم خالدین فیھا ابدا ان اللہ عندہ اجر عظیم ترجمہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کیا خدا کی راہ میں مال اور جان اپنے سے انکے لئے بہت بڑا درجہ ہے اللہ کے پاس اور وہی ہیں جو پہنچے مراد کو یعنی دونوں جہان کی نعمتیں اور برکتیں حاصل کیں اس آیت شریف میں رب الارباب صحابہ و مہاجرین اور مجاہدین کے حق میں پانچ چیزوں کی خوشخبری دیتا ہے (۱) بڑا درجہ ہے ان کا (۲) دونوں جہان

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کی مراد پائی (۳) اللہ کی مہربانی ان پہ ہے (۴) اللہ تعالےٰ ان سے راضی ہے (۵) یہ لوگ ہمیشہ بہشت میں رہیں گے۔ **اقول** ہمارے مخاطب صاحب کی زبان پر لفظِ تحریف بہت آتا ہے۔ مگر اب ہم ان کو ان کی تحریف کی طرف توجہ دلاتے ہیں اور اول تحریف کے معنی اور اس کی برائی سے آگاہ کرتے ہیں۔ واضح ہو کہ تحریف سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص خلافِ سیاق عبارت اپنی غرض کے مطابق عبارت کے بعض الفاظ کو بدل کر یا پس و پیش کر کے یا عبارت مذکور کے کسی جزو کو ترک کر کے معنی پیدا کرے یا کسی عبارت کے ایسے جزو کو پوشیدہ کرے کہ جس سے اصلی معنی و مطلب منکشف ہو سکتا ہے اور اس جزو کو مخفی کر کے خلافِ عبارت مذکور معنی پیدا کرے تو کہا جاویگا کہ وہ شخص مرتکب تحریف کا ہوا پس اگر معاملاتِ دنیاوی میں ایسا فعل کیا گیا ہے تو وہ شخص مجرم جرمِ دغا اور جعلسازی کا ہوا اور اگر کلامِ الٰہی میں ایسی تحریف کا ارتکاب کیا ہے تو وہ کافر مطلق ہو جاتا ہے اور اسلام سے خارج ہوگا۔ اب ہم کہتے ہیں کہ آیاتِ مستدلہ مخاطب شان میں جناب علی مرتضیٰ علیہ السلام کی نازل ہوئی ہیں اور وجہ نزول آیات ہذا دوسری آیت میں مذکور ہے۔ اور ان آیات کو مخاطب صاحب نے اسی غرض سے اڑا دیا تاکہ ناواقف لوگ اصلیت سے آگاہ نہ ہو سکیں اور فقط آیاتِ مستدلہ کو پڑھ کر یہی سمجھیں کہ عام مہاجرین و مجاہدین کی شان میں نازل ہوئی ہیں وجہ نزول ان آیات کا بموجب تفسیر ثعلبی و جامع الاصول ابن اثیر اور درمنثور جلال الدین سیوطی اور فضائل الصحابہ حافظ ابونعیم اور سنن امام نسائی یہ ہے کہ ایک روز جناب علی مرتضےٰ اور عباس بن عبد المطلب اور طلحہ باہم گفتگو کر رہے تھے عباس اور طلحہ حضرت علیؑ پر اپنا فخر و مباہات جتلا رہے تھے ایک کہتا تھا کہ میں سقایتِ حاج کرتا ہوں یعنی حاجیوں کو پانی پلاتا ہوں اسلئے تم سے افضل ہوں دوسرا کہتا تھا کہ مجھ کو فخر عمارتِ کعبہ کا ہے اسلئے میں افضل ہوں حضرت علیؑ اپنے سوابق ایمان و اسلام اور ہجرت اور جہاد فی سبیل اللہ پر استدلال کرتے تھے جس پر خدا تعالےٰ کو عباس و طلحہ کا حضرت علیؑ سے برابری کرنا ناگوار ہوا اور یہ فرمایا کہ کیا سقایتِ حاج اور عمارتِ مسجد الحرام مثل اس شخص کی فضیلت کے ہو سکتے ہیں کہ جو ایمان لایا اللہ پر اور یوم آخر پر اور جہاد کیا خدا تعالےٰ کی راہ میں۔ خدا کے نزدیک وے لوگ ہرگز اس کی برابری نہیں کر سکتے اور خداوند تعالےٰ قوم ظالمین کو ہدایت نہیں کرتا یہ جو ایمان لائے ہیں اور ہجرت کی اور خدا کی راہ میں جہاد کئے اپنی جان اور مال سے ان کے بڑے درجے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خدا کی رہ. وا ور یہی ہین کہ جو مراد کو پہنچے ہین بشارت دیتا ہے انکو ان کا رب اپنی رحمت اور رضامندی
اور بہشت کے واسطے انکے الٰہی جنت ہین دائمی نعمتین ہین اور اُنمین وہ ہمیشہ رہین گے خدا کے پاس بہت
بڑا اجر ہے۔ کما قال اللہ تعالےٰ۔ اجعلتم سقایة الحاج وعمارة المسجد الحرام کمن اٰمن باللہ والیوم الاٰخر
وجاھد فی سبیل اللہ لا یستوون عند اللہ واللہ لا یھدی القوم الظالمین ہ الذین اٰمنوا وھاجروا وجاھدوا فی
سبیل اللہ باموالھم وانفسھم اعظم درجة عند اللہ واولٰئک ھم الفائزون یبشرھم ربھم برحمة
منہ ورضوان وجنٰت لھم فیھا نعیم مقیم خالدین فیھا ابدا ط ان اللہ عندہ
اجر عظیم ہ ترجمہ آیا سقایت حاجیان اور عمارت مسجد الحرام کو مثل اس شخص کی
ٹہرایا جو ایمان لایا خدا تعالےٰ اور یوم آخر پر اور جہاد کیا اسنے خدا کی راہ مین وہ ہرگز خدا تعالےٰ کی روبرو
برابر نہین ہین اور خدا نہین ہدایت کرتا گروہ ظالمین کو یہ جو ایمان لائے ہین اور ہجرت کی ہے اور جہاد
فی سبیل اللہ کیا ہے اپنی جان اور مال سے انکے بڑے درجے ہین خدا کی روبرو اور یہی کامیاب ہونیوالے
بشارت دیتا ہے انکو ان کا رب اپنی رحمت اور رضامندی کی اور بہشت کی کہ جسمین انکے لیے نعمتیں
دائمی ہین اور وہ ہمیشہ اس مین رہینگے اور بتحقیق اللہ کے پاس بہت بڑا اجر ہے۔

مولف اظہار الہدے نے آیت ماسبق کو لفظِ ظالمین تک بالکل حذف کر دیا تاکہ اصل قصہ نزول آیات
منکشف ہو جاوے ہم یہ نہین کہتے کہ مہاجرین مین سے کسی نے جہاد فی سبیل اللہ نہین کیا ہے بلکہ بہت
لوگ ایسے گزرے ہین کہ رسولخدا صلعم پر انہون نے اپنی جان قربان کر دی ہے۔ لیکن بحث صرف اصحاب
ثلثہ کی نسبت ہے مخاطب صاحب نے جو عام مہاجرین مین اصحاب ثلثہ کو شامل کر کے مصداق بعض آیات
کا ٹھیرایا ہے۔ یہ صحیح نہین کیونکہ گو اصحاب ثلثہ ہجرت کرنا ثابت ہو لیکن محض ہجرت مین کوئی بزرگی نہین ہے
نہ کسی آیتِ قرآنی مین محض مہاجر کی تعریف ہوئی ہے۔ اسلیے آیاتِ مستدل مخاطب کوئی فائدہ ان کو
نہین پہنچا سکتین جب تک کہ وہ اصحاب ثلثہ کی تکمیل ایمان اور جہاد فی سبیل اللہ ثابت نہ کر دین ثبوتِ
تکمیل ایمان کے لیے ان اعتراضات کو رفع کرنا پڑے گا جو انکی نسبت مشعرِ نافرمانی خدا و رسول دربارہ
حکم تمسک ثقلین و تجہیز جیش اسامہ و مزاحمتِ وصیت آخری و غضب حقوق ثقلین عائد ہوتے ہین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور جہاد فی سبیل اللہ میں احد کی فراری خیبر کا گریز حنین کی بھاگڑ خندق کی تن دزدی کا جواب ایسا معقول دینا چاہیئے کہ تو باطمینان ہو اور یہہ ثابت کرنا چاہیئے کہ فلان غزوہ میں اصحاب ثلٰثہ فلان کافر سے لڑے یا فلان کافر کو قتل کیا یا خود زخمی ہوئے اور اگر یہ امور اثبات نہین ہین تو جہاد فی سبیل اللہ کا ثابت ہونا درکنار بلکہ یہ امر ثابت ہوگا اور لوگون کو بھی اپنی گریز سے بد دل کر کے جہاد فی سبیل اللہ کے مانع اور حارج ہوتے تھے اور جو لوگ مبارک جنگ مین تردد کرتے تھے اور بعض وقعہ دبا و حلیف سے پس پا ہو گئے تو اسکا مضائقہ نہین وہ فراری چندان معیوب نہین لیکن جن حضرات نے کبھی معرکہ جنگ مین مردآزمائی نہین کی اور پھر بھی فرار ہون تو اس کے یہ معنی ہین کہ اور لوگ بھی ہم کو دیکھ کر فرار ہو جاوین یہ صریح مخالفت خدا و رسول ہے۔

ان اعتراضات کو دفع کرنا حمایت اصحاب ثلٰثہ اور تائید مذہب تسنن ہے ورنہ شیعون کو گالیان دینے سے نہ حمایت اصحاب ثلٰثہ ممکن ہے نہ تائید مذہب تسنن متصور ہے۔

قال ششم آیت کوع ۱۲ ایضاً اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذ ھما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا فانزل اللہ سکینتہ علیہ وایدہ بجنود لم تروھا وجعل کلمۃ الذین کفروا السفلیٰ وکلمۃ اللہ ھی العلیا واللہ عزیز حکیم۔ ترجمہ جسوقت نکالا اسکو ان لوگون نے جو کافر ہوئے دوسرا دو کا اسوقت وہ دونو غار مین تھے جسوقت کہتا ہے واسطے اپنے یار کے نہ غمگین ہو تو تحقیق اللہ ساتھ ہم دونو کے ہے پس نازل کی اللہ نے تسکین اس پر یعنی حضرت ابوبکر پر اور مدد کی اسکی یعنی رسول اللہ کے ساتھ لشکر کی کہ جسکو تم نے نہین دیکھا اور کیا کلمہ ان کافرون کا پست اور کلمہ اللہ وہی بلند ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے اس آیت شریف سے کمال فضیلت حضرت صدیق اکبر کی پائی گئی الخ۔ **اقول**۔ مولف اظہار الہدیٰ نے ترجمہ مین بھی تحریف کی ہے اور نیز اصل مطلب چھپانے کے لئے ایک جملہ کا ترجمہ جو آیت کا سر تھا ظلم سے کاٹ ڈالا اور یہ دونو فعل مسلمانی سے صدہا کوس دور ہین۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ یہ آیت حضرت ابوبکر اور دیگر انکے ہم مشرب صحابہ کی سخت مذمت مین نازل ہوئی ہین مگر اہل سنت وجماعت حسب عادت خود خدا و رسول کے معاملات مین بھی دھینگا مشتی کر کے

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہٹ دھرمی کیا کرتے تھے مطلب اس آیت کا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اس گروہ صحابہ کو جو جہاد سے جان چرایا کرتے تھے مخاطب ہو کر فرماتا ہے بطور تہدید کے کہ اگر تم نے ہمارے رسول کی مدد نہین کی تو کیا ہوا دیکھو ہم نے اس کی مدد کی اور اس قصہ کو یاد کرو کہ جب نبی صلعم کو کفار نے نکال دیا حالانکہ فقط ایک ہی آدمی اُنکے ساتھ تھا مگر اسپر بھی وہ اپنے ساتھی کو اطمینان دلا رہا تھا کہ تو رنج مت کر خدا ہمارے ساتھ ہے یعنی نبی ہمارا ایسا قوی دل ہے کہ حالت تنہائی مین بھی ویسا ہی قوی دل رہا اور ایک آدمی جو اسکے ساتھ تھا وہ بھی رونے لگا مگر اسکی عیانت سے مطلق نبی کو تزلزل نہو اللہ اس ہمراہی کو تسلی دینے لگا کہ تو مت گریہ کر خدا ہمارے ساتھ ہے یعنی مقتضائے نصرت دین یہ تھا کہ وہ ہمراہی نبی کی تسلی کرتا کہ آپ کسی طرح کا رنج نکرنا اگر کوئی دشمن آجائیگا تو پہلے ہمارا سر قربان ہوگا اور اپنے جیتے جی آپ پر صدمہ نہ پہنچنے دینگے لیکن ہمراہی بھی وہ تمہاری مثل نصرت سے گریز کرنے والا تھا مگر ہم نے اپنے نبی پر تسلین حقیقی نازل فرمائی اور اسکی مدد ایسے لشکروں سے کی کہ جسکو تم نہ دیکھ سکے اور دشمنون کا بول نیچا کر دیا اور خدا کا ہی بول بالا رہا

مولف اظہار الہدیٰ نے براہ خیانت نقل و تحریفاً آیت کا سر قلم کیا اور یہ جملہ بالکل اڑا دیا الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ یعنی اگر تم نے خطاب بہ اصحاب ممدوح مولف ہمارے رسول کی مدد نہین کی تو کیا ہوا ایس بہ تحقیق کہ ہم نے اسکی مدد کی جبکہ نکال دیا تھا اسکو کافرون نے الیٰ آخرہ - فائدہ اس آیت کے سر قلم کرنے مین یہ نکلا کہ ایک تو عموم صحابہ کی مذمت مخفی رہی دوسرے حضرت ابوبکر کا ذکر بغیر مذمت سمجھا جاوے حالانکہ اس آیت مین کوئی فضیلت یا منقبت کسی قسم کی نہین ہے مگر جہال اہل سُنت لفظ ثانی اثنین کو پڑھ کر اور حضرت ابوبکر کی معراج اسکو تصور کرکے وجد مین آجاتے ہین حالانکہ ثانی اثنین کا خطاب بھی حضرت ابوبکر کی نسبت نہین صاف رسولخدا کی نسبت ہے کہ دو مین کا دوسرا جبکہ وہ غار مین تھے اپنے ساتھی سے کہتا ہے کہ تو غم مت کر خدا ہمارے ساتھ ہے

پس اگر معیت خدا پر کسی کو استدلال ہو تو محض فضول ہے ہان اگر رسولخدا یون فرماتے کہ ہم دو نو کے ساتھ خدا ہے تو بھی چندان لطف نہ تھا کہ فخر کیا جاتا حالانکہ فخر کی کوئی بات اس مین بھی نہ تھی کیونکہ خدا ہر شخص کے ساتھ ہے اور ایسا ہمراہی کہ اقرب من حبل الورید یعنی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب تر ہے اور اگر اسوقت کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہمراہی مین کوئی خصوصیت تصور کیجائے تو حضرت ابوبکر کے ساتھ معیت خدا ثابت نہین صرف رسولخدا کی انسبت آیت مین مذکور ہے اور ہمارے ساتھ کہنا محاورے کی بات ہی اکثر لوگ بصیغۂ متکلم مع الغیر اپنے آپ کو بولتے ہین اور رسولخدا صلعم تو اکثر اپنے آپ کو صیغۂ متکلم مع الغیر بولتے تھے جیسا کہ محققین علمائے اہل سنت مقر ہین اس بات کے کہ جناب سرور کائنات معراج مین تنہا تھے کوئی شخص آپکے ہمراہ دنیا سے نہ گیا تھا اور پھر بجانِ واحد آپ کا یہ کہنا تسلیم کرتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْن پس ثابت ہے کہ آپ ہمیشہ بصیغۂ متکلم مع الغیر بولا کرتے تھے اور عام رواج بھی اس طرح بولنے کا ہے اور اگر تو جہ ہمراہ ہونے کے معیت خدا مجازاً حضرت ابوبکر کی نسبت بھی خیال کی جاوے تب بھی کوئی فخر نہین مثلاً زید پہلوان اور عمر بقال ہم سفر ہین اور زید پہلوان آلات حرب سے آراستہ ہے تو عمر بھی مجازاً کہسکتا ہی کہ ہم کو کیا خوف ہے ہمارے پاس ہتھیار ہین اور زید عمر سے ایسا ہی کہہ سکتا ہے مثلاً راستہ مین چورون یا رہزنو کا خوف ہے اور زید و عمر ہمسفر ہین چلے ہوئے جاتے ہین عمر نے بمقتضائے خیانت و بزدلی گریہ وزاری اور آہ وبیقراری شروع کی جیساکہ اکثر بقالون وغیرہ کا دستور ہے اور جبکہ زید نے اسکو نہایت درجہ بیقرار پایا تو اسکی اسطرح تسلی کردی کہ تو مت ڈر ہمارے پاس ہتھیار ہین تو اس کہہ دینے سے ظاہر ہے کہ زید کی کمر سے تلوار کھل کر عمر کی کمر سے نہین بندھ جائیگی ہتھیار تو ہتھیار والے کے ہی پاس رہین گے اور ان ہتھیارون کا بھروسا بھی صاحب ہتھیار کو ہی ہوگا کیونکہ اگر ان آلات حرب کا کچھ بھی اثر بقال پر ہوتا تو وہ بھی مثل دوسرے ہمراہی کے قوی دل ہوتا اور ہرگز نوبت بہ گریہ وزاری نہ پہنچتی بالکل اسی پر حضرت ابوبکر کے حال کو قیاس کرلینا چاہیئے کہ اگر ان کے ساتھ بھی خدا کی حقیقی معیت ہوتی تو وہ بھی مثل رسولخدا صلعم کے مطمئن ہوتے اور ہرگز نوبت بہ گریہ وزاری نہ پہنچتی اسلیئے صاف ظاہر ہے کہ حضرت ابوبکر سے معیت خدا متعلق نہ تھی تو اب بجز ندامت کے کوئی کسی قسم کی فضیلت ثابت نہین لہذا اس آیت پر استدلال فضیلت کرنا داخل سادہ لوحی ہے۔ پھر مولف صاحب نے ترجمہ مین کئی جگہ تحریف کی ہے۔ اول معنا کے معنی دونون کے ساتھ کے لکھتے ہین حالانکہ صحیح معنی ہمارے ساتھ ہین بعد اسکے بہت بڑی تحریف نزول مین یہ کی کہ علیہ کی ضمیر رسولخدا کی نسبت ہے اور اسکو حضرت ابوبکر کی نسبت لکھ دیا یہ بات بہت بڑی نادانی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کی ہے کہ جب ان تمام آیات مین کسی جگہ حضرت ابوبکر سے خطاب نہین کوئی ضمیر ان کی طرف راجع نہین پھر فقط ایک ضمیر کا انکی طرف راجع ہونا کسطرح تصور کیا جائیگا اور طرفہ یہ کہ علیہ وایدہ پاس پاس ہین علیہ کی ضمیر حضرت ابوبکر کی طرف تصور کیجاوے اور ایدہ کی ضمیر رسولخدا کیطرف حالانکہ دونو ضمیرین ایک ہی شخص کی ہونی چاہئین یعنی پھر ہمنے اسپر تسکین نازل کی اور ایسے لشکرون سے اسکی مدد کی کہ جنکو تم نہین دیکھتے تھے۔ اس ذکر کو دو شخصون کی نسبت کسطرح خیال کر سکتے ہین جبکہ دوسرے کا کہین تذکرہ بھی نہین اور اگر یہ حجت کیجاوے کہ حضرت ابوبکر چونکہ محزون وملول تھے اسلئے انکو تسکین کی حاجت تھی تو کیا بعید ہے کہ تسکین کا اشارہ انکی ہی نسبت ہو لیکن ایسا تصور کرنے مین یہ امر بھی تسلیم کرنا لازم آئیگا کہ جسپر تسکین نازل ہوئی اسکا بعد ازان مطمئن ومتسلی ہونا بھی یقینی امر ہے کیونکہ جس پر تسکین خدا نازل ہو وہ پھر مضطرب اور مغموم ومحزون نہین ہو سکتا مگر کیفیت حضرت ابوبکر کی اس کے خلاف تھی اس قصہ کے بعد چند مرتبہ انکا مغموم ومضطرب ہونا بلکہ گریہ وزاری وبیقراری انکی ثابت ہوئی ہے اس واقعہ کے تھوڑی ہی دیر کے بعد سراقہ کا حادثہ پیش آیا یعنی وہ جب تلاش کرتا ہوا غار کے قریب پہنچا تو حضرت ابوبکر مارے شدت خوف کے گریہ وزاری کرنے لگے تب پھر رسولخدا نے انکو سمجھایا اور فرمایا کہ اے شخص تجھ پر کیا مصیبت پڑی ہے مین خدا کے حکم سے ہجرت کرتا ہون وہ ہرگز مجھکو ضائع نہونے دیگا اور ہم ضرور کامیاب ہونگے اسوقت سمجھانے بجھانے سے پھر خاموش ہوگئے مگر سوارون کے گروہ کو تعاقب کرتا ہوا دیکھ کر پھر اسی طرح سے بیقراری کرنے لگے۔

ہم کہتے ہین کہ جس پر خدا کی تسکین نازل ہو وہ ہرگز ایسا خوف زدہ اور مضطرب الحال نہین ہو سکتا اسلئے ثابت ہے کہ تسکین خدا کی ان پر نازل نہین ہوئی۔

اہل انصاف غور کرین کہ تسکین الہی کا نازل ہونا تو بہت بڑا امر ہے لیکن ویسے ہی اگر انسان کچھ حمیت غیرت رکھتا ہو تو ایک آدمی کو دیکھ کر ایسا خوف زدہ نہین ہو سکتا کیا معیت خدا اور نزول سکینہ نے ایسی مت ماردی تھی اور مزاجی حرارت اور عزت کی حمیت بھی ایسی غارت کر دی تھی کہ یہ بھی نہ سمجھنے دیا کہ سراقہ اکیلا آدمی ہے اور ہم دو ہین اگر اس نے ہمکو تلاش بھی کیا تو ہم اسکے لئے کافی ہین اس قصہ سے تو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت کی صدیقیت مین بہت کچھ کلام ہے اور ثابت ہوتاہے کہ شیعہ سچ کہتے ہین کہ سنیون نے حضرت علیؑ کے القاب مین سے چورا کر صدیق کا لقب ان کو دیدیا۔ ورنہ اہل انصاف غور تو فرمائین کہ خدا کے حکم سے تو یہ ہجرت واقع ہوا اور خود ثبوت پیش کردہ مولف سے ظاہر ہے کہ جناب رسولخدا نے جبرئیل کے آنے اور ہجرت کے حکم لانے کی خبر حضرت ابوبکر کو دی تھی اور پھر چند بار رسولخدا نے فہمائش کی کہ ہم کو کچھ ضرر نہ پہنچے گا اور ہم کامیاب ہونگے پھر کیا وجہ کہ آپ کو نہ خدا کے فرمان کا یقین ہوا نہ رسول اللہ کے ارشاد کی اُن کے قلب نے تصدیق کی۔

دیکھیے صدیق اکبر ایسے ہوتے ہین کہ رسولخدا نے ایکمرتبہ فرمادیا کہ اے علیؑ تم میرے بستر پر سو جاؤ کوئی ضرر تم کو نہ پہنچ سکے گا بس سنتے ہی ان کے دل نے اس ارشاد کی تصدیق کرلی اور رات بھر تنہا بے خوف و ہراس اس محاصرہ کیحالت مین بستر رسولخدا پر آرام کرتے رہے۔

سراقہ کو دیکھ کر جو حضرت ابوبکر آواز سے روئے اسپر بعض لوگون نے یہ احتمال کیا ہے کہ وہ سراقہ سے ساز کئے ہوئے تھے اسکو خبر کرنے کے لئے باآواز بلند روتے تھے مگر ہمارے نزدیک اس احتمال کی چندان وقعت نہین مگر دوسرا احتمال جو یہ کیا جاتا ہے کہ حضرت ابوبکر اسلئے باآواز بلند روئے کہ اگر سراقہ ہمارے آگیا تو میری نسبت یہ سمجھ کر درگزر کرے گا کہ یہ اپنی خوشی سے رسولخدا کے ساتھ نہین ہے بلکہ جبراً اور ناراضی سے بطور قیدیان ساتھ لے رکھا ہے شاید یہ حال زار دیکھ کر سراقہ کو رحم آجاوے اور انکی جان لینے سے درگزرے یہ البتہ اقرب بقیاس ہے پھر کجا معیت خدا و کجا نزول سکینہ و کجا صدیقیت۔

فَاعْتَبِرُوْا یَا اُوْلِی الْاَبْصَار اور جو حوالہ تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام کا دیا ہے وہ تائید آپ کے قول کی نہین کرتا بلکہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خداوند تعالےٰ کو بھی حضرت ابوبکر کیطرف سے اطمینان نہ تھا اگر اطمینان ہوتا تو وحی مین ویساہی یقینی حکم انکی نسبت ہوتا جیسا کہ حضرت علی کی نسبت ارشاد ہوا کہ اُسکو اپنی جگہ پر چھوڑ دے کہ وہ مثل اسمٰعیل کے اپنی جان نثاری کرے گا اِسکے کیا معنی کہ ابوبکر کو اپنے ساتھ لیجیے پس اگر وہ موانست و مساعدت کرے اور اپنے عہد پر قائم رہے تو تیری رفاقت کی وجہ سے وہ جنت مین جائیگا پس صاف ظاہر ہے کہ جسکی نسبت خداوند تعالی ایسے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شک بیان فرمائے اسکی عاقبت بخیر ہونا معلوم قرآن شریف مین ہی جن مواقع پر عسیٰ وغیرہ تشکیہ الفاظ
آئے ہین وہان برابر ایسا ہی ہوا ہے کہ وہ امر واقع ہی نہین ہوا اور خداوند تعالےٰ اور رسولخدا شیعہ لوگو
کےلئے صاف اور یقینی الفاظ استعمال نہین کرتے تھے یہانتک کہ بڑے بڑے پکے منافقون کو بھی کبھی نفرمایا
کہ تو منافق ہے اسمین بہت فوائد تھے خداوند تعالےٰ اپنے بندون سے باوجود علم اسکے انجام وعاقبت کے
اسمین نیکی اور بھلائی کی رکھتا ہے اور انکی ہدایت کے لئے ایسے احکام فرماتا ہے کہ وہ نیکی اور حق کیطرف
رجوع ہون ایسا ہی حال رسولخدا صلعم کا تھا۔

در انحالیکہ خداوند تعالےٰ نے موانست ومساعدت ووفاداری حضرت ابوبکر کو شبہ اور شک کیساتھ
بیان فرمایا تو ظاہر ہوگیا کہ انجام بخیر نہین سو یکیسے مخاطب نے جو حوالہ حملہ حیدری کا دیا ہے اس سے بھی ثابت ہے
کہ رسولخدا صلعم راز ہجرت بیان کرنے کے بعد مطمئن نہ تھے اور حضرت ابوبکر کو اسقدر مہلت نہ دی کہ وہ
کسی سے گفتگو بھی کرسکین اور جسوقت آپ راہی غار ثور ہوئے ہین اسی وقت حضرت ابوبکر کو اس راز سے
مطلع کیا ہے اور حالانکہ مصنف حملہ حیدری شیعہ نہین ہے کھلا ہوا سنی ہے

آخرش مولف نے ترجمہ کی خیانت چھپانے کے لئے نووی علیہ کی ضمیر پر بحث شروع کردی اسکے یہ معنی ہین
کہ چور کی ڈاڑھی مین تنکا اور یہ قول مولف بھی لغو ہے کہ شیعہ ضمیر فانزل اللہ سکینتہ علیہ۔ رسولخدا کی طرف
منسوب کرتے ہین اور سنی حضرت ابوبکر کیطرف بلکہ شیعہ اور سنی متفق ہین کہ یہ ضمیر رسولخدا صلعم کیطرف ہے
مگر اہل تسنن مین سے جو لوگ مثل مخاطب کے رسول اللہ صلعم سے ایک قسم کی مغائرت اور اصحاب ثلثہ سے توحد
رکھتے ہین وہ مناظرہ کے وقت ہٹ دھرمی سے اس ضمیر کو حضرت ابوبکر کیطرف منسوب کردیتے ہین اگر
مخاطب صاحب ایک اقرار نامہ مذہب حق قبول کرنے کا لکھدین تو ہم دس بیس مفسرین معتبر اہل سنت کا حوالہ
پیش کرین کہ انہون نے اس ضمیر کو حضرت رسولخدا صلعم کیطرف منسوب کیا ہے **قال**۔ لکن الرسول
والذین آمنوا معہ جاھدوا باموالھم وانفسھم واولئک لھم الخیرات واولئک ھم المفلحون

ترجمہ۔ لیکن رسولخدا اور وہ لوگ جو اسکے ساتھ ایمان لائے ہین جہاد کئے ہین انہون نے اپنے مال
اور جانون سے انہین کے لئے بھلائیان ہین اور وہی فلاح پانے والے ہین آمادہ کئے گئے ہین انکے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لئے بہشت جنکے نیچے نہرین بہتی ہین کہ جن مین وہ ہمیشہ رہین گے اور یہ بڑی مراد ہے۔ **اقول**۔ لٰکن کے لفظ سے معلوم ہوا ہوگا کہ کسی بیانِ ماسبق کے استثنا مین یہ آیت ہے اور ظاہر ہو رہا ہے کہ ضرور اوپر کوئی حال اسکے برخلاف ہے اب مؤلف کا آیات ماسبق کا چھپانا صاف دلیل اس امر کی ہے کہ یا تو اسنے کسی مناظرہ کی کتاب سے نقل کر لیا ہے اور خود قرآن سے واقف نہین ہے یا دیدہ و دانستہ اصحاب ثلٰثہ کے حالات چھپانے کے لئے اس نے ان آیات کو ترک کر دیا جو لوگ طالب حق ہین وہ اول تو اس تمام سورہ توبہ کو ملاحظہ کرین کہ کیا کیا کیفیت اصحاب ثلٰثہ اور انکے امثال کی اس مین درج ہین اور انشا اللہ تعالے ہم بعد ختم جواب ان تمام آیات کو ملاحظہ کرائین گے لیکن اگر تمام سورہ نہ دیکھین تو اس آیت مستدلہ کے ماقبل آیات کو ملاحظہ فرمائین۔ فرح المخلفون بمقعدهم خلف رسول الله وكرهوا ان يجاهدوا باموالهم وانفسهم في سبيل الله وقالوا لا تنفروا في الحر قل نار جهنم اشد حرا لو كانوا يفقهون الخ یعنی تا وهم كفرون اب اس آیت مستدلہ سے صاف مراد یہ ہے کہ مومن فقط وہ ہین جنہون نے رسولخدا کے ساتھ ہو کر اپنے مال اور نفس سے جہاد فی سبیل اللہ کیا ہے اور بفضلہ تعالے حضرات اصحاب ثلٰثہ سے جہاد کا ہونا قطعی ثابت نہین اسلئے لامحالہ وہ آیات ماسبق کے مصداق ہین جسکو خود مولف نے جان بوجھ کر براہ عیب پوشی۔ مقتدایانِ خود ترک کر دیا اصل حقیقت یہ ہے کہ اگر یہ لوگ موقع پاتے اور اشاعت قرآن شریف کی اس درجہ تواتر کو نہ پہنچی ہوئی ہوتی تو غنیمت ان آیات کو تو قرآن سے ہی نکال ڈالتے خصوصاً سورہ توبہ کو تو مثل متقدمین خود علیحدہ کر دیتے جیسا کہ محققین اہل سنت قائل ہوئے ہین کہ سورہ برات مین اسلئے بسم اللہ نہین ہے کہ اسکے شروع کا ورق دستیاب نہین ہوا اور چونکہ اس سورہ مین اصحاب ثلٰثہ وغیرہ کی مذمت نازل ہوئی ہے تو کیا بعید ہے کہ بروقت ترتیب قرآن مجید یہود و نصاریٰ کیطرح بعض اصحاب پر دغا نے بھی تصرف کیا ہو آیت مستدلہ اور آیت ماسبق سے صحابہ کے دو گروہ پائے جاتے ہین ایک جہاد فی سبیل اللہ سے اکراہ کرنے والے اور دوسرے جان اور مال سے جہاد کرنے والے اور دونو گروہ کی تعریف جو آیات مین درج ہے اسلئے آپ اپنے دل مین سمجھ کر کچھ تو شرمائیے اور للہ اس بے تکی استدلالات سے باز آئیے کیون ناحق ہم کو چھیڑ کر قلعی کھلواتے ہو یہ باتین تو جاہلون سے بنانی چاہئین کہ اصل مطلب کو چھوڑ کر کسی آیت مین سے ایک

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فقرہ اپنا مقصد تصور کرکے لکھ دینا اور تمام عبارت اور مطالب پر خیال نہ کرنا تو حماقت اور جہالت کے سوا سخت گمراہی اور بیدینی ہے اور اگر آپ کو بے تکی باتین کرنے مین ملکہ ہی حاصل ہوگیا ہے اور جاٹ کیطرح کولھو کے بوجھ مین ہی دبانا منظور ہے تو بتانے کے لئے سینون مین بہت لوگ ہین ان تلون مین تیل کہان۔ اس آیت کے پڑھنے سے صاف ثابت ہوگیا کہ جو لوگ اپنی جہالت اور حماقت سے تمام صحابہ کو مومن خیال لیے ہوئے ہین وہ صاف گمراہی مین پھنسے ہوئے ہین بلکہ مومن فقط وہ اصحاب ہین کہ جنہون نے اپنی جان اور مال سے خدا کی راہ مین جہاد کیا ہے اور جو لوگ جہاد سے منکر ہوئے یا بھاگ گئے یا جہاد مین جانے سے انکار کیا اور حیلہ سازی سے رہ گئے یا جہاد کو مکروہ جانا وہ قطعی دائرہ ایمان سے خارج ہین اور ان کے لئے دوسرا لفظ آیات ماسبق مین مستعمل ہوا ہے۔ دونون جہان کی خوبیان اور بہشتِ دوامی اور مراد دلی فقط مومنین صحابہ کے لئے ہے جنہون نے اپنی جان اور مال سے راہِ خدا مین جہاد کیا ہے اور دوزخ کی آگ بشہادت آیت ماسبق یعنی **قل نار جھنم اشد حرا** دوسرے گروہِ صحابہ کے لئے ہے جس کی کسی قدر تعریف ہم ابھی لکھ چکے ہین اس امر کا ثبوت کہ سب کے سب مہاجرین اور انصار یکسان نہین ہین بلکہ ان مین سے مومنین بھی ہین اور منافقین بھی ہین اور منافقین بہ نسبت مومنین کے زیادہ ہین ہم انشاء اللہ تعالیٰ بعد ختم آیات مستدلہ سورہ توبہ کے تحریر کرینگے کہ اس مین جس موقع پر صحابہ کے ہر دو گروہ کی تشریح ہوئی ہے صاف لکھا ہے۔ ولیبکوا کثیرا و لیضحکوا قلیلا۔ روتے ہین زیادہ اور ہنستے ہین کم۔ اور علاوہ اسکے تمام سورۂ توبہ مین برابر ہر دو گروہ کا بیان ہو رہا ہے ایک جگہ مومنین و مومنات کا ذکر ہو رہا ہے اسکے بعد منافقین اور منافقات کا ذکر ہو رہا ہے بلکہ اس امر کے ثابت کرنے کے لیے کہ تمام مہاجرین و انصار کی بالاستیعاب مدح وارد نہین بلکہ ان مین اسکے برخلاف بھی ہین وہ اگلی آیت ہی کافی ہے جو مولف نے بہ نمبر ہشتم درج کی ہے یعنی مہاجرین و انصار اولین اور ان کے تابعین جو مین ان مین سے فقط بہشت ان لوگون کے لئے تیار کی گئی ہے کہ جنہون نے سبقت کی ہے۔ لفظِ من سے صاف استثنا ظاہر ہے اور ثابت ہے کہ مہاجرین اولین اور انصار اولین اور انکے اتباع مین ایسے لوگ بھی ہین جو اس آیت کے مصداق نہین ہین۔ **قال** آیت ہشتم رکوع ۱۲۔ پارہ ۱۱ سورۂ توبہ۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان الخ

اقول - ماحصل اس آیت کا اوپر مذکور ہو چکا ہے مراد سابقون سے وہ لوگ ہین کہ جنھون نے رسولخدا صلعم پر ایمان لانے تابعداری کرنے ہجرت کرنے جہاد کرنے مین ان سے سبقت کی جیسے مہاجرین مین سے حضرت علی مرتضےٰ اور زید بن حارثہ ایمان لانے مین سب پر سبقت کرنے والے ہین یا حضرت علی مرتضےٰ کہ جہاد مین سب پر سبقت کرنے والے ہین یعنی ہنوز حکم جہاد بھی صادر نہ ہوا تھا او حضرت مرتضےٰ نے اپنی جان رسولخدا پر قربان کرنے کے لئے ہجرت کے دن راہ خدا مین ہتھیلی تھی حضرت ابوبکر نے ہجرت مین اپنی جان بیچنے کی عوض ایک اونٹ البتہ رسولخدا کے ہاتھ فروخت کیا تھا جو دوسو درم کو انھون نے خریدا تھا اور نوسو درم کو حضرت کے ہاتھ فروخت کیا اس موقعہ پر اہل بصیرت کے لئے ایک نکتہ عجیب ظاہر ہوا ہے کہ حضرت ابوبکر کا ہمراہ رسولخدا کے ہجرت کرنا اور گھر بار بال بچون کا گھر پر بفراغت تمام چھوڑنا اور غار مین بھی رسولخدا کے ساتھ رہنا بعید نہین ہے کہ کسی مفاد دینوی کے لئے ہو اور شاید اس اونٹ کی قیمت کے کچھ درم حضرت کے ذمہ باقی رہ گئے ہون اور ان کے وصول کرنے کے لئے یہ ہجرت اور ہمراہی ہم خرما و ہم ثواب کا مضمون ہوا ہو اونٹ کا دوسو درم مین خریدنا اور نوسو درم مین بہ ایام قرب ہجرت رسولخدا کے ہاتھ فروخت کرنا مدارج النبوۃ مین شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے لکھا ہے جسکو یقین نہ ہو دیکھ لے

قال آیت ہم سورہ توبہ پارہ ۱۱ - ان اللہ اشتریٰ من المؤمنین انفسھم و اموالھم بان لھم الجنۃ یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون و یقتلون وعدا علیہ حقا فی التوریۃ والانجیل والقرآن الخ

ترجمہ - یعنی تحقیق کہ اللہ تعالیٰ نے مومنین کی جان اور مال بہشت کی عوض مین خرید لی ہین وہ راہ خدا مین قتال کرتے ہین کافرون کو مارتے ہین خود شہید ہوتے ہین وعدہ ہو چکا اسپر سچا توریت اور انجیل اور قرآن مین الخ **اقول** - مین سخت متعجب ہون کہ اور آیات مین تو لفظ ہجرت دیکھ کر مولف گرویدہ ہوگئے لیکن اس آیت مین کیا بات دیکھی ہے جو اصحاب ثلثہ کو اسکے مصداق ٹھیرایا غلبہ تعصب مین ضرور انسان ایمان سے گزر جاتا ہے طالبان حق اس آیت کے مضمون کو ملاحظہ فرمائین اور سیر اصحاب ثلثہ کے حالات پر غور کرین کہ ان مین سے کس صاحب کی جان اور مال خدا نے خریدی یہ کونسے معرکہ میز

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الجھے ہین اور انہون نے کس کافر کو قتل کیا ہے اور خود کس معرکہ مین شہید ہوئے حضرت عمر کا تو
بجز قیدیون کے اور کسی پر ہاتھ نہین اٹھا اور باقی ان حضرات کی نسبت تو خود اہل سنت کو دعوی شجاعت و
مردانگی نہین احد و حنین و خیبر و خندق کے معرکون مین سب کے سب جو کھسک گئے نہین رہا شہید ہونا خدا کی راہ
مین سو یہ بھی اصحاب ثلثہ کی نسبت ثابت نہین حضرت ابوبکر تو اپنی موت سے بیماری مین فوت ہوئے
حضرت عمر ابولولو کے حق مین ظالمانہ حکم دینے سے قتل ہوئے حضرت عثمان دغابازی کے خط لکھنے سے اور
اپنے غلام کے ہاتھ روانہ کرنے کی بدولت بعقیدہ اہلسنت اپنے سے افضل شخص کے ہاتھ سے مارے گئے یعنی
محمد بن ابوبکر نے انکو قتل کیا جو خلیفہ اول اور مقبول اہل سنت اشرف الصحابہ کا خلف الرشید ہے اور اس غریب
نے بھی حق بجانب قتل کیا کیونکہ خلیفہ ثالث نے اس بیگناہ کے لئے خط مین حاکم مصر اپنے عزیز کو صاف
لکھدیا تھا کہ تم امارت سے معزول نہین ہوئے ہو بوجہ کسی مصلحت کے ہم نے محمد بن ابوبکر کو امیر کر کے بھیجا ہے
لیکن تم اسکو قتل کر ڈالنا اور بکار امارت نہ چھوڑنا اب اہل انصاف اپنے دلون مین خود انصاف کر لین کہ
آیت کے مصداق کون ہین قال المولوی جہانگیر خان - دہم آیت رکوع ۵ - پارہ ۱۷ - سورہ حج - الذین
ان مکناھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر وللہ عاقبۃ الامور
ترجمہ - وے لوگ کہ اگر مقدور دین ہم انکو ملک مین کھڑی کرین نماز دین زکوٰۃ اور حکم کرین بھلے کام کا اور منع کرین
برے کام سے اور اللہ کے اختیار مین ہے انجام ہر کام کا یعنی یہ مہاجرین دین قائم کرینگے ایک مدت تک
آخر اللہ ہی جانتا ہے دیکھو اس آیت شریف مین اللہ تعالے اصحاب مہاجرین کے حق مین فرماتا ہے الخ
اقول سبحان اللہ کیا ترجمہ ہے اور کیا خوب معنی لگائے ہین اور اگلی آیت کو کیا چھوڑا ہے ذرا مہربانی فرما کر
تھوڑا سا آگے بھی پڑھو دیکھو خداوند تعالے اسکے بعد یون فرماتا ہے وان یکذبوک فقد کذبت قبلھم
قوم نوح وعاد وثمود وقوم ابراھیم وقوم لوط واصحاب مدین وکذب موسی فاملیت للکفرین ثم اخذتھم ج
فکیف کان نکیر شروع رکوع ششم سورہ حج سے یہ قصہ بیان ہوا ہے کہ اب لوگون کو جہاد کی اجازت دیجاتی گئی
جبکہ کافرون نے انکے گھرون سے نکال دیا ہے اور خداوند تعالے انکی نصرت اور امداد پر قادر ہے اور
خداوند تعالے ان کی مدد نصرت کریگا جو اسکی نصرت کرین اسکے بعد آیت مستدلہ ہے اور آخر فقرہ سے صاف

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ظاہر ہے کہ اے رسول تو ان لوگون کے حال سے واقف نہین ہو کہ انجام ان کا کیا ہوگا یہ بات خدا ہی جانتا ہے کہ یہ لوگ قابو پاکر کیا کیا کرین گے اگر یہ لوگ تجھکو جھٹلاوین یعنی تیری تکذیب کرین تو تجھے جائے تعجب نہین ہے کیونکہ پیشتر بھی قوم نوحؑ اور قوم عاد وثمود اور قوم ابراہیمؑ ولوطؑ اور اصحاب مدین نے ایسا کیا ہے یہ فقرات بنا بر تسلّی وتشفّی جناب سرور کائنات کے خداوند تعالےٰ نے فرمائے کہ امت کی بیوفائی اور نافرمانی کوئی نئی بات نہین کہ فقط تمہارے ہی ساتھ ایسا ہوا ہو بلکہ پیشتر اکثر انبیا کی امت نے ایسا کیا ہے چنانچہ ظہور مین بھی ایسا ہی آیا کہ قوم مہاجرین ابتدا مین ایسی غریب تھی کہ جسکی حد نہین اور جب زمانہ وفات سرور کائنات قریب پہنچا تو ہر مفلس صاحب ثروت اور صاحب گروہ ہوگیا اسوقت خدا ورسول کو اکثر لوگ بھول گئے احکام نبی پر کوئی کان نہین دھرتا قصہ غدیر خم کے بعد رات کو سر راہ سترہ اشخاص مہاجرین نے رسول اللہ صلعم پر حملہ کیا اور معجزہ نبوی سے حذیفہ بن الیمان نے ان سترہ سوارون کو ایک قمچی سے بھگا دیا بھلا علمائے اہل سنت سے کوئی شخص ان لوگون کے نام تو دریافت کرے بجز اسکے کچھ نہین کہہ سکتے کہ ہماری روایات مین بجائے نام کے فلان وفلان درج ہین ایام مرض مین تمام اکابر مہاجرین نے صریحی عدول حکمی رسولخدا کی کی اور جیش اسامہ سے تخلف کیا اور باوجود تاکید شدید کے حکم نہ مانا یہانتک کہ عدول حکمی کرنے والے موردِ لعن ہوئے کہ حدیث شریف مین وارد ہوا ہے۔

اب اہل انصاف کتب معتبرہ سے یہ بات دیکھ لین کہ رسولخدا صلعم نے مہاجرین مین سے کس کس کو جیش اسامہ مین تعینات کیا تھا اور کس کس نے اس حکم کی تعمیل نہین کی۔ کتب کا پتہ دیتے ہین۔ دیکھئے واقدی کی روایت فتوح الشام مین بہت مشرح ہے جس مین فہرست اسمار مندرج ہین اور اصحاب ثلثہ کا سب سے اول مین نام ہے مدارج النبوۃ روضۃ الاحباب معارج النبوۃ کہ ان سے زیادہ معتبر کوئی کتاب سیر مین نہین ہے اور ان ہر سہ کتاب کے مصنف اہل سنت کے بڑے درجہ کے محدث ہین اور انہون نے تمام حالات کو روایات صحاح ستہ ودیگر کتب معتبرۂ حدیث سے اخذ کیا ہے ملاحظہ فرما لیجیے حضرات مہاجرین نے کس شان وشوکت سے اسامہ بن زید کی ماتحتی مین ہونے سے انکار کیا اور رسولخدا نے کس شدومد سے اسامہ کی فضیلت ان حضرات پر ثابت کرکے عدول حکمی کرنے پر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لعنت خدا کا خوف دلایا بعد ازان قصہ طلب قرطاس صحیح بخاری و نیز کتب سیر مین ملاحظہ فرمائیے کہ وہ ہی ضعفار اور مفلس مہاجرین رسولخدا کے مقابلہ مین بقول شیخ عبدالحق محدث دہلوی اس بات کے کہنے کے قائل ہو گئے۔ شخص در شدت مرض چیزہا میگوید کہ از اختیار او بیرون است و شاید کہ این سخن نیز از آن سخنان باشد۔ پھر خیال فرمایا جاوے کہ اس آیت کے مصداق ایسے لوگ کب ہو سکتے ہین۔

قال المولف۔ یازدہم آیت رکوع ۱۰۔ پارہ ۱۷۔ وجاھدوا فی اللہ حق جہادہ ھو اجتبٰکم وما جعل علیکم فی الدین من حرج ملۃ ابیکم ابراھیم ھو سمٰکم المسلمین من قبل وفی ھذا لیکون الرسول شھیدا علیکم وتکونوا شہداء علی الناس فاقیموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ واعتصموا باللہ ھو مولٰکم فنعم المولیٰ ونعم النصیر **ترجمہ**۔ جہاد کرو خدا کی راہ مین جیسا جہاد کرنے کا حق ہے۔ یعنی جہاد کرو خدا کے دشمنون سے جو ظاہری ہون مثل کفار و مشرکین کے یا باطنی ہون مثل نفس امارہ و حرص و شہوت و غضب کے اسنے تمکو پسند کیا اور تمپر کوئی دشواری دین مین نہین رکھی مذہب تمہارے باپ ابراہیم کا اسنے نام رکھا تھا تمہارا مسلمان یعنی حکم بردار پہلے سے اور نیز اس کتاب مین تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم آدمیون پر گواہ ہو پس قائم کرو نماز اور ادا کرو زکوٰۃ اور بھروسا رکھو اللہ پر کہ وہ مولا تمہارا ہے پس بہت ہی اچھا مالک اور بہت ہی اچھا مددگار ہے۔ **اقول**۔ اس آیت کو جو مولف نے بلا کسی تخصیص کے عموماً اصحابہ کی شان مین نازل ہونا تحریر کیا ہے۔ بالکل گزاف ہے سب سے پہلے تو یہی غور کرنے کے قابل ہے کہ سب صحابہ کے باپ ابراہیم علیہ السلام کی اولاد مین کسطرح ہو سکتے ہین جب یہ نہین ہو سکتا تو ضرور تخصیص لازم ہوئی جبکہ تخصیص لازم ہوئی تو دیکھنا چاہیے کہ اولاد ابراہیم شمار ہونیکا سزاوار تر کون ہے اور یہ امر ظاہر ہے کہ خاندان رسولخدا صلعم اولاد ابراہیم ہونے کا اسوجہ سے زیادہ مستحق ہے کہ صحابہ مین سے کسی کا نسب منصوص نہین ہے اگرچہ اکثر صحابہ قریشی بھی کہلاتے تھے مگر جو تواتر روایات کا نسب رسولخدا صلعم کی نسبت موجود ہے وہ دوسرے کی نسب کی نسبت نہین اور نہ کسی دوسرے کا نسب مثل رسولخدا کے نسب کے محفوظ ہے اسلئے صاف ظاہر ہے کہ یہ آیت بالخصوص حضرت علی مرتضےٰ اور امام حسنؑ و امام حسینؑ و اولاد امجاد انکے کی شان مین نازل ہوئی ہے علاوہ اسکے مضمون آیت کے مصداق

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سوائے حضرات آئمہ اہلبیت کے اور کوئی شخص نہین ہو سکتا۔

اول جہاد فی سبیل اللہ کی نسبت ملاحظہ کیجیے کہ جو مولف نے دو قسم کا اقرار کیا ہے ایک کافرون مشرکون سے لڑنا اور دوسرے نفس امارہ اور حرص و شہوت و غضب سے جہاد کرنا وہ ان حضرات پر ختم ہو چکا ہے کوئی شخص انکے معاملہ مین ان کی برابری نہین کر سکتا اور یہ امر محتاج به تفصیل نہین خود اہل سنت بھی اس امر کے قائل ہین کہ حضرت علی مرتضیٰ دونون قسم کے جہاد مین بے مثل تھے حق جہاد فی الحقیقت آپ نے ہی ادا کیا ہے اور بعد آپ کے حسنین علیہما السلام اور دیگر آئمہ علیہم السلام پر ختم ہو گیا ہے اگر ہر ایک حضرت کے حال جہاد اور نفس کشی کو مفصل لکھون تو مولف کو سکتہ ہو جائے۔ رہے اصحاب ثلثہ جن پر مولف کو زیادہ ناز ہے ان سے دونو قسم مین سے ایک قسم کا جہاد بھی ظہور مین نہین آیا نہ کافرون سے بذات خود لڑے نہ نفس امارہ کو مارا نبی بدلیل حرص کی یہ ہے کہ رسول خدا کو دفن بھی نہ ہونے دیا کہ از خود فرما فرمائی آپ نے ہمداستان لوگون کو لے کر سقیفہ بنی ساعدہ مین جا پہنچے اور لوگون کو بطمع و دیانت وغیرہ توڑ پھوڑ کر خلیفہ بن گئے۔ امام غزالی نے سر العالمین کے چوتھے مقالہ مین تشریح حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ صاف لکھا ہے

ثم بعد هذا غلب الهواء لحب الرياسة وحمل عمود الخلافة وعقود النبوة وقعقع الرايات واشتباك ازدحام الخيول وفتح الامصار مفاهم كاس الهواء فنبذ الحق وراء ظهورهم واشتروا به ثمنا قليلا فبئس ما يشترون

اصحاب ثلثہ کے نفس امارہ پر جہاد نہ کرنے کی دوسری دلیل یہ ہے کہ کبھی لڑائی مین معرکہ آرائی انہون نے نہین کی احد کی لڑائی مین ان پر نفس ایسا غالب ہوا کہ رسول خدا کو تنہا چھوڑ کر ایک غار مین جا چھپے اور خدا پر بھروسا نہ کر کے ابو سفیان کی خوشامد کر کے خطا بخشوانے کی فکر مین ہوئے حضرت عثمان کا تو تیسرے دن پتہ لگا خندق کی لڑائی مین رسول خدا صلعم نے بالخصوص حضرت عمر کو حکم دیا کہ عمر بن عبدود سے مقابلہ کرو لیکن اسی نفس امارہ کی محبت نے رسول اللہ کے فرمانے سے انکار کیا خیبر مین تین روز تک شیخین مرحب اور حارث کے مقابلہ سے اسی نفس کی بدولت واپس تشریف لائے اسی نفس کی بدولت حنین مین لوگ بھاگ گئے اسی نفس امارہ کی بدولت ستره شخصون نے عقبہ رسول اللہ پر حملہ کیا اسی نفس کی بدولت جیش اسامہ سے تخلف کر کے عدول حکمی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رسولخدا کی کی اگر نفس پر جہاد کیا ہوتا تو یہ حرص و حسد پیدا نہ ہوتی کہ اسامہ کو ہمپر امیر کیون کیا جاتا ہے اگر اس پر بھی نفس کشی کے قائل ہووین تو واللہ بڑی بے غیرتی کی بات ہے اب تفسیر احتبا کم پر غور فرمایا جاوے کہ خدا نے انکو برگزیدہ کیا ہے اگر کوئی اہل سنت اس لفظ کو کسی صحابی کی نسبت ثابت کردے تو ہم قائل ہو جائین ورنہ ہم علیؑ کی نسبت حدیث صحیح سے یہ لفظ ثابت کرتے ہین کہ فرمایا رسولخدا نے

یا فاطمة اما ترضین الله عز وجل اختار رجلین احدهما ابوك والاخر بعلك

ترجمہ یعنی اے فاطمہ آیا تو راضی نہین کہ اللہ جلشانہ نے فقط دو آدمیون کو برگزیدہ کیا کہ ایک باپ تیرا اور دوسرا شوہر تیرا ہے اور جامی نے شواہد مین لکھا ہے۔ اے فاطمہ بشارت باد ترا بپاکیزگی نسل بہ درستیکہ خدا تعالے فضیلت نہاد شوہر ترا بر سائر خلائق و زمین را فرمود کہ باوے بگوید اخبار خود را و آنچہ بر روے زمین خواہد گذشت از مشرق تا مغرب۔ ایک امر قابل بحث اس آیت مین یہ ہے کہ جن لوگون کی شان مین یہ آیت نازل ہوئی ہے انکا نام پہلی کتابون مین بھی مسلمین یعنی حکم بردار خدا رکھا گیا ہے حکم بردار خدا اسکو کہتے ہین کہ عمر بھر کوئی فعل اس سے نامشروع سرزد نہ ہوا ہو اور یہ صفت سوائے دوازدہ امام کے کسی پر صادق نہین آتی دیگر صحابہ خصوصاً اصحاب ثلثہ پر تو صادق آنا اسکا محال اور غیر ممکن ہے کیونکہ ہر ایک ان مین سے بیس تیس چالیس برس کی عمر تک بت پرستی اور شراب خواری وغیرہ کرتا رہا ہے بعد مسلمان ہونے کے کوئی سند انکی معصومیت کی نہین اور دوازدہ امام علیہم السلام کی عصمت اور تطہیر منصوص ہے خود اللہ تعالے فرماتا ہے۔ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا اسلیے حکم بردار خدا سوائے آئمہ اہلبیتؑ کے اور کوئی نہین ہو سکتا اب رہا یہ کہ پہلی کتابون مین ان کا نام حکم بردار خدا رکھا گیا ہے سو یہ پہلی کتابون کے دیکھنے سے ثابت ہو جائیگا کہ یہ لفظ خاص آل رسول صلعم کے لئے آیا ہے نہ کہ کسی صحابی کے لئے چنانچہ انوار البدے مین ہم نے پورا باب مکاشفات یوحنا کا درج کیا ہے جو دربارہ پیشین گوئی ولادت جناب سرور کائنات کی ہے ایک نشان آسمان پر دکھائی دیا کہ ایک عورت سورج کو اوڑھے ہوئے اور چاند کو پیرون کے تلے دیے ہوئے بارہ ستارون کا تاج سر پر رکھے نظر آئی اسی باب کے آخر مین درج ہے کہ وہ پرانا سانپ یعنی شیطان اس عورت کی بقیہ اولاد

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے جو خدا کا حکم مانتے ہین لڑنے بلا خدا کا حکم ماننے والے کلام الٰہی مین حضرات آئمہ اہلبیت ہین لیکن
شیاطین کا ان سے لڑنا بھی ثابت ہوگیا۔ دوسرا امر بحث طلب اس آیت مین یہ ہے کہ لیکون الرسول
شہیداً علیکم و تکونوا شہداء علی الناس یعنی تاکہ رسول تم پر گواہ ہوا ور تم آدمیون پر گواہ ہو یہ
منصب جزو نبوت اور شرکت تبلیغ رسالت ہے اور یہ کام ہرگز کسی صحابی کا نہین ہے بلکہ خاص آئمہ
علیہم السلام کا کام ہے اور اس کی توضیح زمانہ رسولخدا مین بخوبی ہوچکی ہے یعنی جب بعد فتح مکہ جناب
رسولخداؐ نے حضرت ابوبکر کو مکہ معظمہ مین بایام حج واسطے منادی سورۂ برات کے روانہ کیا تو جبرئیل امین
نازل ہوئے اور حکم الٰہی لائے کہ یہ کام تبلیغ رسالت خاص تمہارا کام ہے یا تم خود جاؤ یا اسکو بھیجو کہ جو
تم سے ہو حضرت نے پوچھا کہ وہ کون ہے جبرئیل بولے کہ وہ علی مرتضےٰ ہین چنانچہ جناب سرور کائنات نے
سورہ برات حضرت ابوبکر سے واپس لے کر حضرت علی مرتضےٰ کو دے کر مکہ کو روانہ کیا ثبوت اسکا کتب
معتبرہ اہل سنت سے اسطرح ہوتا ہے روی الترمذی بسندہ عن انس بن مالک قال بعث النبی
صلعم ببرات مع ابی بکر ثم قال لا ینبغی لاحد ان یبلغ ھذا الا رجل من اھلی فدعا علیا فاعطاہ ایاہ
ترجمہ۔ روایت کی ہے ترمذی نے بسند خود انس بن مالک سے کہ کہا انس نے کہ رسول اللہ صلعم نے
سورۂ برات دیکر ابوبکر کو تعینات کیا اور پھر فرمایا کہ ہرگز لائق نہین ہے کہ کوئی شخص تبلیغ اس کی کر سکے
مگر وہ شخص تبلیغ کر سکتا ہے کہ جو میرے اہل سے ہو پس بلایا علی مرتضےٰ کو اور سورہ برات انکو دی
مفصل قصہ اسکا کتب سیر و احادیث مین موجود ہے مدارج النبوۃ روضۃ الاحباب وغیرہ مین دیکھنا
اور مین نے بھی اس حال کو مفصل انوار البدیٰ مین لکھا ہے۔ مطلب میرا اس قصہ سے اس موقع پر
یہ ہے کہ تبلیغ رسالت اور دعوت اسلام اور ہدایت مسلمین نبی صلعم کا کام ہے انکے بعد ان لوگون کا
کام ہے جن مین جزو رسالت شامل ہے جیسے علی مرتضےٰ اور دیگر آئمہ اہلبیت علیہم السلام ہین چنانچہ
احادیث کثیرہ اس امر مین وارد ہین علی منی و انا من علی یعنی علی مجھ سے ہے اور مین علی سے ہون
و انت منی و انا منک و عن البراء بن عازب ان النبی صلعم قال لعلی انت منی و انا منک
و عن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلعم ان علیا منی و انا منہ و ھو ولی کل مومن

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلعم علی منی وانا من علی ولا یودی الا انا او علی

یہ سب روایات صحیح بخاری مین موجود ہین۔ اور روایت کی ہے امام ترمذی نے اپنی صحیح مین عمران بن حصین سے قصہ شکایت کرنا چار شخصون کا رسول اللہ سے نسبت حضرت علیؑ کے دربارہ کنیز عباد کے اور غضبناک ہونا رسولخدا کا چار شخصون پر اور غصہ مین ان چارون شخصون سے یہ خطاب کرنا ما تریدون من علی ما تریدون من علی ان علیا منی وانا من علی وھو ولی کل مومن بعدی ترجمہ۔ یعنی فرمایا رسولخدا نے ان چارون سے کیا ارادہ رکھتے ہو تم علیؑ سے بہ تحقیق کہ علی مجھ سے ہے اور مین علی سے ہون اور وہ میرے بعد تمام مومنین کا ولی یعنی حاکم اور مختار ہے۔

دوسری روایت صحیح ترمذی مین یہ ہے کہ وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلعم لعلی یا علی لا یحل لاحد ان یجنب فی ھذا المسجد غیری وغیرک یعنی فرمایا رسولخدا نے حضرت علیؑ سے کہ اے علیؑ سوائے میرے اور تیرے کسی کے لئے حلال نہین ہے مسجد مین بہ حالت جنابت جانا۔ وعن ابن عباس ان النبی امر بسد ابواب الا باب علی اخرجہ الترمذی اور صحیح ترمذی مین روایت ہے ابن عباس سے کہ آنحضرت صلعم نے سب لوگون کے دروازون کے بند کرنے کا حکم دیا جو مسجد کے اندر تھے سوائے دروازہ علی مرتضےٰ کے اب حضرت مرتضےٰ صلواۃ اللہ علیہ سے بغض رکھنے والے سنین کہ قیامت مین انکی کیا کیفیت ہوگی

ونقل الامام ابو اسحاق احمد بن محمد الثعلبی فی تفسیرہ بسندہ برفعہا الی ابن عباس رضی اللہ عنہما فی تفسیر قولہ تعالےٰ۔ وَعَلَی الْاَعْرَافِ رِجَالٌ یَعْرِفُوْنَ کُلًّا بِسِیْمَاھُمْ انہ قال الاعراف موضع عال من الصراط علیہ العباس والحمزۃ وعلی بن ابی طالب وجعفر ذو الجناحین یعرفون محبیھم ببیاض الوجوہ ویبغضھم بسواد الوجوہ

خداوند تعالےٰ نے قرآن شریف مین حضرت علیؑ کو نفس رسول اور حسنین علیہم السلام کو ابنا رسول قرار دیا ہے جیسا کہ آیت مباہلہ مین موجود ہے قل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم الآیہ اور یہ امر بروایت صحاح ستہ ثابت ہوا ہے کہ بہ تعمیل حکم اس آیت کے جناب سرور کائنات حضرت علی مرتضےٰ و فاطمہ زہرا و حسنین علیہم السلام کو ہمراہ لے کر مباہلہ کے لئے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

برآمد ہونے کے لفظ نفس رسول مساوات ثابت کرتا ہے ذات مصطفوی و مرتضوی میں اور اسی اسرار کو غدیر خم پر کھولا ہے رسولخدا صلعم نے اور جتلا دیا ہے تمام امت پر کہ جسطرح میں تمہارا مولےٰ ہوں اسی طرح علی بھی تمہارا مولےٰ ہے۔

وروی الترمذی بسندہ عن زید بن ارقم ان رسول اللہ قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔ وزاد غیرہما ذکر الیوم والموضع۔ فذکر الزمان وهو عند عود رسول اللہ صلعم من حجۃ الوداع فی الیوم الثامن عشر من ذی الحجۃ وذکر المکان وهو ما بین مکۃ ومدینۃ یسمی خما فی غدیر هناک فسمی ذلک الیوم یوم غدیر خم۔ وقد ذکرہ فی شعرہ الذی لقد صار ذلک الیوم عید وموسما لکونہ کان وقتا خص رسول اللہ صلعم علیا بهذہ المنزلۃ العلیۃ وشرفہ بها دون الناس کلهم کذا فی مطالب السؤال للشیخ الامام کمال الدین محمد بن طلحۃ القرشی الشافعی وقال ایضا ثم وصفہ صلعم بما هو من لوازم ذلک بصریح قولہ فیما رواہ الحافظ ابو نعیم فی حلیۃ الاولیاء بسندہ ان علیا دخل فقال مرحبا بسید المسلمین وامام المتقین فسیادۃ المسلمین وامامۃ المتقین لما کانت من صفات نفسہ صلعم وقد عبر اللہ تعالیٰ عن نفس علی بنفسہ وصفہ بما هو من صفاتها۔ وروی ایضا حافظ ابو نعیم فی حلیۃ بسند وعن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلعم لابی برزۃ وانا اسمع یا ابا برزۃ ان اللہ عهد الی فی علی ابن ابیطالب انہ رایۃ الهدیٰ ومنار الایمان وامام اولیائی ونور جمیع من اطاعنی یا ابا برزۃ علی بن ابیطالب امینی غدا فی القیامۃ وصاحب رایتی فی القیامۃ علی مفاتیح خزائن رحمۃ ربی وهو الکلمۃ التی الزمتها المتقین من احبہ احبنی ومن ابغضہ ابغضنی

ان سب سے زیادہ ثبوت شرکت منصب نبوت نسبت حضرت علی مرتضےٰ کے یہ ہے کہ آپنے فرمایا کہ اے علی تو میرے نزدیک ایسا ہے جیسا ہارون موسےٰ کے نزدیک چنانچہ قد روی الائمۃ الثقات البخاری والمسلم والترمذی فی صحاحہم باسانیدهم احادیث اتفقوا علیها وزاد بعضهم علی بعض

Presented by: Rana Jabir Abbas

بالفاظ اخرى والجميع صحيح فمنها عن سعد بن ابي وقاص قال رسول الله خلف عليا
في غزوة تبوك على اهله فقال يا رسول الله تخلفني في النساء والصبيان فقال اما
ترضى ان تكون مني بمنزلة هارون من موسى غير انه لا نبي بعدي - وروى
ايضاً ابن المسيب عن سعد ايضاً عامر بن سعد - وروى ايضاً جابر بن عبد الله
وروى مسلم والترمذي بسنديهما ان معاوية بن ابي سفيان امر سعد
ابن ابي وقاص قال ما منعك ان تسب ابا تراب فقال اما ما ذكرت ثلثا
قالهن له رسول الله فلن اسبه لان تكون لي واحدة منهن احب الي من
حمر النعم سمعت رسول الله صلعم يقول له وخلفه في بعض مغازيه فقال علي
خلفتني مع النساء والصبيان فقال له رسول الله صلعم اما ترضى ان
تكون مني بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبي بعدي وسمعته يقول يوم
خيبر لاعطين الراية غدا رجلا يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله الخ
ولما نزلت هذه الاية قل تعالوا ندع ابناءنا وابناءكم ونساءنا ونساءكم وانفسنا
وانفسكم دعا رسول الله صلعم علياً وفاطمة والحسن والحسين فقال اللهم هؤلاء اهلي

ترجمہ۔ تحقیق روایت کی ہے آئمہ ثقات اہل سنت امام بخاری و امام مسلم اور امام ترمذی نے اپنی اپنی
صحیح میں اپنی سندوں سے چند احادیث متفق علیہ اور دیگر آئمہ حدیث نے اور الفاظ بھی زیادہ کیے ہیں
اور وہ سب احادیث صحیح ہیں ان میں سے ایک وہ روایت ہے جو سعد بن ابی وقاص سے مروی ہے
انہوں نے لکھا ہے کہ حضرت رسولخدا صلعم نے غزوہ تبوک کو جاتے وقت حضرت علی مرتضٰے کو اپنا خلیفہ مقرر کیا
اپنے اہل و عیال پر تو حضرت علیؑ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھ کو آپ عورتوں اور بچوں میں چھوڑتے ہیں
یہ کمال ایمان اور کمال محبت خدا اور رسول اور کمال شوق جہاد ہے ورنہ اور لوگ بہانہ کر کے گھر رہ جاتے تھے
اور آپ باوجود اس عطائے منصب جلیل خلافت کے بھی جہاد میں ہمراہ رکاب رسول خدا رہنا پسند کرتے
تھے پس فرمایا رسولخدا صلعم نے آیا تو راضی نہیں ہے کہ ہو وے میرے نزدیک بمنزلہ ہارون کے موسیٰ کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نزدیک سوائے اِسکے کہ میرے بعد نبی نہین ہے۔

ایسا ہی روایت کیا ہے ابن مسیب نے اور اسکے پسر عامر نے و نیز جابر بن عبداللہ نے بھی اِس حدیث کو روایت کیا ہے اور روایت کی ہے مسلم اور ترمذی نے اپنی اپنی صحیح مین بہ اسنادِ خود کہ معاویہ بن ابوسفیان نے سعد بن وقاص کو حکم دیکر کہا کہ کیا چیز تجھ کو مانع ہے کہ تو ابو تراب یعنی علی مرتضےٰ پر سب یعنی برا کہنا نہیں کرتا وہ بولا کہ مین نے تین باتین ان کے حق مین رسولخدا سے سنی ہین اگر ان مین سے ایک بھی میرے لئے ہوتی تو مجھے حمر نعیم سے بھی محبوب تر تھی یہ وجہ ہے کہ مین ان کو برا نہین کہہ سکتا ان تین باتون مین سے ایک تو یہ ہے کہ کسی غزوہ پر جاتے ہوے حضرت نے انکو اپنا خلیفہ کیا انہون نے عرض کی آپ مجھے عورتون اور بچون مین چھوڑتے ہین پس فرمایا رسولخدا صلعم نے اُنسے آیا تو راضی نہین ہے کہ ہووے تو میرے نزدیک بمنزلہ ہارون کے موسیٰ سے الا یہ کہ میرے بعد نبی نہین ہے اور دوسرے یہ کہ خیبر کے دن مینے یہ کہتے ہوے سُنا کہ کل ایسے شخص کو علم عطا کرونگا کہ وہ خدا اور اسکے رسول کو دوست رکھتا ہے اور خدا و رسول اُسکو دوست رکھتے ہین الی آخر ذکر حدیث فتح خیبر تک اور تیسرے یہ کہ جب آیہ مباہلہ یعنی قل تعالوا ندع الخ نازل ہوئی تو بلایا رسولخدا صلعم نے علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنینؑ کو اور کہا اے بار خدایا یہ میرے اہل بیت ہین اور خداوند تعالےٰ نے حضرت علی کو اس آیت مین نفسِ رسول تعبیر فرمایا ہے اس سے زیادہ کوئی فضیلت نہین ہو سکتی۔

پھر اِس آیت مین وصیت ہے اقامت صلواۃ اور ایتائے زکوٰۃ کے بعد کہ واعتصموا باللہ سو یہ امر ظاہر ہے کہ خدا پر توکل اور بھروسہ رکھنے والا علی مرتضےٰ اور دیگر آئمہ اہلبیت کے سوا دوسرا کوئی نہین ہے پہلا توکل اور بھروسا علی مرتضےٰ کا بہ یومِ ہجرت قابلِ غور ہے کہ اس بلوے اور ہنگامہ مشرکین مین باوجود کم سنی محض خداوندِ تعالےٰ کے بھروسے پر رسولخدا صلعم کے بستر پر سو رہے ہے جسکے صلہ مین آیتِ قرآنی من یشتری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ الخ نازل ہوئی اِسکے مقابلہ پر حضرت ابوبکر صدیق کا بھروسہ اور توکل ملاحظہ کیا جاوے کہ اسی ہجرت کے ایام مین رسولخدا صلعم ان کا اطمینان کرتے جاتے ہین کہ مین خدا کے حکم سے ہجرت پر مامور ہون ہمکو کوئی کا فر ایذا نہین پہنچا سکتا خدا ہمارے ساتھ ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لیکن حضرت ابوبکر کو اطمینان نہ ہوتا تھا اور خوفِ جان سے زار زار بچون کی طرح روتے تھے جسکی تصدیق آیت قرآنی سے ہوئی ہے۔ اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا۔

حضرت عمر کا خدا تعالےٰ پر بھروسہ رکھنا صلح حدیبیہ پر بخوبی ثابت ہوگیا کہ جسکا قصہ یہ ہے کہ سالِ ششم ہجری یا اسکے قریب رسولخدا صلعم نے خواب دیکھا کہ ہمنے مکہ فتح کرلیا ہے اور بیت اللہ کا طواف کرتے ہین اس پیرایہ صحابہ کو مطلع کردیا کہ ہم مکہ فتح کرینگے لیکن وقت کا تعین آپنے نہین فرمایا کہ اسی سال مین ایسا ہوگا یا دوسرے وقت مین مگر اسی سال ششم مین آپ نے مع لشکر مدینہ سے بجانب مکہ بقصد عمرہ خروج کیا جب آپ مقام حدیبیہ پر جو قریب مکہ کے ہے پہنچے تو مامور ہوے اس آیت پر کہ زبردستی مکہ مین مت جاؤ اگر مشرکین قریش برضامندی جانے دیوین تو جاؤ چنانچہ بعد گفت و شنید بسیار رسولخدا نے مشرکین مکہ سے صلح کرلی یہ بات حضرت عمر کو ناگوار ہوئی ہرچند رسولخدا نے فرمایا کہ مین اپنی مرضی سے کوئی کام نہین کرتا جیسا خدا نے حکم دیا ہے اس کی تعمیل کرتا ہون اور وعدہ الٰہی اور میرا خواب سچا ہے ہم ضرور مکہ فتح کرینگے لیکن مین نے یہ کہا تھا کہ اسی سال مین فتح کرینگے۔ ہرچند رسولخدا نے سمجھایا لیکن مطلق آپ کو صبر نہ آیا کہ خود آپ فرماتے ہین کہ حضرت کی نبوت مین اسدن جسقدر شک مجھ کو ہوا ایسا برابر لستک اور کسی دن نہین ہوا کتب صحاح ستہ مین یہ حال مفصل درج ہے

بروز غزوہ احد حضرات شیخین رسولخدا صلعم کو تنہا چھوڑ کر اپنی جان بچانے کے لئے معرکہ جنگ سے بھاگ کر ایک غار مین جا بیٹھے اور باوجود اسکے کہ فرقہ انصار کے لوگ بعض بعض اسوقت مدینہ سے خبر سنکر میدان مین آتے تھے جسوقت خوب سن لیا کہ مشرکین بھاگ گئے ہین اسوقت نکلے انس بن نضیر انصاری جو انس بن مالک کے چچا تھے انہون نے کہ مدینہ سے خبر سنکر میدان مین آتے تھے ان کو غار مین دیکھ کر بہت کچھ غیرت دلائی مگر ایک نہین سنی تاریخ حبیب السیر مین یہ قصہ درج ہے اور حضرت عثمان کو اسدرجہ خوف طاری ہوا کہ تین روز تک انکا سراغ نہ لگا یہ توکل کا فقط نمونہ بطور مشتے نمونہ از خروارے بیان ہوا ہے۔ حق جہاد کی نسبت امام قشیری نے لکھا ہے کہ حق جہاد یہ ہے کہ ایک چشم زدن بھی مجاہدہ نفس سے باز نہ رہے پس قرآن حالیکہ جہاد ظاہری و باطنی اصحاب ثلٰثہ کی کیفیت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اوپر مذکور ہو چکی ہے تو وہ ہرگز مصداق اس آیت کے نہین ہین ہم یہ نہین کہتے کہ کسی اصحاب نے حق جہاد ادا نہین کیا۔ بلکہ ہم پکار کر کہہ سکتے ہین کہ اصحاب رسولخدا صلعم مین بہت سے بزرگوار ایسے تھے کہ انہون نے کمال صدق ارادت اور صاف نیتی سے دونو قسم کے جہاد کئے طرح طرح کی راہ خدا مین ایذا و مصیبتین اٹھائی ہین اور نفس امارہ پر بھی ایسے جہاد کئے ہین کہ ان کا نظیر اگلے آدمیون مین پایا نہین گیا نظیر کے لئے حضرت سلمان ابوذر غفاری عمار یاسر رضی اللہ عنہم موجود ہین اگر ذکر مجاہدات حضرت مرتضےٰ اور آئمہ اہلبیت علیہم السلام دیکھنا منظور ہے تو کتب سیر ملاحظہ کیجئے اگر مین انکا اعادہ کرون اور پھر اصحاب ثلٰثہ کے مجاہدات کی بھی کچھ کیفیت بیان کرون تو اصلی مطلب فوت ہوتا ہے اسلئے اس بحث کو اہل انصاف کی رائے پر چھوڑتا ہون۔ **قال المولف**۔ دوازدہم آیت کریمہ وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضیٰ لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذٰلک فاولٰئک ہم الفٰسقون **ترجمہ مولف**۔ وعدہ کیا اللہ نے ان لوگون کو جو تم مین سے ایمان لائے اور اچھے کام کئے یقیناً خلیفہ کرے گا انکو ملک مین جیسی خلیفہ کیا تھا انسے اگلون کو۔ یعنی داؤد علیہ السلام کو موجب آیت شریف یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض اور اسی طرح سلیمان علیہ السلام کو اور جماوے گا انکو دین ان کا وہ دین کہ پسند کر چکا ان کو اور دیگا انکو انکے ڈر کے بدلے امن میری ہی بندگی کرینگے شریک میرا نہ کرینگے کسی کو اور جو کوئی ناشکری کرے گا اسکے پیچھے سو وہی لوگ ہین بے حکم۔ **اقول**۔ اس آیت کو مولف نے بہ اعتبار اپنے جاہلانہ ترجمہ اور لایعنی کے اصحاب ثلٰثہ کی شان مین محض خلیفہ کے لالچ سے تصور کر لیا اور شیعون پر بھی منہ آئے کہ دیکھو شیعی اس آیت کو بارہ امام کی شان مین سمجھ لو یہ تو خاص خلفاء کی شان مین ہے۔ مولف نے اپنے ذہن ناقص مین خلفاء ثلٰثہ کی نسبت اس وعدہ کو سمجھا ہے اور دروغ ترجمہ سے یہ بھی استنباط کیا ہے کہ وہ میری ہی عبادت کرینگے اور میرا شریک کسی کو نہ کرینگے گویا انکی عاقبت کی خبر ہاتھ آ گئی لیکن یہ نہ سمجھے کہ اگر اصحاب ثلٰثہ اس آیت سے مراد ہوتی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

تو وہ کون صاحب ہین جنکی نسبت یہ فرمایا ہے [illegible]

[illegible] کفران نعمت کرے گا [illegible] ہونگے [illegible]

[illegible] خداوند تعالے [illegible]

اور [illegible] الآیۃ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کوئی شخص [illegible]

[illegible] مین [illegible] اس آیت سے

خلفائے رسول اللہ کو کیا علاقہ ہے تعجب ہے ان لوگ کلام الٰہی اور اسکے معنی اور مطلب مین تصرف
کرتے ہوئے خدا سے نہین ڈرتے [illegible] یہ تو معلوم ہو گیا کہ مولف صاحب
ترجمہ مطبوعہ قرآن [illegible] نام مولوی [illegible] بے علمی کی حالت مین مثل بعض ہمارے
ظاہری دوستون کے زبردستی اپنے آپ کو مولوی بنواتے ہین ورنہ کوئی ان سے [illegible] دیکھے کہ آپ نے
کس تفسیر کے ذریعہ سے یہ معنی لگائے ہین کہ [illegible] سے بھی خلافت رسول اللہ مراد ہے اور اگر آپ نے
منہ سے نہی کہا [illegible] دوسرے کی عبارت سے استنباط اسکا فرمایا تو اتنا تو غور کرنا تھا کہ یہ وعدہ تو علی العموم
مومنین سے ہے سب کے سب مسلمان خلیفہ رسول اللہ کسطرح بنجائینگے اور دوران حالیکہ آیت مین نظیر
پہلی امت کی موجود ہے کہ جسطرح اللہ تعالے نے بنی اسرائیل کو مصر سے نکال کر ایک بہت بڑا ملک
انکو میراث مین عطا فرمایا اسی طرح مسلمانون سے بھی وعدہ ہے کہ تمکو خداوند تعالے تمام ملک شام و
روم و فارس عطا فرمائے گا پھر خلفائے اربعہ سے کیا تعلق ہے آپ نے آیت کے ترجمہ مین یہ لکھا ہے کہ البتہ خلیفہ
کرے گا انکو ملک مین جیسے خلیفہ کیا تھا انہین اگلون کو اور اگلون کی تفسیر مین آپ نے دو [illegible] یعنی

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

داؤد و سلیمان علیہما السلام کا حوالہ دیا مگر آپ کو یہ تمیز نہین آئی کہ جب امت کے مقابلہ پر اگلون کا ذکر ہوتا ہی تو امت سابقہ سے مراد ہوتی ہے اور جب پیغمبر خدا کے مقابلے پر اگلون کا ذکر آتا ہے تو اس سے انبیاء و مرسلین سابق مراد ہوتے ہین تمام قرآن شریف مین صدہا مقامات پر یہ نظیرین موجود ہین اور بہت موٹی عقل کی بات ہے مگر افسوس اس بات کا ہے کہ ہمکو ایسے باعلم شخص کے مقابلہ مین قلم اٹھانا پڑا ہے کہ جن کو اردو ترجمہ قرآن شریف کے سمجھنے کی لیاقت نہین ہے ورنہ اسقدر طوالتِ تحریر کی حاجت نہ پڑتی ملاحظہ فرمائیے کہ آیات مندرجہ ذیل مین جب امت کے مقابلہ مین من قبل آیا ہے وہان امتِ سابقہ مراد لی گئی ہی

یا ایہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ والذین من قبلکم سی مراد پہلے لوگ ہین اور آیت ستدلہا امین لفظِ من قبل وفی ہذا لمقابلہ قرآن شریف من قبل سے مراد توریت و انجیل ہین ما انزل الیک وما انزل من قبلک مین من قبلک سے مراد صحائف انبیاء سابق ہین کالذین من قبلکم کانوا اشد منکم قوۃ مین امت سابقہ مراد ہے۔ پھر ترجمہ کیا ہے میری بندگی کرینگے شریک میرا نہ کرینگے کسی کو معلوم نہین ہوتا کہ خلیفہ استقبال کہان سے پیدا ہوا ہے اور یہ یقینی اور حکمی عبارت کس قاعدے سے لکھی گئی ہے صحیح ترجمہ تو اس فقرے کا یہ ہے کہ میری عبادت کرین اور میرا شریک کسی کو نہ کرین اس خیانت کی وجہ بجز تعصب اور کچھ نہین ہے ہمکو یہود و نصاریٰ پر تعجب ہوا کرتا تھا کہ اپنی آسمانی کتابون کو کسطرح تحریف کرتے ہونگے مگر اب مسلمانون مین بھی اُن کی نظیر پائی جاتی ہے قرآن شریف کے الفاظ یا ترجمہ کو بدلنا بلاشک کفر ہے افسوس یہ ہے کہ مولف صاحب نے جب ناخواندہ لوگون کے بہکانے کے لئے ترجمہ قرآن مین تحریف کی تو یہ خیال نہ کیا کہ آیت کے اگلے فقرہ کو جس سے صریحاً یہ ترجمہ غلط ہوتا ہے کہان چھپاؤنگا یعنی ومن کفر بعد ذلک جسکا یہ مقصود ہے کہ جن لوگون سے وعدہ ہوا ہے اگر ان مین سے کوئی بعد ایفائے وعدہ کافر نعمت ہوگا تو وہ فاسق ہے اگر خداوند تعالےٰ بالیقین یہ فرماتا کہ یہ لوگ میری ہی عبادت کرینگے تو پھر ان سے اندیشہ کافر ہونے کا کسطرح رہا۔

دراصل یہ آیت فقرا و مساکین مہاجرین کی شان مین ہے کہ جنکو مشرکین قریش طرح طرح کی دھمکیان دے دے کر ڈرایا کرتے تھے اس سے ان کو اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ جسطرح اگلی امت یعنی بنی اسرائیل کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جنہے زمین کا مالک کیا تھا ویسے ہی ان کو بھی زمین کا مالک کرینگے اور خوف کے بدلے امن دینگے
ان کو چاہئے کہ میری عبادت کرین میرا شریک کسی کو نہ گردانین اور جو کوئی بعد اسکے کافر ہوگا وہی
فاسق ہے پھر اسکے بعد اللہ تعالے فرماتا ہے۔ واقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ واطیعوا الرسول لعلکم ترحمون
پس دران حالیکہ آخر یوم وفات رسول اللہ صلعم مین جن صحابہ کی بجائے اطاعت رسول اللہ مخالفت اور
عدول حکمی ثابت ہوئی ہے وہ اگر مصداق اس آیت کے بھی ہین تو پوری آیت کے مصداق ہین اور آیت
مستدلہ مولف کے آخری فقرے سے خاص وہی لوگ مراد ہین بنا بر اطمینان مولف ہم تفسیر مواہب علیہ
کی نقل کرتے ہین کہ وہ فارسی تفسیر اہل سنت وجماعت کی ہے اور اغلب مولف صاحب اسکو سمجھ بھی سکینگے
وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم الخ وعدہ کرد خدا تعالے آنان راکہ گرویدہ اند از شما بکرو نکارہاے شائستہ
مراد بقول اشہر فقراے مہاجر اند کہ بعد از ہجرت بمدینہ در منازل جاے انصار گرفتند الخ پھر من قبلہم کی
تفسیر ملاحظہ کیجیے۔ من قبلہم پیش از ایشان یعنی بنی اسرائیل کہ زمین مصر وشام برایشان داد تا تصرف
کردند دران۔ ترجمہ یعبدوننی۔ بپرستند مرا در زمان خلافت شریک نسازند بامن چیزے را۔
امام ثعلبی نے تفسیر من کفر بعد ذلک مین لکھا ہے کہ اول قبیلہ ذوالنورین کفران نعمت کرکے مصداق
اس آیت کا ہوا اس سے بھی ثابت ہی کہ یہ آیت خلفاء اربعہ سے مخصوص نہین ہے بلکہ عوام مسلمان سے
خطاب ہے۔ **قال** آیت سیزدہم۔ رکوع ۳۔ پارہ ۲۶۔ سورہ فتح لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ
یبایعونک تحت الشجرۃ الخ تا علیٰ کل شئ قدیر **ترجمہ** تحقیق راضی ہوا اللہ مومنین سے
جسدم کہ بعیت میری کرتے ہین درخت کے تلے یعنی درخت سمرہ کے نیچے پس جانتا ہے خدا جو کچھ انکے
دلون مین ہے پھر انپر تسکین اتاری اور پاداش مین اس کی انکو فتح دیگی جو فتح قریب ہونیوالی ہے
یعنی فتح خیبر اور غنیمت بسیار الخ۔ **اقول وبہ نستعین**۔ اس آیت سے کوئی فضیلت اصحاب ثلثہ کی
ثابت نہین ہوسکتی اگر کلام ربانی سے کوئی شخص خلاف اصلی مطلب کے مرضی کے موافق مطلب آری
کرنا چاہے تو ہرگز ممکن نہین ہے قرآن شریف پر حرف گیری ہوسکتی ہے دیکھو خداوند تعالے نے بعیت
کرنیوالون سے رضامندی ظاہر نہین کی بلکہ قید مومنین کی ہے یعنی بعیت کنندہ صحابہ مین سے جو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

مومن تھے ان سے خدا راضی ہوا اور جو منافق تھے ان سے راضی نہین ہوا اب اصحاب ثلثہ کو اس
آیت کے مصداق ثابت کرنے کے لئے اول مومنیت کا ثبوت درکار ہے از نشانات مومنین کی اسی آیت
مین درج ہے یعنی خداوند تعالےٰ نے مومنین پر تسکین نازل فرمائی اور پاداش مین فتح دی۔ پس جن
لوگون پر تسکین نازل ہوئی اور جنکو انعام پاداش مین فتح خیبر دی گئی وہ ہی مومن ہین انکے علاوہ
منافق ہین پس تسکین سے جو کچھ کہ مراد ہے وہ اسی سورہ کی تفسیر مین صاحب تفسیر مواہب علیہ وغیرہ نے
یہ لکھی ہے فانزل اللہ سکینتہ علیٰ رسولہ وعلی المؤمنین پس فرو فرستاد خدا آرام ووقار خود را بر
رسول خود و بر مومنان تا مقابلہ نکردند و بہ صلح راضی شدند و مراجعت نمودند۔ اور برخلاف اس آیت کے
صحاح ستہ مین حضرت عمر بن الخطاب سے یہ روایت ہے کہ اس روز میرے دل مین ایک امر عظیم و وسوسہ شیطانی
در آیا اور مراجعت کی میری بابت رسولخدا صلعم کے کہ پہلے ہرگز مثل اس روز کے مجھ سے سرزد نہو تھا پس
مین گیا رسول اللہ کے پاس نہایت ملول اور غمگین اور انکو وہ آگاہ اور سوال کیا مین نے رسول اللہ سے
کہ آپ کیا پیغمبر برحق نہین ہین آپنے فرمایا کہ ہان مین پیغمبر برحق ہون پھر مین نے پوچھا کہ کیا ہم حق پر ہیں اور
مخالف باطل پر نہین ہین فرمایا ہان پھر کہا مینے پھر ہم کیون یہ حقارت اور ذلت اٹھاوین اور اسطور پر صلح کر
واپس ہون آنحضرت نے فرمایا کہ اے پسر خطاب بدرستیکہ مین خدا کا بھیجا ہوا ہون اسکی نافرمانی نہین کر
سکتا وہ ہی میرا ناصر و معین ہے وہ مجھکو ضائع نہونے دیگا اسپر بھی حضرت عمر کو اطمینان نہوا اور اندوہ
و فکر انکا باقی رہا اور چونکہ تسکین الہی ان پر نازل نہ ہوئی تھی اسلیے نصیحت پیغمبر بھی ان کے دل پر کچھ اثر
پذیر نہ ہوئی۔ بعد اسکے حضرت عمر نے کہا کہ آپ نے یہ وعدہ نہین کیا تھا کہ عنقریب کہ مکہ مین جاوینگے اور طواف
خانہ کعبہ کا بجالاوینگے رسولخدا نے فرمایا کہ ہان بیشک یہ وعدہ مینے کیا تھا لیکن یہ تم سے کب کہا تھا کہ
اسی سال مین یہ واقع ہوگا یہ پیشین گوئی رسولخدا صلعم نے بذریعہ رویا صادقہ بیان فرمائی تھی جس کی
تصدیق خداوند تعالےٰ نے سورہ فتح مین اسطرح فرمائی ہے لقد صدق اللہ رسولہ الرؤیا بالحق
اور فرمایا کہ اے عمر غم نہ کر کہ تو زیارت اور طواف کعبہ کا کریگا پس کہا حضرت عمر نے کہ مین ویسا ہی مین
اندوہگین و غمگین رہا گو رسولخدا اسے اٹھ آیا یہ تمام قصہ صحاح ستہ اور کتب سیر مین موجود ہے مدارج النبوۃ

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ملاحظہ فرمائیے - اور کمال یہ ہے کہ باوجود اسقدر نصیحت اور ارشاد رسولخدا صلعم کے یہ وسوسہ انکے حضرت
عمر کے دل سے نہ نکلا کہ بعد اسکے اسیطرح کا شکوہ حضرت ابوبکر کی روبرو بھی کیا کہ تصدیق اس کی اس عبارت
مندرجہ مدارج النبوت سے ہوتی ہے - کہ در روایتے آنکہ صدیق بعمر گفت اے مرد رہ و دست در رکاب او
زن و ہیچ اعتراض مکن وے فرستادہ خدا است و ہیچ چیز نمی کند و علت دران باشد و خدا ناصر اوست۔
پس جبکہ بشہادت آیت ہذا و آیت ما بعد تسکین الٰہی ہر مومن پر نازل ہوئی تو حضرت عمر کے مستثنیٰ رہنے کی کیا
وجہ تھی کیونکہ اگر مثل مومنین انپر بھی تسکین نازل ہوتی تو یہ کیون باوجود وعدے اور تسلی دینے رسولخدا کے غمگین
اور اندوہناک تھے اور رسول اللہ کے برتے ہوئے میں کیون شک لاتے اب ہی اس کی یادداشت مین فتح خیبر اس کا
حال سنکر اور بھی آپ ہی میں شرماؤ گے اگرچہ زندہ فتح خیبر کا سب مسلمانوں کے حق میں تھا لیکن اس آیت کے معنی سمجھنے
کے لئے اللہ تعالےٰ نے عوام پر ظاہر کر دیا کہ اسکا مصداق کون ہے اور فتح خیبر کا شرف کسکو حاصل ہوا ہے
اور لائق لقب ہین کون ہے دیکھو احادیث اور سیر کو کہ خیبر فتح ہونے سے پہلے تین روز تک حضرت ابوبکر اور حضرت
عمر ہزیمت کھا کر واپس تشریف لائے اور حضرت علی نے چوتھے روز کمال نام آوری سے خیبر کو فتح کیا۔
اس الٹی سمجھ کا ہم کیا علاج کرین کہ خداوند تعالےٰ تو مومنین کی شناخت حصول غنیمت فتح خیبر سے بیان
فرماتا ہے اور مولف صاحب خلاف اسکے ہزیمت کو شناخت ایمان کہہ رہے ہیں یہ تو صریح نادانی اور ضد کی
اور عوام صحابہ کی نسبت تو یہی کہا جاسکتا ہے کہ انہون نے شرف فتح حاصل نہین کیا لیکن حضرات شیخین
کی نسبت تو صاف یہی کہا جائیگا کہ تین روز تک متواتر خیبر کے یہودیون سے شکست کھا کر بھاگ آئے
اسلئے یہ دونو حضرات اس آیت کے معنی کی پوری ضد اور برعکس ہین اور طرفہ تر یہ ہے کہ اس بیعت پر
اکثر صحابہ خصوص اصحاب ثلثہ قائم نہین رہے اور جنگ حنین مین رسولخدا صلعم کو تنہا چھوڑ کر بھاگ گئے
سوائے علی مرتضیٰ اور چند مردان اہلبیت کوئی قائم نہ رہا اور جبکہ حضرت مرتضیٰ علیہ السلام نے کفار کو
ہزیمت دی تو حضرت نے ان اصحاب بیعت کنندگان کو شرم و غیرت دلانے کے لئے اسطرح آواز دلائی یا اصحاب
السمرۃ - سمرہ اسی درخت کا نام ہے کہ جسکے تلے بیعت کی گئی تھی چنانچہ قرآن شریف سے بھی اصحاب
بیعت کنندگان کے دو گروہ پائے جاتے ہیں ایک بیعت توڑ دینے والے اور دوسرے اپنے عہد پر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قائم رہنے والے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے اِنَّ الَّذِیۡنَ یُبَایِعُوۡنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوۡنَ اللّٰہَ ؕ یَدُ اللّٰہِ فَوۡقَ اَیۡدِیۡہِمۡ ۚ فَمَنۡ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنۡکُثُ عَلٰی نَفۡسِہٖ ۚ وَ مَنۡ اَوۡفٰی بِمَا عٰہَدَ عَلَیۡہُ اللّٰہَ فَسَیُؤۡتِیۡہِ اَجۡرًا عَظِیۡمًا ترجمہ یعنی جو لوگ تیری بیعت کرتے ہین وہ گویا خدا کی بیعت کرتے ہین اور انکے ہاتھہ پر تیرا ہاتھہ نہین ہے بلکہ خدا کا ہاتھہ ہے پس جس نے یہ بیعت توڑ دی اسنے اپنے نفس پر توڑی یعنی اسکا مظلمہ اسکے نفس پر ہے اور جو کوئی اس عہد کو جو اُسنے خدا سے کیا ہے وفا کرے بہت جلد اسکا اجر عظیم پاوے گا اگرچہ علمائے اہلسنت بوجہ ناواقفیت اور کم سمجھی کے اس آیت کو بھی فضیلت صحابہ مین لکھ دیتے ہین اور فخریہ کہتے ہین کہ انکی شان مین ید اللہ فوق ایدیہم نازل ہے اور نہین سمجھتے کہ یہ فقط تہدید اور دہمکی ہے اور مطلب اسکا قابلِ فخر و ناز نہین ہے بلکہ اصل مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ جو رسول اللہ سے بیعت کرتے ہین اسکو امر حقیقت نہ سمجھین بلکہ اپنے دلون مین خوب سمجھ لین کہ یہ بیعت رسول اللہ کے ہاتھہ پر نہین کی ہے بلکہ خدا کے ہاتھہ پر کی ہے پس جو کوئی اس بیعت کو توڑے گا وہ اپنے نفس پر وبال لاوے گا اور جو کوئی عہد وفا کرے گا اسکو بہت جلد اجرِ عظیم دیا جائے گا مگر باوجود اس تہدید اور دہمکی شدید کے بھی صحابہ نے اس بیعت کو توڑ دیا اور جو اس عہد پر ثابت قدم رہے انہون نے اسکی عوض مین ہزارہا تحسین و آفرین فتح خیبر حاصل کی اور حور و قصور جنت مین پائی اور ناکثان بیعت نے نفرین و ہزیمت دنیا مین اور سخت عذاب آخرت مین پایا پس اہل انصاف اپنے دل مین غور کرین کہ اس آیت کے مصداق کون ہین مولف اظہار الہدےٰ نے بعد ترجمہ آیت کے حوالہ قاضی نور اللہ شوستری رحمۃ اللہ علیہ اور صاحب تقلیب المکائد کا دیکر اپنی واقفیت کتب اہل تشیع سے جتلائی ہے اسکا کوئی بہتر نتیجہ مولف صاحب کے لئے پیدا نہین ہوا بلکہ خود انکی ہی قلم نے انکو جواب دندان شکن دیدیا اور مولف کا یہ بیان کہ علمائے شیعہ بھی کہتے ہین کہ اصحاب ثلثہ نے بیعت الرضوان کو توڑا صریح اسکی ناواقفیت کی دلیل ہے کیونکہ تمام علمائے اہلسنت محدث اور مورخ پکار پکار کر کہہ رہے ہین کہ اصحاب ثلثہ نے جنگ حنین مین اس بیعت کو توڑ ڈالا دیکھئے علمائے اہلسنت مین شاہ ولی اللہ صاحب کس درجہ متعصب گذرے ہین جنہون نے ازالۃ الخفا عن خلافۃ الخلفا تصنیف فرمائی ہے وہ اپنی کتاب سرور المحزون مین حال

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فراری صحابہ کا مفصل درج فرماتے ہین اور لکھتے ہین کہ سوائے حضرت علی مرتضےٰ اور عباس بن عبدالمطلب
والوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب کہ رسولخدا کے چچازاد بھائی ہین صحابہ مین سے کوئی قائم نہ رہا بلکہ غیر
رفقا مین سے مفصلہ ذیل آپکے خاندان کے لوگ فرار نہین ہوئے فضل وقثم پسران عباس جعفر بن ابوسفیان
بن حارث بن عبدالمطلب ربیعہ بن الحارث بن عبدالمطلب اسامہ بن زید اور انکے برادر مادری ایمن بن ام
ایمن اور عبداللہ بن زبیر بن عبدالمطلب حضرت کا چچا اور بھائی اور عقیل بن ابی طالب حضرت علی کے بھائی
یہ امر ہر غزوہ مین دیکھا گیا ہے کہ آپکے خاندان کے لوگ ہمیشہ ثابت قدم رہتے تھے اور اغیار اکثر بھاگ
جایا کرتے تھے۔ احد کی لڑائی مین تو کہتے ہین کہ معرکہ جنگ سے اکثر مہاجرین فرار ہوکر ابوسفیان سے قصور
معاف کرانے کو گئے۔ چنانچہ خداوند تعالےٰ خود قرآن شریف مین فرماتا ہے کہ صحابہ سے خطاب کر۔
وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افائن مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم یعنی محمد فقط ہمارا
رسول ہے یعنی کچھ خدا نہین ہے اس سے پہلے بھی بہت نبی گزرے ہین پس اگر وہ مرجاے یا مارا جاے
تو تم لوگ اپنے پہلے دین پر لوٹ جاوگے اب آگے یہ ملاحظہ فرمائیے کہ خداوند تعالےٰ کے نزدیک مومن
وہی لوگ تھے جو جنگ حنین مین ثابت قدم رہے کہ خود خداتعالےٰ فرماتا ہے ثم انزل الله سكينته علی
رسوله وعلی المؤمنين وانزل جنودا لم تروها پس ظاہر ہے کہ جو لوگ جنگ مین مفرور
ہوئے وہ زمرۂ مومنین مین داخل نہ رہے کیونکہ مومنین پر نزول سکینہ ہوا اور جن پر نزول سکینہ ہوا
وہ فرار نہین ہوئے چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب بعد اسکے لکھتے ہین کہ یعنی جب ثبات قدمی مومنین اور
امداد لشکر غیبی یعنی ملائکہ سے دشمن پسپا ہوئے تو حضرت نے حضرت عباس کو حکم دیا کہ بآواز بلند ان
لوگون کو اسطرح پکارو یا اصحاب السمرۃ اور راز سمرہ کے لفظ مین یہ تھا کہ سمرہ نام اسی درخت کا ہے کہ جسکے
نیچے بیعت الرضوان واقع ہوئی تھی اسکے یاد دلانے سے فقط یہی مقصد تھا کہ لوگون کو وہ بیعت یاد آوے
جسکو یک لخت توڑ ڈالا ہے اب اس آیت بیعت الرضوان ثم انزل اللہ الخ کی تطبیق کیجے کہ جو لوگ اس
آیت مین بزمرۂ مومنین تعبیر کئے گئے ہین وہ وہی ہین جنکی نسبت ارشاد ہوا ہے لقد رضی الله عن
المؤمنين اسلیے ثابت ہوا ہے کہ سوائے خاندان رسالت کے اور کوئی مصداق آیت مستدلہ کا نہین ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صرف کم فہمی سے بیوقوف لوگ تمام صحابہ کو اس میں شامل کرتے ہیں بلکہ کم فہمی ہی کہنا چاہئے لیکن مگر دیدہ و دانستہ [illegible] اور [illegible] تعصب [illegible] داخل مدح قرار دیتے ہیں [illegible] بعض راویوں نے روایت کی ہے کہ آیت لے جو شروران [illegible] اصحاب [illegible] اور بعض علمائے ماتھ بایث دعویٰ نے سورہ بقرہ کو داخل توصیف سمجھا حالانکہ اس [illegible] اور بایان [illegible] تمام دیدہ علمائے اہلسنت کو خیال فرمایئے آیہ ید اللہ فوق ایدیہم کو بھی اکثر بیوقوف فضائل صحابہ سمجھتے ہیں حالانکہ [illegible] اور [illegible] کوئی امر بیعت کی سنگدلی کی ہے مولف رسالہ نے جو کمال محبت [illegible] عثمان کو تمامیات [illegible] بیعت الرضوان [illegible] ان کی دوستی ہے ورنہ انکے لئے [illegible] جائز ہوتا [illegible] بیعت [illegible] بیعت کا [illegible] اور [illegible]

قال [illegible] اذ جعل الذین کفروا فی قلوبہم الحمیۃ حمیۃ [illegible] علی رسولہ وعلی المؤمنین والزمہم کلمۃ التقویٰ وکانوا احق بہا واہلہا [illegible] وکان اللہ بکل شیٔ علیما **ترجمہ** یعنی جس وقت کفار مکہ نے اپنے دلوں میں تعصب اور حمیت [illegible] گمراہ کیا تو [illegible] نازل فرمائی [illegible] مومنین پر اور لازم کر دیا [illegible] تقویٰ [illegible] اور تھے اسکے لائق اور اہل [illegible] اور [illegible] اللہ تعالیٰ نے ہر چیز خبردار۔

اقول و بتعلیمی [illegible] علامہ [illegible] نے اپنی کتاب [illegible] اس آیت [illegible] ہے و [illegible] خیال نہ [illegible] کہ اس [illegible] کلمۃ التقویٰ سے کون مراد ہے [illegible] کلمۃ التقویٰ کو ان اصحاب میں واقع ہو کہ اس [illegible] نزول سکینہ مخصوص صحابہ مومنین کے لئے ہو [illegible] ہیں یعنی لازمان و مجبان کلمۃ تقویٰ اور کلمۃ تقویٰ سے مراد حضرت علی مرتضیٰ سلام اللہ علیہ سے ہے جیسے کہ روایت کی ہے حافظ ابو نعیم نے اپنی کتاب حلیۃ الاولیا میں قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ عہد الی فی علی عہدا فقلت یا رب بینہ لی فقال اسمع فقلت سمعت فقال ان علیا رایۃ الہدیٰ و امام اولیائی و نور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

من اطاعنی وھو کلمۃ التی الزمتھا المتقین فمن احبہ احبنی ومن ابغضہ
ابغضنی فبشرہ بذلک فبشرتہ الخ خلاصہ مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے
حضرت علی علیہ السلام کے لئے فرمایا کہ وہ رایت ہدایت اور امام اولیا میرے کا ہے اور میرے مطیعان کا
نور ہے اور علی وہ کلمہ ہے کہ جسکو لازم پکڑا ہے متقین نے پس جو اسکو دوست رکھتا ہے وہ مجھکو دوست
رکھتا ہے اور جو اُس سے بغض رکھتا ہے وہ مجھسے بغض رکھتا ہے پس ثابت ہے کہ یہ آیات اُن مومنین
کی شان میں ہیں کہ جنہوں نے صلح حدیبیہ پر متابعت رسولخدا صلعم اور علی مرتضیٰ کی کی اصحاب ثلثہ کا
کوئی تعلق اس آیت سے نہیں ہے کتب معتبرہ اہل سنت میں درج ہے کہ اصحاب ثلثہ اور دیگر پیروان و
متبعان انکے مخالف صلح رہے یہ لوگ نہ ہدی اور قربانی میں شریک ہوئے نہ حلق سر میں رسولخدا کا ساتھ دیا
اور طرفہ یہ ہے کہ اس صلح کے مخالف اکثر وہ لوگ تھے جو ہمیشہ لڑائی میں سختی مارکے وقت فرار ہو جایا کرتے تھے
اور علاوہ مخالفت صلح کے رسولخدا صلعم پر الزام دروغگوئی کا لگاتے تھے اور آپس میں کہتے تھے کہ دیکھو وہ
خواب حضرت کا سچا نہ تھا چنانچہ مفسرین اہل سنت نے بھی اس موقعہ پر لکھا ہے کہ بعد از رجوع از حدیبیہ
بعضے از صحابہ گفتند تعبیر خواب پیغمبر صلعم راست نشد و ما طواف خانہ کعبہ نکردیم و حلق و تقصیر بجا نیاوردیم جس
کے جواب میں خداوند تعالیٰ اس گروہ کی تکذیب کرکے فرماتا ہے لقد صدق اللہ الرؤیا بالحق
لتدخلن المسجد الحرام ان شاء اللہ آمنین الخ برائینہ راست کیا ہے خداوند تعالیٰ نے اپنے رسول کے
خواب کو ساتھ راستی کے البتہ داخل ہونگے ہم مسجد الحرام میں انشاء اللہ تعالیٰ امن کے ساتھ بعد اسکے
فرماتا ہے۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ وکفی باللہ شھیدا
یعنی خداوند تعالیٰ وہ ہے کہ جس نے بھیجا اپنے رسول کو ساتھ ہدایت اور دین حق کے تاکہ غالب کرے
اس دین کو تمام ادیان پر اور کافی ہے خداوند تعالیٰ واسطے گواہی دینے اپنے رسول کی نبوت و رسالت
کے مطلب ان آیات کا بہت صاف یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ نے صحابہ مخالفین صلح حدیبیہ اور رویائے صادقہ
نبوت پر شک لانیوالوں کو ملزم کیا ہے اور انکے شکوک اور مخالفت کا جواب دیکر جتلایا ہے کہ اسکا دین تمام
ادیان پر غالب ہوگا اسکی رسالت تمہاری گواہی کی محتاج نہیں ہے اسکے بعد وہ آیت ہے جس پر مولف نے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

بہ بند ہوا۔ استدلال کیا ہے۔ **قال**۔ آیت پانزدہم۔ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء
علی الکفار رحماء بینہم تراھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ و رضوانا سیماھم فی وجوھھم من
اثر السجود الخ **ترجمہ** یعنی محمد الرسول اللہ اور وے لوگ جو اسکے ساتھ ہین یعنی مطیع شدید ہین کفار
پر اور رحم دل ہین باہم دیکھتا ہے تو انکو رکوع کرتے ہوئے اور سجدہ کرتے ہوئے طلب کرتے ہین وہ
فضل اور خوشنودی خداوند تعالے سے۔ علامتین انکی چہرون مین اثر سجدون سے یہ صفات مذکور ہین ان کی
توریت مین اور انجیل مین مثال زراعت کی کہ پہلے ایک نازک پتی نکلتی ہے پھر قوی ہوکر مضبوط ہوجاتی ہے
اور اپنے ساق پر سیدھی ہوجاتی ہے تو کسان کو خوش کر دیتی ہے **اقول** یہ تمام آیت اس گروہ کی شان
مین ہے جو مومن پاک عقیدت اور صلح حدیبیہ مین رسول اللہ کی اطاعت کرنیوالے تھے اور جنکے حق مین نزول
سکینہ ہوا اصحاب ثلثہ اور انکے گروہ ہرگز اس مین داخل نہین حضرت عثمان تو موجود ہی نہ تھے حضرت عمر
کی پوری مخالفت صلح حدیبیہ پر ثابت ہو چکی باقی رہے حضرت ابوبکر اور انکے ہم مشرب سو یہ لوگ نہ یہان
شریک ہوئے نہ وہان اب فقط باقی رہے حضرت علی یا دیگر اصحاب شیعیان علی کہ جنہون نے رسول خدا کا
اتباع کیا پس یہی لوگ ان آیات اور مثال مندرجہ توریت و انجیل کے مصداق ہین اور درخت
مندرجہ مثال کے بارے مین صاف حدیث موجود ہے کہ ہمارے شیعہ برگ اس درخت کے ہین علاوہ
اسکے اگر کسی کو اسطرح یقین نہ آوے تو صفات مندرجہ آیات کو ایک ایک اصحاب کے حال سے مطابق
کرنا چاہیے کہ اصحاب ثلثہ مین مطلق کوئی بھی صفت ان صفات مین سے نہ ملے گی۔

بعض سادہ لوح حضرت عمر کی سخت باتون کو داخل شدت سمجھ لیتے ہین حالانکہ شدت بر کفار وہ ہے کہ
جو میدان جنگ مین کفار پر کیجاوے جیسے کہ حضرت علی مرتضے سے معارک جنگ بدر و احد و خندق و
خیبر وغیرہ مین ظاہر ہوا نہ کہ جناب فاطمہ کے گھر پر لکڑیان چن دینا اور ہبہ نامہ معصومہ سے چھین کر چاک کر دینا
اس آیت کا مصداق ہو سکتا ہے بلکہ پوری مخالفت اشداء علی الکفار رحماء بینہم کی ثابت ہوتی ہے
ایسے ہی جو حضرت عثمان کو فساق و منافقین بنی امیہ پر رحم کرنے سے رحماء بینہم کا مصداق ٹھیرانا عقل کے
خلاف ہے خالص و مخلصین صحابہ عمار یاسر و حذیفہ وغیرہ پر ان کا شدت کرنا اور مروان وغیرہ پر رحمت

Presented by: Rana Jabir Abbas

کرنا صریح دلیل مخالفت صفات مندرجہ آیت ہذا کی ہے۔

رحماء بینہم کے مصداق بھی حضرت علی مرتضیٰ اور حسنین علیہم السلام تھے کہ سورہ دہر مین رحمت بوقت مذکور ہے تین روز تک خود فاقہ کرین اور ہمراہ حسنین کو عطا فرمائین ضعیفہ مومنہ کے لیے پانی کی مشکین حضرت علی نے کھینچین بیوہ مسلمہ کے بچون کے لیے رات کو تنور روشن کیا اپنی حاجت پر حسنین کی حاجت کو مقدم رکھا اسلیے مولف اظہار الہدیٰ کا ان آیات پر استدلال کرنا محض فضول ہے۔ **قال** شانزدہم آیت رکوع ۱ سورہ حجرات پارہ الیہ۔ ولکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان اولئک ہم الراشدون ترجمہ لیکن اللہ نے دوست تمہارے دلون مین ایمان کی اور اچھا دکھایا اسکو تمہارے دلون مین اور برا لگایا تمہاری طرف کفر اور اور بے حکمی کو یعنی تمسے کفر اور گناہ اور بے حکمی سرزد نہوگی وہ لوگ وہی ہین نیک چال پر

اقول وبہ نستعین - افسوس کہ آیہ سورہ حجرات سے علمائے اہل سنت کو یہ آیت عصمت صحابہ ثابت ہوئی اب دیکھیے مولوی جہانگیر خانصاحب نے ذرا سی توجہ سے صحابہ کی عصمت آیت قرآنی سے ثابت کر دی اب اس سے زیادہ عصمت اور کیا ہوگی کہ خدا تعالیٰ نے اقرار کر لیا کہ تمسے گناہ اور کفر اور فسق سرزد نہ ہوگا افسوس یہ ہے کہ ہمارے مخاطب نہایت درجہ سادہ لوح ہین انکو دراصل نہ فہم معنی قرآن کا مادہ ہے نہ عربیت سمجھ سکتے ہین نہ شان نزول آیت سے خبردار ہین اور طرہ اسپر یہ ہے کہ تحریر آیات اور اسکے معنی مین بھی تحریف و تبدیل کرتے ہین۔ جو ترجمہ مولف نے کیا ہے بالکل غلط ہے اور جو یہ مطلب نکالا ہے کہ تم سے ہرگز کفر اور گناہ اور فسق سرزد نہ ہوگا۔ مخالف آیت قرآن ہے۔ اس آیت کے صاف معنی اور ترجمہ یہ ہے ولیکن خدا نے دوست کیا ہے تمہاری طرف ایمان کو یعنی حکم خدا یہ ہے کہ ایمان کو دوست رکھو اور اپنے دلون مین اس کی تزئین کرو یہ نہین ہے کہ اچھا دکھایا اسکو تمہارے دلون مین اور مکروہ کیا ہے طرف تمہاری کفر اور فسق اور گناہ کو یعنی ان سے بچنے کا حکم کیا ہے پس جو لوگ اسکے عامل ہین وہی رشید ہین یہ تو بہت موٹی بات ہے کہ اگر خدا تعالیٰ اصحابہ کو مخاطب کر کے یہ فرماتا کہ تمہارے دل مین ہم نے محبت ایمان کی ڈالدی اور اسکو تمہارے قلوب مین مزین کر دیا ہے اور مکروہ کر دیا ہے تمہارے دلون مین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کفر اور فسوق اور عصیان کو تو ساتھ ہی اسکے یہ بھی ارشاد ہوتا وَاُنتم الراشدون یعنی تم رشید اور ہدایت یافتہ ہو اولئک هم الراشدون نہ ہوتا اسکے کیا معنی کہ تعریف تو تمہاری اور رشید دوسرا قرار پاوے۔

مولف اظہار الہدےٰ نے اس آیت کا پہلا حصہ براہ تحریف درج نہین کیا اُس سے شان نزول آیت معلوم ہوجاتی یہ آیت پوری اسطرح ہے یا ایہا الذین آمنوا ان جاءکم فاسق فتبینوا ان تصیبوا قوما بجہالۃ فتصبحوا علی ما فعلتم نادمین واعلموا ان فیکم رسول اللہ لو یطیعکم فی کثیر من الامر لعنتم ولکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان اولئک هم الراشدون

ترجمہ یعنی اے مسلمانو اگر کوئی دروغگو یا فاسق کوئی خبر تمہارے پاس لاوے تو اسکا تفحص کرو تا کہ کسی گروہ کو اپنی جہالت سے آفت مین نہ ڈالو پس پشیمان ہوجاؤگے اپنے افعال پر یعنی کافر سے کوئی خبر سنکر تعجیل مت کرو اور کسی گروہ مسلمان کو کافر سمجھکر قتل مت کرڈالو۔ اور جان لو کہ رسول اللہ صلعم درمیان تمہارے ہین یعنی قول دروغ پالغرض مت کرو اگر وہ بہت سے امور مین تمہارا کہنا کرے تو البتہ تم ہلاکت مین پڑو ولیکن خدانے دوست کیا ہے طرف تمہاری ایمان کو اور اپنے دلون مین اسکی تزئین کرو اور مکروہ کیا ہے طرف تمہاری فسق اور گناہ کو یعنی اُنسے بچنے کا حکم ہے پس جو لوگ اسکے عامل ہین وہی رشید ہین۔ شان نزول اس آیت کا یہ ہے کہ حضرت صلعم نے ولید بن عقبہ کو بنی مصطلق پر عامل کرکے بھیجا ان مین باہم ایک خون کا جھگڑا پہلے سے تھا وہ بیچارے ڈر کے مارے ولید کے استقبال کو نکلے ولید اس استقبال کو مقابلہ سمجھکر بھاگ آئے اور حضرت سے کہدیا کہ بنی مصطلق مرتد ہوگئے حضرت نے خالد بن ولید کو مع ایک جماعت بنابر دریافت حال بھیجا اور ہدایت کی کہ جلدی نہ کرین اور بخوبی تحقیقات و تفتیش کرین اس بارہ مین یہ آیت نازل ہوئی اصحاب ثلاثہ سے اس آیت کو کوئی تعلق نہین نہ کسی کی اس سے منقبت و فضیلت نکلتی ہے بلکہ ہدایت اور تہدید ہے اگر خالد بن ولید کی اس معاملہ مین کوئی فضیلت پیدا کرو تو اور مذمت نکلے گی کیونکہ باوجود اس ہدایت کے مالک بن نویرہ رضی اللہ عنہ کو انہون نے باوجود گزرجانے شہادت انکی اسلام کے مرتدون کے شامل قتل کرڈالا اور اسکی حسین زوجہ سے اسی شب بلا لحاظ عدت ہم بستر ہوئے اسلئے ایسی آیات پر استدلال کرنا دلیل کم علمی ہے۔ **قال** آیت ہفتدہم رکوع ۱۔ سورہ حشر سپارہ ۲۸

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

للفقراء المهاجرين الذين اخرجوا من ديارهم واموالهم يبتغون فضلا من الله ورضوانا

اقول وبہ نستعین - یہ آیت فقراء مہاجرین کی شان مین ہے اور وہ سب کے سب مومن صادق اور کامل مکمل تھین انکے فضائل مین کسی کو کلام نہین - مگر مولف صاحب کو یہ خبر نہ تھی کہ یہ آیت کس معاملہ مین نازل ہوئی ہے اگر ذرا بھی خبر ہو جاتی تو اُنکے پاس بھی نہ بھٹکتے یہ آیت منجملہ آیات تصرف مال فے کے ہی جس مین آمدنی جائداد فدک وبنی النضیر وخیبر وغیرہ کی ہے اور خداوند تعالیٰ نے اسکو تین حصون پر منقسم کرکے ہدایت کی ہے کہ ایک حصہ خدا کا اور ایک حصہ رسول اللہ کا اور ایک حصہ ذوی القربےٰ یعنی اہل بیت پیغمبر کا ہے اور حصۂ خدا کی تشریح کی ہے کہ فقراء مہاجرین اور مسافر وغیرہ پاوین ایسا ہو کہ مالدار دولت سمجھ کر متصرف ہون مولف صاحب کا استدلال اس آیت پر محض بے سود ہے - فقرا کی مناقب اغنیاء پر کیسے صادق آئیگی -

ثبوت قرآنی صاحب اظہار الہدیٰ کا ختم ہوا - یعنی آگے ترجمہ کے قرآن مین کوئی آیت ایسی نظر نہین پڑی جس مین مہاجرین کا لفظ دیکھا ہو ☙

روایت آئمہ کرام مندرجہ کتب شیعہ سے فضائل ومناقب اصحاب ثلثہ کا ثبوت

بعد حوالہ آیات قرآنی کے مولف نے براہِ سادہ لوحی اکثر کتب شیعہ کے حوالے دئے ہین اور اپنے ذہن مین سمجھا ہے کہ ان حوالون سے اثبات فضیلت اصحاب ثلثہ ہوتا ہے حالانکہ قضیہ منعکس ہے -

یہ امر ظاہر ہے کہ دور آئمہ علیہم السلام مین مخالفین کا اسقدر زور وشور رہا کہ وہ بزرگوار امر حق کو سوائے اپنے معتبر شیعون کے ہرگز غیر کے روبرو بیان نہین کر سکتے تھے اگرچہ اُس زمانہ مین بھی عوام لوگ اس امر کو جانتے تھے کہ آئمہ علیہم السلام اصحاب ثلثہ سے تبرا کرتے ہین اور اسلئے عام لوگ انکی طرف رجوع نہین ہوئے یہی وجہ تو ہے کہ اہل تسنن باوجود تسلیم افضلیت واعلمیت آئمہ اطہار کے ابوحنیفہ وشافعی وغیرہ کے مقلد ہوئے اور آئمہ علیہم السلام کی تقلید سوائے سادات عظام اور بعض قبائل انصار واولاد شیعیان حیدر کرار کے اور کسی نے نہ کی اور یہ امر بھی ظاہر ہے کہ اکثر لوگ امراو سلاطین کیطرف سے بطور مخبری آئمہ علیہم السلام کے پاس اسی تفتیش کے لئے آیا کرتے تھے اور معتقد خاص بنکر اصحاب ثلثہ کے بارے مین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سوالات کیا کرتے تھے لیکن حضرات ائمہ دوست اور دشمن کو بروئے علم امامت شناخت کر لیتے تھے
پس جب کسی دشمن نے بہ پیرایہ مخبری بنسبت اصحاب ثلثہ سوال کیا اسکی روبرو بروئے تقیہ ایسے
الفاظ بنسبت اصحاب ثلثہ بیان فرماتے کہ ظاہر پرست انکو مناقب بیان کرتے اور سچی بات انکے مذمت
پر حتوی ہوتے ایسے اکثر معاملات پیش آئے ہین ایک شخص خلفائے بنی عباس کا مقرب خفیہ مذہب شیعہ
رکھتا تھا لوگون نے بادشاہ سے مخبری کی کہ وہ مقرب شیعہ ہے بادشاہ اسکی تصدیق کی فکر مین ہوا
اور امام علیہ السلام نے اسکو خط لکھا کہ آئندہ اسطرح وضو کیا کر تین کلیان کر اور تین مرتبہ ناک مین پانی
اور تین مرتبہ منہ دہو اور پھر دونون ہاتھ کہنیون تک دھو کے سر پر مسح کر اور کانون مین انگلی دے کر
گردن کا مسح کر اور پھر پیرون کو دھو مقرب مذکور امام کا خط پہنچتے ہی بہ تعمیل ارشاد اسی طرح وضو
کرنے لگا ایک روز بادشاہ نے یہ خیال کیا کہ اسکو خفیہ کسی جگہ سے وضو کرتا ہوا دیکھو تو اسکے مذہب کا
حال معلوم ہو جائے گا چنانچہ بادشاہ نے کسی جگہ مخفی سے اسکو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو مطابق اہل سنت
طریق کے پایا مخبر کو اسیوقت سزا دی اور مقرب کا درجہ بڑھایا بعد اسکے امام علیہ السلام نے لکھ بھیجا کہ
آئندہ بموجب طریقہ اہلبیت وضو کیا کر تب اس مقرب کو مخبری وغیرہ کا حال معلوم ہوا اگر یہ تحریر
امام کی کسی غیر شخص کو مل جاتی تو کتنی بڑی سند اپنے طریقے کے وضو کی سمجھتا کیونکہ اصلیت معاملہ سے
تو اسکو آگاہی نہین تھی پس مولف کا یہ استدلال کہ حضرت ابوبکر کو بھی امام نے صدیق کہا تو اس سے
انکو کوئی فائدہ نہین پہنچتا کیونکہ غیرون کی روبرو براہ تقیہ فرماتے تھے اس زمانے مین تمام شیعہ اہل
سنت کی دلداری کے لئے اصحاب ثلثہ کی نسبت تعظیمی الفاظ استعمال کرتے تھے حالانکہ بروئے عقائد
مذہبی وہ اسکے مخالف ہین اور اس زمانہ مین تو آزادی ہر طرح کی حاصل ہے اور اس زمانہ مین بغیر
تقیہ کے جان بچانا دشوار تھا اگر کوئی موقعہ کسی کے سوال یا اصرار پر انکی نسبت ذکر کرنے کا ہوتا تو
اسکو بلطائف الحیل ٹال دیتے اور اگر اغماض ممکن نہ ہوتا تو ایک دو لفظ ایسے ذومعنین بیان کرتے کہ
حق سے بھی انحراف نہ ہو اور سائل بھی بدگمان نہو پس اگر اس قسم کا کوئی لفظ کتب شیعہ مین پایا بھی
جاتا ہے تو وہ بروئے تقیہ ہے اور بعض مقامات پر ذومعنین ہے بعض سادہ لوح ان الفاظ

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

الی محمول بر تعریف صحابہ سمجھکر سند ابیش کرتے ہین اور یہ نہین سمجھتے کہ جب علماء شیعہ اسکے خلاف ہین
تو ان الفاظ سے ان پر کب حجت ہوسکتی ہے ایسے ہی مولف اظہار الہدے نے بعض فقرات مندرجہ
نہج البلاغہ وغیرہ کتب شیعہ کی عبارت سے سند پیش کی ہے کہ حضرت علیؑ نے فلان شخص کی تعریف مین
کچھ کلمات فرمائے اور فلان سے مراد حضرت ابوبکر صدیق ہین یا حضرت عمر ہین لیکن مولف صاحب کی
کم فہمی تو اسی سے ثابت ہے کہ اگر اس مین کوئی راز سربستہ نہ تھا تو نام لینے سے کون آفت ہوتی اور بجائے
نام فلان کیون فرمایا اسکی وجہ یہی ہے کہ اُس کلام مین اشارات و کنایات ہین اور منشا اسکی سخت
مذمت ہے بنظر تقیہ نام ظاہر نہین کیا ہے چنانچہ مولف اظہار الہدے فرماتے ہین۔

قال المولوی جہانگیر خان۔ اول قول حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا نہج البلاغہ مین جو شیعون کے نزدیک ایک
معتبر کتاب ہے۔ مرقوم ہے للہ در فلان فلقد قوم الاود وداوی العمد واقام السنۃ خلف البدعۃ
ذہب نقی الثوب الخ۔ **یعنی** خدا انعام کرے فلانے پر البتہ اسنے کجی کو سیدھا کیا اور مرض کی اصلاح
کی کھڑا کیا سنت کو پیچھے ڈالا بدعت کو گیا دنیا سے پاک جیب پایا اسنے خوبی خلافت کی اور آگے گیا
فساد و خلاف سے ادا کی خدا کی اطاعت کی اسکی پرہیزگاری کی جیسی کہ چاہئے کوچ کیا اور چھوڑ گیا
راہین پیچ در پیچ کہ اسمین گمراہ راستہ نہین پاتا اور راہ یافتہ الیقین نہین کرتا ہے۔ **اقول و بہ نستعین**
سیاہ مر تو بادنی التفات مین ہی ناظرین کو معلوم ہوگا کہ کلام حضرت علی مرتضی کی اصلی عبارت نہین ہے اور جو
الفاظ عموماً ان معنی مین بولے جاتے ہین استعمال نہین کئے ہین بلکہ غور و فکر کے ساتھ ایسے الفاظ تلاش
کئے ہین کہ دوسرے معنی پر بھی دلالت کرتے ہون ہمارے جواویر روایت تقیہ کا بیان کیا ہے اسکا
ثبوت کے لئے فقط یہی عبارت نہج البلاغۃ کافی ہے ناظرین غور کرین فقرہ پہلا قوم الاود جسکے معنی
مولف اظہار الہدی نے لکھے ہین کہ کجی کو سیدھا کیا لیکن اسکے معنی یہ بھی ہوسکتے ہین کہ کجی کو قائم کیا۔ وداوی العمد
جسکے معنی اصلاح ستون لکھی ہین یہ بھی ہوسکتے ہین کہ بیڑھا کیا ستون کو اور سیاق عبارت اسی کا مقتضی ہے
کہ فلان ایسا تھا کہ اسنے کجی کو قائم کیا اور ستون تقویم دین اسلام کو کج کیا۔ اقام السنۃ جسکے معنی کھڑا کرنا
سنت کا لکھا ہے کھڑا کرنا ضد ہماری مین بولا جاتا ہے پس سنت کے کھڑا کر دینے سے یہ مطلب بھی ہو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سکتا ہے کہ اجرائے سنت کو بند کر دیا خلاف البدعۃ کے صاف معنی ہیں کہ بدعت کو دنیا میں اسنے بعد چھوڑ گیا
ذہب تقی اثوب۔ اسکے صاف معنی ہیں کہ پاکدامنی کو دور کر گیا مولف نے ذہب کے معنی گیا غلط لکھے ہیں
بلکہ لیگیا دور کر گیا کھو گیا وغیرہ وغیرہ ہو سکتے ہیں قلیل العیب کوئی صفت ہے نہیں السلام علی ہنات الاول کا
مضمون ہی جس سے یہ مراد ہے کہ نسبت دوسروں کی اسکے عیب کم تھے۔ احاب خیرہا کے معنی مولف نے
لکھے کہ پائی اسنے خوبی خلافت کی اسکے یہ معنی ہیں کہ گر آگیا اسکی نیکی کو اگر ضمیر راجع بطرف خلافت ہے تو
صاف مطلب یہ ہے کہ نہایت بیجا طور سے خلافت کی دسبق سرہا۔ آگے گیا فساد خلافت سے اسکے یہ بھی
معنی ہو سکتے ہیں کہ سبقت لیگیا بدی میں۔ ادی الیہ طاعۃ جسکے معنی مولف نے یہ لکھے ہیں۔ ادا کی
خدا کیطرف بندگی آپکی۔ اسکے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ الٹ دے خدا طاعت اسکی یعنی طاعت اس کی
مبدل معصیت کر دے آگے بہت صاف عبارت مذمت ہی کہ یہ گون کو گمراہی میں ڈال کر کوچ کر گیا
اور وہ لوگ اُس گمراہی میں ہدایت نہیں پاتے ہیں مگر یقین یہ کرتے ہیں کہ ہم راہ پانے والے ہیں۔
اب مولف صاحب کا نہایت چونک کر یہ فرمانا کہ ہاں خوب یاد آیا کہ شیعیان حسادنے بجائے نام حضرت
ابو بکر یا حضرت عمر کے فلان بنا دیا کسقدر عقل کے خلاف ہے اگر بالفرض شیعوں نے ایسا کیا تو آپ کو
ان کا شکریہ ادا کرنا لازم تھا نہ کہ الٹی شکایت زیبا تھی۔ **قال**۔ دوم از کشف الغمہ سئل الامام ابو جعفر

علیہ السلام عن حلیۃ السیف ھل یجوز قال نعم قد حلّٰی ابو بکر الصدیق سیفہ و قال الراوی اتقول ہٰکذا الخ
یعنی سوال کئے گئے امام ابو جعفر علیہ السلام تلوار کے زیور سے کہ آیا جائز ہے پس فرمایا آپنے ہاں ابو بکر
صدیق نے اپنی تلوار کو آراستہ کیا تھا زیور سے کہا راوی نے آیا تم بھی کہتے ہو ایسا۔ یعنی کہا آپ بھی
ابو بکر کو ابو بکر صدیق کہتے ہیں پس اچھل پڑے امام اپنی جگہ سے۔ پس فرمایا ہاں میں کہتا ہوں صدیق
ہاں میں کہتا ہوں صدیق ہاں میں کہتا ہوں صدیق اور جو کوئی اُسکو صدیق نہ کہے نہ سچا کیجیو اللہ
اسکے قول کو دنیا اور آخرت میں دیکھو امام محمد باقر علیہ السلام نے ابو بکر کو صدیق کہا سائل جو شیعہ تھا
اسنے بطور تعجب کے عرض کیا کہ آپ بھی انکو صدیق کہتے ہیں۔ الخ۔ اور اس روایت کی تائید میں تین
حوالے اور دئیے ہیں جن میں ابو بکر کا صدیق موسوم ہونا درج کیا ہے۔ اول حوالہ تفسیر مظہری سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بذیل آیہ ۔ والذین جاء بالصدق وصدق بہ اولٰئک ہم المتقون کہ علامہ طبرسی نے لکھا ہے کہ قیل الذی جاء بالصدق رسول اللہ وصدق ابوبکر دوم حوالہ فضیل شیعہ کہ بحوالہ الحدیث ابو داؤد لکھا ہے کہ فرمایا رسولخدا نے کہ جنت مشتاق تین شخصوں کی ہے تو لوگوں نے ابوبکر سے کہا کہ تم صدیق ہو اور ثانی اثنین اذ ہما فی الغار ہو تم حضرت سے دریافت کرو کہ وہ تین کون ہیں سوئم بحوالہ الاحتجاج طبرسی روایت نقل کی ہے کہ جبل حرا نے جنبش کی تو فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ تجھپر سوائے نبی اور صدیق اور شہید کے اور کوئی نہیں ہے ۔

اقول و بہ نستعین ۔ استدلال مولف سے یہ امر تو ثابت ہوا کہ لوگ متعجب ہوتے تھے کہ امام نے حضرت ابوبکر کو صدیق کیوں کہا اسلیئے کہ وہ جانتے تھے کہ یہ صحابہ کا سب و شتم جائز جانتے ہیں اب رہا یہ امر کہ سائل کون تھا آیا مخالفین کا مخبر تھا یا شیعہ اور اگر شیعہ تھا تو اسوقت مجلس مین کوئی غیر شخص موجود تھا کہ جسکے خوف سے ایسا فرمایا پس ایک تو سائل کا متعجبانہ یہ کہنا کہ آپ بھی انکو صدیق کہتے ہیں دلیل اسبات کی ہے کہ وہ غیر مذہب تھا اگر شیعہ ہوتا اور اسقدر بیوقوف بھی ہوتا کہ محل اور موقع پر نظر نہ کرتا تو یہ کہتا کہ آپ کیوں انکو صدیق کہتے ہیں یہ نہ پوچھتا کہ آپکے نزدیک بھی وہ صدیق ہیں دوسرے یہ کہ امام کا جواب خود دلیل اس امر کی ہے کہ سائل سنی تھا اگر شیعہ ہوتا تو اسکو حوالہ ابوبکر صدیق سے حکم جواز نہ فرماتے کیونکہ حضرت ابوبکر بالاتفاق شیعہ و سنی مجتہد نہ تھے اور امام ہرگز شیعہ کو حکم تقلید غیر مجتہد کا نہیں دے سکتے تھے نہ کبھی کسی امام نے خلفاکے حوالے سے کوئی مسئلہ شیعوں سے فرمایا ہے ہاں سنی تقلید کے لیئے مجتہد کی حاجت نہیں رکھتے انکے نزدیک امارت کافی ہے اور امام کا کام یہ ہے کہ جیسا شخص انکی خدمت میں حاضر ہوکر سوال کرے ویساہی اسکو جواب دیں یعنی اگر کوئی یہودی اور نصرانی بھی آپ سے مسئلہ دریافت کرتا تو آپ بروئے توریت و انجیل جواب مسئلہ دیتے اسی لیئے جناب علی مرتضےٰ کی شان میں مفتی ہر چہار دفتر وارد ہے اسلیئے صاف ظاہر ہے کہ لفظ صدیق بروئے تقیہ فرمایا علاوہ اسکے لوگوں نے کثرت استعمال سے انکا نام صدیق ڈالدیا تھا جیسا کہ لورین ایک پہلوان کا نام صدیق تھا تو محض نام ہونے سے درجہ صدیقیت جو بمرتبہ انبیاء ہے حاصل نہیں ہوسکتا ورنہ جناب سرور کائنات صلعم نے کبھی لقب صدیق حضرت ابوبکر کو نہیں دیا بلکہ صدیق اکبر دراصل لقب جناب علی مرتضےٰ کا ہے اور فاروق بھی نہیں کا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لقب ہے غصب خلافت کیساتھ یہ لقب بھی غصب ہو گیا کتب احادیث معتبرہ اہلسنت سے ثابت ہے کہ سوائے حضرت علی مرتضےٰ کے اور کوئی شخص امت محمدی میں صدیق نہیں آپ ہی فقط صدیق ہیں۔ اخرج الطبرانی عن سلمان وابوذر رضی اللہ عنہما معاً ان النبی صلعم قال لعلیٍ ان ہذا اول من آمن باللہ وہو اول من یصافحنی یوم القیامۃ وہذا الصدیق الاکبر وہذا فاروق ہذہ الامۃ یفرق بین الحق والباطل وہذا یعسوب للمومنین الخ یعنی۔ روایت کی ہے طبرانی نے سلمان وابوذر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ رسول اللہ صلعم نے حضرت علیؑ کی نسبت فرمایا کہ یہ وہ ہے جو سب سے پہلے ایمان لایا یہ وہ ہے جو قیامت کے دن سب سے پہلے مجھ سے مصافحہ کرے گا اور یہی ہے صدیق اکبر اور یہی ہے فاروق اس امت کا کہ فرق کرے گا درمیان حق و باطل کے اور یہی ہے یعسوب مومنین کے لئے (یعنی سردار) واقعی حق و باطل میں سوائے جناب علی مرتضےٰ کے اور کسی نے فرق نہیں کیا ورنہ عام لوگ سب صحابوں کو بزرگ و نیک سمجھتے تھے آپکے ہی ذریعہ سے تشخیص مومن و منافق کی صحابہ میں ہوئی۔ واخرج النسائی والحاکم ایضاً من عباد بن عبد اللہ قال سمعت علیاً یقول انا عبد اللہ واخو رسول اللہ وانا الصدیق الاکبر الخ یعنی روایت کی ہے امام نسائی اور حاکم نے اپنی صحیح اور کتاب مستدرک میں عباد بن عبد اللہ سے کہا اسنے سنا میںنے حضرت علی کو یہ کہتے ہوئے کہ میں بندۂ خدا ہوں اور رسول اللہ کا بھائی ہوں اور میں صدیق اکبر ہوں۔ حافظ ابو نعیم نے اپنی حلیۃ الاولیا میں یہ روایت درج کی ہے۔ علاوہ انکے امام فخر الدین رازی امام ثعلبی امام احمد بن حنبل مسند خود میں اور ابن شیرویہ کتاب فردوس میں اور ابن المغازلی روایت کرتے ہیں کہ صدیق تین شخص ہیں حبیب نجار کہ مومن آل یٰسین ہے اور حزقیل کہ مومن آل فرعون ہے اور حضرت علی مرتضےٰ کہ ان دونوں سے افضل ہیں روایات مذکورہ بالا سے یہ امر تو ثابت ہو گیا کہ امت محمدی میں سوائے حضرت علیؑ کے اور کوئی صدیق نہیں ہے یہاں سے حضرت ابوبکر کی صدیقیت قطعی باطل ہوتی ہے اگر ہمارے مخاطب کتب عربیہ کے مطالعہ سے قاصر و عاجز ہوں تو ہم فارسی کتب کا حوالہ دیتے ہیں دیکھئے مدارج النبوت میں شیخ عبد الحق دہلوی اور مولوی مبین شہانوی وسیلۃ النجات میں نقلاً عن المدارج لکھتے ہیں تسمیہ کرد او را ابو طالب بعلی و تسمیہ نمود پیغمبر خدا صلعم او را بالصدیق و لقب کرد بہ امین و شریف و ہادی و مہدی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

واذن واعیہ و یعسوب الائمہ وغیرہ۔ مویدان روایات کے مولف صاحب کا وہ استدلال بھی ہے کہ جو احتجاج طبرسی سے قصہ جنبش کوہ حرا لکھا ہے کہ اسمین صاف طور سے حضرت علیؑ نے اپنی نسبت رسول اللہ صلعم کا صدیق و شہید فرمانا بیان کیا ہے مگر ہمارے مخاطب صاحب لفظِ صدیق پر ایسے گرویدہ ہین کہ جس کی شان مین یہ لفظ لکھا ہوا دیکھین گے اسکو حضرت ابوبکر سے ہی منسوب کرینگے۔

علامہ طبرسی کی تفسیر مین اگر قیل کے بعد ابوبکر کا صدیق ہونا درج ہے تو کوئی تعجب کی بات نہین مفسرین کا قاعدہ ہے کہ ہر رطب و یابس روایات کو لکھتے ہین قابلِ احتجاج ان کا وہ قول ہوتا ہے جہان قول فیصل لکھتے ہین کتب شیعہ مین کیا روایات عامہ نہین ہین جو یہ خیال کیا جاوے کہ علمائے اقوال اہل خلاف کو اپنی کتب مین درج نہین کیا صدہا روایات اہل خلاف کی لکھ کر تردید کرتے ہین ایسا ہی کتب و تفاسیر اہل سنت کا حال ہے کہ محدث و مفسر روایات موضوعہ تک لکھ جاتے ہین اور قول فیصل مین اسکی تحقیق کرتے ہین کہ فلان روایت موضوعہ ہے جیسا کہ اکثر محدثین و مفسرین کی عادت ہے اور خصوصاً جو روایت لفظِ قیل کے بعد درج ہو اُسکی نسبت حجت کرنا تو بیشک ایسے ہی عالم کا کام ہے جیسے کہ ہمارے مخاطب ہین۔ علاوہ ازین سیاقِ آیت ظاہر کر رہا ہے کہ حضرت ابوبکر سے کچھ علاقہ نہین کیونکہ جب آیت مین اولٰئک ہم المتقون درج ہے تو جسکا مصداق شخص واحد نہین ہو سکتا بلکہ ایک جماعت مومنین اس سے مراد ہے لیکن قضیہ صلح حدیبیہ اور معارک جنگ مین تنہا چھوڑ جانا رسولخدا صلعم کو اور حملہ آور ہونا رسولخدا پر غضب مین اور انکار کرنا تمسکِ ثقلین سے اور تخلف کرنا جیش اسامہ سے اور نہ حاضر ہونا کفن و دفن رسول امین اور غصب کرنا حقوق اہلبیت پیغمبر کا مستلزم اس امر کے ہین کہ اصحاب ثلثہ اس آیت شریف کے مصداق نہین ہین۔

ہمکو نہایت تعجب اس امر کا ہے کہ مخاطب نے اپنی تالیف کو کسطرح انوار الہدے کا جواب مشہور کیا ہے اسکے مطالب اور مقاصد پر شاید مخاطب نے نظر نہین کی یا اُسکی تردید کرنے سے قاصر ہوئے۔

انوار الہدے کا اصلی مقصد یہ ہے کہ جو آٹھ صفات خلیفہ برحق کی قرار دیگئی ہین وہ بالاستیعاب و بہیئت مجموعی حضرت علی مرتضےٰ مین موجود پائی جاتی ہین اور خلفائے ثلثہ مین ایک بھی صفت منجملہ صفات خلافت ثابت نہین ہوئی جواب اسکا البتہ یہ ہو سکتا تھا کہ صفات مقررہ فلان فلان وجوہ سے قائم کرنے کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قابل نہین ہین یا بصورت تسلیم فلان فلان وجوہ سے وہ صفات خلفائے ثلٰثہ مین پائے جاتے ہین لیکن مخاطب صاحب نے اسکی بحث ہی نہین کی اور ایسے سکوت مین گئے کہ جہان آخر صفحات مین بقید بعض صفحات انوار الہدیٰ پر اعتراضات کئے ہین ان صفحات کو بالکل چھوڑ دیا ہے جنمین صفات خلافت اور ثبوت انکا درج ہے اور بجائے اسکے یہ لکھا کہ فلان آیت مین مہاجرین کی تعریف ہے یا فلان امام نے حضرت ابوبکر کو صدیق کہا تھا پس اس سے یہ تو معلوم ہوگیا کہ مخاطب صاحب کا کلی اطمینان ہوگیا کہ واقعی خلیفہ برحق مین جو صفات ہونی چاہئین وہ خلفاء ثلٰثہ مین پائی نہین گئین صرف حضرت علی مرتضےٰ مین ان کا موجود ہونا ثابت ہوا ہے مخاطب نے جو بحث خلافت کو قطعی ترک کرکے بعض آیات قرآنی کے حوالے مشعر بہ فضائل مہاجرین وانصار دئے ہین اس سے مطلب مؤلف صاحب کا یہی پایا جاتا ہے کہ خلفائے ثلٰثہ کی خلافت تو غیر جائز قرار پائی اب جسطرح ممکن ہو انکو زمرہ مومنین مین تو شامل کرلین اور اسکی طرف کچھ خیال نہین کیا کہ جب خلافت ہی ناجائز قرار پاجاویگی تو پھر یہ امید کیسے پوری ہوسکتی ہے +

اگرچہ انوار الہدیٰ مین ہمنے اس امر کی بحث مطلق نہین کی تھی لیکن اس رسالہ مین ہمکو مجبوراً مولوی جہانگیر خان کی بدولت لکھنا پڑا۔ اور اگر ہم تمام آیات مستدلہ مخاطب کے مطلب کو موافق مرضی مخاطب تسلیم بھی کر لین تو بھی ہمارے مقصد کے خلاف نہین کیونکہ جمیع آیات مستدلہ مخاطب انکے عقیدے کے بموجب حضرت علی مرتضےٰ پر صادق آتی ہین بلکہ بروایت ابن عباس مندرجہ حلیۃ الاولیا للامام الحافظ ابونعیم جہان کہین قرآن شریف مین خطاب یا ایہا الذین آمنوا آیا ہے اور تہدید و دھمکی نہین ہے اس گروہ کے رئیس و امیر جناب علی مرتضےٰ ہین اور اصحاب ثلٰثہ کی نسبت ان روایات کا بہمہ وجوہ صادق آنا خود روایات اہلسنت وجماعت سے بھی مشکوک ہے اور حضرت علی بہمہ وجوہ ان آیات کے مصداق ہین پس بمقابلہ افضل کے مفضول سے استدلال کرنا خلاف عقل ہے۔ **قال** سیوم۔ حوالہ فقرات خط معاویہ بن ابی سفیان مندرجہ شروح نہج البلاغۃ۔ کہ فرمایا حضرت امیر نے۔ لعمری ان مکانہما من الاسلام لعظیم۔ جسکا ترجمہ کیا ہے کہ اپنی جان کی قسم مرتبہ ان دونون کا اسلام مین بڑا ہے اور ضمیر دونو کی طرف حضرت ابوبکر و عمر کے ہے

اقول و بہ نستعین سخت افسوس ہے کہ من الاسلام کا ترجمہ اسلام مین کیا جاوے من کے معنی بنا پر مین

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے ہوتے ہین جسکا مطلب اور ترجمہ صحیح یہ ہوگا کہ مکان یا جگہ انکی اسلام سے البتہ بڑی دور ہے۔ اور اگر بفرض محال ہم ترجمہ مخاطب کو بھی تسلیم کرلین تو بھی اُن کا مطلب حاصل نہین ہوسکتا دربارہ خلفائے ثلثہ فقط ایمان کی بحث ہی اسلام کی بحث ہرگز نہین ہے انکے مسلمان ہونے مین کسی شیعہ کو کلام نہین ہے اور اس مین بھی شک نہین کہ مسلمانون نے انکو اپنا سردار مقرر کیا تھا اور سرداری بھی انکی ایسی قائم ہوئی کہ انکے بعد ایسی دنیاوی خلافت بلانزاع وخلاف بہت کم قائم ہوئی مگر اس استدلال مخاطب سے اثبات مومنیت نہین ہوسکتا۔ اور جو کچھ فرق درمیان مومنین اور مسلم کے ہے وہ محققین پر پوشیدہ نہین اور ہم بھی اسکے معنی سمجھائے دیتے ہین کہ مسلمان اس شخص سے مراد ہے کہ جو بظاہر ارکان اسلام ادا کرتا ہے اور مومن وہ ہے کہ جو دل سے بھی اسکی تصدیق کرتا ہو چنانچہ ایمان و اسلام کی تشریح خود جناب باریتعالے نے سورہ حجرات مین اسطرح فرمائی ہے قولہ تعالے۔ قالت الاعراب اٰمنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا۔ یعنی اعرابی کہتے ہین کہ ہم ایمان لائے کہہ اے محمدؐ ان سے کہ تم ایمان نہین لائے ہو یہ کہو کہ ہم مسلمان ہوئے۔ پس درانحالیکہ اسلام اصحاب ثلثہ مسلمہ فریقین ہے تو پھر اس سے سند لانا مولف اظہار الہدیٰ کا تحصیل امر حاصل ہے ہان اگر کوئی دلیل مومنیت کی پیش کرتے تو مضائقہ نہ تھا۔ دوسرا فقرہ خط مذکور کا ذو معنی ہے مصائب کے معنی جسطرح واقعہ وفات کے لئے ہین واقعی نصب خلافت کے بھی لے سکتے ہین یعنی جس فقرہ کے یہ معنی لگائے ہین کہ واقعہ انکی وفات کا اسلام مین بڑے جرح کا سبب ہوا یہ بھی اسکے معنی ہوسکتے ہین کہ نصب ہونا انکا خلافت پر اسلام مین بڑے جرح و نقصان کا باعث ہوا۔ **قال** بہ نمبر چہارم۔ صاحب فصول جو فرقہ شیعہ کا بڑا مستند عالم ہے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کرتا ہے اور خلاصہ روایت یہ ہے کہ ایک جماعت جو اصحاب ثلثہ کے بارے مین کلام کر رہی تھی امام نے انسے پوچھا کہ تم گروہ مہاجرین مین سے ہو وہ بولے کہ نہین پھر پوچھا کہ انصار سے ہو وہ بولے کہ نہین تب فرمایا امام نے کہ تم مصداق اس آیت کے نہین ہو۔ والذین جاؤ من بعدہم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین اٰمنوا ربنا انک رؤف رحیم۔ دیکھو اس گروہ کو امام صاحب نے گمراہ اور دائرہ اسلام سے خارج فرمایا۔ **اقول وبہ نستعین**۔ یہ مولف صاحب کی عجیب سمجھ ہے کہ اصحاب ثلثہ کا صرف ذکر کرنے سے آدمی گمراہ ہوجاوے بلکہ دائرہ اسلام سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خارج ہو جاوے سبحان اللہ ایک وہ حضرت ہین جنکی شان مین مخبر صادق فرماتے ہین ذکر علیؑ عبادۃ علی کا ذکر عبادت ہے۔ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ اب ہم طالبانِ حق کو اصل روایت کیطرف متوجہ کرتے ہین کہ آیت محولہ اولاد و مہاجرین کے حق مین ہی اور وہ جماعت جو اصحاب ثلثہ کا ذکر کر رہی تھی بحسب اعتراف خود ہر دو گروہ مین سے نہ تھی تو ظاہر بات ہے کہ وہ لوگ مصداق اس آیت کے نہ تھے پس اگر امام علیہ السلام نے یہ ہی فرما دیا کہ تم اس آیت کے مصداق نہین ہو تو کیا بیجا کیا پس اگر حسب خیالات مولف جو لوگ مہاجرین و انصار کی اولاد سے نہین ہین وہ اسی لئے گمراہ اور دائرہ اسلام سے خارج ہین تو وائے بر حال افغانان و دیگر نو مسلمانان۔ اور اگر فقط ذکر مبارک حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم بزعم مخاطب گمراہ کرنے والا اور دائرہ اسلام سے خارج کرنے والا ہے تو وائے بر حال سکے کہ جو کتابین انکے حالات مین تصنیف کرے اب اہل انصاف غور فرماوین کہ مولف صاحب نے اس روایت کی تحریر سے کیا نتیجہ پیدا کیا ہے۔

قال بہ نمبر پنجم۔ بحوالہ روایت تفسیر منسوب بہ امام حسن عسکری علیہ السلام لکھا ہے کہ جب خدا تعالی نے حضرت موسےٰ کو مبعوث کیا اور مشرف بفضائل کثیرہ فرمایا تو حضرت موسےٰ نے بڑے فخر و مباہات عرض کیا کہ اے بارِ خدا مجھ سے بھی زیادہ بزرگ کوئی نبی تیرے نزدیک ہی تو جواب دیا خدا تعالے نے کہ ہان محمد مصطفےٰ میرے نزدیک تجھ سے اور جمیع انبیاو مرسلین سے مکرم ہے ایسے ہی آل اسکی جمیع انبیاو مرسلین کی آل سے اور اصحاب اسکے تمام انبیاء و مرسلین کے اصحاب سے افضل ہین اور امت اسکی جمیع امم سے افضل ہے دیکھو امام حسن عسکری علیہ السلام کیسے کیسے فضائل اصحاب اور امت محمدی کے بیان کرتے ہین اگر تم امام کو بھی جھوٹا سمجھو تو تمکو خدا سمجھے۔ **اقول و بہ نستعین**۔ یہ مولف صاحب کی بالکل سادہ لوحی ہے اور یہ قول کسی شیعہ کا نہین ہے کہ جناب سرور کائنات کے سب اصحاب برے تھے بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ ان مین اچھے بھی ہین برے بھی ہین اور یہ ہی بات انبیا کے اصحاب مین بھی حضرت موسےٰ کے تو چھ لاکھ اصحاب اور نقباء اثنا عشر مین صرف یوشع اور کالب دو ہی شخص کامل نکلے اور باقی سب ہمارے حضرت کے اصحاب کی مانند تھے بلکہ ان سے زیادہ غیر کامل تھے اور یہ بات بھی واضح رہے کہ حضرت موسےٰ کے جو اصحاب مومن اور کامل تھے ان سے ہمارے حضرت کے اصحاب مومن نہایت درجہ افضل تھے اور جو اصحاب انکے غیر کامل وغیرہ تھے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

انسے ہمارے حضرت کے عام صحابی افضل تھے اور یہ امر بہت صاف اور ظاہر ہے کیونکہ حضرت موسےٰ کے
بعض منافقین اصحاب کو زمین نگل گئی قصہ قارون اور اسکے ہمراہیان کا عام مشہور ہے اور ہمارے حضرت کے
منافقین صحابہ پر کوئی عذاب دنیاوی نازل نہین ہوا فقط مواخذہ عقبےٰ پر اکتفا کیا گیا اصحاب موسےٰ نے
حضرت ہارون سے مخالفت کرکے گوسالہ پرستی اختیار کی اور اس جرم مین علاوہ عذاب عقبےٰ کے تلوار سے
دنیا مین قتل کئے گئے ہمارے حضرت کے اصحاب نے حضرت علی مرتضےٰ سے مخالفت کی تو فقط عذاب و مواخذہ آخرت
ہی انپر باقی رہا دنیا سے ناکام نہ گئے اسلئے ظاہر بات ہے کہ ہمارے حضرت کے اصحاب دیگر انبیا کے اصحاب
سے افضل ہین اور ہم بھی اس بات کے قائل ہین مخاطب صاحب کو بالیقین حضرت موسےٰ کے اصحاب کا حال
معلوم نہ تھا ورنہ وہ اس روایت پر استدلال نہ کرتے ہمارے حضرت کے اصحاب تو رسولخدا اور اہلبیت سے بھی پھر
گئے تھے مگر حضرت موسیٰ کے اصحاب تو خدا سے بھی پھر کر یک لخت گوسالہ پرست ہوگئے تھے اسلئے اصحاب محمدؐ کا
ظاہراً اصحاب موسیٰ سے افضل ہین ✚ **قال** ۔ نمبر ششم حدیقہ سلطانیہ مین لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلعم نے
اپنی وفات سے پیشتر ایک جم غفیر صحابہ سے کہا تھا ۔ کہ خدا شما را نیز جزائے خیر دہد ۔ **اقول** ۔ اس سے مولف
کو کوئی فائدہ نہین پہنچا جنہون نے رسولخدا کی فرمانبرداری کی انکو ضرور خدا تعالےٰ جزائے خیر دے گا ۔
لیکن ایسے بھی تو کئی ایک تھے کہ مخالفت جیش اسامہ سے مصداق لعن اللہ من تخلف عنہا کے ہوئے
اور ایسے بھی تھے کہ جنکو بشہادت حدیث صحیح بخاری ۔ قوموعنی ۔ کہکر اپنے مکان سے نکلوادیا ۔
قال ۔ نمبر ہفتم ۔ جامع الاخبار مین لکھا ہے کہ جسنے نبی کو برا کہا وہ قتل کیا جاوے اور جسنے صحابی کو
برا کہا اسکے درّے مارے جاوین ✚ **اقول** صحابی سے مراد اصحاب مومنین ہین منافقین صحابہ کو
برا کہنا اہلسنت کے نزدیک نا جائز نہین بلکہ محققین اہل سنت کی تالیفات مین انکے نام کے ساتھ
لعنت لکھی ہوئی ہے غرضکہ جن لوگونکے ایمان اور نفاق مین ہی بحث ہے انکو تو علیحدہ رکھیے لیکن
حضرت علی مرتضےٰ کے ایمان مین تو کسی شیعہ و سنی کو کلام نہین سب متفق ہین اور روایات صحیحہ اہل سنت سے
ثابت ہے کہ معاویہ بن ابوسفیان نے حضرت علی مرتضےٰ کو برا کہا اور لوگون سے برا کہلوایا کہ ازالۃ الخفا
اور دیگر کتب احادیث سے ہم اسی رسالہ مین سعد ابن وقاص سے روایت کر چکے ہین تو بڑی شرم کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بات ہے کہ افضل الصحابہ کے برا کہنے والے کو تو مولف صاحب بلفظ حضرت اور رضی اللہ عنہ تحریر فرماویں
اور دُرّے مارنے کی روایت کو بالکل بھول جاویں اور جو لوگ بسبب استدلال مولف خود دُرّون سے
پیٹنے کی قابل ہین انکے برا کہنے والون پر طعن کیا جاوے اور انکو رافضی وغیرہ برے القاب سے یاد کیا جاوے
اگر وہ اس کارِ نمایان سے رضی اللہ عنہ کہلانے کے قابل ہوئے تو کیا یہ رحمۃ اللہ علیہ کہلانے کے بھی قابل
نہ ٹھیرے حضرت علی بقول خدا تعالےٰ نفس رسول ہین سابؑ ان کا واجب القتل ہے نہ لائق اعزاز و
احترام۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ **قال** بہ نمبر ششم۔ بموجب کتب شیعہ غیبت اور بہتان اور افترا بہت بڑے
عیب ہین چہ جائیکہ صحابہ کے حق مین تو بڑا گناہ ہوگا۔ **اقول** و **بہ نستعین** بحمد اللہ کہ شیعہ ان تمام عیبوں سے
پاک ہین نہ خود ارتکاب انکا کرتے ہین نہ انکے اکابر قدمائے ان افعال کا کبھی ارتکاب کیا آپ ہی انصاف
کرین کہ جن لوگون نے رسولخدا اور افضل الصحابہ کی غیبت کی اور انپر تہمت اور الزام لگائے اور افترا کیا وہ
گنہگار ہین انکو تو گنہگار کہنا گناہ نہین شیعون نے کسی کی نسبت بہتان و افترا نہین کیا۔ کیا حضرت مسطح
بھی شیعہ تھے کہ بی بی عائشہ پر تہمت لگائی اور ہاپابک کھائے کیا طلحہ و زبیر و معاویہ شیعہ تھے کہ حضرت
علی پر تہمت خون عثمان لگا کر باغی ہوئے کیا وہ صحابہ بھی شیعہ تھے کہ دروازون کے بند ہونے کیوقت
رسول اللہ کی غیبت کی کہ علی کا دروازہ برعایت رشتہ داری کھلا رکھتے ہین اور ہمارے دروازے بند
کراتے ہین جیسا کہ شیخ ابن حجر نے شرح صحیح بخاری مین لکھا ہے اور جذب القلوب مین شیخ الہند نے
اسکی تصریح کی ہے۔ صلح حدیبیہ پر غیبت رسول اللہ اور نعوذ باللہ انکو دروغگوئی کی تہمت لگانا کیا
شیعون کا فعل تھا۔ ایسے ہی اسامہ کی امارت پر غیبت رسول شیعون نے ہنین کی بلکہ ایسے الزامات تو
قرآن شریف مین آپکے اکابر صحابہ کی نسبت درج ہین کہ وہ لوگون کی غیبت کرتے ہین لوگون کو برے
لقب سے بولتے ہین ناحق عیب لگاتے ہین بدگمانی کرتے ہین انسے مسخرہ پن کرتے ہین ملاحظہ فرمائیے
سورہ حجرات کی آیات ذیل کو جنکا شان نزول تفاسیر صحیح اہل سنت مین یہ ہے کہ بعضے اکابر صحابہ
یعنی شیخین نے حضرت سلمان فارسی کو ایک سفر مین رسولخداؐ کے پاس بھیجا کہ کچھ طعام عطا ہو حضرت
نے فرمایا کہ اسامہ بن زید سے پوچھو اگر موجود ہے لے لو اسامہ نے کہا کہ میرے پاس کچھ طعام نہین ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت سلمان نے وہی حال اکابر صحابہ یعنی شیخین سے کہدیا جیسے حضرت سلمان کی نسبت تو مضمون اس شعر کا کہا۔ **شعر** قدم نامبارک مسعود۔ گر بدریا رود بر آرد دود۔ اور اسامہ کی نسبت بطور غیبت یہ کہا کہ کھانا موجود تھا مگر براہ بخل ہمکو نہ دیا اور دیے جامہ تلاشی اسامہ کے ہوئے جس پر خداوند تعالیٰ فرماتا ہے

یاایہا الذین آمنوا لایسخر قوم من قوم عسیٰ ان یکونوا خیرا منہم۔ اے مسلمانو باہم مسخرہ پن نہ کرو شاید وہ اُنسے نیک ہوں دوسری آیت یہ ہے۔ ولا تلمزوا انفسکم۔ اپنے آپس میں عیب مت لگاؤ۔ اور القاب ناخوش سے مت پکارو یعنی جیسے سلمان کو منحوس اور اسامہ کو بخیل یا سفر خیبر میں جیسے حضرت اسماء بنت عمیس کو حبشیہ کہا بئس الاسم الفسوق بعد الایمان فاولئک ہم الظالمون۔ بدنام ہے کہ کسی کو یاد کریں ساتھ فسق کے بعد ایمان لانے کے لیں یہی ظالم ہیں پھر ارشاد ہے۔ یاایہا الذین آمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ۔ **یعنی**۔ اے مسلمانو بدگمانی سے بچو کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور عیب جوئی اور غیبت نہ کرو ایک کی دوسرا (یعنی سلمان واسامہ کی غیبت و عیب جوئی مت کرو) آیا دوست رکھتے ہو کہ تم میں کا ایک اپنے دوسرے بھائی کا گوشت کھا دے تمام تفاسیر اہلسنت کو ملاحظہ فرمائیے کہ یہ آیات سورہ حجرات انہی کی شان میں ہیں اور حضرات شیخین اسمیں داخل ہیں یا نہیں۔ **قال** انہم بحوالہ صحیفہ کاملہ یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام صحابہ کے حق میں دعائے خیر کیا کرتے تھے اور وہ دعا یہ ہے۔ اللہم واصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاصۃ للذین احسنوا الصحابۃ الخ۔ اے بار خدا رحمت نازل کر محمد صلعم کے اصحاب پر خصوصاً جو نیک تر اصحاب ہیں الخ۔ اور وہی جو سب طرح کی بلاؤں میں مبتلا ہوئے بہ سبب نصرت رسول اللہ کے۔ الخ۔ لفظی ترجمہ مولف نے اس فقرے کا یہ کیا اے خدا رحمت نازل کر اوپر اصحاب محمد کے درود اللہ کی انپر اور سلام خاصکر ان اصحاب پر جنہوں نے حق صحبت نہایت خوبی سے ادا کیا الخ اور چند فوائد اس دعا سے اخذ کیے۔ اول صحابہ کے حق میں دعائے خیر کرنا دوم اصحاب پر درود بھیجنا۔ الخ۔ **اقول وبہ نستعین**۔ اول ہم اہل انصاف سے مولف صاحب کی عربی دانی ظاہر کرتے ہیں کہ مولف نے اس دعا کو کسی کتاب میں مع ترجمہ لکھے ہوئے دیکھا اور جب انکی نظر ترجمہ اللہم واصحاب محمد پر پڑی تو اس میں یہ لکھا ہوا پایا۔ اے خدا رحمت نازل کر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اوپر اصحاب محمد کے درود اللہ کی اپنے اور سلام۔ تو یہ درود اور سلام مثیرہ۔ تعالےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
جو ہمیشہ رسولخدا کے نام کے ساتھ لکھا جاتا ہے مگر مولف صاحب نے اپنی کمال لیاقت سے اس فقرہ کو
اصحاب سے منسوب سمجھا اور فائدہ مذبرہ یہ استخراج کیا کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے صحابہ پر درود
بھیجا جبکہ آپکے علم وفضل کا یہ حال ہے تو وائے برین تصنیف و تالیف۔ اب ہم اس مطلب کیطرف متوجہ
ہوتے ہین کہ جو کچھ جناب امام نے دعامین فرمایا ہے ہم بھی اسی کی تقلید کرتے ہین اصحاب مین سے جو نیک
صحابہ ہین انکے حق مین ہم بھی دعائے خیر کرتے ہین مگر تعجب ہے مولف صاحب کی عقل پر کہ سنہ مین تلاش
کرکے ایسا قول لائے کہ جس سے پوری تصدیق اس امر کی ہوگئی کہ اصحاب محمد صلعم دو قسم کے ہین ایک
احسن الصحابہ اور دوسرے غیر احسن الصحابہ اور یہی عقیدہ ہمارا ہے۔ پس جو لوگ غیر احسن الصحابہ ہین اور
صفات مندرجہ دعا سے متصف نہین ہین انکو اس دعا کا کوئی فائدہ نہین پہنچ سکتا ہے۔ اسکے فقرات
بہت صاف ہین یعنی اے خدا ان پر رحمت کر جو نیک ہین جنہون نے سب طرح کی ایذاؤن و مصیبتون کو
نصرت پیغمبر مین گوارا کیا جیسے فقرائے مہاجرین مثل ابوذر و بلال وغیرہ رضی اللہ عنہم کے جنہون نے
ملک اسکی مدد مین کوئی دقیقہ نہین چھوڑا جنہون نے ایمان مین سبقت کی اہل وعیال کو ترک کر دیا جنہون نے
ثابت کرینین اپنے باپ اور بیٹون کو قتل کیا۔ وغیرہ وغیرہ۔ بس اگر اصحاب ثلثہ کے حالات پر غور کیجاوے
تو ان مین سے ایک صفت بھی ان مین پائی نہین جاتی اور مقصد مولف کا فقط نہین سے ہو۔ **قال**۔
مجملا ذکر صحت ترتیب قرآن پاک۔ اگرچہ بعض شیعہ خلاف ترتیب جمع قرآن پاک کے قائل ہوئے ہین مگر انکا
قول جمہور علمائے محققین شیعہ کے نزدیک بالکل ساقط غیر اعتبار ہے۔ **اقول**۔ اسی کو بانگ بے
ہنگام بولتے ہین کوئی حضرت سے پوچھے کہ اسکی بحث کیا تھی اور کس نے قرآن مجید کی صحت سے انکار
کیا ہے اور جبکہ تمہارے نزدیک جمہور محققین علمائے شیعہ کا اجماع ہے صحت قرآن پاک پر پھر آپکو اعتراض
کس پر ہے شیعون مین ایسا دستور بھی نہین کہ جاہلون کو مولوی صاحب کہنے لگین یا انکے پیچھے نماز پڑھنے
لگین مذہب حق وہی ہوتا ہے کہ جسکو محققین علما تسلیم کرتے ہین عوام کی بات کو کون پذیرا کرتا ہے
آپ اپنے ہی اوپر قیاس فرمائین کہ جیسا آپنے پچھلے استدلال مین صلے اللہ علیہ وسلم کو صحابہ کی شان مین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سمجھ لیا تو کیا اور اہل سنت والجماعت بھی اسکو پذیرا کر سکتے ہین لیکن آپنے جو اعتراض کیا ہے اسکو آپ خود ہی نہین سمجھ سکتے ہین قرآن شریف کے خلاف ترتیب جمع ہونے مین تو محققین اہل سنت کو بھی کلام نہین دیکھئے اگر آپ علم تفسیر سے واقف نہین تو یہ امر تو ہر قرآن مین پڑھ کر دریافت کر سکتے ہین کہ فلان سورہ مکہ مین نازل ہوئی ہے اور فلان مدینہ مین اور یہ بھی معلوم کر سکتے ہین کہ اکثر سورتین مکی بوقت ترتیب موخر کر دی گئی ہین اور مدنی سورتین مقدم ہین اور اسبات کو عوام بھی جانتے ہین کہ مکی سورتین مدنی سورتون سے پیشتر نازل ہو چکی ہین پھر انکے موخر ہونیکی کیا وجہ اگر کوئی عالم کلام ربانی قرآن کو مرتب کرتا تو وہ ضرور منزل کا ترتیب سے جمع کرتا سورہ اقرا مقدم ہوتی اور آیہ الیوم اکملت لکم دینکم سب سے بعد ہوتی اور جبکہ یہ صورت نہین ہے تو تحقیق ترتیب ... ظاہر ہے اور یہی مذہب ہے محققین علمائے شیعہ و سنی کا جس سے مولوی صاحب قطعی بیخبر ہین ... صاحب نے جو حوالہ آیات سے یہ ثابت کیا ہے کہ قرآن شریف مین تغیر و تبدل نہین ہو سکتا ہے تو ہم بھی قائل ہین مگر بعض شیاطین الانس والجن ایسے بھی ہین کہ وہ آیات قرآنی مین بھی تغیر و تبدل کرتے ہین اور اپنی طرف سے فقرات بنا کر الحاق کر دیتے ہین اور اسپر بھی دعوے مسلمانی کرتے ہین اور دیکھئے مولف نصاب تنبیہ مذہب شیاطین کا اثر کہ آپ پر بھی ہوا کہ آپنے قرآن مین تحریف و تبدیل کے سوا ایک فقرہ کا الحاق بھی کر دیا آپ نے اظہار الہدے کے صفحہ ۱۸ مین آیت سورہ روم کی اسطرح لکھی ہے ان الذین فرقوا دینہم و کانوا شیعا لست منہم فی شیء - ترجمہ - ان لوگون مین سے کہ تفرقہ ڈالا انہون نے اپنے دین مین اور تھے وہ شیعہ نہین تو ہے کسی چیز پر + آپ نے اسمین مندرجہ ذیل تحریف و تبدیل و الحاق کیا کہ اصل قرآن مین من الذین ہے اور آپنے اسکو تحریف کرکے ان الذین کیا پھر قرآن شریف مین شیعاً یعنی گروہ مین اور آپنے بجائے اسکے شیعاً بسکون یائے تحتانی یعنی شیعہ بنایا۔ اور اسپر بھی اکتفا نہ کرکے ایک فقرہ اپنے دل سے گھڑ کر الحاق کیا یعنی لست منہم فی شیء۔ حالانکہ یہ فقرہ اس آیت مین ہرگز نہین ہے نہ کسی ایسی ملتی جلتی آیت مین ہے کہ گمان غلطی اور سہو کا ہو سکے۔ **قال المولف اظہار الہدے**

اے مقلد ابن سبا اگر تمہارے مجتہدونکی روایتین جھوٹی ہین تو کلام خدا کو تو سچا جانو۔ الخ

اقول و نستعین مولف صاحب نے کہان ابن سبا کا نام بھی سن لیا ہے اور اپنی لیاقت اور ذکاوت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

انھم سے یہ بھی سمجھ لیا کہ شیعہ لوگ اتباع ابن سبا اصحاب ثلثہ کو برا کہتے ہین اور مطلق اس امر مین فکر نہین کیا کہ ابن سبا کس زمانہ مین تھا اور اسکے اقوال کا اثر شیعون پر کسطرح پڑ سکتا تھا وہ تو خاص زمانہ خلفائے ثلثہ مین بھی موجود تھا حضرت علیؑ کے زمانہ مین اسکا قلع و قمع ہو گیا۔ اور مذہب شیعہ ہمیشہ منحصر اور محدود رہا ہے فاطمہؑ اور سادات علوی پر غیر قوم اور دور دراز ملکون کے رہنے والے اسمین کبھی شامل نہین ہوئے جب حضرت علی مرتضیٰ کوفہ مین تشریف رکھتے تھے تو وہان کے کچھ باشندون نے یہ مذہب اختیار کیا کہ ہر وقت خدمت جناب حیدر کرار مین حاضر رہتے تھے بعد ازان جو اہلبیت سے علاوہ مخلصین شیعہ تھے وہ صاحبزادگان کے ساتھ رہتے تھے اسیطرح تا بزمانہ امام دوازدہم اس مذہب کا حال رہا ہے پھر ابن سبا کے اقوال کا اثر اہل بیت پیغمبر مین کسطرح ہو سکتا تھا ہان وہ لوگ پیروان ابن سبا ہین کہ جنکی نسبت شاہ ولی اللہ نے ازالۃ الخفا مین غلات متصوفہ لکھا ہے اور انکو خوارج کی ایک شاخ قرار دیا ہے اور انکی نسبت قیاس بھی قوی جاتا ہے اور یہ وہی لوگ ہین کہ دور دراز ملکون مین جا کر محض بطور کذب و افترا مشہور کر دیا کہ ہم حضرت علی کے خلیفہ ہین اور لوگون سے بیعت لیکر مرید کرنے لگے اور اسیطرح سلسلے قائم ہو گئے +

علاوہ اسکے عقلمند اتنا نہین سوچے کہ اگر ابن سبا اسلام کی دشمنی سے مسلمانون کے عقائد فاسد کرتا تو وہ الزامات مذکورہ حضرات اہل بیت پیغمبر کی نسبت سے قائم کرکے لوگون کو فاسد العقیدہ نکرتا۔ تاکہ سب کا دین و ایمان ہی خراب ہوتا صحابہ پر ایمان لانا تو اہل تسنن کے نزدیک رکن ایمان سے نہین اگر کسی صحابہ کی نسبت کوئی شخص بدعقیدہ ہو تو موجب عقائد ایمانیہ اہل تسنن اسپر کوئی اعتراض لازم نہین آتا پھر ابن سبا نے اسقدر کوشش کرنے سے کیا نتیجہ نکالا اور اگر یہ کہو کہ حضرات اہلبیت پر الزامات قائم نہین ہو سکتے تھے اور صحابہ پر بآسانی قائم ہو سکتے تھے تو پھر حق بجانب ابن سبا کے تھا علاوہ اسکے یہ زیادہ تر تعجب خیز بات ہے کہ جن الزامات کو ابن سبا کے قائم کئے ہوئے کہتے ہو وہ سب قرآن شریف اور احادیث نبوی اور آثار سلف مندرجہ کتب اہل تسنن سے بھی ثابت ہین یہ ہی شکر کا موقع ہے کہ قرآن شریف موجودہ اہل تسنن کے ہاتھ مین رہا ہے ورنہ مولف صاحب کو ضرور گمان ہو جاتا کہ حضرت علی کے اوصاف اور صحابہ کے ذمائم کو قرآن مین بھی ابن سبا یا اسکا کوئی چیلہ درج کر گیا۔ اب صحاح ستہ

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور تمام کتب معتبرہ اہل سنت کے نسبت کہ جسمین صاف طور پر فضیلت جناب امیر بر جملہ صحابہ و لیاقت و استحقاق
خلافت و روایات سرکشی و نافرمانی ہونے نسبت صحابہ درج ہین بہت بڑا شک اس امر کا ہو گیا کہ شاید
انکے مصنف بھی ابن سبا کے مقلد و پیرو کار تھے اور روایات فراری از جہاد و مخالفت بر صلح حدیبیہ
حملہ بر رسولخدا صلعم از میان عقبہ و سرکشی از ہدایات حجۃ الوداع و نافرمانی از حدیث غدیر و تخلف از جیش
اسامہ و منع از وصیت و عدم احضار بر جنازہ رسول صلعم ان لوگون نے ابن سبا کی ترغیب سے اپنی کتب مین
تحریر کئے ہین ہم مخاطب صاحب کی غیرت کے اسوقت قائل ہونگے کہ وہ کوئی امر نظیر مین ایسا بیان کرین
کہ ابن سبا مذمت صحابہ مین کہا کرتا تھا اور اسکا پتہ قرآن شریف یا احادیث اہل سنت مین نہین ہے
علاوہ اسکے عقائد فاسدہ نسبت الوہیت حضرت مرتضے جو منسوب بہ ابن سبا کئے جاتے ہین اور فقط
اسی وجہ سے ابن سبا ملعون ہوا ہے ایسے عقائد سے شیعہ مطلق بری ہین بلکہ ایسے عقیدے والون کو
کافر سمجھتے ہین پس اگر اسکے عقائد کو اس زمانہ مین تلاش کیا جاوے تو ضرور گروہ صوفیہ مین ملین گے
جو اہل تسنن کا برگزیدہ اور مقبول فرقہ ہے اور مشرح حال اسکا اپنے موقع پر درج کیا جائے گا۔
اب مخاطب صاحب کو کچھ شرم کرنی چاہئے کہ اپنا الزام دوسرون پر لگاتے ہین **قال** مجملاً ذکر خلیفہ
اول حالات تاریخی خلیفہ اول کے مولف نے درج کئے ہین ملخص ان کا یہ ہے کہ لقب مشہور ان کا
صدیق ہے آپکے چال چلن کا یہ حال تھا کبھی ایام جاہلیت مین بھی مرتکب ملاہی و مناہی مثل میخواری
و زناکاری و ظلم و خیانت و دروغگوئی و عہد شکنی و بیحیائی و عیب جوئی وغیرہ کے ہوئے تھے اگرچہ یہ
سب منہیات قریش مین بکثرت شایع و رایج تھین (عبادت اصنام سے نہایت بیزار تھے بلکہ موحد
و نیکو کار تھے) سب سے پہلے رسول اللہ پر ایمان لائے پھر شیعون پر طعن کیا ہے۔ کہ شیعہ کیون ناز
کرتے ہین کہ حضرت علی کو جناب سرور کائنات نے اپنے دوش مبارک پر سوار کیا حضرت ابوبکر نے چند
کوس رسولخدا کو اپنی کمر پر سوار کر کے پہنچایا تھا درج کیا پھر قصہ فدک اور چند اعتراضات از خود تجویز کر کے
انکے جوابات دئے ہین۔ **اقول و بہ نستعین** نسبت لقب کے جو صدیق ہونا درج کیا ہے اہل تسنن
کی عنایت ہے ورنہ یہ لقب انکو خدا یا رسول کی طرف سے عنایت نہین ہوا نسبت چال چلن ایام جاہلیت کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جو کچھ درج کیا ہے افترا محض ہی کسی مورخ یا اہل سیر نے انکے حالات پیش از اسلام مین یہ دعوے نہین
کیا جو مولف نے کیا ہے نہ وہ اپنی کتب معتبرہ سے اپنے دعوے کو ثابت کر سکتے ہین بلکہ مین دعوے
کیساتھ کہتا ہون کہ مولف نے جو انکو قبل از اسلام ظلم وخیانت و دروغگوئی عہد شکنی بے حیائی عیب
جوئی سے بری ہونا لکھا ہے اسکو وہ اپنی کتب سے بعد اسلام کے حالات سے بھی ثابت نہین کر سکتے تحریر
انکی بالکل لاف وگزاف مین داخل ہے۔ سورہ حجرات مین قصہ عیب جوئی وغیبت اور بدگمانی اور تضحیک
اسامہ اور حضرت سلمان کا صاف طور سے درج ہے صحیح بخاری مین حضرت عمر کی روایت درج ہے کہ
حضرت علی نے شیخین کو کاذباً غادراً خائناً کہا حدیث لا نورث اگر بے اصل ہے تو غصب حقوق پیغمبر صاف
طور پر ظلم وخیانت ہے غزوات احد وخیبر وحنین سے اگر مفروری ثابت ہو تو کھلی ہوئی عہد شکنی ہے اسلئے
ادعائے مولف صریحاً بوجہ تعصب ہے یہ بیان کہ علمائے قریش انکی ہی ترغیب سے مسلمان ہوئے اسلئے غلط معلوم
ہوتا ہے کہ خود انکے والد تا فتح مکہ مسلمان نہ ہوئے۔ تمام مال و اسباب محبت رسول خدا مین صرف کر دینا اس
لئے قیاس مین نہین آسکتا کہ قصہ فروخت شتر قیمت چہار گوسفند اسکے بالکل برعکس ہے شیعون پر جو مولف
صاحب نے یہ اعتراض کیا ہے کہ حضرت علی کو جو رسول اللہ صلعم نے دوش مبارک پر سوار کرکے بت اکھڑوائے
یہ کیلانی کی بات ہے بلکہ اس سے یہ ثابت ہوا ہے کہ حضرت علی بار نبوت کے متحمل نہ ہو سکے اور حضرت ابوبکر نے
شب ہجرت مین چند کوس رسول خدا صلعم کو اپنی پشت پر سوار کیا اور بار رسالت پناہ کے متحمل ہوئے یہ معاملہ فہم
ادراک پر منحصر ہے مخاطب بار نبی اور بار نبوت کے فرق کو نہین سمجھ سکتے مگر اسقدر تو خیال کر سکتے تھے کہ بہر
حال رسول خدا اسپ وشتر پر بھی سوار ہوتے تھے بلکہ خر اور حمار تک نے بھی انکو سواری دی ہے تو کیا
موقعہ حضرت ابوبکر کے ناز کا ہے غایت سے غایت یہ ہے کہ سواریون مین سے ایک ادنے درجہ کی سواری
کے برابر ہون بلکہ اس مین بھی جائے فخر اس سواری کو یہ ہے کہ اسنے منزلون تک بار سرور کائنات کا تحمل
کیا ہے اور حضرت ابوبکر نے غایت درجہ ایک میل یا دو میل تک۔ اب مولف صاحب نے جو کسی کتاب مین
وہ قول رسول اللہ صلعم کا دیکھ لیا کہ جو انہون نے براہ شفقت حضرت علی کی نسبت حرم کے اندر فرمایا تھا
کہ تم بار نبوت نہ اٹھا سکوگے اور مین تمہارے بار کا متحمل ہو سکون گا اسلئے تم میری دوش پر سوار ہو جاؤ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس قول کو دیکھ کر جب حضرت ابوبکر کی کمر پر سوار ہونے کا قصد نظر پڑا تو مارے خوشی کے پھول گئے کیونکہ انکو یہ تو خبر ہی نہین کہ بار جسم نبی اور بار نبوت ایک ہی بات ہے یا اس مین کوئی باریکی ہے۔ اب ہم مولف صاحب کو اسکی باریکی سمجھاتے ہین کہ بار نبوت اور شے ہے اور بار جسم نبی اور شے ہے بعض اوقات جب کہ تعلقات روحانی جناب سرور کائنات پر غالب ہوتے تھے تو البتہ اسوقت متحمل بار نبوت کا ہونا دشوار ہوتا تھا اکثر نزول وحی کیوقت وہ ہی کیفیت طاری ہوتی تھی نہین سنا ہے وہ قصہ کہ بحالت سواری شتر اکثر جب وحی نازل ہوئی اور شتر بار گران وحی کا متحمل نہ ہو سکا اور قریب تھا کہ ساتھین اسکے ٹوٹ جائین لیکن حکم خدا سے وہ شتر بیٹھ گیا حالانکہ ہمیشہ آپ کو سواری دیتا تھا مگر اس حالت کا متحمل نہ ہو سکا ایسا ہی بروز فتح مکہ و نیز بوقت بت شکنی بیت اللہ شریف آنحضرت صلعم پر حالت مخصوصہ نبوت طاری ہو رہی تھی اسلیے بنظر شفقت حضرت علی کے دوش پر سوار ہوئے اور انکو اپنے دوش پر سوار لیا اور شب ہجرت آپ کی معمولی حالت تھی اسوقت سواری دینا کوئی فخر کی بات نہ تھی اگر یہی بات ہے تو حضرت کی سواری کا شتر حضرت ابوبکر سے بھی زیادہ بزرگ سمجھا جائیگا کہ حضرت رسولخدا کو مع ایک اور شخص کے اپنی کمر پر سوار کر کے مکہ سے مدینہ کو لیگیا اگر اسپر بھی ہمارے مخاطب نہ سمجھین تو بیشک چارپایہ بر و کتابے چند کے مصداق ہین اب شیعون کا فخر و ناز کسی طرح بیجا نہین تم خود ہی انصاف کرو کہ کجا راکب دوش شریف اور کجا مرکب ضعیف ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ **اما قولہ** حضرت ابوبکر کو ایام مرض مین رسولخدا صلعم نے امام نماز بنایا۔ **فاقول** درانحالیکہ ہم اس وسوسہ کو انوار الہدیٰ مین بدلائل واضحہ و اسناد صحیحہ زائل کر چکے ہین اور ثابت کر دیا ہے کہ یہ قصہ حکم نماز پڑھانے کا غلط العام مشہور ہو گیا ہے اسکا مطلق وجود نہین بلکہ جب حضرات شیخین نے باری باری بطور خود بسبب سازش امہات المومنین عائشہ و حفصہ پیش نماز ہونا چاہا تو آنحضرت صلعم کو مکروہ معلوم ہوا اور انکو اس فعل سے منع کر دیا اور مولف اظہار الہدیٰ نے بھی ان دلائل و اسناد مندرجہ انوار الہدیٰ کو عاجز ہو کر تسلیم کر لیا کیونکہ جب مولف صاحب نے انوار الہدیٰ کا جواب تحریر فرمایا اور اس مین تردید اس بحث کی نہین کی گئی تو ایسی حالت مین حیاداروں کی غیرت اس امر کی مقتضی نہین ہو سکتی کہ بغیر کرنے تردید اس بحث کے کسی موقعہ پر تذکرہ بھی اس پشیمانی کا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ذکر زبان پر لاوین کیونکہ یہ امر تو غیرت کے بالکل خلاف ہے کہ جہان اس پیشمانزی کی تردید کی گئی ہے وہان تو دم چرا کر خاموش ہو رہین اور ان دلائل اور روایات کی تردید نکر سکین اور پھیر دوسرے مقام پر ان اعتراضات کو نسیاً منسیا کرکے بطور تذکرہ لکھ جاوین ایسا ہی حال حدیث ۔ اقتدوا بالذین من بعدی ابوبکر وعمر ۔ کا ہے کہ اسکا موضوعی اور بے تکا ہونا انوار الہدے مین ثابت کیا گیا ہے اور مولوی صاحب نے بغیر تردید اعتراضات اسکو مخفی طور سے حالات حضرت ابوبکر مین لکھا یا یہ امر بھی خلاف مردانگی اور حیاداری کے ہے اور مولوی صاحب نے ساتھ ہی اسکے ایک اور حدیث امامت درج فرمائی لاینبغی ان یقوم امام غیرہ سبحان اللہ نئے رنگ او رنئے سباق کی حدیث ہے نہ یہ معلوم کہ حدیث ہے یا کسیکا قول ہے نہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ راوی اسکا کون ہے نہ استخراج کرنے والے کا نشان ہے یہانتک کہ یہ بھی نہین کھلتا کہ غیرہ کی ضمیر کسکی طرف راجع اور کسکی امامت کا ذکر ہے نہ قوم کا کچھ پتہ ہے کہ یہودی ہین یا نصارے یا مسلمان ہین یا مجوس ایسی حدیث کا مباحثہ و مناظرہ مین ذکر کرنا ہمارے مخاطب کا ہی کام ہے **قال** قضیہ فدک ۔ اور صحیح قصہ باغ فدک کا یہ ہے کہ موضع فدک مین چند درخت خرما تھے ان کو ہی باغ فدک کہتے ہین آنحضرت صلعم اسکی آمدنی اپنے اور اپنے عزیز و اقربا کے صرف مین لاتے تھے بعد وفات رسول خدا صلعم جناب سیدہ نے حضرت ابوبکر سے درخواست فدک کی اگرچہ اور ورثہ دار فدک کے موجود تھے اور ابھی تک کسی نے انسے مطالبہ نہ کیا تھا لہذا نائب رسول نے حدیث لانورث ما ترکناہ صدقہ جواب مین پیش کی الخ **اقول** صحیح قصہ فدک کا شاید دیگر علمائے اہل السنن کو ہنوز معلوم نہ تھا کہ وہ چند درخت خرما تھے یہ راز آپ ہی کی بدولت آشکارا ہوا ہے علما کو آپکے علم و فضل کی داد دینی چاہیے اصل کیفیت فدک کی یہ ہے کہ وہ ایک بہت بڑا تعلقہ مزروعات یہودیون کا تھا بعد فتح خیبر یہود فدک نے بخوف جان نصف ملکیت فدک رسولخدا کو دے کر صلح کر لی چونکہ یہ املاک بغیر جنگ و جدال ہاتھ آئی تھی اسلئے عام مسلمانون کا اسمین کوئی حق نہ تھا چنانچہ خود جناب باری سورہ حشر مین ارشاد فرماتا ہے وما افاء اللہ علے رسولہ منہم فما اوجفتم علیہ من خیل ولا رکاب ولکن اللہ یسلط رسلہ علے من یشاء واللہ علے کل شیء قدیر ۔ ترجمہ یعنی جو کچھ کہ لٹا دیا ہے خدا نے اپنے رسول پر انکے اموال مین سے دلینی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہودیان فدک کے اموال مین سے) پس نہین دوڑے ہین گھوڑے اور اونٹ اسکے حاصل کرنے مین لیکن اللہ تعالیٰ مسلط کرتا ہے اپنے رسول کو جس شے پر چاہے اور اللہ ہر شے پر قادر ہے پھر خداوند کریم اس جائداد کی حصہ کشی فرماتا ہے۔ ما افاء اللہ علیٰ رسولہ من اہل القریٰ فللہ وللرسول ولذی القربیٰ والیتمیٰ والمساکین وابن السبیل کی لایکون دولۃ بین الاغنیاء منکم وما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا واتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب۔ یعنی جو کچھ کہ لوٹایا ہے اللہ نے اپنے رسول پر دیہات والون کے اموال و جائداد مین سے پس وہ ہے واسطے اللہ کے یعنی یتیمان و مساکین و مسافر اور واسطے رسول اللہ کے اور واسطے اقربائے رسول اللہ کے اور یتیمان و مساکین و ابن السبیل یعنی یہ تفصیل حصہ خدا کی ہے اسی لئے اس مین لفظ واسطے نازل نہین ہوا ایسا نہو کہ حق بحقدار ان نہ پہنچے اور درمیان اغنیا تمہاری کے دست بدست پھرے جیسے کہ مروان بن حکم کی جاگیر ہین دیا گیا اور جسقدر رسول اللہ تم کو دیا کرین مال غنیمت وغیرہ سے وہ لے لیا کرو اور جس چیز سے وہ منع کیا کرین اس سے باز رہو اور ڈرو عذاب الٰہی سے کیونکہ بتحقیق اللہ سخت عذاب دیتا ہے۔ اب فرماتا ہے کہ فدک مین خاص حصہ اور ملکیت جناب فاطمہؑ کی ہے اور رسول خدا نے بوقت نازل ہونے حکم الٰہی۔ وآت ذا القربیٰ حقہ۔ یعنی اے رسول صاحب قرابت کا حق اسکو دیدے حضرت نے جبرئیل امین سے دریافت کیا کہ ذی القربیٰ سے مراد خداتعالیٰ کی کون ہے اور حق کیا شے ہے جبرئیل نے تشریح کی کہ ذی القربیٰ سے مراد فاطمہ زہرا ہے اور حق سے مطلب حوالہ فدک ہے اسکے حوالہ فدک کر واسوقت رسول اللہ صلعم نے اسبارہ مین نوشت لکھدی اور جناب فاطمہ کی طرف سے عامل مقرر ہو گیا مگر افسوس کہ اہل دنیا خدا تعالیٰ کے شدید العقاب سے بھی نہ ڈرے مولف صاحب نے بوجہ نادانی آیۃ ولذی القربیٰ کو نقل لکھدیا ہے یہ انکی کمی علم اور جہل کا باعث ہے یہ آیات خاص اموال فے کی بابت نازل ہوئی ہین اور مال فے مکہ مین نہ تھا اور فتح خیبر و فدک کی بابت نازل ہوئی ہین ہان ایک اور آیت بھی قرآن شریف مین اسکے مشابہ ہے کہ اسمین بھی لفظ ذی القربیٰ و الیتمیٰ وغیرہ ما ازل اللہ بعید نہین کہ مولف نے بوجہ بے علمی اسکو اس معاملہ سے متعلق سمجھ لیا ہو علاوہ اسکے حضرت عمر نے اپنی خلافت مین فدک کو اہلبیت پیغمبر پر واگذاشت کر دیا اور یہ دو صورت سے خالی نہین کہ یا تو خلیفہ اول نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

مخالفت حکم خدا و رسول کی یا خلیفہ ثانی نے اور قصہ واگزاری فدک صحیح بخاری اور کتب سیر اہل سنت
مین مرقوم ہے پھر مولف صاحب نے حدیث وراثت پیغمبران پر طعن وضع قائم کر کے اپنا دل خوش کرنے کو
جوابات تحریر کئے ہین لیکن اول تو اعتراض اپنی خوشی سے قائم کیے مگر جوابات پھر بھی لغو و ہیچ ہین
پہلی دلیل مزیل طعن موضوعیت حدیث مذکور یہ لائے ہین کہ کلینی مین یہ روایت درج ہے کہ انبیا علیہم السلام
درہم و دینار وراثت مین نہین چھوڑتے ہین۔ اہل انصاف غور کرین کہ اسکا مطلب کیا ہے اور مولف
صاحب نے اپنی سادہ لوحی سے کیا سمجھا ہے مطلب اسکا صاف یہ ہے کہ انبیا بخیل نہین ہوتے ہین بلکہ
کریم ہوتے ہین انکے پاس روپیہ جمع نہین ہوتا ہے اس سے یہ مراد نہین ہو سکتی کہ جو کچھ گھر بار زمین باغ
یا اسباب نبی کا ہو اسکو سسرال والے سنبھال لین اور اولاد محروم ہو جاوے۔ درہم و دینار کا نہ چھوڑنا اور
بات ہے اور شئے متروکہ مین اولاد کا وارث ہونا امر دیگر ہے مگر اتنی سمجھ کہاں کہ اس باریکی کو سمجھین +
دوسری دلیل (حضرت علی سے حضرت ابو حنیفہ کی وصیت) ماشاء اللہ یہ سب سے بڑھ کر ہے ع
چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا۔ تیسری دلیل یہ ہے کہ آیت ذی القربےٰ مکہ مین نازل ہوئی
پھر فدک اس وقت کہاں تھا۔ حالانکہ آیت ذی القربےٰ مدنی ہے اور سال ہفتم ہجری اور فتح خیبر مین نازل
ہوئی ہے خود آیت اسکی شاہد ہے کہ خاص در بارہ اموال فدک نازل ہوئی اگر کسی سورہ مکی مین مولف
نے لفظ ذی القربےٰ دیکھ لیا ہے آگے انکی بلا جانے کہ وہ آیت کس مطلب مین ہے۔ چوتھے یہ ارشاد
ہے کہ ذوی القربےٰ عام لفظ ہے۔ خاص جناب سیدہ سے زیادہ کون قریب ہے اور ظاہر بات ہے کہ بمقابلہ
اقرب کے قریبی محروم ہو جاتے ہین سوائے حضرت ابو طالب کے اور تمام اعمام آپ کے علاتی تھے جو
ابن عم حقیقی کے مقابلہ پر بھی محروم ہو جاتے ہین چہ جائیکہ بمقابلہ دختر۔ سوائے اسکے اختلاف دار اور
اختلاف دین اہل سنت کے نزدیک بھی مانع ارث ہین بوقت حصول فدک فقط ایک حضرت عباس
اعمام مین زندہ تھے مگر وہ اسوقت بھی مشرک اور دار الجہاد کے باشندے تھے لہذا فدک مین ان کا
کوئی حق نہ تھا اور سوائے جناب فاطمہؑ کے اور کوئی شخص داخل ذی القربےٰ نہ تھا۔ پھر آپ نے شہادت
جناب امیر او حضرت ام ایمن کے قبول نکرنے کے الزام کو اس دلیل سے دور کیا ہے کہ شہادت

Presented by: Rana Jabir Abbas

نامل نہ تھی یا دو مرد گواہ ہوتے یا ایک مرد اور دو عورتین مگر مولف کو اسکی خبر نہ تھی کہ حضرت ام ایمن کو رسولخدا صلعم نے ذوشہادتین لقب دیا ہے اور انکی تنہا شہادت دو عورتونکی بلکہ مرد کی شہادت کے برابر ہے پھر نقص شہادت کیسا اگر کوئی شخص عمر بھر دلائل تلاش کرکے ان الزامات کو دور کرنا چاہے تو ہرگز ممکن نہین **طعن چہارم** - گو کہ حضرت ابوبکر نے اپنے آدمی بھیجکر عمال حضرت زہرا کو فدک سے اٹھادیا - اس دلیل سے رد کرتے ہین کہ نام عمال اور نام مردمان ابوبکر نہین لکھے ہین - یہ تو سب سے بڑی عقلمندی مولف کی ہے اگر عدم اندراج نام دلیل ضعف ہے تو مولف نے کیون آیات قرآنی سے استدلال کیا اور نیز احکام صوم و صلوٰۃ مین کہین جہانگیر خانصاحب کا نام نہین لکھا تو کیا حکم نماز و روزہ مقابلہ مولف ضعیف اور ناقابل اعتبار ہوگا - **طعن پنجم** یہ کہ حضرت سیدہ ابوبکر سے ناراض ہوئین اور ناراضی سیدہ مستلزم کفر ہے اسکا جواب مخاطب نے تین طرح پر دیا ہے اور اپنے زعم باطل مین اس رنجیدگی کو حضرت علی پر لوٹایا ہے اور صریحاً الزام حضرت ابوبکر کو ذات مقدس معصوم پر منطبق کیا ہے -

پہلی طرح یہ کہ جناب سیدہ نے حضرت علی سے بروقت نزاع خلافت ابوبکر کے خطابہای شجاعانہ اور درشت کئے کہ مثل جنین رحم پردہ مین بیٹھ گئے اور گھر مین بیٹھ کر اپنے آپ کو ذلیل کر دیا جسدن سے کہ آپ نے اپنی سطوت سے ہاتھ اٹھالیا گرگ پھاڑنے لگے ہین اور تم اپنی جگہ سے حرکت نہین کرتے امیر المومنین نے بجواب اسکے فرمایا کہ صبر کرو اور آتش غصہ کو فرو کرو + اہل انصاف غور کرین کہ کجا نصائح مشفقانہ اور کجا آزردگی و رنجیدگی اغیار - اور طرفہ یہ ہے کہ خطابہائے جناب زہرا پر تو مولف کی روح کانپ گئی کہ ایسے درشت الفاظ مین کیون مروی ہین اور انکی ذات مقدس کیطرف کفر منسوب کرتے ہوئے روح نجس قائم رہے + **دوسری طرح** - یہ کہ کنیز حبشیہ کی بابت حضرت فاطمہ نے رسولخدا سے حضرت علیؑ کی شکایت کی اور وحی نازل ہوئی کہ اسبارہ مین شکایت فاطمہ کی نہ سنو - اس سے کوئی آزردگی اور رنجش ثابت نہین ہوسکتی نہ حضرت زہرا مخالفت وحی کی کرسکتی تھین

تیسری طرح - قصہ خواستگاری دختر ابوجہل درج کیا ہے کہ جب حضرت سیدہ نے سنا کہ حضرت علی علیہ السلام دختر ابوجہل سے نکاح کرنا چاہتے ہین تو جناب سیدہ نے رسولخدا صلعم سے شکایت کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رسول اللہ صلعم نے حضرت علی کو فہمائش کی کہ فاطمہ کی ایذا میری ایذا ہے درآنحالیکہ یہ امر ثابت ہے کہ حضرت علی مرتضےٰ ایذاء فاطمہ کا نام سنتے ہی نکاح دختر ابوجہل سے باز آئے تو ظاہر ہو گیا کہ آپ باعث ایذا رسانی سیدہ نہوے بلکہ اس فعل سے بچے اور حضرت ابوبکر و عمر نے بعد سماعت اس حدیث کے کوئی دقیقہ ایذا دہی مین نہ رکھا اسلئے مصداق ۔ من اذاہا فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ ومن اذی اللہ فقد کفر ۔ کے وہی لوگ ہین کہ جنہوں نے دیدہ و دانستہ حضرت سیدہ کو ایذا پہنچائی نہ وہ شخص کہ جو اسکے سنتے ہی ارادہ نکاح سے باز آ گئے اور طرفہ یہ ہے کہ مولویصاحب نے اس حدیث بیان فرمانے کیوقت موجودی حضرت ابوبکر و عمر و طلحہ ثابت کی ہے اسکے یہ معنی ہوے کہ شیخین نے جو کچھ حضرت سیدہ کو ایذا پہنچائی وہ ایذا خدا و رسول کو بھی پہنچائی ۔ پھر مولف صاحب نے یہ مثال بالکل بے محل لکھی ہے کہ حضرت سیدہ کا حضرت ابوبکر سے آزردہ ہونا ایسا تھا جیسا کہ حضرت موسیٰ کا حضرت ہارون سے بوقت گوسالہ پرستی امت رنجیدہ ہونا کہ تھوڑی دیر کے بعد برطرف ہو گیا اس مثال کا لانا بتیک آپ ہی کا کام تھا گوسالہ مابرشد و گاو نشت کا مضمون ہوا ہے صاحب اگر آپ اس مقام پر یہ مثال لاتے تو مضائقہ نہ تھا کہ جیسا قارون نے حضرت موسےٰ کو آزردہ کیا تھا اسی درجہ کی یہ ناراضی تھی لیکن یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ قارون کو کیون فوراً سزا مل گئی ۔ اسکی یہ وجہ ہے کہ امم سابقہ کے لئے عذاب دنیوی جاری تھا اور امت محمدی مین متروک ہوا حضرت موسےٰ و ہارون کی رنجش و آزردگی ہنین تھی نہ حضرت ہارون کا کوئی قصور تھا نہ حضرت ہارون کا کوئی حق حضرت موسےٰ نے غصب کیا تھا نہ انکو ورثہ پدری سے محروم کیا تھا نہ انکی سرداری کہانت یعنی امامت چھینی گئی تھی اسلئے کبھی حضرت موسےٰ و ہارون مین رنجش ہنین ہوئی ہان البتہ قارون وغیرہ کہ ہم قوم حضرت موسیٰ و ہارون کے تھے انکو سرداری ہارون علیہ السلام خوش نہ آئی اور خواہ مخواہ ان سے حسد کرنے اور ایذا پہنچانے لگے یہ بات حضرت موسےٰ کو ناگوار ہوئی اور اپنے عزیز بھائی کے دشمنون کی زیادتی کے متحمل نہ ہو سکے سرا پردہ قدس کے اندر جا کر خدا کی حضور منہ کے بھل گر کر قارون وغیرہ کے حق مین بد دعا کی دوسرے دن تمام جماعت کی روبرو قارون وغیرہ حاسدان ہارونی کو معہ انکے اموال و اولاد و زنان وغیرہ کے زمین نگل گئی پورا قصہ اسکا توریت شریف مین موجود ہے ۔ ایسا ہی درمیان حضرت زہرا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

و علی مرتضےٰ کبھی رنجش نہین ہوئی خود آپ قبول کر چکے ہین کہ معاملہ نکاح دختر ابوجہل حضرت زہرا کے ناگوار خاطر ہوا تھا کہ اسیوقت حضرت مرتضےٰ اس ارادہ سے باز رہے ہان البتہ آزردگی اور رنجش ایسی ہوئی جیسے [illegible] ابوبکر و حضرت عمر نے جناب سیدہ کو آزار پہنچایا جسکی تشریح و تفصیل کتب فریقین مین درج ہے علاوہ اسکے اس ایذا رسانی کا ثبوت خود شان جناب مرحومہ سے اسطرح ہوا ہے کہ جب شیخین معافی قصور کے خدمت سیدہ مین حاضر ہوئے اور اظہار کلمات معذرت زبان پر لائے تو جناب سیدہ نے منہ اُن کی طرف سے پھیر لیا اور بزبان ارشاد کیا کہ تمنے مجھکو سخت ایذا پہنچائی ہے اور مین اسکی شکایت خدا اور اسکے رسول سے کرونگی اور یہ حدیث یاد دلائی اور نیز روایت صحیح مسلم مین بذیل حدیث طلب وراثت یہ کلمہ درج کیا ہے فغضبت فاطمۃ ولم تکلم حتی ماتت۔ یعنی پس غضبناک ہوئین فاطمہ اور تا بزیست اُنسے کلام نکیا پھر اسی حدیث مین یہ فقرہ ہے فلما توفیت دفنہا زوجہا علی لیلاً ولم یوذن بہا ابوبکر۔ یعنی جب انہون نے وفات پائی تو رات کے وقت انکے شوہر علیؑ نے انکو دفن کیا اور ابوبکر کو اذن حاضری نہ دیا۔ اور مروی ہے احادیث و سیر اہل سنت مین کہ دوسرے روز جب حضرت ابوبکر نے شکایت کی تو حضرت علی نے فرمایا کہ فاطمہ کی وصیت کے بموجب مینے تم کو نہ آنے دیا پس اہل انصاف غور فرماوین کہ اس سے زیادہ آزردگی اور کیا ہوگی۔ اور یہ جو قیاسات لگائے گئے ہین کہ جناب سیدہ دختر رحمۃ للعالمین تھین کیون غصہ فرو نہ کردیا ہوگا اور تھوڑی سی حرص دنیاوی پر کیون نظر کی ہوگی اس کا یہ حال ہے کہ صحابہ کیطرف سے ایک ہی خطا ہوئی تھی کہ اس سے درگزر کیجاتی بلکہ جب تک وہ معصومہ زندہ رہین روز بروز نیا ظلم اور ستم صحابہ کی طرف سے ہوتا تھا ایک زخم مندمل ہوتا تھا کہ دوسرا زخم پہنچایا جاتا تھا یہانتک کہ نوبت وفات اسی ظلم مین پہنچی یعنی اول تو چند روز تک خلافت کا نزاع رہا اور صحابہ نے بلا کسی استحقاق کے حق مرتضوی غصب کرکے خلافت سے انکو محروم کیا اسبارے مین جناب سیدہ کے دل پر ہر وقت کوفت رہتی تھی جیسا کہ جمال الدین محدث روضۃ الاحباب مین مشرح لکھتے ہین کہ حضرت سیدہ رات کو سوار ہوکر انصار کے گھرون مین طلب نصرت جایا کرتی تھین اور کسی نے انکی نصرت نہ کی حالانکہ۔ اللھم انصر من نصرہ واخذل من خذلہ۔ رسولخدا نے انکے حق مین فرمایا تھا مگر جمیع مسلمانان مصداق من خذلہ کے ہوکر مخذول ہوئے اسوقت آپ صبر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

کرکے بیٹھ رہین بعد ازان آپنے دعوے ترکہ پدری وہبہ فدک وغیرہ پیش کیا اسمین خلیفہ صاحب نے ترکہ کی
بابت تو وہ حدیث موضوعی بیان فرمائی کہ انبیاء کا متروکہ صدقہ ہوتا ہے اور نسبت ضوابط فدک قرآن شریف
کی صاف طور پر تکذیب روا رکھی گئی اور نسبت ہبہ نامہ شہادت صادقہ کو نامعتبر قرار دے کر وثیقہ ہبہ چاک
کر دیا بعد اسکے جب خلفاء صاحبان خلافت کو مستحکم کرکے مطمئن ہوئے اور دیکھا کہ تمام اطراف واکناف مین ہماری
بیعت ہوگئی اور کوئی مخالف نرہا اسوقت پھر اہلبیت پیغمبر سے طلب بیعت کی چھیڑ چھاڑ شروع کی حالانکہ
خلافت کے استحکام سے بیشتر مطلق لب کشائی نہین کی گئی اب پیغام بھیجے گئے کہ ہم سے آکر بیعت کرو ورنہ
قتل کردینگے آگ لگا دینگے ادھر سے جواب ہوتا تھا کہ تم خلیفہ برحق نہین مین خلیفہ برحق ہون تم مجھ سے
بیعت کرو اسپر خلفا کیطرف سے جبر و زیادتی ہوتی تھی ہمیشہ حرم محترم مین صحابہ کے ظلم سے کہرام مچا
رہتا تھا مخلصین صحابہ و بنی ہاشم جو کبھی حضرت علی پاس آتے تو مخالفین چڑھ آتے کہ تم خلافت کے
بارے مین فساد کروگے یہانتک نوبت پہنچائی کہ اس معصومہ کے گھر کو آگ لگانے پر مستعد ہوگئے لکڑیان
چن دین آگ لگا دی اور جناب سیدہ فریاد کرتی تھین کہ اے بیرحمو میرے گھر مین سوا میرے بچون
اور شوہر کے کوئی نہین ہے لیکن اسپر بھی نہ مانے اور زبردستی کواڑون کو ایسا دھکا دیا کہ دروازہ جناب
سیدہ کے پہلو پر گرا اسی صدمہ مین آپ کا انتقال ہوا پھر کونسا موقعہ درگذر باقی تھا علاوہ اسکے ترحم اور
درگذر صرف مومنین سے کرنا واجب ہے مخالفین یا منافقین کہ جن پر جہاد واجب ہوگا ہرگز قابل ترحم اور
درگذر کے نہین ہین بلکہ جیسا کہ خطبہ شقشقیہ مین جناب حیدر کرار فرماتے ہین کہ اگر چالیس آدمی صاحب
عزم مجھکو دستیاب ہوجاتے تو مین ابوبکر سے قتال کرتا اگر کوئی شخص اس امر مین شبہ کرے کہ اصحاب رسول پر
جہاد نہین ہوسکتا ہے یہ اسکی صریح غلطی ہے کیونکہ یہ امر تو وقوع مین بھی آچکا ہے دیکھو طلحہ اور
زبیر جو ہر طرح برہمپلہ حضرت ابوبکر و عمر کے ہین جسطرح انکو عشرہ مبشرہ مین داخل کرتے ہو اسی طرح
طلحہ و زبیر بھی ہین بلکہ زبیر کا ان سے کسی قدر زیادہ ہی درجہ سمجھتے ہو بس جبکہ علی مرتضیٰ نے طلحہ و
زبیر پر جہاد کیا اور انکو مع انکے ہمراہیان کے جنمین ایک ہزار سے زیادہ کو صحابی کہتے ہو اپنے ہاتھ سے
قتل کیا تو حضرت ابوبکر یا حضرت عمر مین کیا فوقیت تھی اسلئے ثابت ہوا کہ حضرت ابوبکر جناب سیدہ کے

Presented by: Rana Jabir Abbas

نزدیک ہرگز قابل ترحم اور درگذر کے نہین تھے کیونکہ خود خداوند تعالےٰ نے رسول اکرم اور انکی دوستان کی یہ تعریف فرمائی ہے۔ اشداء علے الکفار رحماء بینہم۔ اور مخاطب صاحب نے جو طلب حق اور وراثت کو حرص دنیاوی خیال کیا ہے یہ فقط سادہ لوحی ہے حرص دوسرے کی ملکیت پر طمع کرنے کو کہتے ہین اپنا حق طلب کرنا داخل حرص نہین ہے علاوہ ازین یہ طلب وراثت معاملہ دنیاوی ہی نہین ہے بلکہ دینی معاملہ ہے اگر یہ امر واقع نہوتا اور ادھر حضرت علی بھی خلافت کو معاملہ دنیا سمجھکر طالب حق نہوتے تو پھر متلاشی مذہب حق کو کوئی ذریعہ رہبری کا نہ ملتا باوصف صدور ایسے افعال کے تو اہل سنت وجماعت توجیہات پیدا کرکے شاہراہ ہدایت کو ظلمت خانہ بناتے ہین اور اگر یہ امورات واقع نہوتے تو پھر کونسا ذریعہ حق و باطل کے تمیز کرنے کا دنیا مین باقی رہتا اسی لئے ان حضرات نے ان معاملات مین درگذر نہین کی اور یہی سمجھنا نہین چاہیے کہ انہون نے باحین حیات خود درگذر نہین کی بلکہ آئندہ کے لئے درگذر نکرنیکا سلسلہ اپنے متبعان وپیروان مین چھوڑ گئے ہین اور تاقیامت درگذر نکرنے کا سلسلہ قائم رہیگا +

قال طعن ششم کہ ابوبکر نے فدک کی سند لکھدی تھی مگر حضرت عمر نے چاک کردی اور اسکا یہ جواب دیا کہ حضرت ابوبکر اس الزام سے بری ہوگئے + **اقول**۔ مخاطب صاحب کو یہ خبر نہین ہے کہ حضرت عمر کا چاک کرنا الٹا خلاف مرضی خلیفہ اول کے نہ تھا خلافت اول تو شیخین کے ساجھے کی خلافت تھی دیکھو روضۃ الاحباب مین قول جناب علی مرتضےٰ کا درج ہے کہ تو آج خلافت ابوبکر مین سعی وکوشش کرتا ہی تاکہ کل وہ تیری خلافت مین سعی کرے اور یہ نظیر خود ہی کی ہے کہ حضرت ابوبکر نے خلیفہ دوم کے کہنے سے خالد کو موقوف نہ کیا اس معاملہ کے مشکل نہین ہے خلیفہ دوم نے جو سند چاک کی تھی تو خلیفہ اول کی طرفداری سے چاک کی تھی نہ کہ مخالفت سے اور اسکے صاف معنی یہ تھے کہ اس سند کا دیا جانا تمہاری خلافت کا مبطل ہی اسلئے یہ سند دینی واجب نہ تھی ورنہ اگر خلاف مرضی کے چاک کیجاتی تو کیا دوبارہ سند کا دیا جانا محال تھا خالد کے معاملہ مین بھی تو بقول آپکے خلیفہ اول نے حضرت عمر کی رائے نہ مانی تھی اگر یہ سند بھی خلاف مرضی خلیفہ اول چاک ہوتی تو ضرور لکھدی جاتی اسلئے صاف تمہاری ہی دلیل سے ثابت ہوگیا کہ یہ سند خلاف مرضی حضرت ابوبکر کے چاک نہین ہوئی بلکہ یہ باہمی جنگ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قال طعن ہفتم بعض میر صاحب یہ فرماتے ہیں کہ اگر فدک سیدہ کا حق نہ تھا مگر ابوبکر کو ضرور تر ہی بھی مناسب تھا کہ ویدیتے۔ اسکا جواب مخاطب صاحب عبارت حق الیقین سے یہ دیتے ہیں کہ حضرت ابوبکر نے کہا کہ میرا مال موجود ہے مین دینے کو حاضر ہون کیونکہ تو سیدہ امت اپنے باپ کی ہے اور شجرہ طیبہ اپنے فرزندونکی ہے میرے مال مین تیرا اختیار نافذ ہے لیکن مسلمانونکے مال مین خلاف حکم تمہارے باپ کے نہین کرسکتا **اقول** مولف نے براہ سادہ لوحی ان باتون کو سچ سمجھ لیا وہ لوگ اور ہوتے ہین جنکی کردار و گفتار موافق ہوتی ہے اور یہ باتین تو فقط زبان کی لپ لپ کہلاتی ہین۔ حضرت علیؑ سے بھی تو خلیفہ اول نے فرمایا تھا کہ صاحب روضۃ الاحباب نے لکھا ہے کہ اے علی مجھے یہ خبر نہ تھی کہ تم خلافت کو مجھ سے مضائقہ رکھو گے اگر پیشتر سے یہ حال معلوم ہوتا کہ تمکو اس کی رغبت ہے تو مین ہرگز خلافت قبول نکرتا لیکن اس گفتار پر عمل نہین تھا یہ بات تو فقط کہنے کی ہی تھی کیونکہ جب انکو یہ معلوم ہو گیا تھا کہ حضرت علی طالب خلافت ہین تو اسوقت بھی خلع خلافت دشوار نہ تھا حضرت علی سے بیعت کر لیتے خود کنارہ کرتے اور اگر اسمین کوئی دقت تھی تو حضرت عمر کو اپنا ولیعہد کیون کیا اپنے بعد حضرت علی کو ہی خلیفہ مقرر کرتے مگر یہان تو قرارداد ہی کچھ تھا علاوہ اسکے فدک کو جو خلیفہ اول نے حق مسلمانان بیان کیا بصریح خدا و رسول یہ تہمت ہے مسلمانان کا اس مین ہرگز ہرگز کوئی تعلق نہین ہے بلکہ سورۂ حشر مین مسلمانون کو سخت تاکید و تہدید کیگئی ہے کہ اسمین تمہارا کوئی تعلق نہین ہے بلکہ خداوند تعالے نے تین حصے اسکے کر دئے ایک اللہ تعالے کا دوسرا رسول خدا کا تیسرا حضرت فاطمہؑ کا اس کی مخالفت کرنے والون کو خدا نے سخت عذاب جہنم دینے کا وعدہ کیا ہے اب غور کرنا چاہئے کہ پہلے ثلث کی تو حضرت زہرا ایک حقین ہی دوسرا ثلث نبی کا تھا اسمین سے زوجات کا کچھ حق نہین کیونکہ ضیاع و عقار مین زوجہ کو ترکہ نہین پہنچتا تو وہ بھی باقی سب حضرت زہرا کا تھا رہا ثلث خداوند تعالے کا اسکی بابت بھی بمقابلہ حضرت ابوبکر جناب سیدہ زیادہ مستحق تھین برو تو اما شفع دوسرا دخیل ہونے کا مجاز ہی نہ تھا حصہ خداوند تعالے لین یہ جیسا کہ یتیمان و مساکین و مسافران کو دیا جاتا تھا اسیطرح حضرت علی دیسکتے تھے بلکہ وہ ایسے سچے تھے کہ اپنے حصہ کو بھی صرف مساکین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کرتے رہا یہ قول مخاطب کا کہ ابوبکر نے حضرت زہرا کی دلداری اور احترام کیا یہ البتہ شکرگزاری کا موقع ہے
کہ اگر وہ نہ دے تو کیا اگر کسی کی میٹھی بات بھی نہ کرے اسکو تو ظاہرداری کہتے ہین پھر یہ جواز قائم ہے کہ اگر
اس اعتذار و انکسار پر بھی حضرت زہرا کے دل مین بغض رہا تو حضرت صدیق اکبر کی فضیلت مین کہ
بہ نص قرآنی ثابت ہے کیا نقص پیدا ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی منصف مزاج آدمی غور کرے تو مخاطب
صاحب کا یہی فقرہ انکے تمام توہمات اور شکوک کو برطرف کرتا ہے یعنی تا وفات رنجیدہ رہنا تو جناب
سیدہ کا مسلمہ شیعہ و سنی ہے تو صریح ظاہر ہے کہ جن چاپلوسی کی باتون کو مخاطب صاحب اعتذار و انکسار
سمجھتے ہین وہ انکساری نہ تھی بلکہ الفریب باتین تھین لیکن جناب سیدہ انکی باتون کی تہ کو خوب سمجھتی
تھین اور جانتی تھین کہ یہ گفتار موافق انکے کردار کے نہین ہے بلکہ دلون کے اندر اور کچھ ہے اور زبان
پر اور کچھ ہے اسلئے ان باتون سے آزردگی رفع نہین ہوئی چنانچہ شیخ عبدالحق شرح مشکوٰۃ شریف مین
جو کچھ اس حدیث کے ذیل مین لکھتے ہین وہ ایسی کی ہے یعنی وہ لکھتے ہین کہ مشکل ترین قضایا قضیہ
فاطمہ زہرا است اگر گوئیم کہ وے رضی اللہ عنہا جاہلہ بود باین سنت و از رسول خدا صلعم اتفاق استماع
این حدیث نیفتاد پس مشکل مے آید کہ بعد از استماع این حدیث از ابوبکر چرا یقین نہ کرد و در غضب شد
بعد اسکے مولف صاحب فرماتے ہین کہ تین دن سے زیادہ مسلمان سے کینہ رکھنا کفر ہے۔ اور یہ امر ظاہر ہے کہ اگر
یہ مقولہ مولف صاحب کا صحیح ہے تو ضرور حضرت فاطمہ اور حضرت علی بھی اس کے مرتکب ہونگے اسلئے صاف ثابت
ہو گیا کہ جناب سیدہ اور حضرت علی کے نزدیک حضرت ابوبکر ہرگز مومن نہ تھے۔ پھر فرماتے ہین کہ صدیق
اکبر کا فدک تنہا حضرت کے ترکہ مین عذر شرعی کی نسبت تھا نہ از راہ غصب باقی جو مال کہ بلا شرکت غیرے تھا
مثل دلدل و زرہ و شمشیر وہ سب حضرت علی کو سپرد کر دیا چنانچہ کتب مین شرح ذکر کیا ہے۔ اب
اہل انصاف برائے خدا ذرا توجہ فرماکر غور کرین کہ اگرچہ یہ قول مخاطب بوجہ کم علمی اور ناواقفیت کے ہے
لیکن انہون نے تسلیم کر لیا ہے کہ جو مال بلا شرکت غیرے تھا وہ حضرت ابوبکر نے حضرت علی کے سپرد کر دیا
پھر وہ حدیث کہ انبیاء کا کوئی وارث نہین اور جو کچھ وہ چھوڑتے ہین صدقہ ہے دروغ ثابت ہو گئی یا نہین
دیکھئے حق کی بات کبھی نہین چھپتی۔ اب ہم مولف کی کس بات پر یقین کرین تھوڑی دیر پیشتر تو نبی کا کسی کو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

وارث ہی نہین قرار دیتے تھے اب بفضلہ ترکہ بھی تقسیم کر دیا پیشتر فدک مین کوئی حق بھی حضرت سیدہ کا
تسلیم نہ کرتے تھے اب مشترکہ حق تسلیم کر لیا اس سے امید ہے کہ شاید مولف صاحب کبھی راہ پر آجاوینگے لیکن یہ
خوف ہے کہ مبادا پچھلے لکھے ہوئے کیطرح اسکو بھی نہ بھول جاوین۔ مولف صاحب کے سر پر بھی خلفا کا
سایہ ہے انہون نے بھی فدک پیچھے سے بعد پشیمانی بسیار واگذاشت کیا تھا ایسے ہی مولف صاحب نے بھی بعد ہزار ہا
بصرہ پیچھے سے تسلیم کیا ہے مرد آدمی اگر پیشتر ہی تقسیم ترکہ تحریر فرما دیتے تو ہمکو اسقدر قلم فرسائی کیون کرنی پڑتی

قال طعن ہشتم اکثر شیعہ کہتے ہین کہ حضرت رسولخدا نے وصیت کی تھی کہ فدک حق زہرا کا ہے جواب اسکا یہ
ہے کہ وصیت ثلث مال مین ہوتی ہے پھر سارا فدک حضرت سیدہ کا کسطرح ہوا۔ **اقول** ہمارے مخاطب
صاحب کو خدا نے ذہن بھی رسا عطا فرمایا ہے۔ آپ نے مطلق اس طعن کی عبارت پر لحاظ نہین فرمایا کہ جسکو
خود ہی اس نیت سے وضع کیا ہے کہ پوچ سا طعن لکھ کر بآسانی تردید کر دو + قاعدہ وصیت جسمین قید
ایک ثلث ترکہ کی ہے وہ غیر وارثون کے لئے ہے تاکہ ورثہ محروم نہ ہوجائین پس جناب سیدہ کے علاوہ کوئی
وارث نہ تھا جو اعتراض وارد ہو اور اگر بموجب فقہ اہل سنت عصبات کا حق قائم کیا جاوے تو سوائے
حضرت علی یعنی اولاد ابوطالب عم حقیقی کے کوئی عصبہ نہ تھا علاوہ ازین ترکہ بھی فقط فدک ہی نہ تھا بلکہ
صحیح مسلم مین ترکہ کی تفصیل یہ ہے کہ۔ ما افاء اللہ علی رسولہ بالمدینۃ والفدک و خمس خیبر۔ اس حساب سے
فدک ایک ثلث ترکہ ہے اور وصیت اسکی جائز ہے ماسوا اسکے عبارت وصیت پر غور نہین کیگئی
اگر رسولخدا یہ فرماتے کہ میرے بعد فلان شے حضرت زہرا کو دینا تو اس مین پابندی قواعد وصیت کی ہوسکتی
ہے لیکن وہ قول تو صاف صاف تسلیم حق جناب زہرا ہے یعنی رسولخدا فرماتے ہین کہ فدک حق زہرا کا ہے
یہ نہین فرماتے ہین کہ مین فدک زہرا کو اپنے بعد دینا چاہتا ہون اس قول کا تو صاف مفہوم یہ ہے کہ
فدک پیشتر سے حق زہرا کا ہے پھر اس مین ثلث کا نزاع کیسا ایسی وصایا تو رسولخدا کی بہت ہین مثلاً امت
کو وصیت کی کہ رمضان شریف کے روزے رکھنا اور پانچ وقت نماز پڑھنا وغیرہ وغیرہ تو کیا مخاطب صاحب
وصیت کے قواعد سے فقط دس روزے رکھینگے اور بیس روزے نکال ڈالین گے اور مغرب کی تین رکعت
مین ایک اور عشا ظہر و عصر مین سوا سوا رکعت پڑھا کرینگے کیونکہ وصیت کا نفاذ تو فقط ثلث پر ہی ہوگا

Presented by: Rana Jabir Abbas

پھر جب مخاصب صاحب کو اور کوئی دلیل نہین سوجھی تو یہ داغ لگائے کہ حضرت علیؑ نے حسنینؑ کے سپرد فدک
کیون نہین کر دیا یعنی اپنی خلافت مین ایسا کیون نہین کیا۔ یہ بھی مولف صاحب کی عدم واقفیت کی
دلیل ہے خود ہی علمائے اہل سنت کہتے ہین کہ حضرت عمر نے فدک اپنی عہد خلافت مین واگذاشت کر دیا
تھا اور قبضہ اہلبیت مین آگیا تھا پھر اس اعتراض کی کیا گنجائش ہے علاوہ ازین حضرت علی مرتضیٰ کی خلافت
مین آپکے ممد و معین صحابہ نے انکو چین کہان لینے دیا جو ایسے امور کیطرف متوجہ ہوتے خلفائے ماسبق نے براہ
مذہب کو تو اندھیری گھاٹی بنا گئی تھی مذہب حقہ شیعہ کا رائج ہونا ہی دشوار ہو گیا تھا یہ نوبت بڑی حقیت مذہب
کی دلیل ہے کہ فقط چار سال کے نزاع و خلاف و جنگ و جدال پر بھی خلافت نے اس مذہب کی بنیاد ڈالدی اور
ایسی بنیاد ڈالی کہ ہزارون لعینون نے صدہا برس دنیا پر متسلط ہو کر بادشاہ اور صاحب اختیار بنکر اس مذہب کے
بیخکنی کرنی چاہی مگر یہ شجرہ نبوت و امامت بحمد اللہ تر و تازہ ہی رہا لاکھون آدمیون کے دلون مین جو خلافت
خلفائے ثلثہ کے اعتقادات جم گئے تھے انکو نکالنا تھوڑا کام نہ تھا اسپر خلافت مرتضوی کی بیعت توڑ توڑ
کر اسی زمانہ مین منحرف ہو گئے اور بصرے مین جا کر باغیون کا گروہ جمع کر لیا جب حضرت علی مرتضیٰ نے
ان باغیون کا قلع قمع کر کے فرصت پائی تو معاویہ غاویہ کی فتنہ پردازی شروع ہوئی [illegible]
رفع نہ ہوا تھا کہ شہادت آپکی وقوع مین آئی پھر یہ تمہارا اعتراض کب ہو سکتا ہے **قال** طعن [illegible] حدیث لا
نورث خلاف آیہ یوصیکم اللہ اولادکم کے ہے اور آپ اسکا یہ جواب دیتے ہین کہ یہ آیت عام ہے سب کے لئے اور رسول
اس سے مستثنے ہین اور دلیل مستثنے ہونیکی یہ ہے کہ ان آیات مین خدا تعالے نے یہ فرمایا ہے کہ تم یہ جانتے [illegible]
تمھارے لئے کون زیادہ نفع رسان ہے **اقول** افسوس یہ ہے کہ مولف صاحب کم فہمی کے ہاتھ سے بالکل [illegible]
ہین اول تو خود ہی لکھ چکے کہ آیہ یوصیکم اللہ عام ہے اور عام آیات وہ ہین کہ جنمین رسول اللہ و امت سب شامل
ہین جیسے آیات احکام نماز اور روزہ و وضو و تیمم وغیرہ بعض اوقات آیات خاص رسول اللہ کیلئے ہین اور بعض
اوقات خاص امت کے لئے ہین یہ آیات عام ہین دوسری دلیل یسری ولادہونے کی جو ارشاد ہوئی ہے وہ آپکا ہی
حصہ تھا افسوس ہے کہ آپ اس زمانہ مین پیدا ہوئے کہ جب آئمہ اربعہ نے تدوین مذہب کی تھی اگر آپ ہوتے تو بہت
لوگون کو احکامات دستخطی آرمیتے اب تمام اصحاب اہل سنت خوب سمجھ لین کہ مولوی جہانگیر خان نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فتوے دیا ہے کہ آیات فرائض صرف ان لوگون کے لئے ہین جنکی پسری اولاد ہو اور جن لوگون کی اولاد نہو یا فقط دختری ہو وہ سب آیات اور احکام فرائض سے مستثنے ہوگئے ہین ذرا بھی عقل پر زور نہ دیا کہ جب حکم عام ہوتا ہے تو اس مین سب طرح کے آدمی شامل ہوتے ہین جو اپنا وارث پسر کو چھوڑتا ہے یا دختر کو چھوڑتا ہے یا بھائی بہن یا مان یا باپ کو چھوڑتا ہے ان سب کے جدا جدا حکم بین کیا اگر رسولخدا کے پسری اولاد بھی تو جو اور ہزارون لوگ پسری اولاد والے اس آیت مین مضمر ہین انکے لئے بھی یہ لکھا جاتا کہ تم نہین جانتے کہ باپ زیادہ نفعرسان ہے یا پسر ایسی سمجھ پر تالیف و تصنیف کا خبط ہونا ضرور داخل مالیخولیا ہے اور مالیخولیا والون کا دستور ہے کہ وہ دوسرون کو احمق سمجھتے ہین جیسا کہ آپنے تحریر فرمایا ہے کہ معترض اس حکم خدا کو مطلق نہین سمجھتے۔ اسکے بعد ایک طرفہ دلیل مخاطب صاحب نے درج فرمائی ہے کہ شیعون مین عورات کو زمین و زراعت مین ورثہ نہین پہنچتا پھر حضرت فاطمہؑ کا حق کیسے تھا اور پھر اپنی سمجھ پر آپ کو ناز ہے اور دوسرون کے لئے مصرعہ تحریر کرتے ہین ع پڑین پتھر سمجھ پر آپکی سمجھے تو کیا سمجھے۔ مگر یہ قدرت خدا کی ہے کہ یہ مصرعہ آپ پر ہی موزون ہوا۔ ذرا اہل انصاف غور فرمائین کہ مسئلہ تو یہ ہے کہ زوجہ کو شوہر کی متروکہ زمین اور زراعت سے ترکہ نہین پہنچتا اور آپ اسکو دختر کے مقابلہ پر سمجھکر دلیل لائے۔ اسلئے وہ مصرعہ خانصاحب پر ہی موزون ہوگیا۔ اسپر ہمکو ایک وکیل صاحب کا قصہ یاد آیا کہ قانون ضابطۂ دیوانی مین لکھا تھا کہ عورت منکوحہ نابالغ کی ولی نہین ہوسکتی یعنی اگر شوہر نابالغ ہو اور زوجہ اسکی بالغ ہو تو وہ شوہر کی ولی نہین ہوسکتی وکیل صاحب نے اسکو مثل مخاطب صاحب کے عام جنس عورات پر حاوی سمجھکر ایک نابالغ کی والدہ پر کہ ولیہ نابالغ تھی اعتراض جڑ دیا کہ مادر نابالغ چونکہ عورت منکوحہ ہے اسلئے اسکی ولایت جائز نہین اگرچہ مولوی جہانگیر خانصاحب کو ہمنے نہین دیکھا ہے نہ ابتک یہ معلوم ہوا ہے کہ کسی نے انکے جسم مین حلول کیا ہے یا بروئے تورِیہ یہ نام ظاہر کیا ہے مگر انکی تحریرات سے ظاہر ہو رہا ہے کہ یہ حضرت بھی اسی سمجھ کے آدمی ہین ان وکیل صاحب کو بھی یہی خبط ہوگیا تھا کہ مین ہی قانون سمجھتا ہون اور کوئی دنیا مین قانون دان نہین ہے سبحان اللہ اس سے بڑھکر دوسرا استدلال آپ کا عبارت ابن بابویہ ہے کہ حضرت فاطمہؑ فراق پدر مین رویا کرتی تھین کہ جس سے مدینہ کے لوگون کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تکلیف بھیجتی تھی مطلب یہ کہ پھر طلب وراثت کی فرصت کہان تھی اب مین ایسی حماقت اور جہالت اور
کم فہمی کا جواب کہانتک دون اسکو منصف لوگونکی رائے پر چھوڑتا ہون۔ عقلمند کو اتنی سمجھ نہ آئی کہ کیا
کثرت بکا مستلزم اس امر کی ہی کہ تمام دین ودنیا کا کام چھوڑ دئے جاوین۔ طلب وراثت مین تو شیعہ
او سنی متفق ہین بحث تو فیصلہ خلیفہ صاحب پر ہی او اسمین شیعہ اور سنی مختلف ہین آپ کثرت بکا سے
وجود دعوے اور طلب میراث کو ہی معدوم کرنا چاہتے ہین خانصاحب خدا کے لئے عقل کے ناخن ترشواؤ
نعل بند کو بلاؤ ورنہ منہ کے بھل ٹھوکر کھا کر گروگے حماقت کی تون وبال جان ہوگئی کیون آپ نے
بیٹھے بٹھائے علماء اہل سنت کو بدنام کیا آپ کو تو جو لوگ جانتے ہین وہ ہی جانتے ہین لیکن کتاب آپ کی بہت
لوگ دیکھینگے اور چونکہ آپ نے اپنے نام کیساتھ لفظ مولوی بھی ہمارے ایک دوست کیطرح شامل کر
رکھا ہی تو کتاب پڑہنے والے یہی سمجھینگے کہ اہل سنت وجماعت کے مولوی ایسی ہی لیاقت رکھا کرتے ہین
اسوقت مصرعہ آپ کا آپ پر نہایت ہی موزون ہوگا ع بدنام کنندہ نکونامے چند۔ بعد ازان آپ نے
ابن زبیر کا قول دربارہ فضائل ابوبکر صدیق درج کیا کہ وہ غلامون کو جو مسلمان ہوتا خرید کر آزاد کر دیتے
ابن زبیر اول تو حقیقی نواسہ حضرت ابوبکر صدیق کا دوسرے دشمن علی مرتضےٰ اور اہل بیت کا۔ باپ دادے کا
بیر دنیا مین مشہور ہی جب جنگ جمل مین حضرت علی مرتضےٰ نے اسکے باپ زبیر کو کہ خلیفہ برحق کی بیعت
توڑ کر باغی اور طاغی ہو رہے تھے قتل کیا اور خود اسکو سودائے خام خلافت کا ہوا تھا لیبی بی عائشہ کا وارث
بنکر خلافت کا دعویدار تھا اسکی روایات کا کیا اعتبار پھر آپ نے خاتمہ فضیلت حضرت ابوبکر کا بحوالہ تفسیر امام
حسن عسکری علیہ السلام کے یہ کر دیا کہ فرمایا رسولخدا نے کہ خدا تجھکو بمنزلہ میرے سمع اور بصر اور بجائے سر کے
جسم مین اور بجائے روح کے بدن مین گردانیگا اور خیر سے آپ عبارات مین چالاکی اور خیانت بھی کرتے
ہین حالانکہ کتاب منتہی الکلام سے جو آپنے نقل کی ہی خود ہی آپ نے لکھا ہی کہ فرمایا رسولخدا نے کہ اگر تیری
زبان موافق تیرے دل کے ہی خدا تعالے تجھ کو بمنزلہ میرے سمع وبصر کے کریگا۔ لیکن چونکہ آپکی زبان
موافق دل کے نہ تھی کہ چند بار ہم ثابت کر چکے ہین اسلئے وعدہ پورا نہوا کیونکہ مشہور قول ہی۔ اذا فات الشرط
فات المشروط۔ **قولہ**۔ مجملاً ذکر خلیفہ دوم۔ **اقول** مولف نے جو حالات خلیفہ ثانی کے لکھے ہین

Presented by: Rana Jabir Abbas

انسے کوئی فائدہ اسکو حاصل نہین ہوا سب کتابون مین یہ حال موجود ہے لیکن ایسے حالات لکھنے سے
کسیقدر کشائش ہوئی ہی کیونکہ خلیفہ اول کے حالات مین قبل اسلام لانے کے موحد اور پرہیزگار ہونا لکھا
ہی اور انکی نسبت شدت کفر و نفاق غرور غایت درجہ بغض و عناد رسولخدا سے ہونا درج کیا ہے اور
ایک مصرعہ نہایت ہی ناموزون لکھا ہے جس سے بخوشی خاطر اور بعقیدت دلی مسلمان ہونا انکا غیر ثابت
ہوتا ہے ع گر نہ باید بخوشی موئے کشانش آرید۔ مولف صاحب نے اس قصہ کو امیر حمزہ کی داستان سے
زیادہ بے تکا بتایا ہے محض کذب و افترا سے اپنا نامہ اعمال سیہ کیا ہے وہ لکھتے ہین کہ عمر کی آمد آمد کا شور
مجالس اصحاب رسالتمآب مین تہلکہ پڑ گیا اسلیئے کہ آپکی ہیبت اور شوکت معروف عالم تھی سب صحابہ کو
سکتہ کا عالم ہوگیا فقط امیر حمزہ شجاعانہ بولے کہ اگر نیک نیتی سے آتا ہے تو خیر ورنہ اسی کی تلوار سے اسکا سر کاٹونگا
یہ دبدبہ اور شوکت کا بیان محض لغو اور دروغ ہے اور یہ بھی بہتان عظیم ہے کہ انکے مسلمان ہونے سے اسلام
کو تقویت ہوئی بلکہ کیفیت اس کی برعکس ہے اور انکے مسلمان ہوتے ہی طرح طرح کی مصیبت مسلمانون پہ
پڑی دین کا اظہار و اعلان تو بڑی چیز ہے انکے مسلمان ہوتے ہی آنحضرت صلعم اور دیگر مومنین کو غارون
مین چھپنا پڑا تین چار برس کامل آنحضرت صلعم معہ صحابہ اور بنی ہاشم شعب ابوطالب مین مخفی رہے اور ہرگز یہ
قدرت نہ تھی کہ مسلمانون مین سے کوئی شخص باہر نکل کر کسی سے بات چیت کر سکے یا ضروریات اپنی بہم پہنچا سکے
دبدبہ اور شوکت فاروقی محض اہلسنت کی بناوٹ ہے اور فقط جہال کی زبان زد ہے ورنہ جو لوگ عالم ہین
وہ حالات تاریخی کو خوب جانتے ہین مولف کا لکھنا کہ حضرت عمر کے مسلمان ہونے سے اسلام کا اعلان و
اظہار ہوا دلیل ناواقفی مولف ہے سال ششم مین آپ مسلمان ہوئے اور آپکے مسلمان ہونے سے چند روز ہی
کے بعد مسلمانون کی یہ نوبت پہنچی کہ شعب ابوطالب مین مخفی رہنے لگے آپکے مسلمان ہونے سے پیشتر مسلمان
لوگ بلا مزاحمت مکہ مین رہتے تھے لیکن آپکے مسلمان ہوتے ہی یہ نوبت پہنچی کہ کسیکو مجال باہر نکلنے پھرنے
کی ضروریات بہم پہنچانے کی باقی نہ رہی۔ تمام کتب تواریخ اہلسنت ملاحظہ فرمائیے کہ حضرت عمر کس سال مین
مسلمان ہوئے اور کس سال مین مسلمانون پہ یہ سختی ہوئی کہ بجائے اظہار و اعلان اسلام کے خود بھی ظاہر ہونے
کی قدرت نہ رہی اور فقط حضرت ابوطالب اور حضرت حمزہ کی بدولت آپکی جان بچی مین سچ کہتا ہون کہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اگر اس شوکت و دبدبہ کا کچھ تھوڑا سا وجود بھی ہوتا تو بیشک جہاں آسمان سر پر اٹھا لیتے۔ قصۂ آپ کے
مسلمان ہونے کا فقط یہ ہے کہ آپ گھر سے بطمع قطار شتر و انعام زر نقد رسول اللہ صلعم کے قتل کے ارادے پر
تلوار حمائل کرکے نکلے اور اس خیال سے کہ شاید رسول خدا تنہا ہون اور کام بن جاوے۔ وہانتک پہنچے لیکن اول تو
راستہ مین ایک شخص بنی زہرہ نے انکو ڈرا دیا تھا اور دروازے پر پہنچکر حضرت امیر حمزہ کا یہ کلام سنا کہ اگر
بد ارادہ سے آیا ہے تو اسی کی تلوار سے اسکا سر قلم کرونگا اب کوئی چارہ انکو بجز انقیاد و اسلام کے نرہا کیونکہ
انکے مزاج مین تشخص اور غرور زیادہ تھا لوگون پر اپنی بہادری جتلایا کرتے تھے اب چونکہ گھر سے تو بارادہ
قتل پیغمبر نکلے تھے اور وہان پہنچکر جان کے لالے پڑ گئے اگر بھاگ کر ناکام واپس آتے ہین تو ہم چشمون
مین حیز اور بزدل مشہور ہوتے ہین اور اگر کچھ حوصلہ بگھارتے ہین تو ابھی سر قلم ہوتا ہے اس لئے مجبور
مسلمان ہونا پڑا اور جبکہ مسلمان ہوگئے تو اُسکے نباہ کی پیچ پڑ گئی کیونکہ ایسے مزاج کے آدمیون کی
یہی خاصیت ہوتی ہی کہ اگر جبر و اکراہ سے بھی کسی فعل کو کرین تو مارے شیخی کے اسکی ہی پیروی کرتے
ہین اور پھر مولف صاحب تحریر فرماتے ہین۔ چنانچہ اسی دن آپکی شوکت فاروقی دیکھ کر اٹھارہ ہزار کفار
داخل اسلام ہوگئے۔ یہ فقرہ تو مورخ شاہ صاحب کے مقولہ کے ہم پلہ ہے کہ دیوار قہقہہ پر سکندر ذوالقرنین
امام حسن حسین سے لڑا۔ اب اہل انصاف ذرا متوجہ ہوکر غور فرماوین کہ یہ قول مولف صاحب کا صحیح ہی
یا دروغ ہے اور اگر دروغ ہی تو کسدرجہ کا دروغ ہے۔ ظالم نے امیر حمزہ کی داستان کو مات دے دی
جھوٹ بولنے مین کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا اور سچ بھی تو ہے جھوٹ بولے تو پیٹ بھر کر بولے تمام کتب سیر
و تواریخ سنی و شیعہ کی موجود ہین کہ اُس روز ایک کافر بھی مسلمان نہین ہوا اور مولف صاحب نے اٹھارہ ہزار
کافر کا مسلمان ہونا لکھدیا جو ہجرت کے سال دہم تک بھی مسلمانون کی اتنی تعداد نہین پہنچی جسدن حضرت
نے مکہ سے مدینہ کو ہجرت کی ہے وہ دن حضرت عمر کے مسلمان ہونے سے سات برس کے بعد ہے تمام مسلمانو
کی تعداد سو سے زیادہ نہین ہوئی تھی پھر یہ اٹھارہ ہزار مسلمان کہان غائب ہوگئے تھے اگر ایسا ہی جھوٹ
بولنا مد نظر تھا تو کافرون کی جگہ جن یا شیاطین لکھدینا تھا کہ اسکی تردید بھی مشکل ہوتی کیونکہ وہ کسی کو
نظر نہین آتے ہین اور یہ بات کچھ عجائبات سے بھی نہین ہوتی بلکہ جہال کی نظر مین ایک بڑی وقعت کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بات معلوم ہوتی کہ آپکے ساتھ اٹھارہ ہزار شیاطین بھی مسلمان ہوگئے تھے۔ اہل تحقیق مولوی جہانگیرخان صاحب کے تمام اقوال کو اسی پر قیاس کرلین کہ اس کتاب کی تصنیف سے انکا مقصد فقط جہلا کے دام تزویر مین پھنسانے سے ہے کہ وہ سمجھ لیوین کہ انوار الہدےٰ کا جواب بھی ہوسکتا ہی کیونکہ انکو معاملات کی اصلیت سے تو کیا خبر ہے کہ مولویصاحب نے صحیح لکھے ہین یا محض کذب وافترا کا ہے + یہ اٹھارہ ہزار کافرون کے مسلمان ہونیکا مقولہ اس حد کو پہنچگیا ہے کہ اگر شرع کا محکمہ قائم ہو تو بہتان اور کذب اور بہتان کذب کی حد لگائی جائے اسلئے ہم تمام علماے اہل سنت سے بروے ایمان فتوے طلب کرتے ہین کہ آیا جس روز حضرت عمر مسلمان ہوئے تھے اسروز اٹھارہ ہزار کافر بھی مسلمان ہوئے تھے یا نہین اور اگر نہین ہوئے تو جہانگیر خانصاحب کذب اور افترا اور بہتان کے مرتکب ہوئے یا نہین اور بروے شرع شریف اس کذب وافترا کی کیا سزا ہے۔ اگر ظاہری درہ شرع کا خوف نہین رہا ہے تو حقیقی درہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین موجود ہے مکہ سے مدینہ کو ہجرت کرنا کوئی بڑا کام نہ تھا ابوجہل ان کا ماموں تھا اسنے امان دے رکھی تھی اور کفار سوائے ذات بابرکات جناب رسالتمآب کے اور کسی سے متعرض نہ تھے اگر آپ ایسے ہی بہادر تھے تو بروز حدیبیہ بھی وہ ہی مکہ تھا اور وہ ہی کافر تھے اور روضۃ الاحباب اور مدارج النبوۃ وغیرہ مین مندرج ہی کہ جناب رسولخدا نے حضرت عمر کو مکہ بھیجنا چاہا مگر انھون نے خوف اپنی ہلاکت کا بیان کرکے عذر کیا حضرت عثمان کو بھیجا کہ اسکا قبیلہ کثیر تھا وحی الہی کا اکثر آپ کی رائے پر نازل ہونا مصنوعی بات ہے ایسا عقیدہ رکھنے والا آدمی کافر ہوجاتا ہے خداوند تعالے کسی کی رائے کا محتاج نہین اسلئے ایسا عقیدہ جسپر اجماع تمام فرقات اہل اسلام کے فاسد اور باطل ہی شب رمضان مین بیس رکعت تراویح کا باجماعت جاری کرنا اول بدعت تھا کیونکہ امورات مذہبی مین بعد رسولخدا کے جدید بات پیدا کرنے کو بدعت اور طریقہ رسول اللہ پر چلنے کو سنت کہتے ہین اور آپنے کچھ تراویح ہی جاری نہین کی ہین بلکہ اسلام مین بہت جدید امور جاری کیے ہین مثل استنجا بکلوخ اور غسل قدم در وضو اور الصلوٰۃ خیر من النوم۔ اذان صبح مین۔ ناف پر نماز مین ہاتھ باندھنا۔ متعہ کو روکنا وغیرہ وغیرہ۔ پھر مولف صاحب تحریر فرماتے ہین کہ بموجب وصیت حضرت صدیق اکبر آپ امیر المومنین وخلیفۃ المسلمین ہوئے اول تو ہم مولف صاحب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

انکا ہی اعتراض رد کرتے ہین کہ وصیت کی رو سے تو ایک ثلث خلافت ملنی چاہیے تھی دو ثلث برابر غصب حاصل کرنا قرار پائیگا۔ علاوہ اسکے امیر المومنین کا لقب خدا و رسول کے سوا کوئی نہین دے سکتا حضرت ابوبکر کی وصیت سے وہ امیر المومنین نہین ہو سکتے تھے خلیفۃ المسلمین جو دوسرا لقب تجویز فرمایا ہے اسکا کچھ مضائقہ نہین مگر شاید مولف صاحب اسکے معنی نہین سمجھتے یہ وہی نقل ہوئی کہ جیسا کسی نے امیر الامرا کی مثال پر کسی وزیر کو وزیر الوزرا لکھدیا تھا مولف صاحب سادہ لوح آدمی ہین یہ نہ سمجھے کہ مسلمان کا نائب بہرحال ہر مسلمان سے کم درجہ پر ہوتا ہے جیسا رسول اللہ کا خلیفہ رسول اللہ سے اور میانجی کا خلیفہ میانجی سے کم درجہ پر ہوتا ہے۔ فتوحات شام و عراق کو جو انکے کارنامہ مین درج فرمایا ہے فضول ہے اگر مسلمان لوگ راہ راست سے منحرف نہوتے اور وصیت رسول اللہ صلعم کو قبول کرکے حضرت علی مرتضے کی اطاعت قبول کرتے تو شام ہی اسلام کا نشانہ نہ بنتا تمام ملک روم اور روس اور فرنگ و چین فتح ہو جاتا اور دنیا مین کفر کا نام باقی نہ رہتا خلفائے ثلثہ کی فتوحات کو فتوحات نہ سمجھو بلکہ انکی مداخلت کیوجہ سے تمام دنیا مین اسلام شائع ہونے سے رہ گیا اور اسکی بھی سخت باز پرس خداتعالے کی روبرو ہوگی پھر آپنے قصہ حضرت عمر کے صاحبزادے کے شراب پینے اور زنا کرنے کا نہایت فصاحت اور رنگینی عبارت اور طرح طرح کی تصنع اور بناوٹ سے تحریر فرمایا ہے فی الحقیقت مثنوی کا سا رنگ جمایا ہے مگر دروغگوئی اسمین بھی آپکا شعار رہا ہے مولوی صاحب آپنے جو فقط ایک عدل کی صفت ظاہر کرنیکے لئے ایسی بُری تفضیح ان بیچارونکی کی ہے یہ آپ ہی کا کام ہے۔ صاحبزادے کے جرم پر شرافت کا اظہار عدل کے اظہار سے ضروری نہ تھا اور آپنے جس طمع پر یہ قصہ لکھا ہے وہ مراد بھی آپکو حاصل نہ ہوئی۔ ابوشحمہ عبداللہ بن عمر پر حد شراب خمر لگایا جانا بوجہ معدلت نہ تھا بلکہ سخت مجبوری کیحالت مین تھا کیونکہ اس سے درگزر کرنا حضرت عمر کے اختیار سے قطعی باہر تھا اور بغیر حد جاری کئے کسی طرح مفر نہ تھا۔ دیکھئے دلون مین انکے کچھ ہی ہو مگر بظاہر جبکہ خلیفہ رسول اللہ کہلاتے ہین تو ظاہر ہے کہ وہ حضرت کیطرح نواب نہ تھے یا بادشاہ صاحب ثروت اور صاحب فوج نہ تھے کہ بوجہ داب سلطنت رعایا انکی مطیع تھی صرف خلافت کے ذریعہ سے حکمرانی کرتے تھے جسکی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بنیاد اہل زمانہ کے اعتقاد پر تھی اور وہ زمانہ ایسا تھا کہ اگر کوئی امر خلاف شرع اُنسے سرزد ہووی
تو لوگ بداعتقاد خلع خلافت کر دین اسلئے حضرت عمر حد جاری کرنے مین قطعاً مجبور تھے اور وجہ
مجبوری کی زیادہ تر یہ تھی کہ وہ عورت جسسے آپنے زنا کیا تھا حضرت عمر کے پاس مسجد کے اندر ایسے
وقت مین آئی کہ صدہا مسلمانون کا مجمع تھا پس جبکہ صدہا مسلمانون کی روبرو یہ راز فاش ہوا تو
حضرت عمر کسطرح درگزر کر سکتے تھے مجبور حد زنا مارنا پڑا۔ ابو شحمہ کی نیک بختی اور حضرت عمر کی عدالت اسوقت
قابل تسلیم ہو سکتی تھی کہ جسروز آپ زنا کر کے تشریف لائے تھے عذاب جہنم سے بچنے کیلئے اجرا حدود الٰہی
چاہتے اور حضرت عمر بلا افشا ہونے راز کے صاحبزادے پر حد جاری فرماتے ابو شحمہ کی مسلمانی اور اتقا
وخلیفہ زادگی سے یہ امر نہایت بعید تھا کہ زنا کرنے اور شراب پینے کے بعد خود درخواست اجرا حد کی
نہین کی اور یہانتک اس راز کو مخفی رکھا کہ فعل حرام سے حرامزادہ بھی پیدا ہو گیا اور خبر گیری نان و نفقہ کی
نکی تب اس عورت نے مجبور ہو کر انکے والد سے شکایت کی مولف صاحب نے اُس ولد الزنا کا کچھ حال
نہین لکھا کہ بعد اجراے حد وہ لڑکا کس کی امانت مین سپرد ہوا اور پرورش و نان و نفقہ کا اُسکے
کیا بند و بست ہوا وہ پسر عورت کو ہی دیدیا یا جدامجد نے پرورش کیا۔ ہم کو مولف صاحب کی
تحریر سے نہایت وجہ شبہ اس امر کا ہوتا ہے کہ ابتدا ً حضرت عمر اور انکے گھر والون پر ابو شحمہ کا یہ راز
کھل گیا تھا مگر بوجہ رعایت فرزندی اسوقت حد جاری نہین کی اور اس راز کو پوشیدہ کر لیا کیونکہ
مولف صاحب تحریر فرماتے ہین کہ جب عورت سے زنا کیا تو اس سے معذرت کر کے گھر گئے رات بھر نہ
سوئے اپنی حرکت ناقص پر کثرت سے روئے درگاہ مجیب الدعوات مین توبہ استغفار کرتے رہے دل افسردہ سے
آہ سرد بھرتے رہے اب اہل انصاف غور کرین کہ یہ حالات اگر انکے گھر والون پر ظاہر نہین ہوئے تھے تو
مولوی جہانگیر خان کی زبان پر کسطرح آئے مولویصاحب کی نسبت دروغگوئی کا تو گمان نہین
ہو سکتا کہ انہون نے براہ خوشامد یہ باتین کذب و افترا سے درج کتاب کی ہین ضرور کسی تاریخ کی کتاب سے
لکھا ہوگا اور جبتک کہ ابو شحمہ کے ان افعال و حرکات کا گھر والون کو علم نہوا ہوگا تو کتابون مین درج
ہونے کی نوبت کیونکر پہنچتی بعد اسکے مولف صاحب نے حضرت عمر کی سخاوت کے ثبوت مین لکھا ہی کہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت شہربانو دختر کسریٰ کو مع زیور امام حسین علیہ السلام کو دیدیا یہ سب پڑھکر مولف صاحب کی دانائی ہے ہر شخص جانتا ہے کہ اپنا ذاتی مال دینے کو سخاوت کہتے ہین حلوائی کی دکان پر دادا جی کی فاتحہ نہین لگتی اگر حضرت عمر اپنے گھر سے دیتے تو البتہ سخاوت تھی اور مال غنیمت جو جہاد مین آیا آسکی خمس یعنی پانچوین حصہ کے مالک امام حسین علیہ السلام تھے اگر حساب غنیمت فارس کا کیا جاوے تو سو حصون مین سے بھی ایک حصہ نہین ماسوائے اسکے حضرت شہربانو دختر بادشاہ تھین انکے لینے کی قابلیت سوائے شہزادون کے اور کون رکھ سکتا تھا البتہ مع زیور کے دیدینا احسان کی بات ہے ورنہ مولف صاحب کی مرضی تو یہ تھی کہ جسوقت حضرت شہربانو کو امام حسین علیہ السلام کے سپرد کیا تو حضرت عمر کو واجب تھا کہ اور کچھ نہین تو زیور تو ضرور اتار لیتے + پھر جو آپنے قصہ شادی ام کلثوم کا درج دیا ہے اور نہین پہچانا کہ یہ ام کلثوم بنت ابوبکر اور ہمشیرہ محمد بن ابوبکر ربیبہ حضرت علی مرتضےٰ ہے اور اگر بطور محال بنت فاطمہ بھی فرض کریجاوے تو کچھ مفید مدعا نہین بیاہ شادی بھائی برادری ہی مین ہوتے ہین شرع مین فقط مشرکون سے رشتہ قرابت کرنیکی ممانعت ہے سو کسی شیعہ کا یہ عقیدہ نہین کہ حضرت عمر مشرک تھے اور جبکہ رسولخدا صلعم نے اپنی دو دختران کی شادی ابو العاص و پسر ابولہب سے بحالت شرک و کفر انکے کردی اور فقط قوم اور کفو کا لحاظ کیا ایسا ہی حضرت عثمان سے دو دختران کی شادی کی۔ اگر ہم قول مولف کو صحیح بھی مان لین تو کیا مطلب برآری ہوسکتی ہے۔ پھر مولف صاحب نے ایک قول نقل کیا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ ہما امامان عادلان قاسطان کانا علی الحق وماتا علیہ فعلیہما رحم اللہ یوم القیامۃ۔ اول تو آجتک کبھی خود شیخین نے دعوے امامت کیا نہ کسی اہلسنت نے انکو امام کہا اور یہ امر ہم چندبار ظاہر کر چکے ہین کہ بعض مواقع پر دشمن لوگ بطور مخبری حضرات آئمہ اہلبیت کے پاس آکر خلفا کے بارے مین سوال کیا کرتے تھے اور بجواب انکے تقیۃً دفع الوقتی کے لئے ایسے الفاظ فرمادیا کرتے تھے کہ دشمن خوش ہوجاوین اور باطن مین معنی دوسرے ہون ورنہ ہزارہا روایات مخالف شیخین آئمہ علیہم السلام سے مروی ہین عادلان کے معنی عدول حکمی کرنیوالون کے ہین قاسطان۔ دغا کرنیوالون اور بیعت توڑنیوالون اور سرکشون نافرمانبردار کو کہتے ہین جیساکہ فرمایا تھا رسولخدا صلعم نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت علیؑ سے کہ میرے بعد تم سے ناکثین اور قاسطین اور مارقین لڑینگے پھر ان الفاظ مین کیا خوبی نکلی اور آخر مین یہ فرمانا کہ خدا انپر رحم کرے دلیل اسی بات کی ہے کہ انپر بہت بڑا مواخذہ ہے اور اسی لیے مولف نے ترجمہ مین خیانت کی ہے کہ رحم کی جگہ رحمت لکھی ہے تاکہ جاہلون کو اصلی حال منکشف نہو جائے۔ کیونکہ اردو بول چال مین مابین رحم و رحمت بہت فرق ہے بعد اسکے مولف نے حال حضرت عثمان کا تحریر فرمایا ہے اور بہت کچھ ہذیان بکا ہے انکی تردید کی ہمکو حاجت نہین ہے مومنین پاک طینت پیر حال پوشیدہ نہین۔ بعد اسکے کچھ حالات تاریخی حضرت علی مرتضےٰ و آئمہ اہلبیت کے درج کیے ہین جنکی مولف کو کوئی حاجت نہ تھی نہ ہم کو اسبارے مین لکھنے کی کچھ ضرورت ہے مگر جن مقامات پر رگ غصب اور عدم واقفیت نے حرکت کی ہے اور بوجہ عناد قلبی کہ مولف کو خاندان رسالت سے ہے امر حق کو پوشیدہ رکھ کر دانستہ خلاف کہا ہے یا جسجگہ بوجہ کم علمی اور قصور عقل بمقتضائے عصبیت مولف نے خطا کی ہے اسکو ہم ظاہر کرتے ہین۔ مولف نے براہ خیانت احوال جناب علی مرتضےٰ مین یہ لکھا ہے کہ آپ بعد قتل عثمان امیر المومنین ہوئے حالانکہ آپ حین حیات رسولخدا صلعم مین بھی امیر المومنین تھے جیسا کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ۔ اوحی الی فی علی ثلث انہ سید المومنین و امام المتقین و قائد الغر المحجلین۔ اور اسناد اس حدیث کی پیشتر ہم لکھ چکے ہین حضرت علی کو یہ خطاب خدا و رسول کا دیا ہوا ہے اصحاب ثلثہ مین سے کسی کو یہ لقب حاصل نہین ہوا اگر خود اپنا نام رکھ لیا تو نام کی چوری نام کا غصب ہے اسلیے خلفای ثلثہ اپنا نام امیر المومنین رکھنے سے سخت گنہگار ہوئے اور جو شخص اصحاب ثلثہ کو امیر المومنین کہے گا۔ وہ بھی گنہگار ہوگا اور اگر کسیکو غیرت دامنگیر ہو تو کتب اہل سنت و جماعت سے یہ بات ثابت کردے کہ اصحاب ثلثہ مین سے کسی کو رسولخدا نے یہ لقب عطا فرمایا ہے اور اگر کوئی ثابت نکرسکے اور غیرت رکھتا ہو تو خود اصحاب ثلثہ کو اس لقب سے نہ پکارے۔ دوسرا کذب مولف کا یہ ہے کہ عمل خلافت آپکا مطابق امر خلافت خلفائے ثلثہ کے تھا نعوذ باللہ من ذالک یہ صریح بہتان ہے ان کا عمل خلافت برحق تھا افسوس یہ ہے کہ مولف اپنی تواریخ سے بھی واقف نہین ہے نہین جانتا کہ بوقت تعین خلافت ثالثہ حضرت علی نے عمل درآمد شیخین پر عمل کرنے سے قطعی انکار کیا اور حضرت عثمان نے بطمع خلافت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تقلید شیخین کا اقرار کیا۔ تواریخ میں ملاحظہ کیجیے کہ عمال خائن جو زمانہ خلافت اصحاب ثلثہ میں مقرر ہوگئے تھے اول روز خلافت میں آپ نے انکی معزولی کا حکم دیا ہر چند کہ بعض اہل الرائے نے عرض کی کہ اسوقت انکا معزول کرنا مصلحت کے خلاف ہی چند روز توقف کیجیے لیکن آپ نے مطلق پروانہ کی اور فرمایا کہ جو کچھ ظلم و ستم ان عمال خائن سے سرزد ہوتا ہے اسکی جواب ہی کا میں متحمل نہیں ہو سکتا اس سے ظاہر ہے کہ خلفائے ثلثہ نے دانستہ عمال خائن اور فساق کو حاکم کیا تھا پھر آپ ایسے ذکر میں بیان کرتے ہیں

قولہ۔ ایسے بے قصد و رضائے فریقین کے باہم حضرت طلحہ و حضرت زبیر و حضرت ام المومنین کہ جنکی تعریف بفضل الٰہی سورہ نور سے ظاہر ہے اتفاقاً لڑائی ہوئی جب امر حق ثابت ہوا پھر باہم اہل صفا کی صفائی ہوئی۔ **اقول**۔ یہ بیان مولف کا محض دروغ اور بوجہ ناواقفیت علم تاریخ کے ہی یا قصداً آپ نے اپنے ہم مشربوں کو گمراہ کرنے کے لئے دہوکہ دیا ہے جس جنگ کو آپ بے قصد لکھتے ہیں یہ وہ جنگ ہی جسمیں مدینہ منورہ سے مخالفان حیدر کرار منصوبہ مخالفت اور بغاوت کا کرکے بیعت مرتضوی توڑ کر خفیہ بہانہ حج بیت اللہ نکلے اور مکہ سے بمعیت ام المومنین عائشہ وبدمعاشان اور اوباشان کا مجمع جمع کرکے بصرہ پہنچے اور پچاس ہزار آدمی کے قریب فراہم کرکے علم بغاوت بلند کیا ام المومنین نے امیر المومنین بننا چاہا اور اپنے ہمراہ میں عبداللہ بن زبیر اپنے بھانجے کو خلیفہ بنانے کی کوشش کی یہ خبر سنکر جناب حیدر کرار مدینہ سے بمعیت دو سو پچاس آدمی کی واسطے سرکوبی فرقہ ناکثین کے تشریف لیگئے طلحہ و زبیر اور بہت سے اوباش اس جہاد میں مارے گئے حضرت عائشہ گرفتار ہوکر مدینہ بھیجی گئیں اس جنگ کو کون احمق اتفاقی کہہ سکتا ہے اور خلیفہ برحق کی بیعت توڑنے والوں باغیوں کو کون بیوقوف اہل صفا کہہ سکتا ہے خصوصاً اُس حالت میں کہ جناب رسولخدا صلعم نے خاص اس گروہ باغی کی تعریف میں یہ فرمایا کہ ملعون ہے وہ گروہ کہ جسکی سردار عورت ہو وقوع جنگ سے چند ماہ پیشتر منصوبہ بغاوت کرنا بیعت توڑنا حج کا بہانہ کرنا مکہ معظمہ سے مدینہ کو واپس آنا بلکہ بارادہ تسخیر ملک و فراہمی فوج بصرے کو جانا اور خلیفہ برحق پر خروج کرنا اگر اتفاقی امر ہے تو نمرود کا خدا پر حملہ کرنا فرعون کا دعوے خدائی کرنا شیطان کا آدم کو سجدہ نہ کرنا سب اتفاقی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

امور ہو جاوینگے۔ ان مخالفین کے مخالف ہونیمین کسی مومن کو شک نہین ہو سکتا۔ البتہ جسکو شک ہو وہی منافق ہے کیونکہ جو شخص حضرت علی کے ہاتھ سے قتل ہوا اور جسنے حضرت علی پر خروج کیا اور جو حضرت علی سے لڑا اور جسنے حضرت سے بغض رکھا وہ منافق بلکہ کافر ہے کیونکہ فرمایا رسول خدا نے۔ انا حارب لمن حاربہم یعنی لڑنے والا ہون اس شخص سے جو حضرت علی سے و حسنین علیہم السلام سے لڑے پس جبکہ یہ امر مسلم ہے کہ حضرت علی مرتضےٰ اور محمد مصطفےٰ سے لڑنا یکسان ہے تو ابو جہل وغیرہ ملعونان مین اور اہل جمل مین کیا فرق ہے۔ اس حدیث سے کفر مخالفین ثابت ہے پھر یہ بھی ثابت ہے کہ اس گروہ باغی کی سردار عورت تھی اور جس گروہ کی سردار عورت ہو وہ گروہ بشہادت حدیث نبوی ملعون ہے اور چونکہ جنگ و جدال بغیر بغض و عناد وقوع مین نہین آیا جبکہ طلحہ و زبیر کو حضرت مرتضےٰ علیہ السلام کیطرف سے خصومت پیدا ہوئی تب وہ مکہ پہنچے اور مجمع اوباشان فراہم کرکے داخل بصرہ ہوے اور نسبت بغض مرتضوی صاف حدیث شریف وارد ہے لا یبغضہ الا منافق یعنی علی سے سوائے منافق کے اور کوئی بغض نہین رکھتا۔ امر حق ثابت ہونے پر خاتمہ جنگ نہین ہوا بلکہ سرغنہ باغیان کے مارے جانے و گرفتار ہونے پر ہوا ہے پھر اس اتفاقی جنگ کے بعد ایک اجتہادی جنگ قرار دیگئی ہے۔ **قولہ**۔ اسیطرح سے آپکو نسبت خطار اجتہادی کے حضرت معاویہ سے مقابلہ ہوا جانین کہ باہم مسلمانون کے مقابلہ ہوا۔ **اقول** خطار اجتہادی ایک مرتبہ ہوتی ہے عقلار زمانہ تیسری خطا کو اور ہی خطا بولتے ہین اسی پر قیاس کر لیجیے اس شخص کو جس نے ہفتاد و دو بار خطا کی ہے اگر معاویہ بحیلۂ خطار اجتہادی دار و گیر قیامت سے بچ جاوے تو مجملاً آل ابو سفیان سمجھ لو کہ شیطان بھی یہی نظیر پیش کر کے بری ہو جائیگا مولانا شاہ عبد العزیز صاحب نے تو معاویہ کو خاطی و باغی لکھا ہے اور یہ بھی شاہ صاحب نے اسکی رعایت کی ہے مگر ہمارے مخاطب صاحب تو بالکل ہی حق سے گذر گئے +

حالات جناب امام حسن مجتبیٰ علیہ الصلواۃ والسلام مین مؤلف لکھتا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قولہ۔ جب خبر شہادت حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور بیعت لینے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو پہنچی ناگاہ حضرت معاویہ نے بمقتضائے بشریت طالب جاہ و مناصب دنیاوی کے ہو کر خلیفہ وقت پر لشکر کشی کی **اقول**۔ اے ہوش باختہ تھوڑی دیر تو اپنے کذب و افترا کو نباہا ہوتا کیا یہ مقولہ بہت ہی صحیح ہے کہ دروغگو را حافظہ نہ باشد ابھی تو حضرت علی کے مقابلہ مین معاویہ کی خطائے اجتہادی تھی اور اب خبر شہادت سنتے ہی وہ خطائے اجتہادی بدل بحرص یعنی طلب جاہ دنیا ہو گئی اب ہم آپ ہی سے انصاف چاہتے ہین کہ جو شخص بقول آپکے بغرض حصول جاہ و مناصب دنیا خلیفہ برحق پر لشکر کشی کرے پھر بھی مسلمان رہا خدا کی پناہ ایسے عقیدے پر کہ خود ہی کہتے جاوین کہ طلب جاہ دنیا مین خلیفہ برحق پر لشکر کشی کی اور خود ہی انکو حضرت اور رضی اللہ عنہ لکھتے ہین بایں موقعہ پر غلامان آل ابو سفیان ایک جھوٹی حدیث وضع کرتے ہین جیسے کہ مولف صاحب نے بھی لکھی ہے **قولہ**۔ معاویہ نے بوقت شروع جنگ دو آدمی خدمت حضرت حسن مین روانہ کرکے عرض کی کہ اب زمانہ خلافت باطنی کا بموجب اس حدیث شریف کے منقضی ہوا الخلافۃ ثلثون عاما ثم یکون بعد ذالک الملک **ترجمہ** خلافت کا زمانہ تیس برس کا ہے پھر ہوگا بعد اسکے ملک **اقول**۔ پناہ خدا کی اس بدعقیدتی سے کہ معاویہ کو تو علم حدیث ہوا اور رسول اللہ صلعم کے پارہ جگر کو ایسی حدیث کی خبر نہو کہ جسکا خاص انہین کی ذات سے تعلق ہو۔ یہ تو سمجھو کہ اگر یہ حدیث نبوی ہوتی تو اسکے عامل صرف امام حسن علیہ السلام ہی ہوتے انکو لشکر جمع کرنے کی کیا ضرورت تھی خود ترک کر دیتے اپنے لشکریونکی بیوفائی اور عدم تصرف کا بہانہ کیا ضرورت تھا اور معاویہ کو احادیث نبوی سے کیا علاقہ تھا۔ محققین علمائے اہلسنت معاویہ اور اسکے باپ ابوسفیان کو مولفۃ القلوب مسلمانون مین شامل کرتے ہین کہ یہ لوگ بعد فتح مکہ محض دباؤ سے مسلمان ہوئے تھے دل مین بدستور کافر تھے جیسا کہ محقق دہلوی نے مدارج مین لکھا ہے۔ جو لوگ بعد فتح مکہ مسلمان ہوئے ہین انکو صحابی نہین کہا جاتا اسی لئے محقق دہلوی نے مدارج مین لکھا ہے کہ معاویہ کی فضیلت مین کوئی حدیث وارد نہین ہے اور بحسب عقیدہ اہلسنت فضیلت ہر صحابی کی مسلم ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اسلئے معاویہ داخل اصحاب نہین ہے اور محدثان اہلسنت نے جو تعریف صحابی کی یہ لکھی ہے کہ ہر مسلمان جسنے رسولخدا کو ایک لحظہ بھی دیکھا ہے صحابی ہے اس قول کے بموجب اسلام معاویہ کا متحقق نہین ہوتا اور ثابت ہوتا ہے کہ بعد فتح مکہ جو قریش اور اعدار رسول مین سے بخوف ہلاکت مطیع ہوگئے تھے وہ فقط بمعنی فرمانبرداری کے مسلم کہلائے ہین ہمکو بڑی تلاش کے بعد ایک روایت معاویہ کے حال مین دستیاب ہوئی ہے اور جسکی تحریر سے دستیاب ہوئی ہے وہ بالکل ہم پلہ بلکہ ہم اسم وکلمہ بکلمہ ہمارے مخاطب کے ہین جیسے مخاطب صاحب اپنے آپ کو افغان کہتے ہین اسی طرح وہ بھی دعویدار افغانیت ہین اور علم وفضل مین بھی درجہ ایک ہی معلوم ہوتا ہے نام انکا امنت خان ڈاکٹر ہے انہون نے ایک سالہ بجلول امنت خان جاری کیا ہے اور بجائے جاب و فضول کے طعام اور لقمہ رکھے ہین انہون نے ایک حدیث اور ایک روایت معاویہ کی شان مین لکھی ہے یعنی فرمایا ہے رسول خدا نے۔ انا مدینۃ العلم وعلی بابہا ومعاویہ حلقتہا یعنی مین شہر علم کا ہون اور علی اسکا دروازہ اور معاویہ اسکا حلقہ ہے۔ ذرا اہل انصاف ان متعصبون کی مذہبی مداخلت بیجا کو ملاحظہ فرماوین کہ اگر احکام شرع جاری ہون تو اس افترا مین کتنے درے مارے جاوین کوئی ان فاضل سے پوچھے کہ صاحب آپنے اس حدیث کو کس کتاب مین دیکھا ہے اصلیت اسکی فقط یہ ہے کہ کسی شخص ایماندار نے حدیث انا مدینۃ العلم وعلی بابہا مین بحسب عادت گروہ خود اصحاب ثلثہ کو بطور تحریف اسطرح شامل کیا تھا کہ انا مدینۃ العلم وابوبکر حیطانہا وعمر جدرانہا وعثمان سقفہا وعلی بابہا۔ جسکا ترجمہ یہ ہوا کہ مین شہر علم کا ہون اور ابوبکر احاطہ اسکا ہے اور عمر دیوارین اسکی ہین اور عثمان چھت اسکی ہین اور علی اس کا دروازہ ہین جب کسی ظریف کے کان مین یہ حدیث مصنوعی پہنچی تو اسنے دیوارین اور چھت دیکھکر کہا کہ شہر کی تعریف سے تو خارج ہوگیا امکان ایک کوٹھا بنگیا لیکن واضع اسکا پرنالہ لگانا بھول گیا مبادا موسم برسات مین کوٹھا گرجاوے اسلئے لازم تھا کہ واضع اسکے آگے یہ بھی لکھدیتا کہ المعاویہ میزابہا یعنی معاویہ اسکا پرنالہ ہے خانصاحب بھی کہین سُن بھاگے تھے اصحاب ثلثہ کو تو بھول گئے معاویہ یاد رہگیا اور حیطان وجدار کی جگہ حلقہ یاد رہا۔ پھر ڈاکٹر صاحب دوسری روایت لکھتے ہین منقول ہے کہ ایکدن

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آنحضرت صلعم گھوڑے پر سوار تھے حضرت معاویہ آپکی رکاب پکڑے ساتھ پیدل جاتے تھے تو آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ میرے پاس سے دور ہو کہ تیری پشت سے خون کی بو آتی ہے خدا تعالے اُسپر لعنت کرے جو تیری پشت مین ہے اگرچہ منکران لعنت بر یزید و مقبلان فضائل معاویہ کیلئے تو خانصاحب نے نص صریح درج فرما دی ہے لیکن مقصد اس روایت سے معاویہ کی فضیلت ثابت کرنا ہے اسطرح پر کہ معاویہ نے اس رمز کو سمجھ کر جورو کو بھی طلاق دیدی اور عورت کے پاس جانیکی قسم کھالی مگر ایک عرصہ کے بعد کسی مرض کے باعث عورت سے بطور حرام دخول کیا جس سے یزید پیدا ہوا - اور طرفہ یہ ہے کہ اسی رسالہ مین خانصاحب ایک قصہ یزید کی ہمشیرہ کا بھی درج فرماتے ہین کہ جس سے خود یہ قول ہی باطل ہو گیا اور درحقیقت معاویہ کے مسلمان ہونے سے پہلے یزید پیدا ہو چکا تھا پھر ڈاکٹر صاحب تفضیل معاویہ اور اثبات حلم مین فرماتے ہین کہ ایک شخص نے امیر معاویہ سے آکر سوال کیا کہ اے امیر خدا تعالے نے تیری والدہ کو صاحب جمال بنایا ہے تو آپنے کہا کہ خدا تعالیٰ کا شکر ہے اسنے کہا کہ وہ نہایت فراخ چشم ہے آپ نے کہا الحمدللہ اسنے کہا چوتڑ نہایت خوشنما ہے کہا خدا تعالے نے وعدہ کیا ہے وہ شخص اسی طرح تمام اعضا نہانی و مستورہ کی تعریف کرتا تھا اور معاویہ نے یہ جوابدیا کہ جو کچھ ہو خدا تعالے نے ہی اُسے بنایا ہے پھر اسنے کہا کہ مجھے اپنے نکاح مین قبول کرینگی خانصاحب نے اس قصہ بے غیرتی کو داخل فضائل معاویہ درج کیا ہے اگرچہ ہم ایسے فضائل کی رد و قدح نہین کرتے چشم ما روشن و دل ما شاد لیکن مقصد ہمارا اس امر کے ظاہر کرنے سے ہے کہ بعضے لوگ بناوٹ تو کرتے ہین اثبات فضیلت کیلئے اور اس سے پوری مذمت اور ہجو ثابت ہوجاتی ہے اگرچہ ہندہ مادر معاویہ ایک بہت بڑی بیحیا عورت تھی تمام کتب تواریخ سے ثابت ہے کہ حبشی غلام سے ایفاء وعدہ پر حضرت امیر حمزہ کو شہید کرایا تھا مگر کجا امارت معاویہ اور کجا ہند جگر خوار اس زمانہ تک کہان زندہ ہوگی اور اگر زندہ بھی ہوگی تو وہ حسن و جمال کہان ہوگا منجملہ بے تعداد فضائل حضرت معاویہ کے یہ ہے کہ خود اہلبیت نبوی پر سب کرتا تھا اور دیگر لوگون سے طمع دیکر با وجود الکرہ سب کرایا تھا کہ روایات معتبرہ اہل سنت سے ثابت ہے حضرت علی مرتضے سے بہتر لڑائیان لڑنا تو مولف صاحب خطاء اجتہادی قرار دیتے ہین اور حضرت امام حسن کو زہر دلا کر شہید کرنا مولف کے نزدیک کچھ گناہ نہین ہے تو ام المومنین عائشہ کو کھتہ مین ڈالکر چُننے سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سمجھونکدینا تو البتہ بڑی فضیلت ہوگی۔ مؤلف صاحب یہ کہتے ہین کہ صلحنامہ مین حضرت امام حسنؑ نے
معاویہ کو بھی یہ شرط لکھدی تھی کہ بعد اپنے امیر حکومت کو مسلمانون کی رائے پر چھوڑنا مگر امیر صاحب نے
برخلاف اسکے اپنے پسر ملعون فاسق وفاجر کو اپنا ولی عہد مقرر کیا اور جبراً مسلمانون سے اُس نطفہ حرام کی
بیعت لے لی معلوم نہین کہ یہ خطا کس قسم کی تھی۔ مؤلف سادہ لوح نے یہ بھی درج کیا ہے کہ شیعیان
اہلبیت حضرت امام حسن علیہ السلام سے سوء اعتقادی رکھتے ہین اور ثبوت اسکا یہ ہے کہ اہتمام عشرہ محرم کا
شیعہ لوگ بڑے ساز وسامان سے کرتے ہین اور نذر ونیاز بجالاتے ہین تعزیہ بناتے ہین نوحہ ومرثیہ
پڑھتے ہین اور امام علیہ السلام کیلئے کچھ نہین کرتے یہ مولف کی بیوقوفی کی دلیل ہے شیعون کے نزدیک
تو دونو صاحبزادے دو نو آنکھ کی پتلی ہین بلکہ ہر چہاردہ معصوم سے یکسان عقیدت رکھتے ہین اہلسنت کے
علما کیطرح نہین ہین کہ اگر باپ نے عقیدت سے یا سہواً نام انکا علی یا حسنین سے رکھدیا تھا تو وہ جوان
ہوکر علم وفضل حاصل کرکے اپنے نام کو بدل ڈالتے ہین شیعہ لوگ عشرہ محرم مین بھی برابر نذر ونیاز
فاتحہ درود مین چہاردہ معصوم کو شامل کرتے ہین مجالس مین جاکر دیکھو کہ درجہ بدرجہ پنجتن پاک
کی شہادت بیان کیجاتی ہے اول وفات سرور کائنات کا حال دوسری مجلس مین جناب خاتون جنت
کی وفات تیسری مجلس مین حضرت اسد اللہ غالب کی اور چوتھی مجلس مین حضرت حسن مجتبیٰ کی شہادت
بیان کیجاتی ہے اسکے بعد جناب امام حسین علیہ السلام اور دیگر شہدائے کربلا کا حال بیان کیا جاتا ہے زیارت
عاشورا مین جناب امام حسن مجتبیٰ کی زیارت بھی پڑھی جاتی ہے نہ کہ بزرگان وہابیہ کہ مرگئے مردود نہ
فاتحہ نہ درود بخیلی کو بدلکر شرع کے پردے مین لاکر سیوم چہلم کو فاتحہ تک ندین یا علاوہ وہابیون کے
اور لوگ کہ پیران پیر کی تو ہر مہینہ گیارھوین کرین فقیرون کی وفات کے دن کو گن گن کر عرس روشنی
کرین ڈھولک بجا بجا کر ناچ ناچ کر پیر کی روح کو خوش کرین اور اصحاب ثلثہ بیچارے منہ تکتے رہین
کروڑون پیروی کرنیوالے لاکھون ناخلف مرید کہ زبانی لپ لپ کرنیکو موجود باتون مین زبان سے
پسینہ کیجگہ خون گراوین لیکن کسی کمبخت مین اتنی ہمت نہین کہ سال بھر مین ایکمرتبہ تو سوا پیسہ کی
ریوڑی یا بتاسہ پر انکی فاتحہ دلوائے لاکھون ناخلف مرید ایسے ہین کہ انکو یہ بھی معلوم نہین کہ انہون نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کسدن اور کس تاریخ مین وفات پائی تھی اور طرّہ یہ ہے کہ خلیفہ چہارم اور انکی اولاد تک کی فاتحہ دلوائی
او تینون خلیفہ کی بات تک نہ پوچھین۔ واقعی یہ حال ہے کہ جن بزرگون پر خدا کا فضل ہوتا ہے ان پر
دوست اور دشمن سے درود اور سلام اور فاتحہ اور کلام پہنچوا تا ہے اور جو لوگ فضل ایزدی سے محروم
ہوتے ہین انکے دوستون کی بھی مجال نہین کہ سال بھر مین ایک دفعہ انکی فاتحہ دے سکے سچ یہ ہے کہ
خدا جسے کو بھرتا ہے جسکے لئے طرح طرح کے ثواب اور رحمتین اور افضال خدا کیطرف سے ہین انکو اہل
دنیا بھی درود اور صلوٰۃ اور فاتحہ اور ایثار طعام نذر و نیاز وغیرہ کے ثواب پہنچاتے ہین اور جن کی
تقدیر مین یہ ثواب نہین ہے گو کروڑون معتقد ہون تو کیا۔ شعر۔ تہیدستان قسمت راچہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیوان تشنہ مے آرد سکندر را۔ مولف صاحب نے ذکر امام حسین علیہ السلام مین قصہ بیعت
یزید کا لکھا ہے کہ معاویہ نے مروان کو لکھا کہ موجب طریقہ خلفائے اربعہ یزید کی بیعت لوگون سے لے جس پر
عبد الرحمٰن بن ابوبکر صدیق نے کھڑے ہو کر کہا کہ یہ طریقہ بیعت خلافت کا نہین ہے اگر خلفائے اربعہ
چاہتے تو اپنی زندگی مین اولاد کو خلیفہ کر جاتے پس لازم ہے کہ موجب طریقہ خلافت کے عمل کرنا چاہئے نہ
کہ بطریق بادشاہان عجم و قیاصرہ روم کے اس تحریر سے مولف صاحب نے خود ہی اس حدیث کو موضوع ثابت
کر دیا جو پیشتر مدت خلافت کے بارے مین لکھ چکے تھے کہ خلافت تیس برس تک ہے پھر بادشاہت ہے
اگر یہ حدیث سچی ہوتی تو عبد الرحمٰن ہرگز ایسا بیان نہ کرتے اور مروان بھی ساکت ہو جاتا اور اہل مدینہ
بھی قول عبد الرحمٰن پر شک نہ کرتے انکو سیدھا جواب تھا کہ اب خلافت نہین رہی بلکہ بادشاہت ہے
پھر تم کیون معترض ہوتے ہو اسلئے صاف ظاہر ہے کہ زمانہ مابعد مین یہ حدیث وضع ہوئی اور پہلے
کسی تجربہ کار سنی کا قول تھا کہ تیس برس تک خلافت اچھی قائم رہی اور بعد ازان ظالمانہ سلطنت
ہو گئی رفتہ رفتہ یار لوگون نے اسکو حدیث بنا لیا ورنہ جبکہ بقول اہل سنت و جماعت رسول اللہ نے
کبھی خلافت اور خلیفون کا ذکر ہی نہین کیا تو مدت کا ذکر کیون کرتے مولف نے بعد ذکر امام حسین
علیہ السلام آداب محرم بیان کیا ہے اور اپنے ہم عقیدت لوگون کو مرثیہ سننے زیارت پڑھنے نذر حسین سبیل
لگانے رونے غم کرنے سے منع کیا ہے اور سچ بھی تو ہے ابوسفیانیون کو کیون غم کرنا چاہیے اگر نواسہ شہید

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوا ہے تو محمد کا۔ سفیانیون کے صاحبزادے یزید کو شیطان نے فتح دی تھی خلافت کی بنیاد مستحکم ہوئی ہی
ان سے جہانتک ہوسکے خوشی کرین وہ محمدیون کے طریق کیون برتتے ہین۔ اصل یہ ہے کہ مولف
صاحب نے اپنے گروہ پر نادانستگی اور عدم واقفیت سے اعتراض کر دیا ہے ورنہ سفیانی گروہ
تاشہ ڈھول بجانا اکھاڑہ لگانا پھری کا جمانا نیزہ ہلانا اپنے بزرگان کی خوشی عاشورہ کی نقل کرتے
ہین اور جب محمدیون کو مغموم ماتمی لباس پہنے ہوئے دیکھتے ہین تو انکے مقابلہ پر خوشی کرتے
ہین عیدین کی مانند لباس بدلتے ہین عورتین انکی سولہ سنگار بارہ ابھرن کرکے سیر کو نکلتی ہین
سبز و سیاہ لباس وہ کیون پہننے لگین غم حسین سے انکو کیا سروکار۔ یزید کی فتح کی مبارکباد دیتی
ہین اسلئے مولف صاحب کو مطمئن ہونا چاہئے کہ اہلسنت جو کچھ عمل بروز عاشورا کرتے ہین
وہ سب یزید و شمر کی محبت سے کرتے ہین۔ مولف صاحب بذکر امام جعفر صادق علیہ السلام اس
امر کو قبول کرتے ہین کہ ابوحنیفہ وغیرہ علمائے اہلسنت آپکے شاگرد تھے افسوس ایسی عقل پر کہ
استاد کی تقلید کو چھوڑ کر شاگردون کے مقلد بنے ہین آل رسول کو جنکی تقلید بشہادت حدیث ثقلین
فرض ہی ترک کرکے کا بالنسل غیر قوم کی تقلید اختیار کی ہین کیون صاحب جبکہ آئمہ اہلبیت آپکے
نزدیک بھی نہایت درجہ عالم فاضل اور بزرگ تھے اور امام بھی کہلاتے تھے تو کیا وجہ ہی کہ انکی تقلید
نہ کیجاوے سوائے سادات عظام اور بعض قبائل انصار جو اکثر مسلمانون نے بہ موجودگی آئمہ اہلبیت
کسی نے ابوحنیفہ کی تقلید کی اور کسی نے ان سے مخالف ہوکر شافعی کی پیروی کی اور کسی نے مالک کو
اپنا امام بنایا اور کسی نے احمد بن حنبل کو پیشوا کیا تو اسکی کیا وجہ ہے کہ تم مین سے کوئی جعفری نہوا
آئمہ اہلبیت کیطرف متوجہ ہوا فقط سادات اور انکے مخلصین شیعہ ہی کیون انکے معتقد رہے اگر آئمہ
اہلبیت کے فضل و کرامت کے تم معتقد ہوتے تو میر حرف گیری کا موقعہ نہ تھا لیکن اسکے کیا معنی کہ انکی
فضل و کرامت اور علم و تقوی کے قائل ہو اور پھر موجودگی انکے غیرونکی تقلید کرو آئمہ علیہم السلام مین
تمہارے عقیدہ کے برخلاف فقط اتنی ہی بات تھی کہ وہ اصحاب ثلثہ کو برا کہتے تھے بس اگر تم مین کچھ
بھی شائبہ ایمان ہوتا تو انکے فرمان کو مثل آیت و حدیث سمجھتے اور دلون مین غور کرتے کہ یہ آئمہ ذریت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رسول اللہ ہین علم رسول اللہ انہون نے میراث مین پایا ہے جو کچھ صحیح حالات انکو معلوم ہین وہ اور لوگون کو معلوم نہین ہوسکتے جو لوگ ایسے ایماندار نہ تھے اور ظاہری ارکان اسلام بجالاتے تھے ان کو ہم لوگ کیا پہچان سکتے تھے یہ کام تو رسول اللہ اور انکی اولاد ہی کا تھا یہی حضرات وارث علوم انبیا ہین لیکن تم لوگون نے خود اصحاب ثلاثہ کی محبت مین خدا و رسول و اہلبیت کو بالکل چھوڑ دیا جس شخص مین کچھ بھی مادہ عقل ہوگا وہ اس امر مین تھوڑی سی فکر کرنے سے ضرور معلوم کرے گا کہ جب اہلبیت نبوی مین بارہ امام نہایت فاضل و عالم اور صاحب کرامات و معجزات گزرے اور ہر ایک نے دعوے امامت کا کیا اور کوئی شخص امام نہین کہا یا جب تک کوئی گروہ اسکا مقلد اور پیروی کرنیوالا نہو تو ضرور کوئی گروہ انکا بھی مقلد و پیرو کار ہے سلسلہ دوازدہ امام کا اہلسنت کے چارون امامون سے تقریباً دو سو برس پیشتر اور دو سو برس بعد تک رہا ہے پھر سوائے شیعون کے ان کا مقلد کون ہے بعضے جاہل سنی ناواقفیت سے کہدیتے ہین کہ ہم اہل سنت انہین کے مقلد ہین یہ انکی ناواقفی کی بات ہے انکو اپنی کتب فقہ دیکھنی چاہئین اس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ اہل سنت حنفی ہین انکی فقہ مین جہان کہین حوالہ ہوگا تو امام ابو حنیفہ ابو کوفی کا یا انکے اصحاب محمد اور زفر اور ابو یوسف کا کسی جگہ آئمہ اہل بیت مین سے کسی کا حوالہ نہ نکلے گا یہانتک کہ حنفیون کی فقہ مین شافعی اور مالک و احمد بن حنبل تک کا حوالہ درج ہوگا مگر آئمہ اہلبیت کا کوئی مسئلہ نہ لیا جاوے گا۔ پس اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہوگا کہ اہل سنت قطعی اہلبیت سے مخالفت اور مغائرت رکھتے ہین اہلسنت مین جو عالم ہین وہ تو اس امر کو جانتے ہین کہ وہ کسی کی پیروی کرتے ہین لیکن جو علم نہین رکھتے انکو عالمون نے بہکا رکھا ہے کہ ہمارا ہی فرقہ اہلسنت انکی پیروی کرتا ہے مگر یہ قطعی دھوکہ ہے۔ اور طرہ یہ ہے کہ اہلسنت مین اسقدر تعصب اور جہالت نے اثر کیا ہے کہ اہلسنت مین انکی پیروی کرنیوالون کو اپنے نزدیک گمراہ سمجھتے ہین پس فیصلہ اس امر کا باسانی اسطرح ہوسکتا ہے کہ یا تو وہ اس گروہ کا نشان دین کہ جو سوائے شیعہ اثنا عشری کے آئمہ اہلبیت کا مقلد ہے یا شیعون کے اس دعوے کی انکی فقہ و حدیث سے تردید کرین کہ وہ آئمہ اہل بیت کے مقلد نہین ہین جیسا کہ شیعہ فقہ و حدیث اہلسنت سے ثابت کرسکتے ہین کہ اہل سنت و جماعت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مقلد آئمہ اہل بیت نہین ہین اور اگر اس امر سے اہلسنت عاجز ہون تو اہلبیت کا کوئی ستم ایسا ثابت
کرین کہ جس سے انکی پیروی اور تقلید ناجائز سمجھی جاوے ورنہ اپنی گمراہی کا اعتراف کرین ۔ مولف نے
بذکر امام رضا علیہ السلام یہ لکھا ہے کہ شیعہ کہتے ہین کہ آپ کو مامون نے زہر دیا اہلسنت کے نزدیک یہ
محض خلاف ہے ۔ اگرچہ خود زہر دینے والے انکاری ہین تو زہر دینا مان لیا جاوے گا کیونکہ دوستون کو
تو تھوڑے سے شبہہ مین بھی دشمنون کیطرف سے ایسے امر کا یقین ہو جاتا ہے مگر جبکہ دشمن اس فعل سے
انکار کرین تو دشمنونکو تو انکے قول کا وثوق ہونا چاہئے اور دوست یہ ہی سمجھین گے کہ دشمن لوگ اپنا
الزام دور کرنے کو جھوٹ بولتے ہین اسلئے اگر اہل سنت مولف صاحب کے قول کا اعتبار کرلین تو
مضائقہ نہین ۔ مگر مین یہ کہتا ہون کہ ہمارے مولویصاحب علم سے تو بے بہرہ ہین سنی سنائی دو
چار باتین بلو کر لکھی ہین کوئی کتاب مناظرہ فریقین اردو مین دیکھ لی ہے تو بندر کیطرح پنساری بنگئے ہین انکو
یہ تو خبر ہی نہین کہ خاص اہلسنت کی ہی کتب سے ثابت ہوا ہے کہ مامون ملعون نے امام رضا علیہ السلام کو زہر دیا
مگر مجبور ہون کہ کسی اردو کتاب اہلسنت کا حوالہ مجھے یاد نہین ہو ورنہ مولف صاحب کو قائل کرتا کیونکہ
کلموا الناس علیٰ قدر عقولہم مشہوری حدیث ہے یعنی آدمی سے اسکی عقل و فہم کے موافق کلام کرنا چاہئے اگر مین
کسی فارسی عربی کتاب کا حوالہ دون تو مولف صاحب عذر اپنی کم علمی و زبان فہمی کا کرسکتے ہین مگر اب مین اہل
انصاف کی روبرو ایک فارسی معتبر کتاب کا حوالہ دیتا ہون کہ ملا جامی نے شواہد النبوۃ مین پورا قصہ اس
زہر دینے کا لکھا ہے خدا کرے کسی بھلے آدمی نے اسکا ترجمہ اردو مین کر دیا ہو مولف نے بعد ختم ذکر آئمہ اہلبیت
علیہم السلام جو انکار نسبت حضرت صاحب الامر علیہ السلام کیا ہے وہ انکار مبنی بر تعصب ہے ورنہ عوام اہلسنت کی
زبان پر نام دوازدہ امام کا ہے اگر بارہوین امام کا وجود نہ ہوتا اور صرف گیارہ ہی امام ہوے ہوتے تو اہل
سنت وجماعت اپنی فاتحہ درود مین دوازدہ امام چہاردہ معصوم کی ارواح کو ثواب کیون پہنچایا کرتے
بلکہ یون کہا کرتے کہ گیارہ امام تیرہ معصوم ۔ اور اگر اس اعتراض کو یون رفع جاوے کہ بارہوین امام
پیدا ہونیوالے ہین اسلئے فاتحہ درود مین انکو شامل کر لیا جاتا ہے یہ بات بالکل خلاف قاعدہ ہے
جو پیدا نہین ہوئے انکی ارواح کو ثواب پہنچانے کا دستور نہین جہانتک اہلسنت کے عقائد ہین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان سے بھی یہی ثابت ہے کہ بروقت ظاہر ہونے حضرت امام مہدی کے کوئی شخص ان کو شناخت نکر سکے گا کہ فلان شخص ہی اور فلان شخص کا بیٹا او رفلان جگہ کا رہنے والا ہے وہ کہتے ہین کہ بوقت ظہور چالیس سال کی سی عمر معلوم ہوگی لیکن کوئی شخص انکے مولد و موطن سے واقف نہ ہوگا پھر ثابت ہی کہ زمانہ ظہور مین انکی پیدائش نہین ہی بلکہ دفعتہً غیبت سے ظاہر ہونگے۔ مولف صاحب نے حضرت امام مہدی کی پیشین گوئی مین عجب راگ گایا ہے کہ آپ نسل امام حسن سے ہونگے والدہ کا نام آمنہ ہوگا اولیاء اللہ کشف سے آپ کو پہچانین گے کعبہ کے اندر آکر بیعت کرینگے اور پھر قسطنطنیہ سے لڑائی ہوگی وغیرہ وغیرہ۔ یہ مولف کی ناواقفیت کا باعث ہے وہ نبوت کی باتون اور پیشین گوئیون کی طرز سے محض ناواقف ہین پیشین گوئیون مین ہمیشہ اشارات او رکنایات ہوتے ہین حضرت عیسے علیہ السلام کی نسبت پہلے انبیا نے لکھا تھا کہ نام اسکا عمانوئیل ہوگا لیکن نام حضرت کا عبرانی زبان مین یسوع رکھا گیا ایسے ہی ہمارے حضرت کی پیشین گوئیون مین نزاع ہوا کہ انجیل مین آپ کا نام فارقلیطا بیان کیا گیا اور حضرت علی کا نام ایلیا تحریر ہوا۔ دیکھئے حضرت مسیح کی نسبت برابر پیشین گوئیون مین برابر بادشاہت کرنا درج ہی مگر بغیر پورا ہوئے اس پیشین گوئی کے وہ حضرت اس دنیا سے تشریف لیگئے۔ پس یہ امر تو مسلمہ عام ہے کہ زمانہ پیدائش او رظہور آپکا ایسا غیر مسلسل نہین ہی کہ کوئی پہلا واقف کار انکو شناخت نکر سکے گا اور یہ بات بغیر اسکے ممکن نہین ہے کہ زمانہ ظہور آپکی پیدائش کے زمانہ سے اسقدر بعید ہوگا کہ کوئی انسان پیدائش کے زمانہ مین ان کو دیکھنے والا نہوگا اور انکی درازی حیات ایک معجزہ اور عطیات الٰہی مین سے ہوگی پس جبکہ فطرت انسانی کے خلاف طوالت عمر انکی تسلیم ہوگئی تو ہزار برس اور لاکھ برس برابر ہین پھر کیا ضرور ہے کہ خداوند تعالےٰ انکو بعد ختم سلسلہ آئمہ اثنا عشر ایک درمیان کے زمانہ مین پیدا کرے اس سے تو بہتر یہی ہوتا کہ ظہور کے زمانہ مین ہی آپ پیدا ہوتے علاوہ اسکے امام آخر الزمان کے لئے ضرور ہے کہ تعلیم علم لدنی ہووے اور اخبار و آثار سید الابرار و آئمہ اطہار بذریعہ معصوم مسلسل بلا انقطاع واسطہ انکو پہنچین اگر سلسلہ آئمہ معصومین کا درمیان سے منقطع ہوجاوے تو ماننا پڑے گا کہ خداوند تعالےٰ امام آخر الزمان کو بذریعہ وحی کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مطلع فرماوے اور یہ بالاجماع ممنوع ہے کیونکہ نبوت و رسالت ذات سرور کائنات پر ختم ہو چکی ہے
اسلئے ضرور ہے کہ آئمہ اثنا عشر مین سے ہی بارہوان امام آخر الزمان بنایا جاوے اور انکی عمر کو اسقدر
درازی دیجاوے کہ وقت موعود پر ظہور فرما کر جہان مین عدل و انصاف پھیلا دین کیونکہ درازی
عمر نہ محال ہے نہ ممتنع اور بعد ختم رسالت نزول وحی و تعلیم علم لدنی مطلق محال و ممتنع ہے اب اس مین
کوئی شک نہین کہ امام آخر الزمان وہی شخص ہین جنکا سلسلہ آئمہ حادی عشر سے مربوط ہو چکا ہے
ہان پیشین گوئیون سے شناخت اپنا امام کا البتہ ذی شعور لوگون کا کام ہے نہ کہ بدبخت ترین مخلوقات کا
جیسے یہودی آجتک ایسی حماقت کے دامن گرفتار ہین کہ مسیح ہنوز پیدا نہین ہوئے حالانکہ مسیح علیہ السلام
پینتیس ۳۵ سال انکے درمیان رہکر گذر گئے تاران کوربا طنون کو خبر بھی نہوئی یہانتک کہ حضرت مسیح
علیہ السلام کے بعد جناب پیغمبر آخر الزمان بھی ترسٹھ ۶۳ سال انکے درمیان موجود رہے اور ۲۳ سال تک
نہایت کوشش و رجاہد کے ساتھ دعوت کرتے رہے کہ مین وہ ہی پیغمبر ہون جسکی نسبت موسے نے
خبر دی ہے اور مین وہ ہی پیغمبر ہون جسکی بابت خداوند تعالے نے موسی اور انبیا سے میثاق لیا ہے
مگر بدبختون مین سے کسی نے نہ شناخت کیا اور ہمارے مخاطب صاحب کیطرح ایسی مشرح پیشین گوئی
کے منتظر رہے کہ جس مین یہ لکھا ہوتا کہ عرب کے ملک مین شہر مکہ کے اندر قبیلہ قریش مین سے خاندان
ہاشم مین عبد المطلب کا پوتہ عبد اللہ اور آمنہ کا بیٹا محمد نام نبی آخر الزمان مبعوث ہوگا یہ کوربا طن
پیشین گوئی کو کہ تیرے بھائیون مین سے موسے کی مانند ایک نبی پیدا کرونگا جس سے مراد یہ تھی کہ
بنی اسمعیل مین سے نبی پیدا ہوگا کیا سمجھ سکتے تھے لیکن جسکو خدا تعالی نے عقل سلیم اور فہم عالی او قلب
منور عطا کیا ہے انہون نے تھوڑے سے تامل کے بعد شناخت کر لیا اور جنکے قلوب زنگ نفاق
سے ملدر ہین باوجود نہایت مشرح اور واضح پیشین گوئیونکی شناخت نکر سکے جیسے مہدی کی طرف
رجوع ہوے کبھی عباسی مہدی کو مانا کبھی عرب کو چھوڑ کر ہندوستان مین سے ہی مہدی بنالیا کہ اس
وقت ہزارہا اہل سنت و جماعت مہدویہ مذہب مین موجود ہین پھر ان سے بھی گزر کر ہندوستان کے
بڑے بڑے نامی علماء و فضلاء مولانا شاہ عبد العزیز صاحب و مولوی اسمعیل صاحب و مولوی عبد الحی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com   http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نے سید احمد صاحب کو مہدی قائم کیا اب ایک فرقہ اہل سنت نے سید احمد خان کو اپنا مہدی قرار دیا ہے اور امید ہے کہ قیامت تک گمراہی کے اندھیرے میدان میں اسیطرح ٹھوکریں کھایا کرینگے ہم جہانتک اُن روایات صحیحہ کو جو دربارہ مہدی علیہ السلام وارد ہین بنظر غور دیکھتے ہین تو اُن کا مصداق سوائے جناب خلفِ صالح ابو القاسم محمد بن حسن العسکری کے کسی کو نہین پاتے ہین۔ اول ہم ان روایات صحیحہ کا ذکر کرتے ہین جو مہدی علیہ السلام کے حق مین کتب معتبرہ اہل سنت وجماعت مین مروی ہین۔ فمنہا ما نقلہ الامامان ابو داوُد والترمذی کل واحد منہما بسندہ فی صحیحہ یرفعہ الی ابی سعید الخدری۔ پس ان روایات مین سے وہ روایات ہین کہ جو دو نو اماموں یعنی ابو داوُد اور ترمذی نے اپنی اپنی صحیح مین اپنی سندوں سے ابو سعید خدری سے استخراج کی ہین

قال سمعت رسول اللہ صلعم یقول المہدی منی اجلی الجبہۃ اقنی الانف یملاء الارض عدلاً وقسطاً کما ملئت جوراً وظلماً ویملک سبع سنین۔ کہا اسنے یعنی ابو سعید خدری نے کہ مین نے رسولخدا سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ مہدی مجھسے ہے منور پیشانی اقتنی بنی ہوگا زمین کو ایسا عدل و انصاف سے معمور کریگا جیسا کہ پہلے جور وظلم سے معمور تھی سات برس تک بادشاہت کریگا۔

ومنہا ما اخرجہ ابو داوُد بسندہ فی صحیحہ یرفعہ الی علی علیہ السلام اور ان مین سے ایک روایت وہ ہے کہ جس کو فقط ابو داوُد نے اپنی صحیح مین بسند خود حضرت علی مرتضےٰ صلوٰۃ اللہ علیہ سے استخراج کیا ہے۔ قال قال رسول اللہ صلعم لو لم یبق من الدھر الا یوم واحد لبعث اللہ رجلاً اہلبیتی یملاءہا عدلاً کما ملئت جوراً۔ یعنی فرمایا حضرت علی مرتضےٰ علیہ السلام نے کہ اگر زمانہ کے ختم ہو جانے مین فقط ایکدن بھی باقی رہیگا تو البتہ خداوند تعالے میری اہلبیت مین سے ایکمرد کو مبعوث کریگا کہ وہ زمانہ کو عدل سے ایسا پر کریگا کہ جیسا پہلے پر تھا۔ ومنہا ما رواہ ایضاً ابو داوُد فی صحیحہ یرفعہ بسندہ الی ام سلمہ بزوج النبی صلعم قالت سمعت رسول اللہ یقول المہدی من عترتی من ولد فاطمۃ۔ اور ان مین سے ایک روایت وہ ہے جو اسی ابو داوُد نے اپنی صحیح مین بسند خود حضرت ام سلمہ زوجہ رسولخدا صلعم سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتی ہین کہ مینے رسولخدا سے سنا ہے کہ وہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فرماتے تھے کہ مہدی میری عترت اور اولادِ فاطمہ مین سے ہے۔ ومنہا مارواہ القاضی ابو محمد الحسین ابن المسعود البغوی فی کتابہ المسمیٰ بشرح السنۃ واخرجہ الامامان البخاری والمسلم کل واحد منہما بسندہ فی صحیحہ یرفعہ الیٰ ابی ہریرہ ۔ اوران مین سے وہ روایت ہے کہ جسکو قاضی ابو محمد حسین بغوی نے اپنی کتاب شرح السنہ مین روایت کیا ہے اور استخراج کیا ہے اسکا دونون امامون بخاری و مسلم نے اپنی اپنی سند سے اپنی صحیح مین ابوہریرہ سے ۔ قال قال رسول اللہ صلعم کیف انتم اذا انزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم ۔ کہا ابوہریرہ نے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ کیا حال ہوگا تمہارا اسوقت کہ جب تم مین ابن مریم نزول کریگا اور امام تمہارا تم مین سے ہوگا و منہا ما اخرجہ ابو داؤد والترمذی بسندِ ہما فی صحیح ہما یرفعہ کل واحد منہما الیٰ عبداللہ ابن مسعود انہ قال قال رسول اللہ صلعم لو لم یبق من الدنیا یوم واحد یطول اللہ ذالک الیوم حتی یبعث اللہ رجلاً منی او من اہلبیتی یواطی اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی یملا الارض قسطا و عدلا کما ملئت جوراً و ظلما ۔ اوران مین سے ایک روایت وہ ہے کہ جسکو ابو داؤد اور ترمذی نے اپنی اپنی صحیح مین عبداللہ ابن مسعود سے استخراج کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ اگر دنیا کے ختم ہونے مین ایک دن بھی باقی نرہیگا تو اللہ تعالےٰ البتہ اسدن کو دراز کرے گا تاکہ مبعوث کرے مجھ سے یا میرے اہلبیت سے ایک مرد کو وہ ہمنام ہوگا میرے نام کے اور باپ اسکا ہمنام ہوگا میرے باپ کے معمور کرے گا زمین کو عدل اور انصاف سے جیساکہ معمور ہوگی جور و ظلم سے و فی روایۃ اخریٰ لا تنقضی الدنیا حتی یملک العرب رجل من اہلبیتی یواطی اسمہ اسمی ۔ اور دوسرے روایت مین ہے کہ دنیا منقضی نہوگی جبتک کہ عرب کا مالک ہوجائے ایک مرد میرے اہل بیت مین سے کہ میرا ہمنام ہو ۔ و فی روایت الاخرے النبی قال یاتی رجل من اہلبیتی یواطی اسمہ اسمی ۔ اور ایک اور روایت مین ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ پیدا ہوگا میرے اہلبیت مین سے ایک شخص میرا ہمنام ہٰذہ الروایات عن ابی داؤد والترمذی ۔ یہ روایات تو ابو داؤد و ترمذی کی ہین لیکن امام ابو اسحاق بن محمد الثعلبی نے اپنی تفسیر مین بسندِ خود انس بن مالک سے روایت کی ہے ۔ قال قال رسول اللہ صلعم نحن ولد عبدالمطلب سادۃ الجنۃ انا و حمزہ و جعفر و علی والحسن والحسین والمہدی کہا انس نے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کرہم اولاد عبد المطلب سادات اہل جنت ہین یعنی مین اور حمزہ اور جعفر اور حسن اور حسین اور علی اور مہدی صلواۃ اللہ علیہم اجمعین۔ صحاح اہلسنت مین صرف اسیقدر روایات دربارہ مہدی علیہ السلام درج ہین اور یہ جملہ صفات مندرجہ احادیث انکی ذات مین مجتمع ہین شک لانیوالے یہودیون کے گمراہ ہین کہ وہ ابتک حضرت مسیح کی پیدائش کے منتظر ہین الشیخ الامام کمال الدین محمد بن طلحہ القرشی الشافعی جو اہلسنت والجماعت کے اکابر علماء وآئمہ مین داخل ہین کتاب مطالب السئول فی مناقب آل رسول ہین بدلائل مستحکم مہدی آخر الزمان ہونا حضرت محمد بن الحسن کا ثابت کرتے ہین اور تمام روایات مندرجہ صحاح ستہ سے تطبیق آپکے حالات کی ہی وہ لکھتے ہین کہ پیشین گوئی کے ذریعہ سے شناخت کرنے مین عقل وفہم درکار ہے دیکھو رسولخدا صلعم نے حضرت عمر کو اویس قرنی کا فقط نام اور ملک ہی بتایا تھا اگر وہ شک کرتے تو ہرگز اویس کو نہ پاسکتے کیونکہ ملک قرن اور قبیلہ مراد مین بہت سے اویس ہونگے ایسا ہی حضرت علی مرتضے کو حضرت نے خوارج کی چند علامات بتائی تھین کہ انکے ذریعہ سے آپ نے فوراً شناخت کرلیا اور جو لوگ کہ موٹی عقل اور ناقص فہم رکھتے ہین وہ مثل یہودیون کے ہین کہ حضرت مسیح علیہ السلام انہین کے درمیان پیدا ہوے مبعوث ہوئے دعوی مشیخت کیا مگر یہود مردود نے شناخت نہ کیا ایسا ہی حال بعض اہلسنت کا ہے۔ متلاشی کو فقط یہ بات دیکھنی چاہیے کہ جو صفات احادیث مین مرقوم ہین وہ صفات حضرت خلف صالح مین پائی جاتی ہین یا نہین دیکھو احادیث مندرجہ صحاح اہل سنت سے صفات مندرجہ ذیل حضرت امام آخر الزمان مین پائی جاتی ہین۔ بنی عبد المطلب ہونا عترت واہلبیت سے ہونا۔ بنی فاطمہ ہونا۔ نام ہمنام رسولخدا صلعم کے ہونا۔ یہ جملہ صفات بلا نزاع حضرت محمد بن الحسن مین مجتمع ہین اب رہا یہ امر کہ بعض روایات مین ان کے والد کی نسبت رسولخدا صلعم کے والد کے ہمنام ہونا درج ہے سو یہ معلوم ہے قاعدہ عرب کا ہے کہ اب کا اطلاق اکثر جد اور جد اعلے پر ہوتا ہے جیسا کہ خود حضرت بارہا حضرت ابراہیم کو ابی فرمایا کرتے تھے اور نیز اسم کی جگہ کنیت اور کنیت کی جگہ اسم مستعمل ہوتا ہے خصوصاً جو لوگ انبیا کی پیشین گوئیون سے کسب قدر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

واقف ہین وہ خوب جانتے ہین اسلئے اطلاق ہمنامی پدر رسول اللہ صلعم کا اسطرح ہو سکتا ہے کہ
آپ والدین حضرت عبداللہ الحسین علیہ السلام کی ہین اور پیشین گوئیون مین ہمیشہ باپ کی جگہ
جداعلےٰ مستعمل ہوا ہے صحف مین حضرت مسیح کو بنام ابن داوٗد لکھا ہے اور نام آپ کا عمانوئیل لکھا ہے
اگر اس زمانہ کے مومن بھی کافرون کیطرح انکی شناخت مین پس و پیش کرتے تو کوئی بھی انکا مسیح
ہونا قبول نکرتا جو لوگ طرز کلام انبیا سے ناواقف ہین وہ پیشین گوئیون کو بھی اپنے ہی سا کلام سمجھتے
ہین ان کلامون مین ہمیشہ اسرار مستتر ہوا کرتے ہین بہت لوگون نے اس خبط مین بیٹے کا نام عبداللہ
اور پوتے کا نام محمد رکھا مگر وہ اس راز سے آگاہ نہ تھے کہ مراد ابن عبداللہ سے ابن ابو عبداللہ الحسین ہے
رہی ایک یہ صفت کہ زمین کو عدل و انصاف سے پر کرینگے اور چونکہ اسکا وقت ہنوز نہین پہنچا یہ امر منحصر
وقت پر ہے اور مثال اسکی بالکل حضرت مسیح ہین کہ انکی صفات مین بھی دنیا کی سلطنت کرنا داخل ہے
اور وہ بھی ایک وقت خاص پر منحصر ہے یہودی ظاہر پرست فقط اسی صفت کے ظاہر ہونے سے
گمراہ ہوئے۔ اب ہمارے مخاطب صاحب کے لئے ہمہ آتش در کانسہ ہے اسرار الہی ہر ایک کی سمجھ
مین نہین آتے جنکے قلوب نور معرفت سے منور ہوتے ہین وہ ہی سمجھتے ہین ورنہ انسانون کے
خیالات مین تو یہ بات ہے کہ دجال کے قتل کے لئے اسقدر اہتمام کرنا خداوند تعالےٰ کو کیا ضرور تھا کہ
اول حضرت مسیح کو ہزارہا برس پہلے پیدا کر دیا اور پھر آسمان پر اٹھا لیا اور اسقدر عمر کو طوالت دی کہ
آخری زمانہ مین دجال کو قتل کر کے زمین پر متصرف ہون کیا حضرت مسیح کے زمانہ مین انکو مملکت
پہ تصرف کرا دینا خدا تعالےٰ کے اختیار سے باہر تھا یا دجال کے زمانہ مین اسکے قاتل کا پیدا کرنا کوئی دشوار
امر تھا ایسے ہی حضرت امام آخر الزمان کی پیدائش اور اختفا و ظہور مین طرح طرح کے اسرار ہین
سب سے مقدم امر یہ ہے کہ سلسلہ دوازدہ امام علیہم السلام کا منقطع ہو تعلیم علم لدنی و اسرار اخبار سید الابرار
جو سینہ بسینہ تا بحضرت مہدی صلواۃ اللہ علیہ پہنچے ہین ان مین تزلزل واقع ہو۔ یہ غور طلب بات ہے
کہ جو شخص بعد ختم زمانہ آئمہ علیہم السلام کے پیدا ہوا اسکے لئے کونسا ذریعہ تعلیم علوم انبیا کا ہے اور
کونسا ذریعہ اخبار و آثار پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پہنچنے کا ہے وحی تو بعد رسول اللہ صلعم کے

Presented by: Rana Jabir Abbas

نازل ہوی ہنین سکتی اہل سنت کے خلیفون اور اماموں کیطرح تو مین ہی ہنین کہ دُنیا سے کچھ سروکار ہنین فقط معاونون کا گروہ جمع ہوجانے سے خلیفہ ہوجاوے یا جب کبھی سلطان وقت کی سلطنت مین ضعف دیکھا چند اوباشون نے جمع ہوکر ایک اپنے ہم جنس کو مہدی کا لقب دیکر خروج کیا اگر کامیاب ہوگئے تو پوری دنیا کے مہدی بنگئے ورنہ خسر الدنیا والآخرۃ کے مصداق ہوئے غضب خدا کا چند لوگ تو ہندوستان مین مہدویت کا دعوے کرچکے ہین ایک سید محمد جونپوری جنکی امت ہزارون پٹھان بھائی ہمارے مخاطب صاحب کے ہم جنس اسوقت علاقہ جبیور بھرتپور حیدرآباد مین موجود ہین انکے بعد دوسرے سُنیون کے مہدی سید احمد ہوئے یعنی جسوقت سلطنت دہلی کو زوال ہوا اور انگریزون کا تسلط ملک پر ہوا تو مسجد کے ملانون کو بھی سلطنت کا حوصلہ پیدا ہوا مولوی اسمٰعیل اور مولوی عبالحی اعزہ مولوی شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی نے باشارہ شاہصاحب ایک شخص سید احمد کو مہدی لقب دیکر ہندوستان سے خروج کیا اُن کے معتقدین کا باوجود تباہ وبرباد ہوجانے اس گروہ کے یہ عقیدہ ہے کہ سید صاحب زندہ ہین اور کسی وقت ملک پر متصرف ہونگے اس واقعہ کو کچھ زیادہ عرصہ ہنین گزرا انکے دیکھنے ولے اکثر اب بھی موجود ہین ستوا ہنر کے غار مین نواب وزیر الدولہ کے زمانہ تک سید صاحب کی زیارت ہوتی تھی جسکو نواب صاحب کے ولائتی وکیل نے اسطرح بند کردیا کہ ایک غار مین دور سے مرید لوگ نشان دیا کرتے تھے کہ سید صاحب وہ بیٹھے ہین اور دہمکاتے تھے کہ جو کوئی غار مین جائیگا تو دونالی بندوق سے سید صاحب مار ڈالین گے نواب وزیر الدولہ کا قاصد ہر سال زیارت کو جایا کرتا تھا اس سال ایک ولائتی کو وکیل بناکر اور سوغات اور نذر دے کر روانہ کیا مریدون نے اسکو بھی ڈرایا کہ اندر نجاوے اور نذر ونیاز باہر سے ہی دیدے لیکن ولائتی نے قبول نہ کیا اور اندر جا گھسا جس شے کو یہ لوگ سید احمد بتلایا کرتے تھے وہ ایک پوستین نکلا جسمین گھاس بھر کر غار مین کھڑا کر رکھا تھا۔ فی الحال سوڈان کے مہدی کا حال سب جانتے ہین بہت جدید بات ہے لیس اسے خوندبہ وعبدالوہاب کے غلام محمد بن الحسن العسکری حجۃ اللہ مین امام برحق ہین تمہارے مہدیون

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیطرح کے مہدی نہین ہین جسکو علوم لدنی سے سروکار نہ اسرار و آثار خیر البشر سے آگاہی ایسے مہدی تو بتیک صبح سے شام تک ہزارون بنجاوین۔ مخاطب صاحب نے جو صفات حضرت امام آخر الزمان مین یہ لکہا ہے کہ وہ امام حسن کی اولاد مین ہونگے اور انکی والدہ کا نام آمنہ ہوگا یہ ہمارے مخاطب صاحب کی کم علمی اور ناواقفیت کی دلیل ہے کیونکہ صحاح اہل سنت مین مطلق اس کا ذکر نہین ہے عوام لوگون سے سنکر یقین کر لیا لیکن اگر ہم اسکو مان لین تو یہ بھی صفت حضرت مین پائی جاویگی کیونکہ وہ خاص امام حسن کے بیٹے ہین یہ پیشین گوئی تو پوری صادق آئی۔ ایسے ہی وہ حضرت بنی فاطمہ ہین اور حضرت آمنہ مہدی علیہ السلام کی والدہ ہین۔ مخاطب صاحب نے بہت کچھ طبعزاد حالات حضرت مہدی علیہ السلام کے تحریر کیے ہین لیکن یہ تحریر نہ فرمایا کہ مذہب ان کا حنفی ہوگا یا شافعی یا مالکی یا حنبلی یا یہ چارون مذہب قطعی باطل ہوجائینگے اگر یہ چارون مذہب قطعی باطل ہوگئے تو وہابیون اور نوندیہ کے مریدون کو عجب لطف آئیگا مگر مینے یہ سُنا ہے کہ حضرت مہدی صلواۃ اللہ علیہ سب سے اول وہابیون اور نگیاریون پر جہاد فرمائینگے کیونکہ یہ فرقہ ظاہر مین تو مسلمان بنا ہوا ہے اور باطن مین کچھ اور مضمون ہے حضرت مہدی علیہ السلام بذریعہ علم لدنی جسطرح زمین کے مدفون خزانون کو دیکھین گے ویسے ہی وہابیون کے کفر کو مشاہدہ فرماکر نہایت سختیون سے انکو جہنم واصل کرینگے یہود و نصاریٰ کی نعش سے تو کچھ مزاحمت نہوگی مگر ان لوگون کی نعش پر قتل کے بعد سو سو درّے بھی لگائے جاوینگے کہ کفر کی تو سزا قتل مل ہی گئی یہ سو درّے فریب اور مکاری کی سزا کے لگائے جاوینگے کہ کافر ہو کر مسلمانون مین شامل رہتے تھے۔ **قولہ**۔ جب دجال مع فوج ارادہ تخریب حرمین شریفین کا کریگا جب دونو مقام بزرگ کو سبز نشان لئے ہوئے فرشتون کی حفاظت مین دیکھے گا تو شرمندہ وہان سے الٹے پاؤن پھرے گا **اقول**۔ اب ہم کو وہابیون کے کفر کا پورا یقین ہوگیا کیونکہ اس گروہ کا پیران پیر عبدالوہاب نجدی دجال سے بھی بڑا کافر تھا یعنی دجال تو حرمین سے شرمندہ ہوکر واپس آجائیگا اور عبدالوہاب مردود کو مطلق شرم نہ آئی اور قتل و تخریب حرمین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

تمریضین سے درگذر کی اس مردود نے رسولخدا کے مزار پر انوار کو نعوذ باللہ صنم اکبر یعنی بڑا بت لقب دیا تھا اب اسکی ذریت کو دیکھئے جو ان نام رسولخدا صلعم اور اہلبیت پیغمبر کا آدیگا جلکر خاک ہوجائینگے اسی ضمن مین مخاطب صاحب نے قول عرب نظیر مین پیش کیا ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے زمانہ مین سب لوگ بموجب قول الناس علی دین ملوکہم مسلمان ہوجائینگے واقعی مثال اور نظیر پیش کرنے مین تو ہمارے مخاطب صاحب کو ملکہ ہے مگر اسوقت ہمکو معلوم ہوگیا کہ بعد وفات رسولخدا کے تمام امت اپنے بادشاہون کے مذہب پر پہنچنے لگی تھی اسی سے کسی نے حق کیطرف رجوع نہین کیا۔ **قولہ** حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنا سردار و خلیفہ چہارم سید ابرار سمجھنا چاہیئے کیونکہ آپ کا مرتبہ دین احمدی مین بعد اصحاب ثلثہ کے بڑا ہے۔ **اقول** مسلمانون کو مولف عماد کا ضرور شکریہ ادا کرنا چاہیئے کہ انہون نے اپنے بڑے پیر فود تدریہ کا بھی اسوقت کچھ لحاظ نرکھا نہ اپنے بزرگون کی تقلید کی ورنہ جسطرح اُس نے حضرت علی کو خلافت سے خلع کر دیا تھا اب بھی خلافت چہارم سے علیحدہ کر دیتے کیونکہ حضرت علی کی توہین کرنے مین تو مولف نے کوئی دقیقہ باقی نہین رکھا کہ اسی عبارت مین اسکی معذرت کرتے ہین کہ ہمنے جہان کہین حضرت علی کی توہین لکھی ہے وہ باعتقاد شیعون کے ہے یعنی ان الفاظ کو شیعہ توہین سمجھتے ہین اور مولف کے مذہب مین وہ توہین نہین ہے سچ فرمایا ہے رسول اللہ نے حضرت علی کی نسبت کہ لایبغضہ الا منافق یعنی منافق کے سوا کوئی حضرت علیؑ سے بغض نہین رکھتا۔ **قولہ** حضرت معاویہ رضی اللہ کیطرف نیک گمان رکھنا ہر مومن کو ضرور ہے اسلئے کہ حق صحبت نبی صلعم واجباً قابل لحاظ ہین اور جنگ جو حضرت علی سے کی وہ خطاء اجتہادی تھی اسمین مسلمانون کو کلام کرنا ضرور نہین اسکا نام بشریت ہے سوائے اسکے حضرت معاویہ کا توبہ کرنا موت کے وقت صحیح تواریخون سے ثابت ہے الخ **اقول** ہمارے مخاطب صاحب محدث تو تھے ہی مگر اب فقیہ بھی ہوگئے کوئی اس سادہ لوح سے پوچھے اور منہ مین انکے گرد دے کہ اگر خطاء اجتہادی تھی تو کیسی۔ خطاء اجتہادی مین تو مجتہد ملکہ درجہ حسنہ کا مستوجب ہوتا ہے عمر بھر مین ایکمرتبہ تو حضرت معاویہ نے یہ خطاء اجتہادی کر کے حسنہ کمائی تھی اُسکی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

توبہ ہو گئی پھر حسنہ مبتدل بسیئہ ہو گئی علاوہ اسکے ہمارے مخاطب صاحب کو یہ بھی خبر نہین کہ موت کے
وقت توبہ کے دروازے بند ہو جاتے ہین اور یہ امر ظاہر ہے کہ بعد اس خطا کے امیر معاویہ بیس سال
زندہ رہے اور اس عرصہ مین کبھی نادم ہو کر پشیمان نہوئی خاص موت کے وقت توبہ کی کیا وجہ تھی اگر
ہمارے فاضل مخاطب کا مقولہ صحیح ہی تو معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت سکرات موت مین ملائکہ عذاب انکو
نظر آنے لگے تب معلوم ہوا کہ مجھ سے خطا ہوئی تب خوف کے مارے توبہ کی سو ایسی توبہ کسیطرح قبول
نہین ہو سکتی کیونکہ اسوقت دروازہ توبہ بند ہو جاتا ہے علاوہ اسکے یہ بات سب جانتے ہین کہ
خطا تو اگر وہ ایک ہی مرتبہ صادر ہو خطا کہتے ہین اور جبکہ مکرر خطا صادر ہو تو اس کو عقلا اور
ہی خطا لکھتے ہین اور جبکہ بہتر مرتبہ خطا صادر ہوا اور کبھی پشیمانی نہوا اور پھر ویسے ہی امام حسن علیہ السلام
پر لشکر کشی ہو جائے اور پھر بعد صلح کے بھی ابن رسول اللہ کو چین نہ لینے دے جہان تشریف
لیجاتے تھے وہان ہی زہر کی شیشیان بھیجی جاتی تھین بالآخر جعدہ سے انکو زہر دلا کر شہید کرایا کہ
ہم انوار الہدیٰ مین عبارت شواہد النبوۃ نقل کر چکے ہین کہ جعدہ زوجہ وے را زہر دادہ است بغرمود
معاویہ پھر بھی پشیمانی نہوئی قرب ایام موت مین خلاف عہدنامہ پسر نطفہ حرام کو ولیعہد مقرر کرکے
باعث تباہی اسلام کا ہوا فریب دیکر ایک بھلے مانس کی زوجہ کو طلاق دلائی ۔حضرت عائشہ کو دعوت
کے بہانہ سے بلا کر کھتہ مین گرایا جس مین چونہ بھرا ہوا تھا اور نہایت اذیت سے ام المومنین کو ہلاک کیا
اگر اس پر بھی مسلمانون کو بدگمانی نہ ہو تو پھر شیطان نے ہی کیا خطا کی ہے ۔ہمارے ناواقف
مخاطب نے معاویہ کو اصحاب رسول مین شمار کیا ہے اور حقوق صحبت نبوی کا لحاظ نسبت اسکے
رکھنا واجب سمجھا ہے اور واقعی اہل تسنن مین سے جو لوگ علم و فضل سے بے بہرہ ہین وہ سنی
سنائے معاویہ کو صحابی ہی سمجھتے ہین ہمکو تعجب ہی کہ اہل مطبع نے مخاطب صاحب کے نام کے ساتھ مولوی
کیون لگایا ہے آیا یہ مذاق ہی یا مخاطب صاحب کا لقب ہی یہ ہے کیونکہ آجکل جہان جبہ پہنا اور
عربون کا سا عمامہ باندھکر ڈاڑھی نیچی کی اور لوگون نے مولوی کہنا شروع کیا خواہ بقول شخصے
گلستان کی ایک سطر بھی صحیح نہ پڑھ سکتے ہون اب ہم مخاطب صاحب کو تنبیہ کرتے ہین کہ معلوم

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

محققین علمائے اہلسنت کے نزدیک مسلمانان بعد فتح اور مولفۃ القلوب مین داخل ہی اور ایسے لوگ داخل منافقین سمجھے جاتے ہین عربی کتابون کا تو آپ کو حوالہ دینا فضول ہی آپ بغیر ترجمہ کے سمجھ نہین سکتے اسلئے فارسی کتاب کا حوالہ دیتا ہون کہ شاید سمجھ سکو شیخ عبدالحق محدث و محقق دہلوی مدارج النبوت کی جلد دوم صفحہ ۲۱۲ مین معاویہ کا حال اسطرح لکھتے ہین۔ اما معاویہ بن ابوسفیان کنیت کردہ می شود بہ ابوعبدالرحمن وے و پدر وے و برادر وے از مسلمۂ فتح اند و از مولفۃ القلوب۔ بعضے علماء نواصبیت نے براہ خوشامد اسکو کاتبان وحی مین لکھدیا تھا کہ صاحب جامع الاصول اور صاحب مواہب اللدنیہ نے اسکی تکذیب کی بالآخر محقق دہلوی لکھتے ہین۔ گفتہ اند محدثان کہ ثابت نشدہ است در فضل معاویہ ہیچ حدیثے۔ لوگون کو جو اسکی صحابیت کا شبہ ہوا ہے اسکی یہ وجہ ہے کہ جب حضرت ابوبکر خلیفہ مقرر ہوئے اور شام پر لشکر کشی ہوئی تو اسکا بڑا بھائی یزید بن ابوسفیان بہارم شام کا حاکم مقرر کیا گیا اور یہ اسکے ساتھ تھا اسکے مرنے پر حضرت عمر کی خلافت مین یہ بھائی کی جگہ مقرر ہو گیا چونکہ آنحضرت صلعم صلحا صحابہ کو حاکم مقرر کیا کرتے تھے تو لوگون نے انکے حاکم مقرر ہونے سے شبہ لیا کہ صحابی ہونگے لیکن اس تقرری کی اور وجہ بھی وہ یہ کہ ابوسفیان قریش کا سردار تھا اگرچہ منافق تھا اور جدید الاسلام لیکن گروہ والا آدمی تھا۔ جب سرورِ انبیاء صلعم کا انتقال ہوا اور حضرت ابوبکر نے تدابیر لوگون سے بیعت لینی شروع کی تو ابوسفیان نے براہ شرارت حضرت ابوبکر و حضرت عمر پر دباؤ ڈالا کہ مین تمہاری بیعت نہین کرتا حضرت علی سے بیعت کرونگا اور انکے سنانے کے لئے بنی ہاشم مین آیا کہ افسوس ہے کہ حضرت علیؑ کے ہوتے ہوئے غیر شخص خلیفہ ہوتا ہے جب خلفا نے اسکو برسر شرارت دیکھا باہم عہدو پیمان کیا کہ شام کا ملک جسقدر فتح ہوتا جائیگا اسکے بہارم کی حکومت تمکو دیجائیگی اسوجہ سے تقرر یزید بن ابوسفیان کا ہوا یہ تمام قصہ کتب معتبرہ اہل سنت مین درج ہے اور جبکہ زمانہ خلافت حضرت علی مرتضےٰ کا آیا تو آپ نے اسکو اسی لئے معزول کیا کہ اسکو منافق جانتے تھے معاویہ نے بہت سی بدعتین اسلام مین جاری کی ہین جنکو علے العموم سنی لوگ سنت خلیفہ ثانی سمجھ کر قائم رکھتے ہین از آن جملہ استنجا بکلوخ و منع متعہ وغیرہ چنانچہ شیخ عبدالحق محدث لکھتے ہین۔ و سیوطی را رسالہ ایست مسمی باوائل

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ذکر کردہ است در وے اشیا کہ احداث کرد معاویہ آنہا را و نکردہ بودند خلفا پیش از وے۔ کسی
عالم محقق اہل سنت نے معاویہ کو حضرت یا رضی اللہ عنہ نہیں لکھا مدارج النبوۃ مین موجود ہے کہ کسی جگہ
تعظیم معاویہ درج نہیں ہمارے مخاطب بوجہ تعلق فرزندیہ اور عبد الوہاب کے اسکی تعظیم کرتے مین
انکے مذہب مین رسول اللہ سے عداوت اور ابوسفیان و معاویہ سے محبت فرض ہے حضرت مرتضیٰ
علیہ السلام کا قول نسبت معاویہ کے محقق دہلوی نے یہ لکہا ہے۔ اگر مقرر داریم بر معاویہ آنچہ در
وست اوست باشیم مصداق آنچہ گفتہ است حقتعالیٰ۔ وما کنت متخذ المضلین عضدا یعنی ہمارے
نزدیک تو جو شخص معاویہ کے گمراہ ہونے مین کلام کرے خود گمراہ ہے جناب سرور کائنات صلعم نے اسکے
باپ ابوسفیان پر اور خود اسپر اور یزید پر لعنت کی ہے اسطرح کہ ابوسفیان گدھے پر سوار تھا اور معاویہ
لگام پکڑے ہوئے تھا اور یزید ہانکتا تھا آپ نے فرمایا لعن اللہ الراکب والقائد والسائق یعنی خدا لعنت
کرے اس سوار پر اور لگام پکڑنے والے پر اور ہانکنے والے پر اسلئے جو کوئی معاویہ کی نسبت نیک
گمان کرے وہ رسولخدا کی نسبت گمان بد رکھتا ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ **قولہ**۔
اگرچہ یزید پر لعن کرنا واجب ہے مگر اس فعل عبث مین کوئی فائدہ نہیں الخ **اقول** تعجب ہی کہ یزید
پر لعن جائز ہوا اور معاویہ پر جائز نہ ہو یزید تو امام حسین سے خود لڑنے نہیں گیا اور معاویہ بہتر لڑائیاں
بذات خود لڑا ایمان اسمین تھا نہ اس مین کسی شاعر نے انکی نسبت کہا ہے یعنی معاویہ کی نسبت **شعر**
بدر او در دندان ہمیبر شکست۔ مادر او جگر عم ہمیبر بکمید۔ او بناحق حق داماد ہمیبر بگرفت پسر او سر اولاد
ہمیبر برید جبتک مومن ان لوگون پر لعنت نکرے کوئی عبادت اسکی لائق پذیرائی نہیں کیونکہ
ہر عبادت بعد درستی عقیدہ کارآمد ہوتی ہے رسولخدا اور انکے اہلبیت سے جسکو محبت ہوتی وہ ضرور
انکے دشمنون سے تبرا اور ناراضی ظاہر کرے گا اگر نہین کرتا ہے تو ظاہر ہے کہ وہ بھی دشمن اہلبیت ہے،
ہمارے مخاطب صاحب جو یزید پر بھی لعنت کرنا پسند نہین کرتے ہیں ان کا مطلب پیر عبد الوہاب کے
بچانے سے ہے مگر ایمان والے تو انکو کہان نکلنے دیتے ہیں اگر ساتوین طبقہ جہنم مین بھی جا کر چھپین گے
تو لعنت کی بوچھار وہان بھی پہنچے گی **قولہ** پنجم جب سمان اللہ تعالے کا اسم پاک لین جل جلالہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یا جلتا ہے کہین ۔ **اقول** ۔ معلوم ہوتا ہے کہ مخاطب صاحب کے نزدیک تمام سُنّی اس امر سے ناواقف ہین اور خاص انکی ہی فہم رسا سے یہ مسئلہ آج حل ہوا ہے جسکو کوئی سنی عالم دریافت نہین کر سکا۔ **قولہ** ۔ جب رسولخدا کا نام لو تو صلے اللہ علیہ وسلم کہو اور جب انکے ساتھ آل و اصحاب کا ذکر ہو تو صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہو ۔ **اقول** یہ مخاطب صاحب کی جہالت اور کم علمی کا باعث ہی درود اور سلام مین کوئی اصحاب شامل نہین ہے اور نہ ازواج داخل ہین صلواۃ اور سلام صرف آل محمدؐ کے لئے

ہے ۔ اللہم صل علی محمدٍ وعلے آل محمدٍ کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید ۔ یہ درود اہلسنت وجماعت مین مروج ہے نماز او عقائد مین سُنّی تو اسی کو پڑھتے ہین اور اگر ہمارے مخاطب صاحب عبدالوہاب وذو ثدیہ اور امام مسقط اور سلطان زنگبار کو بھی اسمین شامل کر لین تو کیا مضائقہ ہے کہ وہابیون کے چار یار یہ بھی ہین ۔ **قولہ** ۔ شیعہ اکثر ناواقف لوگ اٹھتے بیٹھتے یا گرتے پڑتے ہین بطور استعانت یا علی مثل شیعون کے کہ انکے اعتقاد مین دونو جہان کے حاجت روا جناب ہی ہین کہہ اٹھتے ہین شرعاً ممنوع ہی کیونکہ آیہ ان اللہ علے کل شئی قدیر کی صریح تکذیب ہوتی ہے ۔ **اقول** سبحان اللہ ہمارے مخاطب صاحب خود ناواقف معلوم ہوتے ہین کہ خود مخاطب کی اس ممانعت کرنے مین اس آیت کی صریح تکذیب ہوتی ہے یعنی انکے نزدیک خدا تعالی اس مین یہ ہرگز قدرت نہین ہے کہ اپنے بندگان خاص مین سے جسکو چاہے حاجت روائے عالم مقرر کرے یہ ہمارے مخاطب صاحب کی عقلمندی ہی ورنہ یہ عالم عالم اسباب ہے خداوند تعالے اپنے ہاتھ سے کوئی کام نہین کرتا مگر وسائل اور ذرایع سے جیسا کہ ایک انجنیر اپنے انجن اور کلون سے ہر طرح کا کام لیتا ہے اسلئے جو شخص انجن کو چلتا ہوا دیکھکر انجنیر کو معطل سمجھے وہ بڑا ہی احمق ہے بلکہ انجن کی کارروائی تو اس انجنیر کی بہت بڑی لیاقت ظاہر کرتی ہے لیکن شیعہ امامیہ اثنا عشری کے نزدیک تو ایسا عقیدہ رکھنے والا بھی مذموم ہے اور داخل غلات اور مطیعان ابن سبا سمجھا جاتا ہے لیکن ایسے عقائد نے اہل تسنن مین ایسی گروہ یعنی صوفیون سے رواج پایا ہے جو بالکل قدم بہ قدم ابن سبا کے ہین کہ ہر وقت اٹھتے بیٹھتے یا پیر دستگیر یا خواجہ یا مدار یا سالار کہتے ہین مگر ہمارے مخاطب کو صرف حضرت علی کا نام لینا ناگوار ہے یہ نہین سمجھتے کہ خاص حضرت مرتضے کے لئے تو خدا تعالی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نے رسول اللہ کو حکم دیا ہے کہ تجدہ عونا لک فی النوائب اور یہ فقرہ نادِ علیاً مظہر العجائب کل نے جسکو تمام
سنی علما اپنی معتبر کتب مین آسمان سے نازل ہونا لکھتے ہین محقق دہلوی کی مدارج النبوۃ سے ملاحظہ کر لو اور
بڑے احادیث صحیحہ اہل سنت جناب امیر علیہ السلام ہر مومن کے ناصر و معین ہین اور یادگاری آپ کی
بشہادت حدیث ذکر علیؑ عبادۃ بہت بڑی طاعت رب ہے اگر کوئی مسلمان آپ کے نام کا ورد کرے
یا یا علی کہے تو بموجب عقیدہ اہلسنت و جماعت بہت بڑی عبادت ہے ہان وہابی لوگ جو دراصل
دشمن خدا و رسول ہین وہ اُٹھتے بیٹھتے گرتے پڑتے یا شیطان کہا کرین **قولہ** ۔ وبا کے زمانے مین جو
صرف پنجتن پاک کے نام لکھ کر دروازہ پر لگاتے ہین اس مین خلفاء ثلثہ کا بھی ذکر ضرور ہے وہ دعا یہ ہے

الٰہی لنا الشفاء الدائم التامّہ تطفی بہا حر الوبا الحاطمہ المصطفیٰ والخلفاء الاربعہ والحسن والحسین والفاطمہ

اقول بل رے بل تیرا تعصب جوش عصبیت مین ہمارے مخاطب صاحب کو جملہ بنانے مین صحت
وسقم کا بھی خیال نہ رہا یون تو ماشاءاللہ ہمارے مخاطب فاضلِ زمانہ ہین ناظرین اس دعا کی انشا پردازی
کو مخاطب صاحب کی عدم لیاقت پر محمول نہ کرین بلکہ دشمنانِ خاندان رسول پر ایک قدرتی جھٹکا
ہوا کرتی ہی کوئی شخص مولفِ دعا سے اسکے معنی اور مطلب سمجھے تب اسکا لطف معلوم ہوگا اور ظاہر
ہوجائیگا کہ یہ دعا آپکے ہی افکار عالی کا نتیجہ ہے کسی دوسری جگہ سے ماخوذ و منقول نہین ہے مگر
مین عجب حیران ہون کہ مخاطب صاحب نے پاک و ناپاک کا اجتماع کسطرح کر دیا ادعائے موحدی
کے بعد یہ شرک کیسا ہمیشہ اجتماع ضدین محالات سے ہوتے ہین خود ہی اپنی تحریر مین پنجتن علیہم السلام
کو پنجتن پاک لکھ چکے ہین اور اصحاب ثلثہ مین بموجب اجماع اہل سنت صفت طہارت شامل نہین
نہ انکو آیہ تطہیر سے تعلق پھر اجتماعِ نقیضین کسطرح جائز ہو سکتا ہی ہان اگر مولوی صاحب کو پنجتن سے
ایسی ہی نفرت تھی تو وہ تپ لرزہ کا تعویذ اپنے دروازہ پر چسپان کر لیا ہوتا جسمین نام نمرود و شداد و
فرعون و شیطان کا لکھا جاتا ہے اُس تعویذ مین اگر کسی قسم کا تصرف بھی کرتے تو محالِ عقلی نہ تھا کیونکہ
شعر کند ہم جنس باہم جنس پرواز۔ کبوتر با کبوتر باز با باز **قال** مجملاً ذکر عبداللہ بن سبا یہودی
یعنی صنعانی موجد مذہب شیعیان پاک کا **اقول** نستعین خدا کی مار ایسے جھوٹھون پر کہ اپنا عیب

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

اوروں کو لگاویں خود تو ابن سبا یہودی کے پیرو اور مقلد اور شیعوں پر الزام اپنے گھر کی خبر نہیں
کہ ابن سبا ملعون ان کا بزرگ اور موجد اعلےٰ تھا اسی ناپاک سے ناخلف عبد الوہاب نجدی خبیث پیدا ہوا
اس اعتبار پر اسکو موجد مذہب وہابیان ناپاک کا سمجھنا چاہیے شیعیان پاک سے کیا سروکار جہانتک
مخاطب صاحب نے اپنے بزرگ اور پیر و مرشد کے ذاتی حالات بیان کئے ہیں وہانتک ہم کو بھی اتفاق ہے کہ واقعی
بڑا ملعون اور مردود مثل عبد الوہاب نجدی اپنے پوتے کے تھا لیکن مولف صاحب کا یہ لکھنا کہ
وہ موجد مذہب شیعیان پاک کا تھا سراسر برعکس اور خلاف عقل ہے اسوقت میں جہانتک شیعہ ہیں
وہ بالعموم تو اولاد رسول صلعم ہیں اور جو ان سے علاوہ اور لوگ ہیں وہ ائمین کے متوسل اور ایسے
متوسل کہ کسی زمانہ میں امام کا دامن نہیں چھوڑا اور چونکہ ابن سبا خاص زمانہ حضرت مرتضےٰ علی میں
تھا اسلئے انکے ہوا خواہوں کو تو کب تعلیم دینے کا موقعہ پا سکتا تھا لیکن جن لوگوں کو اس نے
گمراہ کرکے کافر کیا تھا ان کا حضرت علی مرتضےٰ نے اچھی طرح قلع قمع کردیا تھا۔ اسنے بہت لوگوں کو
فریب میں لاکر اپنا مرید بنایا اور بہت سے سلسلے اور گروہ انکے قائم ہوئے لوگوں میں اپنی اصلیت کو مخفی
رکھکر اپنے آپ کو حضرت علی کے مریدوں میں ظاہر کیا جب سنیت کو ایک عرصہ دراز گزرا تو صوفیوں
میں شامل ہوگئے علمائے زمان درپے تخریب اس گروہ کے ہوئے مگر چونکہ کید و فریب انکی سرشت میں تھا
دباؤ پڑنے پر شیعوں سنیوں ماتریدیوں میں جنکی کثرت تھی شامل ہوجاتے تھے لیکن شیعوں میں شامل
ہونیکی اسلئے مجال اور قدرت نپاتے تھے کہ امام مافی الضمیر کے جاننے والے موجود تھے یہ گروہ اس زمانہ
میں بھی بکثرت موجود ہے اور ستر سے زیادہ اسکے فرقے ہیں اور عجیب و غریب اعتقادات رکھتے ہیں خدا
کے جسم کے یہ قائل ہیں خدا کی رویت اور جہت کے یہ قائل ہیں خدا کے حلول کے یہ قائل ہیں اپنے آپکو
خدا یہ سمجھتے ہیں نعوذ باللہ خوک اور سگ میں خدا کا حلول لازم جانتے ہیں حضرت علیؑ کی نسبت یہان
تک غلو کرتے ہیں کہ معبود قرار دیتے ہیں پیروں کو مثل خدا کے سجدہ کرتے ہیں قبروں کو پوجتے ہیں
مفصل حالات انکے گروہوں اور فرقات کی تشریح میں مذکور ہونگے۔ **قال الناصبی۔**
جب اس نے یعنی ابن سبا نے جانا کہ ایک جماعت ہمارے دام تزویر میں پھنس گئی پھر تو اسنے یہ بکنا شروع کیا

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ بعد نبی صلعم کے حضرت علی افضل ہین کیونکہ خاص رسول اللہ صلعم کے برادر اور داماد اور وصی ہین
اقول اتنا امر تو ہر ایک شخص جانتا ہی کہ جسکی نسبت آدمیونکو گمان الوہیت ہوجائے اُسکے افضل البشر ہونے مین کیا کلام ہوسکتا ہے ضرور ان حضرات مین ایسے فضائل موجود تھے کہ بمقابلہ دیگر صحابہ ایسا ہی فرق ہوسکتا تھا اور دیگر صحابہ طمع دنیاوی اور ظلم و ستم اور معاصی مین ایسے سرشار تھے کہ بمقابلہ انکے حضرت علی او اُنکی اولاد کو نسبتہً اعلیٰ درجہ پر دکھائی دینے لگے اگر سب کے سب صحابہ بدبخت ہوتے تو حضرت علی کی الوہیت کا کوئی قائل ہوتا اور دنیا کا قاعدہ ہے کہ پر سے کبوتر بناتے ہین جسمین جسطرح کی قابلیت دیکھتے ہین ویسی ہی افراط و تفریط مین متوجہ ہوتے ہین اصحاب ثلٰثہ اگر کچھ ہوتے تو کیا کوئی انکو پیغمبر کرکے بھی نہ مانتا جو ذرا قرین قیاس بھی ہوجاتا مگر دنیا کے لوگ ایسے شخصونکی نسبت کب یقین کر سکتے ہین جنکی برائیان اور معاصی رات دن آنکھون سے دیکھتے ہین اسلئے جس امر کی قابلیت ان مین تھی ابن سبا نے بھی اُسی کیطرف انکو منسوب کیا مخاطب صاحب کا یہ قول کہ رسول اللہ کا بھائی اور داماد اور وصی ہونا حضرت علی کا ابن سبا نے مشہور کردیا اور در حقیقت اسکی کچھ اصلیت نہین ہے خود اہل تسنن ہی جواب دینگے کیونکہ اگر اسکا جواب اہل تسنن نے دیا تو ابن سبا کے شاگرد سمجھے جاوینگے اور ثابت ہوجائیگا کہ ابن سبا کی تعلیمات کا اثر فقط اہل تسنن مین ہی باقی ہے۔ کئی ہزار روایات کتب اہل تسنن مین ایسی درج ہین کہ جن سے صریحی فضیلت حضرت علی کی اصحاب ثلٰثہ پر ثابت ہے جسمین سے اکثر انوار الہدیٰ اور نیز اس رسالہ مین بھی مذکور ہوئی ہین اس حساب سے تو تمام آئمہ سنیہ اور محدثین و مفسرین و اہل سیر و جملہ علمائے اہلسنت و جماعت ابن سبا کے گرگے ہوگئے **قال** علیہ مایستحقہ پھر خاص مقلدین مین سے شاگرد منتخب کرکے یہ تعلیم کیا کہ جناب امیر بلا شک وصی تھے اور نبی صلعم نے انکو اپنا نائب اور خلیفہ بنص قرانی کیا تھا چنانچہ آیہ انما ولیکم اللہ و رسولہ کی آیت شریف انکی شان مین نازل ہوئی تھی۔ **اقول**۔ ہمنے جو کتب اہلسنت سے وصی ہونا جناب امیر علیہ السلام کا اور چودہ مرتبہ استخلاف واقعہ ہونا اور خم غدیر پر ولیعہد ہوجانا اور یوم وفات سرور کائنات انگشتری خاتم رسالت سپرد ہوجانا اور آیہ انما ولیکم اللہ سے ولایت علی مرتضیٰ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ظاہر ہونا ثابت کیا ہے تو ہمارا مقصود اس سے یہ ہی تھا کہ تمام علمائے اہلسنت وجماعت پیروان ابن سبا یہودی قرار پاجاوین کیونکہ ہمارے مخاطب کو قدیم سے یہ ہی منظور تھا کہ اپنا عیب اوروں پر لگاوین اگر قیامت بھی آجائے تو مخاطب کبھی اقبال اتباع ابن سبا کا اپنی زبان سے نکرتے مگر اب بفضلہ عمدہ موقع اسکے اظہار کا ملا ہے کہ مخاطب صاحب نے جن روایات کو ابن سبا کی بنائی ہوئی بیان کیا ہے اگر وہ کتب احادیث اہلسنت مین دستیاب ہوجاوین تو پھر کسی کو اسبات مین شک نہ رہیگا کہ اہل تسنن ضرور پیروان ومقلد ابن سبا کے ہین عوام اہل تسنن اس امر مین ہم کو معذور رکھین انکے حال پر یہ عنایت ہمارے مخاطب صاحب کی ہے اس کو نلون کی دلالی مین انہین کا منہہ کالا ہولیے مگر واقعی اہل تسنن ایسی سزا کے قابل تھے جو ہمارے ہمعصر نے انکو دی ہے کیونکہ وہ جانتے ہین کہ ہمارا لوگ خانہ برانداز ایمان ہین یہی دشمن رسول اللہ کے ہین انکو اپنے شامل کرلینے ایسے ہی نتیجہ پاوینگے

قولہ اور اسی ضمن مین معاملات قصہ فدک ومعرکہ خطائے اجتہادی حضرت معاویہ وقصہ جنگ بے قصد حضرت زبیر وحضرت طلحہ وحضرت عائشہ صدیقہ کو بیان کرکے اصحاب باصفا سے کہ جنہوں نے اپنا تمام عیش وآرام رسول اللہ کی محبت مین ترک کردیا تھا اور خدا ورسول کو بنص فرقانی خوب ہی رضامند رکھا تھا اپنے شاگردون کو بدگمان کرتا تھا **اقول** واقعی حضرت یہ ابن سبا بڑا ہی ملعون تھا کہ دیکھو آپ ہی تو فدک کا قصہ برپا کیا بضعۂ رسول کو محروم کیا اور آپ ہی اصحاب باصفا کو مطعون کرنے لگا ایسا ہی معاویہ کے کان مین خطار اجتہادی کی پھونک دی مگر ہم اپنے ہمعصر مخاطب سے پوچھتے ہین کہ آپ خطار اجتہادی کو جانتے بھی ہین یا تحفہ اثنا عشریہ مین ہی دیکھ کر نقل کردیا ہے پہلے معاویہ کا مجتہد ہونا اگر ثابت کرتے تو اسکی خطا کو بھی خطار اجتہادی قرار دیتے اور جبکہ وہ مجتہد نہین بلکہ نبی بھی نہین مولفۃ القلوب مسلمانان مین داخل تھے جیسا کہ شیخ عبدالحق محقق دہلوی نے مدارج مین لکھا ہے اور ثابت کردیا ہے کہ اسکی فضیلت مین کوئی روایت بیان نہین کی گئی پھر وہ منافق جنکو مولفۃ القلوب کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے کسطرح مجتہد بنگیا اور اسکو اختیارات اجتہاد کہاں سے حاصل ہوئی سوا اسکے ہم چند مقامات پر لکھ چکے ہین کہ سوم خطا ما در بخطا ہوتی ہے اور مہنا جگہ خوار

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے حال اور حبشی سے زنا کرانے کے حال سے تو سب واقف ہیں اسی پر خطا کا قیاس اہل انصاف کیا کر سکتے ہیں دوسرے جنگ بے قصد یہ خطائے اجتہادی سے بھی بڑھی ہوئی ہے ذرا غور کا مقام ہے اول تو طلحہ و زبیر بشمول تمام اہل حل و عقد حضرت مرتضےٰ سے بیعت کریں اور پھر امارت بصرہ و کوفہ نہ ملنے پر بیعت توڑ کر اوباشوں کا مجمع بصرے پر جمع کریں۔ اہل انصاف فرمائیں تو کہ یہ کون تھے جو بصرہ میں جاکر فوج جمع کی اور چالیس ہزار اوباشوں کو جمع کر لیا یہ اسقدر مجمع کس غرض سے تھا کیا جلاہوں کی طرح تالاب میں مچھلیاں مارنیکو جمع ہوئے تھے یہ لوگ تو صریح ناکثین بیعت مرتضوی ہیں جنکی کسی طرح نجات ہی ممکن نہیں ہے بفحوائے حدیث مرویہ اہل سنت یہ لوگ تو جہالت کی موت سے مارے گئے یعنی فرمایا رسولخدا نے کہ جسکی گردن میں دُوراِ بیعت امام کا نہیں ہے وہ جاہلیت کی موت مرا اب آپ ہی فرمائیے کہ طلحہ و زبیر بیعت مرتضوی توڑ کر جاہلیت کی موت مارے گئے یا نہیں حدیث یہ ہے من لم یعرف امام زمانہ مات میتۃ جاہلیۃ۔ ان کمبختوں نے تو ام المومنین کو بھی بہکا کر گنہگار کرایا۔ حواب کے مقام پر وہ بی بی کہتی رہی کہ مجھے یاد آگیا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ تو علی سے لڑیگی اور ناحق پر ہوگی میں تمہارے ساتھ نہیں چلتی لیکن طلحہ و زبیر نے گانوں کے آدمیوں کو رشوت دیکر دروغ شہادت دلوائی کہ ام المومنین کی روبرو حلفاً بیان کر دیا کہ یہ مقام حواب نہیں ہے۔ الراشی والمرتشی کلاہما فی النار۔ تو حضرت نے اسی واقعہ کے لئے فرمایا ہے اب جنگ بے قصد اور بیعت شکنی کو بھی رہنے دو لیکن کتب اہلسنت سے یہ تصدیق کرو کہ طلحہ و زبیر نے رشوت دیکر گانون والوں سے جھوٹی گواہی دلوائی یا نہیں اسکے بعد تحقیق کرو کہ حدیث۔ الراشی والمرتشی صحیح ہے یا نہیں پھر اطمینان قلبی اچھی طرح ہوجائیگا

فائدہ۔ اگرچہ اس موقعہ پر ذکر حضرت ام المومنین عائشہ بمحل ہے لیکن مجھے تعجب ہے کہ لقب صدیقہ انکو اہلسنت و جماعت نے کس اختیار سے بخشا ہے آیا ویسے ہی عطا ہوا ہے کہ جیسے انکے والد شریف کو یا باستحقاق اسکے کہ والد انکے صدیق کہلاتے ہیں تو دختر صدیقہ کہلانی چاہیئے لیکن تعجب ہے کہ ام المومنین حفصہ کو فاروقہ کیوں لقب نہیں دیا گیا۔ صدیقہ لقب دراصل فاطمہ کا ہے اور صدیق اکبر لقب حضرت علی مرتضےٰ کا ہے ایسا ہی فاروق

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بھی لقب جناب امیر المومنین کا ہی لیکن اہل تسنن نے بطور سرقہ ان القاب کو شیخین کے نام کیساتھ لگا دیا ہے رسول خدا صلعم نے کبھی یہ لقب انکو نہین بخشا اگر کسی کو دعوے ہو تو ثابت کرے کہ کب اور کہان یہ لقب عطا ہوا حضرت علی کی نسبت تو صحاح اہلسنت مین یہ حدیث موجود ہے۔ اخرج الطبرانی

عن سلمان وابی ذر رضی اللہ عنہما ان النبی صلعم قال لعلی ان ہذا اول من یصافحنی یوم القیامۃ و ہذا الصدیق الاکبر وہذا فاروق ہذہ الامۃ وہذا یعسوب المومنین الخ۔ یعنی روایت کی ہے طبرانی نے سلمان و ابوذر سے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے حضرت علی کے حق مین کہ یہ وہ ہے جو سب سے پہلے ایمان لایا اور یہ سب سے پہلے قیامت کے دن مجھ سے مصافحہ کرے گا اور یہ ہی ہے صدیق اکبر اور یہ ہی ہے فاروق اس امت کا کہ جو فرق کرتا ہے حق و باطل مین اور یہ ہی ہے یعسوب مومنین کا آخر حدیث تک۔ واخرج النسائی والحاکم عن عباد بن عبد اللہ۔ قال سمعت علیاً یقول انا عبد اللہ واخو رسول اللہ وانا الصدیق الاکبر الخ۔ اور امام فخر الدین رازی۔ امام ثعلبی۔ امام احمد بن حنبل مسند خود مین۔ ابن شیرویہ کتاب فردوس مین اور ابن المغازلی روایت کرتے ہین کہ صدیق تین شخص ہین حبیب نجار کہ مومن آل یاسین ہے اور حزقیل کہ مومن آل فرعون ہے اور علی مرتضےٰ کہ وہ ان سے افضل ہین۔ حافظ ابو نعیم نے جنکی حدیث عباد بن عبد اللہ سے روایت کی ہے شیخ عبد الحق مدارج النبوۃ مین لکھتے ہین۔ تسمیہ کرد اورا ابو طالب بعلی و تسمیہ کرد پیغمبر خدا اورا بصدیق و لقب کرد بامین و شریف و ہادی و مہدی و اذن واعیہ و یعسوب الامۃ اب فرمائے کہ لقب صدیق کس کا ہے اور براہ سرقہ اہل تسنن کسکے لئے استعمال کرتے ہین۔ **قولہ** حاصل مطلب مخاطب کا یہ ہے کہ خلفاء پر لعن و طعن ابن سبا کے اشارہ سے جاری ہوا **اقول**۔ ہذا بہتان عظیم یہ کام ابن سبا کا نہین ہے بلکہ خود انہین حضرات کا ہے نہ ایسا کرتے نہ برا کہلواتے یہ تو سمجھو کہ اگر دین اسلام کی عداوت سے عبد اللہ ابن سبا صحابہ کو برا کہلواتا تھا تو دین کا کیا نقصان ہوتا اگر اسکی یہ غرض ہوتی تو حضرت علی و اہلبیت کی نسبت برا کہنا سکھلاتا کہ جس سے امت کا ایمان جاتا رہتا اور ایسے اصحابون کے برا کہنے سے کہ جنہون نے دین کو دنیا سے بدل لیا تھا کسی کے مذہب کا نقصان نہ تھا یہ ہی بات

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یقین ہو تو اپنی آمنت باللہ جو ابو الحسن اشعری پر وحی ہو کر اتری ہی پڑھکر سمجھ لو کہ تمہارے عقائد مین کس چیز پر ایمان لانے سے مسلمان ہوتا ہے اور کس چیز کے انکار سے کافر ہوتا ہے۔

قولہ ابن سبا نے دوسرا ایمان شاگردون سے لیا کہ جناب امیر سے ایسے معاملات ظاہر ہوتے ہین کہ امکان انسان سے باہر ہین مثل معجزات و کرامات و خوارق عادات و علم غیب و احیاء اموات و بیان حقیقت اللہ و حاضر جوابی بلاغت فصاحت زہد و تقویٰ قوت و شجاعت کہ کسی نے کبھی دیکھی نہ سنی تھی یہ در حقیقت معجزات مرتضوی ہین **اقول** معلوم ہوتا ہے کہ کوئی کافر اسکا منکر بھی ہے۔ ذرا اس جہالت کو اہل انصاف ملاحظہ فرمائین کہ اگر ابن سبا خدا کا نام لیتا تو ہمارے مخاطب معصر خدا سے بھی منحرف ہونگے جو بات سچ ہے اُسکے ماننے مین کیا حرج ہے یہ سب باتین ابن سبا سچ کہتا تھا انکا یقین کرنا چاہیئے لیکن جو بات اسکی خلاف عقیدہ مومنین ہے اسکو رد کرنا چاہیئے **قال** علیہ اللعن کہ یہ تمام خواص الوہیت کے ہین جو کہ حضرت امیر پر ظاہر ہوتے ہین بلکہ خاص ذات پاک نے بدن علیؑ مین حلول کیا۔ **اقول** بیشک جس مذہب اور جس فرقہ کا یہ عقیدہ ہو وہ ہمارے نزدیک تو کافر مطلق ہے لیکن اس زمانہ مین ایسے عقیدے کے لوگ صوفیہ مین اکثر شامل پائے جاتے ہین کہ مخلوق مین خالق کا حلول یہانتک کہ سگ و خوک مین اسکا ظہور بیان کرتے ہین۔ ہر چہ بینی بدان کہ مظہر اوست۔ یہ کمال تعجب کی بات ہے کہ ہمارے معصر صاحب اپنے گریبان مین منھ ڈالکر نہین دیکھتے کہ ابن سبا کے خود تو مقلد ہین شیعون کو ناحق الزام دیتے ہین جو لوگ زبردستی حضرت علیؑ کے خلیفہ بنکر اطراف ممالک مین پھر کر پیری مریدی کا ڈھنگ جماتے تھے وہ ہی ابن سبا کے گروہ مین شیعون امامیہ نے تو کبھی ایسون کو منھ نہین لگایا کسی کو ان کا خلیفہ نہین مانا صرف انکی اولاد امجاد کو جو امام برحق تھے اپنا پیشوا بنایا نہ ہم مین گمراہ لوگ شامل ہو سکتے تھے کیونکہ ہمارے امام اہل بصیرت علم ماکان و مایکون کے جاننے والے تھے انکی حضور مین کب کسی کو فروغ ہو سکتا تھا جس گروہ مین جاہل اور فاسق اندھا کانا امام ہو سکتا ہے وہ ہی گمراہی مین غارت ہو سکتے ہین **قولہ** یہانتک اس مذہب نامذہب یعنی فرقہ ابن سبا نے رواج پایا اور بلقب شیعہ ملقب ہوا لیکن تحیات

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جناب امیر کے لشکر مین اس مذہب کے چار فرقہ ہو گئے **اول** شیعہ مخلصین کنندہ پیشوایان اہل سنت وجماعت ہین الخ **اقول** آنچہ دانا کند کند نادان ولیک بعد از حصول رسوائی۔ اب اہل انصاف غور کرین کہ ابھی تو ابن سبا سے کسقدر گریز تھا اور اب خود ہی اُسکی اُمت مین ہونا ہمارے مخاطب ہمعصر کا ہوا۔ ماشاء اللہ ابن سبا کے جیتے فرزند آپ ہی نکلے اور اس مذہب مذبذب کے نمبر اول فرقہ مین آپ ہی داخل ہوئے جنے جہانتک کتب اہلسنت کو دیکھا ہے اور انکے عقائد اور مذہب کی نسبت انکی کتب سے تحقیقات کی ہے تو ثابت ہوا ہے کہ ابتدا انکے مذہب کی عبد اللہ بن مسعود سے ہے مجتہد اول ان کا وہی گذرا ہے اور چونکہ زمانہ خلافت ثانی کا تھا اور انہون نے ابن مسعود کی امداد کے لئے ابوموسیٰ اشعری اور اُبی بن کعب کو بھی شامل کر دیا تھا اسلئے ابتدائے زمانہ مین چار پانچ مجتہدون کا اجماعی اجتہاد نامزد بمذہب فاروقی ہوا کہ تشریح اُسکی ازالۃ الخفا مین موجود ہے اب نہین معلوم کہ ان بزرگوارون کو اصحاب ابن سبا قرار دیا ہے یا در اصل ان مجتہدین کا کچھ وجود نہ تھا اور علمائے اہل سنت نے اصحاب و مریدان ابن سبا کا نام چھپا کر بظاہر اپنے مذہب کو انکی طرف منسوب کر دیا ہے یا متقدمین علما کو اسکی حقیقت مثل ہمارے ہمعصر کے معلوم نہ تھی علاوہ فقہا و مجتہدین اہلسنت کے اگر کوئی اور لوگ بھی پیشوائے اہل تسنن ہین تو یہ ہین حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر حضرت عثمان حضرت معاویہ حضرت یزید حضرت مروان حضرت عبد الملک بن مروان کہ جسکو اکابر علمائے اہل تسنن نے اپنا امام قرار دیا ہے تو ان مین سے نہ کوئی حقیقی شیعیان مین داخل تھا نہ کوئی محب علی تھا اب اگر ہمارے ہمعصر کے نزدیک فرقہ اول از فرق اربعہ سبائیہ یہی لوگ ہین تو چشم ما روشن و دل ما شاد و اگر پیشوا سے مراد پیشوائے شریعت ہے تو علمائے سنیہ کا صریحی اعتراف درج کتب ہی کہ مذہب ہمارا مذہب ابن مسعود ہے اور مذہب علی اور انکے شیعون کا غیر اس سے ہے تو اب حقیقی شیعہ تو پیشوا اہل تسنن کے قرار نہین پا سکتے اگر فی الواقعی قول ہمعصر کا کچھ وجود رکھے تو مراد اسی گروہ ابن سبا سے ہے۔ **قولہ** دوم فرقہ تفضیلیہ ہے کہ حضرت مرتضیٰ کو تمام صحابہ پر فضیلت دیتا ہے سوم فرقہ سبئیہ ہے کہ تمام اصحاب کرام کو ظالم و غاصب و کافر و منافق جانتا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اقول شیعہ کا اطلاق تو فقط شیعہ امامیہ اثنا عشریہ پر ہے کہ اہلبیت رسول اللہ صلعم سے تولا
اور انکے دشمنوں سے تبرا کرتے ہین فرقہ تفضیلیہ اسوقت شیعہ قرار پا سکتے ہین کہ جب حضرت علی
مرتضے کو بلافصل خلیفہ اور امام سمجھین اور ظاہر ہے کہ جو شخص تمام صحابہ سے حضرت علی کو افضل
سمجھتا ہے اسکو خلیفہ بلافصل بھی ماننا پڑے گا کیونکہ افضل کا ماموم ہونا اور غیر افضل کا امام
ہونا صریحاً خلاف عقل ونقل ہے خود خداوند تعالے فرماتا ہے - افمن یہدی الی الحق احق ان
یتبع امن لایہدی الا ان یہدی فما لکم کیف تحکمون یعنی آیا وہ شخص سزاوار تر ہے اسبات کا کہ آدمی اسکی
پیروی کرین جو ہدایت کرتا ہے بجانب حق یا وہ سزاوار ہے کہ جو خود ہی نہین ہدایت پا سکتا بغیر
اسکے کہ دوسرا اسکو ہدایت کرے پس کیا ہو گیا تمکو کیا حکم کرتے ہو - اس آیت شریف سے صاف
ظاہر ہو گیا کہ قابل پیشوائی اور امامت کے وہ شخص ہے جو لوگون کو ہدایت نجات حق کرتا ہے
اور وہ شخص کہ خود محتاج دوسرون سے ہدایت پانیکا ہے وہ کسیطرح اسکے قابل نہین ہے کہ لوگ
اسکی پیروی کرین پس جب ہم صحابہ کے حال پر نظر کرتے ہین تو صاف پایا جاتا ہے کہ
صحابہ خصوصاً خلفائے ثلثہ محتاج ہدایت کے تھے اور انکی ہدایت کیلئے رسولخدا صلعم نے چند
بار بڑے اہتمام کے ساتھ یہ حکم دیا ہے کہ میرے بعد تم میرے اہلبیت اور قرآن شریف کی
پیروی کرنا اگر اسکے خلاف کروگے تو گمراہ ہو جاؤگے چنانچہ بیوم حجۃ الوداع بڑے اہتمام سے یہ
حکم سنایا گیا اور بیوم غدیر بھی اسی کا اعادہ ہوا پھر مرض الموت مین عین قریب وفات بھی یہی
فرمایا اور یہانتک صراحۃً فرمایا کہ اہلبیت میری مثل کشتی نوح کے ہین جس نے اس کشتی سے تخلف کیا
وہ غرق ہو گیا پھر فرمائے جو لوگ بحکم خدا نا قابل پیشوائی قرار پا چکے انکی پیروی کرنا داخل گمراہی
ہے یا نہین - اور جبکہ انہون نے خلاف حکم خدا ادعاء خلافت و امامت کا کیا تو صفات قرار
دادہ ہمعصر مندرجہ ذیل فرقہ سوم یعنی ظالم و غاصب وغیرہ ان پر صادق آگئین اسی لئے تو کہتے
ہین کہ صوفی لوگ بھی دراصل تبرائی شیعہ ہین مگر خوف جہلا سے دم نہین مارتے اشارۃً کنایۃً
اپنا مقصد کہہ جاتے ہین جیسا حضرت خواجہ معین الدین سجزی چشتی علیہ الرحمۃ الغفران نے فرمایا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رباعی۔ کفر در دل بر زبان اللہ اکبر داشتن۔ قتل آلِ احمد کشتن ہم حبِ حیدر داشتن۔ مرمرا باور نمے آید ز روئے اعتقاد۔ حق زہرا خوردن و دین پیمبر داشتن۔ دوسرے بزرگ فرماتے ہیں شعر۔ چون صحابہ جاہ و دنیا خواستند۔ مصطفےٰ را بے کفن بگذاشتند۔ ماسوائے اسکے اعلم ہونا حضرت علی مرتضےٰ کا تمام صحابہ سے بلانزاع مسلمہ فریقین ہے اور تمام امت کا اسپر اجماع ہی کہ حضرت علی مرتضےٰ اعلم ہیں اور روایات و احادیث صحیحہ سے بھی یہی امر ثابت ہوا ہے اور خداوند تعالیٰ

اسبارے میں فرماتا ہے۔ ہل یستوی الذین یعلمون والذین لایعلمون انما یتذکر اولوا الالباب آیا صاحبان علم اور کسان بے علم برابر ہوتے ہیں یعنی علم والے اور بے علم برابر نہیں ہوتے حضرت آدمؑ کو جو ملائکہ پر فضیلت دیگئی ہے فقط علم کے ذریعہ سے دیگئی تھی اور اگرچہ حضرت علی مرتضےٰ تمام اقسام کے فضائل میں مثل شجاعت و سخاوت و شرافت و عدالت وغیرہ تمام صحابہ سے افضل ہیں لیکن علم میں بھی کہ جو سب سے بڑا ذریعہ افضل ہونیکا ہے حضرت مرتضےٰ کو تمام صحابہ پر فضیلت ہے اسلئے یہ مذہب حق ہی کہ حضرت مرتضےٰ تمام صحابہ سے افضل ہیں اور جبکہ افضل ہونا ثابت ہوا تو استحقاق خلافت بلافصل بھی ثابت اور اسکے ثابت ہونے پر صحابہ کا ظلم اور غصب خود بخود ثابت ہو گیا۔ اہل تسنن کی تمام کتب سے افضلیت حضرت علیؑ کی ثابت ہے لیکن ان کا منھ اسلئے بند ہو گیا ہے کہ فضیلت ثابت کرنیکے بعد صحابہ کا ظلم خود بخود ثابت ہو جائیگا اور نیز رسالہ مذہب کی بنیاد مسمار ہو جائیگی۔ مصنف کا یہ قول کہ شیعہ جملہ صحابہ کرام کو ظالم غاصب منافق کافر کہتے ہیں یہ صریح شیعوں پر تہمت ہی شیعہ سب کو ہرگز ایسا نہیں سمجھتے بلکہ جنکی نسبت اہلسنت سے بھی ایسا ثابت ہوتا ہے فقط انکو ہی کہتے ہیں اور کافر بھی فقط انکو ہی کہتے ہیں جنکا کفر ثابت ہوا ہے اور سنی بھی انکے کفر کے قائل ہو گئے ہیں اور ایسا ہی منافقین کا حال ہی کہ جنکی نسبت سنیوں کو بھی منافق ہونیکا یقین ہی انکو ہی شیعہ بھی منافق کہتے ہیں صرف اسقدر فرق ہے کہ اہل تسنن جان بوجھکر انکے ظلم اور غصب اور کفر و نفاق کو مخفی کرتے ہیں اور شیعہ اس منافقت کو مذموم سمجھکر جو کچھ کہ دل میں ہی زبان پر لے آتے ہیں اور واقعی نفاق اسی کو کہتے ہیں کہ ایک شخص کو اپنے دل میں سب سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

افضل سمجھتے ہین اور زبان سے مفضول بیان کرتے ہین یا ایک شخص کو دل مین کافر یا منافق جانتے ہین اور زبان سے اسکو مومن و برگزیدہ کہتے ہین **قولہ** چہارم شیعہ غلات یہ فرقہ جناب امیرؑ کی الوہیت کا قائل ہے یہ ہے اصل حقیقت مذہب شیعیان پاک کی **بیت** - اے بسا ابلیس آدم روے ہست - پس بہر دستے نباید داد دست ✦ **اقول** شیعہ امامیہ اثنا عشریہ تو اس گروہ کو کافر مطلق سمجھتے ہین نہ دنیا مین شیعون کے اندر کوئی اس عقیدہ کا آدمی پایا جاتا ہے مگر مخاطب صاحب کی نسبت سے البتہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ شاید اس زمانہ مین بھی ایسے لوگ موجود ہین جنکے ہاتھ مین ہاتھ دینے سے مخاطب صاحب احتراز کرتے ہین مگر یہ ہاتھ مین ہاتھ دینا اور بیعت وغیرہ لینا شیعون مین مروج نہین پھر تعجب ہے کہ مخاطب کے نزدیک وہ انسان صورت ابلیس سیرت کون ہین جنکے مرید ہونے سے بھلے لوگون کو منع کرتے ہین معلوم ہوتا ہے کہ مخاطب صاحب نے اندرونی چوٹ صوفیون پر چلی ہے مگر مخاطب کو ابھی پورا حال اپنے گھر کا بھی معلوم نہین ہے کہ اصحاب ابن سبا نے عرصہ ہوا کہ اپنی پالیسی بدل کر دوسرا روپ نکالا ہے جنکے اخلاف خارجی اور وہابی کہلاتے ہین یعنی جب ان لوگون نے دیکھا کہ عقلاء انسان کی الوہیت کے قائلین پر طعن حماقت کا کرتے ہین - یعنی جب ان لوگون نے دیکھا تب اپنی آپ کو برا ہوتا دیکھ کر ظاہر کیا مگر منشا اصلی یعنی عداوت رکھنا رسول اللہ اور انکے اہلبیت سے بدستور قائم کیا جو لوگ کچھ بھی مادہ عقل رکھتے ہین وہ ضرور اس گروہ مضل کو خواہ کسی پیرایہ مین ہون برابر شناخت کرینگے - جب ان لوگون کو حضرت علی مرتضےٰؑ نے بقول ہمعصر سنراد یکر خارج کیا تب ان سے رنجیدہ ہوکر خوارج مین شامل ہوگئے اور پھر ایک عرصہ کے بعد اس گروہ مین عبداللہ ابن سبا کا خلف الصدق عبدالوہاب نجاری پیدا ہوا جنکے گروہ ہندوستان مین بھی موجود ہین -

قولہ مجملاً ذکر فقہائے شیعیان پاک کا - جن لوگون نے اپنی جان و مال سے رسول اللہ کی مدد کی اور قسم قسم کی مصیبت محبت حبیب اللہ مین اپنے اوپر لے آیا ان کا لقب اصحاب ہے یا حضرات شیعہ کا اگر اصحاب کا لقب اصحاب ہے تو پھر شیعہ کون ہین اور اگر شیعہ کا لقب اصحاب ہے تو اصحاب کی صفت سے اور اگر اصحاب اور شیعہ کا ایک ہی لقب ہے تو اس صورت مین روایت ابن عباس کی جسکو سلیم ابن ہلالی شیعہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نے کتاب وفات النبی مین لکھا ہی محض دروغ ٹھہرتی ہی وہ روایت یہ ہی کہ عن امیر المومنین ان الصحابۃ ارتدوا بعد النبی الا اربعۃ نفر فی روایۃ عن صادق الاستنۃ۔ **اقول** ہمارے ہمعصر نے اپنی نزدیک بڑی بحدار بات نکالی ہی مگر اہل فہم کے نزدیک جو کچھہ دار الکلبی ہذیان کی وقعت ہی وہ ظاہر ہے لیکن ہم آپ کو انکے معنی سمجہائے دیتے ہین آپ جو پوچھتے ہین کہ شیعہ کون ہین شیعہ اس درخت کے برگ ہین جسکی نسبت رسولخدا نے فرمایا ہی کہ اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء شیعہ ورق اس شجر کے ہین کہ جسکی اصل رسولخدا اور فرع فاطمہ زہرا اور علی مرتضی ہین اور پہل اسکے حسن اور حسین ہین شیعہ وہ ہین جنکی نسبت بہشت کا وعدہ ہی کہ رسولخدا کے ساتھہ بہشت مین ہونگے شیعہ کا اطلاق اس شخص پر ہوسکتا ہی جو مطیع اور فرمانبردار اور مقلد و پیرو کار علی مرتضے کا ہی خواہ صحابی ہو یا تابعی یا زمانہ مابعد کی پیدائش ہو ایسون سے بہی وہ لوگ شیعہ ہین کہ جنہون نے بعد رسولخدا صلعم کے حضرت علی سے بموجب ہدایت رسولخدا تمسک کیا اور فرمانبردار انکے رہے اور جسطرح پر رسولخدا کو اپنا مولے سمجہتے تہے ویسے ہی حضرت علی کو بہی بموجب ہدایت انما ولیکم اللہ وحدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے اپنا مولی سمجہتے رہے اور جن لوگون نے خواہ صحابی ہون یا غیر صحابی اس حکم الہی یعنی آیہ انما ولیکم اللہ سے انحرافی اختیار کی اور ہدایت نبوی یوم حجۃ الوداع جسمین صاف حکم تہا کہ مین اپنے بعد قرآن اور عترت اپنی چہوڑتا ہون اگر انکی پیروی کروگے تو گمراہی مین نہین پڑوگے تخلف کیا اور پہر یوم غدیر کے مخالف ہوئے تو خود ہی سمجہہ لو کہ انکو کس لقب سے ملقب کروگے خدا کے حکم سے عدول حکمی کرنا تو وہابیون کے نزدیک بہی برا ہوگا اور جنہون نے رسول کا حکم حجۃ الوداع اور یوم غدیر کو نہین مانا انکو خود رسول اللہ ہی فرما گئے ہین کہ وہ گمراہ ہوگئے پہر آپ ناحق روایات ابن عباس کا حوالہ دیتے ہین اپنی کتابون سے اول یہ دیکہہ لو کہ حدیث ثقلین صحیح ہی یا نہین اور بعد اسکے اس امر کی صحت کی تحقیقات کرو کہ منجملہ اصحاب کے کس کس شخص نے اس حکم نبوی کو مانکر اتباع اور پیروی حضرت علی کی کی ہے اور کس نے اس سے مخالفت کی ہے پس جن صحابہ کی نسبت اس حکم کی تعمیل کرنا ثابت ہووے وہی جملہ شیعہ ہین اور جنکی نسبت مخالفت اس حکم کی ثابت ہو اسی کو گمراہ سمجہو یا یہ تو کہو اگرچہ تم لوگون کے نزدیک تو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رسولخدا کے حکم سے عدول حکمی کرنیوالا دین اسلام سے خارج ہوجاتا ہے لیکن اگر وہابیون کے نزدیک محل نظر ہو تو حکم الٰہی کی مخالفت بھی اسی سے ثابت ہے کیونکہ فرمان الٰہی انما ولیکم اللہ موجود ہے اور اسکا صریح مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کے تین حاکم ہیں خدا و رسول و علی مرتضےٰ پس جسنے مخالفت اس حکم کی کی وہ تو وہابیوں کے نزدیک بھی اسلام سے خارج ہوگیا خواہ اسکو کافر کہو یا مرتد کہو انکی تعداد مین گفتگو بے سود ہے ہر ایک کے حال سے مطابقت کرلو کہ صحابہ مین سے کسنے ان احکام کی تعمیل کی اور کسنے نہین کی **قولہ** جب بقول حضرت امیر یا حضرت صادق سوائے چار یا چھہ صحابہ کے سب ہی مرتد ہوگئے تو حضرت امیرؑ کی خلافت پر کسنے بیعت کی اگر کہین کہ انہین مرتدون نے بیعت کی تو حضرت امیرؑ معاذ اللہ امیر المرتدین ٹھیرے۔ **اقول** ہمارے مخاطب کو بھی خدائے تعالےٰ نے عجب فہم عطا کیا ہے اتنی بھی سمجھ نہین ہے کہ اگر کوئی مرتد پھر مسلمان ہوجائے تو اسکو مسلمان لوگ مرتد نہین کہینگے ہان ان کفار کے نزدیک مرتد کہلائینگے کہ جنمین سے ایکمرتبہ شامل ہوکر پھر اپنے ایمان پر لوٹ آئے اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے مخاطب ان حق پر عود کرنیوالون کو انہین مخالف نگاہون سے دیکھ رہے ہین۔ یہ تو بہت موٹی بات ہے کہ جو لوگ حضرت علی کی بیعت نہ کرنے سے مرتد قرار دے گئے تھے تو جب انہون نے ان سے بیعت کرلی تو پھر مرتد کہان رہے وہ تو حق پر آگئے اور پکے دیندار مومن ہوگئے اور انکے سردار کا بھی سچا لقب امیر المومنین ہوا لیکن جو ان لوگون کی ارتداد کی حالت مین ان کا سردار تھا اسکا لقب امیر المرتدین قرار پائیگا اس دقیق بات کو ہمارے ہمعصر مکرر غور فرماکر اپنی تسکین فرماوین **قولہ**۔ اور اگر کہین کہ انہین چار یا چھہ صحابہ نے بیعت کی تو امیر المومنین نہ ٹھہرے کیونکہ امیر مومنان ہونا بغیر اجماع امت کے ثابت نہین ہوسکتا ہے۔ **اقول**۔ ابھی تک ہمارے ہمعصر امیر المومنین کے معنی نہین جانتے اسکے جو معنی انکی سمجھ مین آرہے ہین اور جنکو وہ امیر المومنین سمجھ رہے ہین وہ تو سارا منصوبہ غلط ٹھیرا کیونکہ مومنین کا اطلاق ان لوگون پر نہین ہوسکتا ہے کہ جنہون نے صریح خداوند تعالےٰ اور رسولخدا کی عدول حکمی کی نہ ان کا سردار امیر المومنین کہلا سکتا ہے ماسوائے اسکے یہ لقب خود انسان اپنے لئے وضع نہین کرسکتا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہ کوئی اجماع کسی کو امیر المومنین قرار دیسکتا ہے یہ حکمی بات ہے جسکو خدا تعالےٰ نے یا رسول اللہ نے
امیر المومنین یا سید المومنین یا امام المتقین یا یعسوب الائمہ یا سید العرب فرمایا ہے وہی امیر مومنان ہے
اجماع مردم در آن حالیکہ خود ان کا ایمان اور ارتداد محل نظر ہے کب کسیکو امیر مومنان قرار دیسکتا ہے
بلکہ وہ تو مخالفت حکم خدا و رسول میں خود سخت گنہگار ہوئے **قولہ** اگر شیعہ ورہین اور اصحاب اور
ہین دران حالیکہ تمام اصحاب مرتد ہوگئے تھے تو شیعون نے جناب امیر کی کیون مدد نہ کی اگر کہین
کہ شیعہ بہت ہی تھوڑے تھے تو قول حضرت امیرؑ کا جسکو رضی شیعہ نے بڑی دعویٰ سے لکھا ہے
سراسر لغو ٹھیرتا ہے یہان وہ قول نقل کیا ہے جسکا ترجمہ مولف صاحب سے نہین ہوسکا نہ اُسکا مطلب
ہمارے مخاطب صاحب سمجھے ہین فقط یہ لکھدیا ہے کہ مین ایسا شجاع ہون کہ اگر تمام روئے زمین پر
دشمن ہون تو سب کا مقابلہ تنہا کرون۔ **اقول** ہمارے مخاطب فہم کے ہاتھ سے بہت لاچار ہین
شجاعت اور شے ہے ہدایت اور شے ہے بیشک وہی لوگ شجاع ہین کہ کثرت اعدا اور موت سے نہین
ڈرتے ہین ان کا دعویٰ یہ نہین ہوتا کہ ہم تنہا تمام دنیا کو قتل کر دینگے ہان مقابلہ کرنے مین کسی سے
نہین ڈرتے ہین خواہ اپنا سر قلم ہوجائے چنانچہ خود اسی قول مستدلہ مخاطب مین بھی درج ہے کہ
فرمایا حضرت امیر المومنین نے کہ مین اسلئے نہین ڈرتا کہ منتظر دیدار خدا کا ہون اسکے یہ معنی نہین ہین
کہ ایک آدمی تمام دنیا کو مار ڈالے نہ شجاعت کی یہ تعریف ہے اگر بلا معین و انصار کوئی شخص کفار
پر جہاد بھی کرے اور غایت درجہ کی شجاعت دکھلائے تو نتیجہ اسکا یہی ہوگا کہ غایت درجہ کیا
آدمی سو دو سو ہزار یا پانسو کو مار کر مر رہے پھر اس شجاعت سے کیا فائدہ حاصل ہوا دیکھئے رسول خدا
صلعم بھی نہایت درجہ شجاع تھے اور حضرت علی بھی اُن کے ساتھ تھے اور بقول تمہارے روم و شام
فتح کرنیوالے صاحب بھی موجود تھے مگر جب تک انصار کافی نہ ملے جہاد نکیا ایسا ہی حال حضرت
علی کا تھا نہج البلاغہ مین وہ خطبہ ملاحظہ فرمایا ہوگا جسمین آپ نے فرمایا ہے کہ اگر چالیس آدمی صاحب
عزم مجھکو ملجاتے تو مین ابوبکر پر جہاد کرتا شیعہ اور اصحاب کے معنی ہم اوپر لکھ چکے ہین کہ زمرۂ شیعہ مین
فقط وہ اصحاب داخل ہین جنہون نے باتباع حکم خدا اور رسول کے بعد رسول اللہ صلعم متابعت اور فرمانبرداری

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت علی کی اور جن لوگون نے صریحاً حکم خدا و رسول سے تخلف کیا انکو سنی لوگ اصحاب باصفا کہتے ہین اور شیعہ انکی نسبت ایسے الفاظ کہتے ہین کہ جنکے وہ مستحق ہین **قولہ**۔ اگر کہین کہ شیعہ بھی تو حضرت رسالت پناہ کے زمانے مین موجود تھے تو اس صورت مین تکذیب حدیث جامع الاخبار و صحیفہ رضی کی جو جناب امیر سے مروی ہوتی ہے فرمایا رسول اللہ نے کہ پیدا ہوگی ایک قوم بُرا کہے گی میرے اصحاب کو اسکا لقب رافضی ہے **اقول**۔ کوئی شخص ہمارے معصر سے یہ دریافت کرے کہ آپنے کبھی صحیفہ رضی یا جامع اخبار کو بھی دیکھا ہے یا ویسے ہی دوسرون کے حوالہ پر اپنی ہمہ دانی ظاہر کی ہے اگر اس حدیث کو بموجب قول مولف صحیح بھی مان لیا جاوے تو مخاطب صاحب کو کوئی فائدہ نہین پہنچا سکتی اول مخاطب صاحب کو معنی اصحاب ور رافضی کے سمجھنے چاہئین اسکے بعد غور کر کے اپنے دلمین شرمانا چاہیئے اصحاب جن سے مراد ہے وہ شیعیان علی ابن ابیطالب ہین اور جنہون نے صریحاً خدا و رسول کی عدول حکمی کی ہے وہ زمرۂ اصحاب سے خارج ہین انکو داخل کرنے والے بھی خارج ہین ایسے لوگ فقط مجازاً اصحاب کہلاتے ہین جیسا کہ حدیث عقبہ اور حدیث حذیفہ مین کہ متعلق بہ علم منافقین ہین تشریح ہوئی ہے اس حدیث مین مراد اصحاب سے اصحاب مومنین ہے نہ کہ اصحاب منافقین۔ ایسا ہی رافضی بمعنی ترک کنندہ ان لوگون سے مراد ہے کہ جنہون نے خلیفہ برحق کو ترک کر کے ہوائے نفسانی اور افکار شیطانی کی پیروی کی اس گروہ باغی مین بہت لوگ ایسے تھے کہ بظاہر تو رسول اللہ صلعم اور حضرت علی کی تعظیم کرتے تھے اور بباطن برا کہتے تھے اور بہت لوگ ایسے بیحیا تھے کہ علی الاعلان منبرون پر بیٹھ کر حضرت علی کو برا کہتے تھے جیسے معاویہ اور اسکی ذریت اسلیئے یہ پیشین گوئی انہین لوگون کی شان مین ہے۔ اب رہا یہ امر کہ سنی لوگ شیعون کو رافضی کیون کہتے ہین اسکی مثال بالکل ایسی ہے کہ جیسے کفار لوگ مسلمانون کو کافر کہتے ہین **قولہ** معلوم ہوا کہ فرقہ شیعہ حضرت امیر ہی کے زمانہ سے نکلا ہے چنانچہ اسکی تصدیق مجملاً کلام الہی سے پائی جاتی ہے سورۂ روم مین ہے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ۔ ترجمہ۔ ان لوگون سے کہ تفرقہ ڈالا انہون نے اپنے دین مین اور تھے وہ شیعہ نہین ان مین سے کسی چیز پر **اقول** یہ جمیع اہل قبلہ کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن شریف مین تحریف اور تبدیل

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کرنا کفر ہے خواہ ارادۃً ہو خواہ جہالتہً وحماقتہً اس آیت مین مولف اظہار الہدیٰ نے نہایت شقاوت اور قساوت سے مندرجہ ذیل تحریف اور تبدیل ورازدیاد کلمہ قرآنی کیا ہی اصل آیت شریف یہ ہے من الذین فرقوا دینہم وکانوا شیعا۔ من الذین کی جگہ تو ان الذین اسلیئے بنایا کہ معنی آیت کے بدل جاوین اور آیت کے فقرہ ماسبق مین جو لفظ مشرکین درج ہے اور جنکی نسبت فرقہ فرقہ ہوجانا مذکور ہی اسکا تعلق علیحدہ ہوجاوے اور پھر لفظ شیعاً کو شیعہ سے بدلا اور ترجمہ اُسکا شیعہ لکھا اور پھر اس تحریف اور تبدیل پر صبر نکرکے یہ فقرہ آیت مین اپنی طرف سے بڑھایا لست منہم فی شیٍ حالانکہ خدائے تعالے نے اس لفظ کو اس آیت مین نازل نہین فرمایا نہ کسی قرآن مین درج ہے پوری آیت صحیح اور اسکا ترجمہ ٹھیک یہ ہے۔ وَاتقوہ واقیموا الصلواۃ ولاتکونوا من المشرکین من الذین فرقوا دینہم وکانوا شیعاً کل حزب بما لدیہم فرحون ترجمہ خدا سے ڈرو اور قائم رکھو نماز کو اور مت ہو مشرکون مین سے کہ جنہون نے پراگندہ کردیا ہے اپنے دین کو اور گروہ گروہ ہوگئے ہین اور ہر گروہ خوش ہے اس دین سے جو انکے پاس ہی اب اہل انصاف غور فرمائین کہ ہمارے مخاطب صاحب تحریف قرآن کے مرتکب ہوئے یا نہین کجا من الذین اور کجا ان الذین اور کجا شیعاً اور کجا شیعا بکسرشین و فتح یا تحتانی بمعنی گروہ ہی اور شیعہ بمعنی متابعت کنندہ ہی تمام تراجم قرآن مین اسکے معنی گروہ گروہ کے لکھے ہین اور شیعہ بمعنی متابعت کنندہ کتب لغات مین موجود ہے اگر لغت کا اعتبار نہو تو حضرت غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی کی غنیۃ الطالبین موجود ہے جسمین وہ شیعہ کی تعریف اسطرح درج فرماتے ہین والشیعۃ اثنین وثلاثین فرقۃً وانما قیل بہا الشیعہ لانہا تشیعت علیاً یعنی شیعہ ۳۲ فرقے ہین اور انکو شیعہ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ وہ متابعت کرتے ہین علی کی۔ اب شیعہ کی جگہ شیعا بسکون یا تحتانی قائم کرنا اور ترجمہ مین اسکے معنی بھی بدلنا تحریف صریح ہے علاوہ اسکے لست منہم فی شیٍ۔

دوسرا جزو آیت متنازعہ مولف اظہار الہدیٰ نہ کلام الٰہی ہے نہ اس آیت کا جزو ہے نہ کسی قرآن مین یہ فقرہ درج ہی نہ پس و پیش آیات مین یہ فقرہ درج ہے کہ جس سے گمان ہو کہ سہواً لکہدیا ہوگا بلکہ یہ کلمہ مولف صاحب نے اپنی طبع زاد بنا کر اس آیت کے شامل کردیا ہے اور یہ امر ظاہر ہی کہ کوئی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مسلمان مرتکب ایسے فعل شنیع کا نہین ہوسکتا جس نے خدا کے کلام کی ایک آیت کو تحریف یا تبدیل کیا وہ
سارے قرآن کو تحریف کرسکتا ہے اور یہ کام وہابیون کے سوا اور کوئی فرقہ اسلام کا نہین کرسکتا ہے
اب ہم تمام اہل قبلہ کے علماء سے استفتا کرتے ہین کہ وہ رسالہ اظہار الہدیٰ کے صفحہ ۱۰ سطر ششم مین آیت
مستدلہ مولف کو ملاحظہ فرماکر حکم دین کہ یہ فعل مولف کا داخل تحریف و تبدیل کلام الٰہی ہے یا نہین اور ایسی
تحریف و تبدیل کرنیوالا اخواہ اسنے ارادۃً کی ہو یا حماقتہً کافر ہے یا نہین کیونکہ اگر مولف صاحب کے
الزام کو بوجہ انکی کم علمی اور جہالت کے رفع کیا جاوے کہ انہون نے اپنی کم علمی اور کجی فہم سے شیعا کو شیعہ
سمجھ لیا ہے اور من الذین کی جگہ ان الذین سہواً لکھدیا ہے تو بھی انکی تکفیر مین کلام نہین ہے
کیونکہ فقرہ طبع زاد کے بڑھانے کا کوئی جواب نہین ہوسکتا اور نہ ایسے معاملات مین عذر کم علمی اور
جہالت قابل سماعت ہے کیونکہ جو شخص جاہل و بے علم ہوکر علماء کی نقل اتارے اور بغیر لیاقت کافی تصنیفات
و تالیفات مذہبی مین مداخلت بیجا کرے وہ بیشک مستوجب حد شرعی کا ہے اور گویا ارادۃً عمداً مرتکب تحریف
و تبدیل کا ہوتا ہے **قال** علیہ ما یستحقہ۔ اور اس فرقہ ابن سبائی مین بہتر فرقے ہین۔ **اقول** مولف
صاحب نے ازراہ عقلمندی وہ حدیث بھی نقل کی ہے کہ میری امت بہتر فرقون پر منتفرق ہوجائیگی
اور وہ سب ناری ہونگے سوائے ایک فرقہ کے مگر عبارت اور ترجمہ حدیث مین بھی آپ کا تصرف نمونہ جو
ہے غضب یہ ہے کہ عربی صرف و نحو سے آپ واقف نہین اور اس لیاقت پر تصرف اپنا کرتے ہین غرض
کہ اس تحریر سے آپ کا یہ منشا پایا گیا کہ بہتر فرقے جو ناری ہین وہ سب کے سب شیعہ ہین اور بہترواں
فرقہ جو ناجی ہے وہ سنی اور خارجی اور ناصبی اور معتزلہ جبریہ قدریہ ملاحدہ صوفیہ وغیرہ ہین اور مولف
کے نزدیک یہ سب کے سب ایک ہی فرقہ مین داخل ہین اگرچہ ہم قدیم سے خوارج کو اہل تسنن سے علیحدہ
سنتے تھے اور نواصب یعنی دشمنان خاندان رسول جسمیں معاویہ یزید مروان اور اسکی اولاد داخل
ہین مع ملاحدہ و زنادقہ وغیرہ شامل تھے مگر الحمد للہ کہ ہمارے ہمعصر نے خوارج کو بھی اپنے شامل کرلیا
تو اب صاف منشا ہمارے مخاطب کا یہ ہے کہ جو جو فرقے بہ تخلف حکم خدا و رسول اللہ ترک تقلید و تمسک اہل
بیت نبوی کرتے ہین وہ ناجی ہین اور جو فرقہ باتباع حکم خدا و رسول تمسک بہ اہل بیت نبوی ہین وہ غیر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ناجی ہین مولف صاحب نے جو تہتر فرقون مین بہتر فرقے شیعون کے اور ایک فرقہ اپنا قرار دیا ہے اس فرقہ مین اگرچہ ہم بہتر فرقے ثابت کرینگے لیکن بالفعل مولف صاحب کی تکذیب کیلئے حضرت پیران پیر کا قول مندرجہ غنیۃ الطالبین درج کرتے ہین وہ غنیہ مین شیعون کے ۳۲ فرقے لکھتے ہین۔ والشیعۃ اثنین وثلاثین فرقۃ۔ تو اس حساب سے اکتالیس فرقے باقیماندہ بقول مولف ناجی رہے۔ اور تمیل الکاخود انکی حدیث مسئلہ سے مردود ہو گیا کیونکہ وہ صرف ایک ہی فرقہ کو ناجی قرار دیچکے ہین اور جس گروہ اور جماعت کو ایک فرقہ قرار دیکر ناجی ثابت کرتے ہین وہ جماعت بقول حضرت پیران پیر اکتالیس فرقون پر متفرق ثابت ہو گئے اسلئے ناجی ہونا ان کا خود انکے اکابر کے قول سے لغو اور دروغ قرار پایا گیا۔ ہمارے ہمعصر نے براہ تعصب تمام شیعون کو فرقہ سبائیہ سے منشعب قرار دیا ہے اور اپنی تالیف کشتی مین صاف لکھدیا ہے کہ ابن سبا کے گروہ بہتر فرقے ہین اگرچہ جو لوگ علم سے بہرہ رکھتے ہین کسی مذہب مین ہون وہ مولف صاحب کو انکی کم علمی اور نافہمی کی داد دینگے لیکن مولف صاحب نے چونکہ اپنے ہم جنسون یعنی جہلا کو مغالطہ دینے کے لئے اظہار الہدیٰ لکھی ہے وہ غریب تو کسی مولوی صاحب کی تحریر سمجھ کر یقین کر لینگے اور یہ نہ سمجھینگے کہ ہر کہ ریش دراز است مولوی نباشد اسلئے ضرور ہوا کہ اس قول کی تکذیب خاص قول حضرت غوث اعظم سے کیجاوے کہ جسکی مخالفت کرنے سے مخاطب صاحب کا قول عموماً اہل تسنن کے نزدیک مردود قرار پاجائے حضرت غوث اعظم نے غنیۃ الطالبین میں تشریح فرقات شیعہ کی اسطرح لکھی ہے وہم ثلاثۃ اصناف۔ پس وہ تین صنف ہین الغالیۃ والرافضۃ والزیدیۃ۔ غالی رافضی زیدیہ۔ فمنہا اثنا عشر فرقۃ۔ اور غالیہ مین بارہ فرقے ہین لمباریہ[1] بہانیۃ[2] منصوریہ[3] خطابیہ[4] معمریہ[5] مغیریہ[6] بزلعنیہ[7] مفضلہ[8] متناسخہ[9] سیرلعیہ[10] سبائیہ[11] منسوبۃ الی عبداللہ ابن سبا۔ مفوضہ[12]۔ پس قول حضرت پیران پیر سے یہ ثابت ہوا کہ منجلہ بارہ فرقات غالیہ کے ایک فرقہ ابن سبا کا بھی ہے اب اہلسنت وجماعت خود انصاف کر لین کہ قول حضرت پیران پیر کا انکے نزدیک صحیح ہے یا ایک جاہل افغان اور خواہ مخواہ کے مولوی کا قول درست ہے۔ **قولہ**۔ اول سبائیہ یہ فرقہ اصحاب خاص عبداللہ ابن سبا کا ہے حضرت علی کے معبود ہونے کا معتقد ہے ان کا کلمہ یہ ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان علیاً سولا الہ حقا۔ اور اس بات کا بھی قائل ہے کہ حضرت مرتضیٰ شہید نہین ہوئے بلکہ ابن ملجم نے شیطان کو کہ بصورت آنحضرت کے متمثل تھا قتل کیا اور یہ اعتقاد بھی رکھتے ہین کہ حضرت ابر مین پوشیدہ ہین رعد انکی آواز ہے برق انکا چابک ہے جب آواز گرج کی یہ فرقہ سنتا ہے کہتا ہے السلام علیک یا امیر المومنین اور یہ بھی یقین رکھتے ہین کہ حضرت امیر کچھ مدت بعد دنیا مین پھر پیدا ہونگے اور اپنے دشمنون کو زیر و زبر کرینگے **اقول و بہ نستعین** قبل اسکے کہ ہم اپنا عقیدہ نسبت غلات کے بیان کرین اول مخاطب صاحب کی کم علمی اور جہالت پر اہل انصاف کو متوجہ کرتے ہین ملاحظہ فرمایا جاوے کہ جب مخاطب کے نزدیک سبائیہ کا وہ کلمہ ہے جو عبارتِ مخاطب مین درج ہے تو پھر ان کا یہ قول خود مردود ہو گیا کہ سبائیہ حضرت علی کو معبود سمجھتے ہین کیونکہ جو کلمہ سبائیہ کا مولف اظہار الہدے یعنی ہمارے مخاطب نے نقل کیا ہے اسکے تو معنی یہ ہین (علی معبود برحق ہین) اور اس کلمہ کے کہنے سے تو کوئی الزام سبائیہ پر عائد نہین ہوتا ہے غنیۃ الطالبین مین سبائیہ فرقے کی تعریف حضرت پیران پیر نے اسطرح لکھی ہے

والسبائیۃ منسوبۃ الی عبداللہ بن سبا وعمہم ان علیا لم یمت وانہ یرجع قبل یوم القیامۃ یعنی فرقہ سبائیہ منسوب ہے طرف عبداللہ ابن سبا کی دعویٰ ان کا یہ ہے کہ حضرت علی کی موت نہین ہے اور وہ قیامت سے پہلے پھر آئینگے اس تعریف سے تو فرقہ سبائیہ داخل غلات بھی نہین ہو سکتا اور اہلسنت کے عقائد سے تو ایسا عقیدہ رکھنے والا گنہگار بھی نہین کیونکہ اس قسم کے عقیدہ کے لوگ تو اس زمانہ مین بھی اہل سنت کے اکابر مین داخل ہین بعینہ یہی عقیدہ تو فرقہ احمدیہ کا ہے جو اہل حدیث اور وہابیون کے برگزیدہ شاخ کہلاتے ہین یعنی وہ سید احمد جنہون نے ہندوستان سے تیرھوین صدی مین افغانستان کو ہجرت کی اور جنکے بڑے حواشی اور خلیفہ مولوی اسمٰعیل برادر زادہ مولوی شاہ عبدالعزیز صاحب ور مولوی عبدالحی بڈھانوی تھے انکی نسبت انکی امت کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ فوت نہونگے اور قبل قیامت رجوع کرینگے بالفعل سوات بنیر کے پہاڑون مین ایک غار کے اندر مخفی ہین اور مریدون نے مشہور کر دیا کہ دونالی بندوق انکے پاس ہے جو کوئی غار کے اندر جائیگا وہ گولی سے مارا جائیگا نواب زبیر الدولہ بہادر ہر سال قاصد مع تحف روانہ فرمایا کرتے تھے ایک سال والئی کو قاصد مقرر کرکے بھیجا وہ مثل ہندوستانیون کے تحف و ہدایا مریدون کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور غار پر ہی دیکھ کر واپس نہوا بلکہ باصرار تمام غار کے اندر گھس گیا اور وہاں ایک پوستین تھا جسمین
گھاس بھری ہوئی بشکل انسان دور سے نظر آتا تھا اسکو باہر لے آیا از انصاحب نے تو جب سے قاصد بھیجنا
موقوف کیا مگر انکی امت کو بدستور وہی یقین ہی انکے اصحاب مین سے ایک شخص حاجی محمد حسن ساکن
قصبہ بڈھانہ ضلع مظفر نگر کو مین نے بچشم خود دیکھا ہے اور بارہا انسے گفتگو ہوئی ہے وہ برابر سید صاحب
کی دائمی زندگی کے معتقد اور انکی رجعت کے منتظر تھے اور ایسے شائق تھے کہ لوگ ان سے مذاق مین
کہدیتے کہ فلان اخبار مین لکھا ہے کہ سید احمد صاحب نے خروج کیا ہے تو وہ نہایت خوش ہوتے اور باوصف
نہایت ضعیف العمر ہونیکے اشتیاق جہاد کا ظاہر کرتے ہمارے نواح کے قصبات مین انکے وہ اصحاب
جو زندہ واپس آ گئے تھے ابتک بلفظ غازی مشہور ہین اکابر علمائی اہل تسنن خصوصاً اہل حدیث کو
انکے مہدی موعود ہونیکا یقین ہے۔ ہمکو کمال تعجب ہی کہ حضرات اہل تسنن سبائیہ فرقہ کو کیون
کافر قرار دیتے ہین اور احمدیہ فرقہ کو باوصف یکسان عقائد ہونے کے کیون مسلمان اور سنت و
جماعت تصور کرتے ہین کیا فقط حضرت علی سے ہی عداوت ہی کہ ایک دنیا کے شخص کی نسبت عقیدہ
رکھنے سے تو کفر نہو اور حضرت کی نسبت ایسا عقیدہ باعث تکفیر ہو جاوے اگر حکم تکفیر ہے تو
دونون فرقون پر برابر ہے اور اگر تسنن ان کا قائم ہی تو دونون فرقے اہلسنت سے ہین بعد اسکے
مولف اظہار الہدی نے غلات کے ۲۲ فرقے مع انکے عقائد کے اور لکھے ہین اور غنیہ مین کل بارہ فرقے
غلات کے درج ہین۔ ہمارا عقیدہ جمیع غلات کی نسبت یہ ہی کہ وہ کافر مطلق ہین اور یہود و نصاری
و مجوس سے بھی بدتر ہین جیسا کہ شیخ صدوق علیہ الرحمۃ قدمائے علمائے شیعہ سے رسالہ اعتقادیہ مین لکھتے
ہین۔ اعتقادنا فی الغلات والمفوضۃ انہم کفار باللہ جل جلالہ وانہم اشر من الیہود والنصاری والمجوس
والقدریہ یعنی اعتقاد ہمارا نسبت غلات اور مفوضہ کے یہ ہی کہ وہ کافر ہین اللہ جلشانہ سے اور وہ بدتر
ہین یہود اور نصاری اور مجوس و قدریہ سے۔ لیکن ہمکو نسبت اہل تسنن کی نہایت تعجب ہے
کہ وہ غلات کو کیون بدنام کرتے ہین انکے تمام فرقون یعنی سنیون مین غلات سے زیادہ فاسد عقائد مروج ہین
انشاء اللہ تعالی مشرحاً بیان کرینگے اب ہم کہتے ہین کہ اہل تسنن کو اگر غلات سے کچھ نزاع بھی ہو تو نامیہ اور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

اور زیدیہ فرقات پر انکو کیا اعتراض ہی اگر وہ لوگ ناقص الایمان ہین تو امامیہ اثنا عشریہ کے نزدیک ہین کہ بارہ امام کی امامت کا قائل ہونا انکے نزدیک داخل رکن ایمان ہی لیکن سنیون کے عقائد کے بموجب انپر کوئی اعتراض وارد نہین ہو سکتا کیونکہ خدا کو وہ لوگ واحد و لاشریک جانتے ہین رسول اللہ کی رسالت کو برحق کہتے ہین کتب سماویہ۔ قیامت پر انکا ایمان ہی اور سنیون کے نزدیک فقط یہی ارکان ایمان ہین رہا یہ امر کہ صحابہ کو نہین مانتے ہین یا انکو برا بتلاتے ہین تو اہلسنت کے نزدیک صحابون پر ایمان لانا لازمی نہین اور اگر لازمی بھی ہوتا تو وہ اپنے اجتہاد سے بعض صحابہ کو برقرار رکھکر موجب مسئلہ اہل تسنن خطاء اجتہادی مین بلکہ درجہ حسنہ کے مستوجب ہوتے اور اگر اجتہاد ان کا صحیح ہووے تو دس درجہ حسنہ کے مستوجب ہین یہ دستور تو دنیا کے تمام فرقات کا ہی کہ اپنے آپ کو برحق اور دوسرون کو ناحق اور گمراہ قرار دیتے ہین یہانتک کہ اگر خاکروب سے پوچھو تو وہ بھی لال گروی کا مذہب برحق بتلائیگا مگر حق و باطل کی تمیز ہمیشہ دلائل سے ہوا کرتی ہی کمہاری کی محبت سے گدھا موٹا نہین ہو سکتا تشخیص اس امر کی کہ شیعہ حق پر ہین اور سنی باطل پرست ہین اسطرح ہو سکتی ہی کہ اول اہل تسنن کے عقائد ایمانیہ کو قائم کرنا چاہیے اور پھر شیعون کی نسبت تحقیقات کرنی چاہیے کہ آیا ان مومنین وہی اعتقاد رکھتے ہین یا خلاف اسکے عقیدہ رکھتے ہین اگر وہ عقائد شیعون کے بھی ثابت ہو جاوین تو پھر اہلسنت کو کوئی موقعہ حرف گیری کا باقی نہوگا پھر اسیطرح شیعون کے عقائد کو قائم کیا جاوے اور دیکھا جاوے کہ اہل تسنن بھی وہ عقیدہ رکھتے ہین یا نہین اگر رکھتے ہین تو شیعون کو کوئی موقعہ انپر حرف گیری کا نہین ہی اور اگر وہ عقائد سنیون مین نہ پائے جاوین تو بالضرور ثابت ہوگا کہ اہل تسنن شیعون کے نزدیک ناقص الایمان اور درحقیقت گمراہ ہین۔ چنانچہ اسکی تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ اہل تسنن کے عقائد ایمانیہ حسب ذیل ہین خدا اور رسول مع جمیع انبیاء ملائکہ کتب سماویہ قیامت اور قدر خیر و شر روز قیامت اور بعث بعد الموت پر ایمان رکھنے سے سنیون کے نزدیک مسلمان کہلاتا ہی اور شیعہ ان سب باتون کے قائل ہین اسلیئے سنیون کے نزدیک شیعہ پکے مومن اور دیندار ہین شیعون کے عقائد ایمانیہ یہ ہین۔ وحدانیت خدا۔ عدالت۔ رسالت۔ امامت۔ ملائکہ مبدء و معاد۔ انمین سے اول تو سنی ذات باری مین مختلف العقیدہ پھر عدالت خدا کے منکر ہین امامت کے منکر اسلیئے

شیعون کے نزدیک اہل تسنن کسی طرح مومن اور پاک عقیدہ اور کامل الایمان قرار نہین پاسکتے اور پھر طرہ یہ ہی کہ سنی یہ نہین کہہ سکتے کہ ہم غیر مذہب والون کے نزدیک ناقص الایمان ہین بلکہ خود اہل تسنن کی روایات سے عقائد شیعہ لازمی قرار پاتے ہین امامت کے بارہ مین خود صحاح اہلسنت مین نصوص وارد ہین اور ان احادیث کو صحیح قرار دیتے ہین مگر شامت اعمال سے انپر عمل نہین ہی جنکی طرفداری مین شیعون کو مطعون کرتے ہین ان کا ایمان خود معرض بحث مین ہی کیونکہ رسول اللہ صلعم نے خاص انہین لوگون سے مخاطب ہوکر فرمایا تھا کہ اگر میرے بعد قرآن و اہل بیت کی پیروی کروگے تو گمراہ نہین ہوگے لیکن ان لوگون نے اس حکم کی تعمیل نہین کی اب ہم ابتدا سے حال تفرقہ مسلمانان کا اور اسکی وجہ اور صحیح تعداد فرقات کی اور تشخیص فرقہ ناجی کی تشریح تمام لکھتے ہین اور مخاطب صاحب کو انکے مذہب کے فرقات کثیرہ اور اعتقادات فاسدہ یاد دلاتے ہین تاکہ ناظرین خوب سمجھ لین کہ ہمارے مخاطب نے براہ حق پوشی اپنے فرقات کی کثرت کو مخفی کرکے طرح طرح کی واہی باتین شیعون سے منسوب کی ہین اپنے بزرگون کے عقائد کو غلات کی طرف منسوب کرکے عوام کی نگاہ مین غلات کو شیعون کا شریک گردانا ہے اور یہ ظاہر نہین کیا کہ ابن سبا کے مرید خود ہی ہین لہذا ہم اس بیان کو چند فصول مین تحریر کرتے ہین +

فصل دربیان ابتدائے تفریق مسلمانان

واضح ہو کہ اسلام مین خواہ کتنے ہی فرقے ہون مگر انقسام آن کا اصولاً صرف دو صفت پر ہوتا ہی اور وجہ اسکی یہ ہے کہ زمانہ حیات رسولخدا صلعم مین تو کسی قسم کی ظاہری تفریق مسلمانون مین تھی اگر تھی تو مومن و منافق کی تھی کوئی علامت مابہ التمیز انمین نہ تھی صرف رسولخدا جانتے تھے یا وہ لوگ پہچانتے تھے کہ جنکو رسولخدا صلعم نے انکی علامتین یا بعض کے نام ہی بتلادیے تھے جیسا کہ مروی ہے صحاح اہلسنت مین کہ زمانہ رسولخدا مین مومن و منافق کی شناخت حضرت علی کی محبت و عداوت سے کرلیتے تھے جو شخص آپ سے محبت رکھتا اسکو مومن سمجھتے جو آپ سے عداوت رکھتا اسکو منافق جانتے اور نیز یہ بھی مروی ہی کہ جناب سرور کائنات نے حذیفہ بن الیمان کو نام منافقین کے بتلائے تھے

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ منافقین وہ لوگ تھے جو عقبہ پر رسول اللہ صلعم کی سواری کو گراتے ہوئے حملہ آور ہوئے تھے
ابتدا تفریق مسلمانون کی جو دو صنف پر ہوئی وہ بعد انتقال جناب سرور کائنات علیہ افضل التحیات
کی ہوئی صورت اسکی یہ ہے کہ حضرت نے اپنے انتقال سے کچھ عرصہ پیشتر تمام صحابہ اور امت کو جمع کر کے
یہ حکم دیا کہ میرے بعد تم لوگ میرے اہلبیت اور قرآن کی پیروی کرنا اور علی کو بجائے میرے اپنا مولیٰ
سمجھنا اگر ایسا نکروگے تو گمراہ ہو جاؤگے اس حکم کی تعمیل مین اختلاف ہوا جو مومن پاک عقیدت
تھے انہون نے اس حکم کی بسر و چشم تعمیل کی اور جو لوگ ان مین رسول اللہ اور علی مرتضےٰ سے
عناد رکھتے تھے انہون نے اس ہدایت پر عمل نہین کیا اور اہلبیت کی تقلید کی عوض اجماع قائم کیا
حالانکہ حدیث ثقلین اور حدیث غدیر مسلمہ فریقین ہین اسی زمانہ سے مسلمانون کے دو گروہ قائم
ہوگئے ایک فرقہ متمسک و مقلد ثقلین اور دوسرا فرقہ متخلف ثقلین۔ فرقہ مقلد ثقلین کا لقب
بوجہ متابعت علی مرتضیٰ و اہلبیت ہمیشہ شیعہ ہوا جیسا کہ شیخ عبد القادر جیلانی نے غنیۃ الطالبین مین
لکھا ہے وانما قیل لہا الشیعۃ لانہا شیعت علیا یعنی اور اسی لئے انکو شیعہ کہا گیا ہے کہ انہون نے
متابعت علی مرتضےٰ کی کی۔ فرقہ متخلف ثقلین نے اپنے پیدا ہونیکے دن سے تا ایندم بیشمار رنگ بدلے ہین
کبھی اپنا نام اہل اجماع رکھا کبھی ادعا اہل سنت وجماعت ہونے کا کیا کبھی معتزلہ ہوئے کبھی مرجیہ کبھی
خارجی کہلائے کبھی ناصبیت مین دم مارا کبھی جبریہ ہوئے کبھی قدریہ ہوئے کبھی صوفیہ ہوئے کبھی وہابیہ
یہانتک کہ بعضون نے حدیث ثقلین کے دباؤ پر شیعہ ہونیکا بھی دعوے کر دیا۔ تحقیقات سے یہ امر
بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ بنا اس مذہب کی عدول حکمی اور سرکشی پر قائم ہوئی ہے یہ لادن اس مذہب
کی پیدائش کا بلکہ اسکے استقرار حمل کا عرفہ حجۃ الوداع ہے کہ بروایات صحیحہ اہلسنت ثابت ہے کہ رسول اللہ
صلعم نے تمام صحابہ کو عرفہ کے دن مجمع عام مین یہ حکم دیا۔ انی تارک فیکم الثقلین احدہما اکبر من الآخر
ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض کتاب اللہ وعترتی ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی۔ یعنی مین اپنے بعد
تم مین دو چیز عالیقدر چھوڑتا ہون کہ وہ ایک دوسرے سے بڑی ہین اور وہ آپس مین ایک دوسرے
سے جدا ہونگی تا آنکہ میرے پاس حوض کوثر پر پہنچین اور وہ دو چیز ایک تو قرآن مجید ہے اور دوسرے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اہلبیت میرے اگر تم لوگ ان سے متمسک ہو گے یعنی انکی ہی پیروی کرو گے تو گمراہی مین نہ پڑو گے

پھر اسکے دس روز کے بعد ۱۸ ذی الحجہ کو مقام غدیر خم پر بسبب نازل ہونے آیہ یاایہا الرسول بلغ ما انزل

الیک من ربک الخ رسول اللہ صلعم نے تمام صحابہ و امت کو جمع کر کے اول یہ ارشاد فرمایا۔ الست

اولیٰ بالمومنین من انفسہم۔ آیا مین مومنین کے نزدیک انکی جانون سے اولیٰ نہین ہون۔ قالو بلیٰ سب نے

کہا ہان یعنی بیشک آپ مومنین کے نزدیک انکی جانون سے اولیٰ ہین بعد اسکے آپ نے پھر اعادہ تقریر

یوم عرفہ فرما کر خبر رحلت اپنی کی دیکر فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنی جس شخص کا مین حاکم اور اولے

بتصرف ہون علی اسکا حاکم اور اولی بتصرف ہے۔ بعد اسکے دعا مانگی۔ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ

وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ۔ یعنی اے بارِ خدا دوست رکھ اس شخص کو جو اسکو یعنی علی کو

دوست رکھے اور دشمن رکھ اس شخص کو جو اسکو یعنی علی کو دشمن رکھے اور مدد کر اس شخص کی جو

اسکی نصرت کرے اور مخذول کر یعنی ترک نصرت کر اس شخص کی جو اسکی نصرت ترک کرے اسکے بعد

آیہ الیوم اکملت لکم دینکم الخ نازل ہوئی یہ تمام روایات یوم عرفہ اور غدیر ایسی صحیح اور متواتر اور

مشہور ہین کہ تمام کتب صحاح اہل تسنن مین درج ہین۔ شاہ عبد العزیز صاحب نے بھی انکو تسلیم کر لیا ہے

مروی ہے کہ جب حضرت علی مرتضےٰ کو یہ شرف حاصل ہوا تو مبارکبادی کا بہت بڑا جلسہ منعقد ہوا اور تمام

المعہدی کی مبارکبادی صحابہ نے دی جیسا کہ کتب اہل تسنن مین مروی ہے۔ فقال عمر بخٍ بخٍ لک

یا ابا الحسن لقد اصبحت مولائی ومولیٰ کل مومن ومومنۃ یعنی فرمایا حضرت عمر نے کہ مبارک ہو مبارک

ہو اے ابو الحسن تمکو کہ صبح کی تمنے درآنحالیکہ ہوئے میرے اور تمام مومنین اور مومنات کے مولیٰ۔ اب

یہان سے دو گروہ ہو جانیکی بنیاد قائم ہوئی مومنین پاک اعتقاد نے تو ہدایت نبوی کو تسلیم کر لیا لیکن

جو لوگ محض دنیا پرست تھے اور اسلام کو فقط ذریعہ بہبودی اور فلاح دنیا کا سمجھ رکھا تھا انکے دلون مین

اسیوقت سے تخم عداوت اہلبیت بویا گیا اور درپے اس امر کے ہوئے کہ جسطرح ممکن ہو سلطنت پر

قبضہ کرنا چاہیئے چنانچہ یہی تدبیر اصلیان عداوت کیطرف سے یہ ہوئی کہ ایک گروہ صحابہ کا رات کے وقت عقبہ

سے گزرتے ہوئے رسول اللہ صلعم کی سواری پر حملہ آور ہوا اس ارادہ سے کہ شتر آپ کی سواری کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سعید کی کرم کرے اور عقبہ کے فراز سے نشیب کیطرف گرے اسوقت حضرت عمار بن یاسر اور حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہما سواری کے ساتھ تھے رسول اللہ صلعم نے حذیفہ کو حکم دیا کہ روک ان لوگون کو حذیفہ گئے اور انکی سواریون کوجاپک مارے رسول اللہ صلعم نے حذیفہ سے دریافت کیا کہ تمنے پہچانا ان لوگون کو کہ کون تھے حذیفہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ وہ لوگ اپنے چہرون پر ڈھانٹے باندھے ہوے تھے مگر سواریون کو انکی پہچان لیا کہ فلان فلان کی ہین۔ راویان اہلسنت نے اس موقعہ پر بجائے نام کے فلان و فلان ہی بیان کیا ہی یہ بھی مروی ہی کہ رسول اللہ صلعم نے حذیفہ کو ان سب کے نام بتلائے جامی نے شواہد مین لکھا ہی کہ یہ حال سنکر اسید بن حضیر انصاری نے اجازت ان لوگون کے قتل کی چاہی تو آپنے فرمایا کہ اے اسید لوگ یون کہینگے کہ جب جنگ سے فرصت پائی تو محمد اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہین۔ اسید نے عرض کی کہ یا رسول اللہ جو لوگ ایسی نالائق حرکت کرین پھر وہ اصحاب کیسے ہین تو آپ نے فرمایا یہ تو سچ ہی لیکن خداوند تعالے نے مجھے ایسے لوگون کے قتل سے منع کیا ہی جو بظاہر تشہد کرتے ہین بعد اسکے جب حضرت مدینہ مین تشریف لائے تو اس گروہ کی مخالفت اور سرکشی کا فساد دور کرنیکے لئے انکو لشکر اسامہ مین جو روسیون سے لڑنے کے لئے جانیوالا تھا متعین کر کے جلد کوچ کرنے کا حکم دیا لیکن باوجودیکہ رسول اللہ صلعم نہایت سخت تاکید فرماتے تھے اور بحالت بیماری اگر کچھ بھی اقامت ہو جاتی تھی تو اسیکا تقاضہ فرماتے تھے اور لوگون کو یہانتک تہدید فرمائی تھی کہ فرمایا حضرت نے جہزوا جیش اسامة لعن اللہ من تخلف عنہا یعنی تیاری کرو لشکر اسامہ کی اور جو کوئی اس سے تخلف کریگا اسپر خدا کی لعنت ہی مگر باوصف اس تاکید شدید کے کوئی شخص فقط خلافت کی پیش بندیون کی وجہ سے نہ گیا نام انلوگون کے جو اکابر مہاجرین مین سے تعینات کئے گئے تھے تاریخ واقدی اور غزوات النبی صلعم اور تمام کتب سیر اہلسنت مین درج ہین من شاء فلیرجع الیہم۔ بعد ازین جب وفات سے ایک دو روز پیشتر عین حالت مرض الموت مین حضرت سید عالم صلعم نے امت کی سرکشی اور مخالفت کا یہ حال دیکھا تو مناسب سمجھا کہ خلافت مرتضوی کے لئے وصیت نامہ تحریر ہو جاوے تاکہ امت مخالفت کر کے گمراہ نہ ہو جائے جیسا کہ صحیح بخاری مین عبد اللہ ابن عباس سے مروی ہی۔ قال لما اشتد

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بالنبی وجعہ الذی توفی فیہ قال ائتونی بدواۃ وقرطاس اکتب لکم کتابا لن تضلوا بعدی - یعنی
کہا ہے ابن عباس نے کہ جب مرض الموت نے رسول اللہ صلعم پر شدت کی تو فرمایا کہ دوات و کاغذ
لاؤ کہ میں تمہارے لیے نوشت لکھوں تاکہ تم میرے بعد گمراہ نہ ہو جاؤ اہل انصاف غور کریں کہ
نبی صلعم نے اپنے فرض کو کس قدر جد و اصرار کے ساتھ پورا کیا ہے اور کام رسول اللہ کا یہی تھا کہ
ما علی الرسول الا البلاغ وارد ہے متابعت اور مخالفت امت کا کام ہے جبکہ اسقدر اصرار پر بھی امت نے
گمراہی سے بچانا نہ چاہا تو ظاہر ہے کہ اپنی خوشی سے بادیہ ضلالت میں بھٹکتے پھرتے ہیں چونکہ لوگوں کو
استماع تو زبانی رسول خدا صلعم سے بھی معلوم ہو گیا تھا کہ ایسی وصیت لکھانی چاہتے ہیں کہ جو امت کو
گمراہی سے بچانیوالی ہے اور یہ امر پیشتر چند بار معلوم ہو چکا تھا کہ گمراہی سے بچانیوالی پیروی قرآن و
اہلبیت کی ہے تو مخالفین ہدایت نے سوچا کہ پہلی ہدایت تو زبانی تھی اب ضبط تحریر میں آکر کامل سند
ہو جائیگی جسطرح ممکن ہو مانع تحریر ہونا چاہیئے چنانچہ صحیح بخاری اور دیگر صحاح اور کتب سیر و تواریخ
اہل تسنن میں مرقوم ہے کہ بجواب اس ارشاد نبوی کے کہ دوات و کاغذ لاؤ حضرت عمر نے کہا کہ پیغمبر خدا کو
ہذیان ہو گیا ہے اور ہم کو تو فقط قرآن شریف ہدایت کے لئے کافی ہے اور صاحب مدارج نے حضرت عمر
کا یہ قول لکھا ہے کہ شخص در شدت مرض چیزہا گوید کہ از اختیار او بیرون است و شاید کہ این سخن
نیز مثل آن سخنان باشد - اور حضرت عمر نے ان باتوں کو ایسے شور و شغب کے ساتھ بیان کیا کہ گویا
لڑنے کو موجود ہو گئے اور لوگوں سے جھگڑنے لگے چنانچہ صحاح بخاری میں ہے - فقال عمر ان رسول اللہ
غلب علیہ الوجع حسبنا کتاب اللہ - یعنی کہا عمر نے کہ رسول اللہ پر شدت مرض کی ہے اور ہم کو کتاب اللہ
کافی ہے (حالانکہ وصیت ہمیشہ مرض کی شدت میں ہی ہوتی ہے) الغرض اس مخالفت پر خلعت
آخری سرکار نبوی سے ملا بروایت صحیح بخاری یہ ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے - قوموا عنی - یعنی نکل جاؤ
میرے پاس سے - لا ینبغی عندی التنازع - میرے روبرو جھگڑنا اور فساد کرنا لائق نہیں - اہل بصیرت
بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ اسلام میں بنا اختلاف و افتراق مذاہب یہی ممانعت تحریر وصیت نبوی ہے
اور یہ بھی معلوم کر سکتے ہیں کہ ان اختلافات و فسادات کا مظلمہ کسکی گردن پر ہے - اگر وصیت تحریر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مین آجاتی تو کوئی فساد و اختلاف پیدا نہوتا نہ جناب معصومہ پر دُر گرایا جاتا نہ حضرت عمر نفسی بر نخیبا و لگا دیتین نہ حضرت امام حسنؑ کو زہر دیا جاتا نہ بی بی عائشہ کھتے مین گرائی جاتین نہ امام حسینؑ ایسے ظلم سے شہید کئے جاتے نہ رسول اللہ کے حرم محترم اسیر کر کے شہر بشہر پھرائے جاتے نہ شیعہ اصحاب ثلثہ کو برا کہتے چنانچہ اسی افسوسناک کلمہ کو محمد بن اسمٰعیل بخاری نے حضرت عبد اللہ ابن عباس کی زبان سے اسطرح نقل کیا ہے۔ الرزیۃ کل الرزیۃ بیننا و بین کتاب رسول اللہ صلعم یعنی مصیبت بڑی سخت مصیبت وہ ہی کہ حائل ہوئی درمیان ہمارے اور تحریر رسول اللہ صلعم کے۔ مذہب متخلفین تقلین اسی روز پیدا ہوگیا یعنی رسول اللہ صلعم نے تو حکم دیا تھا کہ میرے بعد قرآن و اہلبیت کی پیروی کرنا اور اس موقعہ پر پیروی اہلبیت نبوی سے انکار صریح کر کے یہ کہدیا کہ ہمکو فقط قرآن کافی ہے اگر کوئی شخص یہ جواب دے کہ حسبنا کتاب اللہ سے انکار تمسک اہلبیت پایا نہین جاتا یہ صریح اُسکی غلطی ہی کیونکہ دو چیز کے ذکر مین جب ایک چیز کی نسبت کافی ہونا بیان کیا جائیگا تو دوسری شے کا بھی انکار ثابت ہو جائیگا مثلاً کسی شخص کو کہو کہ روٹی اور پانی لو اور وہ یہ جواب دے کہ ہمکو پانی کافی ہے تو صاف ظاہر ہوگیا کہ روٹی لینے سے اسکو صریح انکار ہے۔ بعد اس قضیہ دوات و قرطاس کے جناب سرور کائنات علیہ افضل التسلیمات نے حضرت علی کو بذریعہ تعلیم علوم انبیا و وصایائے مقررہ وصی مطلق اپنا کر کے اپنا جبہ و عمامہ و اسلحہ و اسپ و شتر و دیگر تبرکات و انگشتری جسمین مہر رسالت نقش تھی عطا فرما کر وفات پائی دیندار دین کے کام مین و دنیادار دنیا کے کام مین مشغول ہو گئے اسیوقت سے دو گروہ جدے جدے ہو گئے جو لوگ ہدایت رسالت پناہی پر قائم و مستقل تھے انہون نے دامن اہلبیت طہارت کو پکڑا مخالفین نے اہلبیت کے مخذول کرنے مین کوئی دقیقہ باقی نرکھا تھا نیا دین نیا آئین مقرر کر لیا ابتدا مین اہل حق کی تعداد بہت ہی کم رہ گئی تھی جیسے وہ رائی کے دانہ کی مثال سند رجہ انجیل مقدس صادق آتی ہی۔ ابتدا ظہور و شیوع مذہب متخلفین ثقلین سقیفہ بنی ساعدہ سے ہے اسحالت مین کہ جسد مطہر جناب خیر البشر کا بے غسل و کفن حجرہ شریفہ مین تھا اور منا امیر و منکم امیر کے نعرے سقیفہ مین بلند ہو رہے تھی۔ اس موقعہ پر شاید ناظرین کے دل مین یہ خلجان پیدا ہو کہ گروہ مخالف نے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

توفقط اہلبیت پیغمبر سے تخلف کیا اسلئے انکو متخلفین اہلبیت کہنا چاہیے تھا نہ کہ متخلفین ثقلین کیونکہ ثقلین مین سے ایک چیز یعنی قرآن کو مانتے ہین اسکی حقیقت یہ ہے کہ خود حدیث ثقلین مین یہ درج ہے کہ یہ دونو یعنی قرآن و اہلبیت آپس مین ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہونگے تا آنکہ حوض کوثر پر میرے پاس حشر مین پہنچین پس یہ امر کہ جس نے اہلبیت کا تمسک ترک کر دیا ہے وہ قرآن سے تمسک کر سکتا ہے قطعی غیر ممکن ہے جس نے اہلبیت پیغمبر کو ترک کر دیا اُسنے قرآن کو پہلے ترک کر دیا گو بظاہر قرآن کی عظمت و حرمت کرتے ہون لیکن اصلی مطالب و پیروی قرآن کی بغیر شمولیت اہلبیت حاصل نہین ہو سکتی۔ اس گروہ نے جیساکہ عام دنیاداروں کا قاعدہ ہے بڑے داؤن گھات سے دنیا طلبون کو اپنا شامل حال بنالیا جو لوگ سابق الایمان تھے اور طرح طرح کے شدائد نصرت دین مین اٹھا چکے تھے سلطنت اسلامی کا منافع انہین کی ذات تک محدود نہین رکھا گیا بلکہ اپنی شوکت اور دبدبہ جمانے کے لئے اکثر ایسے لوگون کو اسلامی سلطنت کا حصہ دار بنایا گیا جنکو عام لوگ منافق کہتے تھے اور وہ رسول اللہ صلعم کے بڑے بلکے خاندانی دشمن تھے جو برابر مکہ معظمہ سے رسول اللہ صلعم پر لشکرکشی کیا کرتے تھے مگر بعد فتح مکہ مجبور ہوکر ظاہری اسلام قبول کیا تھا اور وجہ اسکی یہ بھی تھی کہ اگر وہ لوگ دل ہی اول مومنین پاک طینت کو اپنی طرف رجوع کرنا چاہتے تو ذرا دشوار امر تھا اسلئے اول ظاہری مسلمانان کو جو جرگون اور قبیلون کے سردار تھے بطمع ریاست و امارت اپنا شریک بنایا تاکہ گروہ کی کثرت اور شوکت کو دیکھ کر مومنین صحابہ بھی طوعاً و کرہاً رجوع ہو جائین یہ پالیسی انکی البتہ دنیاداری کے کامون مین اعلےٰ درجہ کی عقلمندی کی تھی کیونکہ اگر وہ اول نیک لوگون کو اپنے شامل کرنا چاہتے تو ضرور کام بگڑ جاتا یہی وجہ تھی کہ ابوسفیان نے حضرت ابوبکر سے اسوقت بیعت کی کہ اول عہدنامہ اس امر کا لکھا لیا کہ ملک شام کے چہارم حصہ کی حکومت تمکو دی گئی اگر ناظرین با انصاف غور فرماوین تو یہ مقام بڑی سخت افسوس کا ہے کہ وہ ابوسفیان دشمن رسول اللہ صلعم جو معہ اپنے دو پسر یزید و معاویہ کے بعد فتح مکہ منافقانہ ایمان لایا تھا اور رسولخدا نے بعد اظہار اسکے اسلام کے بھی لعنت فرمائی ہے جیساکہ مروی ہے کہ ایکروز ابوسفیان گدھے پر سوار ہوکر نکلا معاویہ لگام پکڑے ہوئے اور یزید ہانکتا ہوا ہمراہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تھا رسولخدا نے انکو دیکھ کر فرمایا کہ لعن اللہ الراکب والقائد والسائق یعنی خدا لعنت کرے اس سوار پر اور لگام پکڑنے والے پر اور ہانکنے والے پر بھی۔ وہ رسولخدا صلعم کے انتقال ہوتے ہی سلطنت محمدی کا حصہ دار قرار دیا جاوے اور اہلبیت محمد صلعم کو انکے منازل اور مناصب سے دور کر دیا جاوے یہ غضب نہین کہ جید جوایط فدک کسبہ کا کاغذ جناب سیدہ کے ہاتھ سے چھین کر پھاڑ ڈالا جاوے اور ابوسفیان اور اسکے پسر یزید کو شام کی مملکت کا عہدنامہ لکھدیا جاوے۔ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔ یہ امر ثابت ہوگیا ہے کہ اس گروہ نے جو ثقلین میں سے فقط قرآن کی نسبت حسبنا کہا اور اہلبیت پیغمبر کی تقلید و پیروی سے گریز کیا اس وجہ سے نہین تھا کہ یہ لوگ پیشوا اور تعلیم دینے والے کے محتاج نہ تھے بلکہ فقط طمع دنیاوی سے سلطنت پر قابض ہونے کے لئے یہ انکار تھا کہ اگر اہلبیت پیغمبر کو اسیوقت اپنا پیشوا مان لیتے تو خلافت کیسے قائم ہوتی چنانچہ بہت تھوڑے عرصہ کے بعد ظاہر ہوگیا کہ حسبنا کتاب اللہ کہنے والے لوگ حاجتمند اس امر کے ہین کہ کوئی شخص انکے لئے قرآن جمع کرے اور کوئی شخص انکو مسائل دینی تبلایا کرے۔ چونکہ پیشوائی برحق کا یہ کام تھا کہ امت کے لئے قرآن کو ترتیب دے اور اسی لئے حضرت مرتضیٰ نے بہت جلد قرآن جمع کر دیا مگر گروہ متخلفین نے اس قرآن کو بھی قبول نہ کیا اگرچہ قرآن مذکور کو قبول کر لینے سے انکی سلطنت مین نقص عائد نہین ہوسکتا تھا لیکن حکمت الٰہی اسمین یہ مستتر تھی کہ گروہ مذکور کامل طور سے متخلف ثقلین قرار پاجاوے۔ چونکہ متخلفین کے لئے بھی بحکم حکمت عملی یہ امر ضرور تھا کہ امت بے کتاب نہ کہلائے اسلئے ایک شخص زید بن ثابت کو کہ نوشت و خواند کا کام جانتا تھا جوردار مقرر کرکے قرآن کو ایک جلد مین لکھوایا جو بعد تجربہ کے ناقص قرار پایا کہ اسکو پھر خود ہی اپنے ہاتھون سے جلانا پڑا جبکہ قرآن کیطرف سے جمعیت خاطر جمع ہوئی تو حل مسائل شرعی مین بہت بڑی دقت پیدا ہوئی کیونکہ جس شخص کو سردار مقرر کیا گیا تھا وہ احکام شرعی سے ناواقف تھا نہ کتاب خدا پر عبور رکھتا تھا نہ سنت نبوی سے آگاہ تھا نہ ایسی طاقت اجتہاد رکھتا تھا کہ کتاب اللہ اور سنت رسول سے استنباط مسائل کر سکے۔ ابن مسعود کو اس کام کے لئے نوکر رکھا کہ وہ مسائل مین اجتہاد

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیا اور چند روز بعد اسکی دیکھا بھالی سے ابو موسیٰ اشعری ۔ ابی بن کعب ۔ زید بن ثابت بھی یہ کام کرنے
لگے اور اسی اثنا مین دوسری خلافت کا زمانہ شروع ہو گیا انکی نسبت روایت مشہور ہے کہ بارہ سال
تک سورۂ بقر کے حفظ کرنے پر کوشش کی لیکن کامیاب نہوے احکام شرعی کی معلومات کا بھی ایسا
ہی حال تھا کہ مجنون پر قصاص جاری کر دیا حاملہ کے رجم کئے جانیکا حکم دیا اسلیے انہون نے اپنی خلافت کے
زمانہ مین ان یارون شخصون کی پنچایت اجتہاد کے لئے مقرر کی اور اس پنچایتی اجتہاد کا نام اب مذہب
حنفی بولا جاتا ہے اور اکثر محققین علما فقط ابن مسعود سے ہی اس مذہب کو منسوب کرتے ہین جیسا کہ شیخ
عبد الحق نے شرح مشکوۃ مین قبول کیا ہے کہ مذہب ہمارا ابن مسعود کا مذہب ہے اور علیؑ اور ان کے شیعون کا
اور مذہب ہے ۔ غرضکہ اس زمانہ مین یہ مذہب جماعت کے نام سے موسوم تھا اور جو لوگ تمسک بہ ثقلین تھے
جماعت کے خوف سے ظاہر نہوتے تھے ۔ اصلی نام فرقہ متخلفین کا ناصبی ہے دو اعتبار پر اول یہ کہ ناصبی دشمن
اہلبیت ہین دوم ناصبی خلیفہ بناحق ۔ ابتداے زمانہ سے یہ فرقہ دو گروہ پر منقسم تھا اول وہ لوگ کہ
جنہون نے بالخصوص سلطنت پر قابض ہونے کے لئے رسول اللہ اور انکے اہلبیت سے مخالفت کی ان لوگون
نے رسول اللہ کی بیماری کی حالت مین باہم ایک وثیقہ مخالفت نبوی مین تحریر کیا تھا اور اپنے اپنے
دستخط کیے تھے روایت اسماء بنت عمیس سے اسکی تصدیق ہوتی ہے اصلی نواصب یہی لوگ تھے دوسرا
گروہ وہی تھا کہ طمع و ترغیب سے انکا ہمساز ہوا مثل گروہ ابو سفیان کے اور جو لوگ کہ محض باغوا
اور غلبہ فریق ثانی سے اور بوجہ غفلت یا عدم واقفیت بلا شمول کسی بدنیتی کے انکے شامل ہو گئے جن
مین بعض قبائل انصار بھی تھے ان پر فقط مجازاً اطلاق ناصبیت کا ہوا مگر ایک عرصہ تک مستمر رہنے سے
شامل حال انکے ہو گئے لیکن جبکہ انپر ناصبیون کا راز منکشف ہوا تو انہون نے ان سے عزلت اختیار کی
کہ نام انکا معتزلہ رکھا گیا مسائل شرعی اور فقہ وغیرہ مین تو وہ بھی مثل صوفیہ کے شامل نواصب رہے
مگر عقائد مین مختلف ہو گئے جیسا کہ ثابت ہوا ہے کہ زمانہ مابعد مین ہر بست فرقہ معتزلہ فقہ مین مقلد ابو حنیفہ
کے ہین اور عقائد مین ابو علی جبائی کے ۔ گروہ متخلفین ثقلین نے جو اپنے فرقہ کے لئے نام اہلسنت و جماعت
پسند کیا ہے یہ نام ہی خود مخالفت ثقلین ثابت کرتا ہے یعنی اہلسنت و جماعت کون ہین جو سنت رسول اللہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور جماعت مسلمین کی تقلید و پیروی کرتے ہین جس سے یہ تو ثابت ہوگیا کہ رسول اللہ نے جنکی پیروی کے لئے حکم دیا تھا اسکی پیروی نہین کرتے اور قرآن اور اہلبیت کو قطعاً ترک کر دیا ہے اب ہم کہتے ہین کہ جس گروہ نے ایسے بڑے امر اہم مین رسول اللہ صلعم کی مخالفت کی ہو وہ کسطرح عامل برسنت نبوی ہوگا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اہلسنت کا لفظ فقط ظاہر داری کے لئے ہے اور در اصل یہ فرقہ مخالفِ سنت رسول اللہ صلعم ہی ثبوت کافی اس ہمارے بیان کا یہ ہو کہ خود ہی یہ گروہ اس بات کا قائل ہو کہ رسول اللہ صلعم نے تمسک قرآن اور اہلبیت کی پیروی کا حکم دیا ہے اور خود ہی اس امر کو ثابت کرتے ہین کہ بجائے انکے ہم سنت اور جماعت کی پیروی کرتے ہین پس جبکہ بنیاد مذہب ہی مخالفت رسول اللہ پر قائم ہو تو کون احمق اس امر کو تسلیم کر سکتا ہے کہ یہ فرقہ متبع سنت نبوی ہو سنت تین قسم کی ہوتی ہو اول سنت قولی کہ رسول اللہ نے کوئی حکم دیا جیسا کہ تمسک ثقلین کا حکم دوم سنت فعلی کہ رسول اللہ صلعم نے کوئی کام کیا اور امت نے اس کا اتباع کیا جیسا کہ مروان اور اسکے باپ حکم کو شہر بدر کر دیا یا نماز مین رفع یدین کیا یا پانی سے طہارت استنجا کیا تیسرے سنت ترکِ فعل ہو کہ کسی کام یا فعل کو رسول اللہ نے ترک کیا جیسا کہ ثعلبہ بن حاطب سے زکوٰۃ لینا ترک کیا نماز مین بحالت قیام ہاتھ باندھنا ترک کیا وغیرہ وغیرہ اب ہم جہانتک غور کرتے ہین اس گروہ کو مخالف سنت پاتے ہین اگرچہ عرف عام مین فعل خلاف سنت کو بدعت اور اسکے فاعل کو بدعتی قرار دیتے ہین لیکن یہ گروہ بدعتی سے تو بدرجہ بڑھا ہوا ہے کیونکہ بدعت کی حد تو یہانتک ہی تھی کہ ایسا فعل کرین کہ جسکا نشان سنت رسول اللہ مین نپایا جاوے اور جبکہ حکم رسالت پناہ کا صریح موجود ہو اور یہ عمداً والسنۃ عداوتاً اس سے مخالفت کرکے اسکو ترک کرتے ہین تو یہ بدعت نہین ہو بلکہ مخالفت خدا و رسول ہو جو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتی ہو اب ہم اسی تفصیل سے ہر قسم کی سنت کی بابت ثابت کرتے ہین کہ یہ گروہ ضد و عداوت سے سنتِ نبوی کی مخالفت کرتا رہا ہے اور طرفہ یہ ہو کہ ان سنتوں کو ہم انہین کے طریق کی مسلمہ بھی ثابت کرینگے اور دکھلا دینگے کہ باوجود اعتراف اس امر کے کہ یہ احادیث صحیح ہین اور یہ انکے اسلاف اکابر اور اخلاف اصاغر عمداً مخالف ہین ۔ ذکرِ مخالفت سنتِ قولی ۔ اول جس سنت مؤکدہ سے مخالفت کیگئی وہ حدیث ثقلین اور حدیث غدیر اور حدیث سفینہ اور حدیث منزلت اور حدیث ولایت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وغیرہ میں حدیث ثقلین وحدیث غدیر کو ہم اوپر بیان کر چکے ہیں باقیماندہ احادیث انوار الہدیٰ میں شرح
منقول ہیں اور اس رسالہ میں بھی اکثر مقامات پر ان کا ذکر ہوا ہے اور ایسی مشہور روایات ہیں کہ عوام
اہل تسنن انکو جانتے ہیں۔ اہلبیتی کمثل سفینۂ نوحٍ من رکبہا نجی ومن تخلف عنہا غرق یہ حدیث سفینہ ہے
انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ۔ حدیث منزلت کہلاتی ہے۔ وہو ولیکم بعدی۔ حدیث ولایت ہے ان سب سے
مخالفت اس فرقہ کی ثابت ہے۔ تعیین خلافت سنت ہے اگرچہ نصوص معتبرہ خلافت مرتضوی پر موجود ہیں
لیکن بہ دوستی ان سے انکار کرکے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے کسی کو خلیفہ مقرر نہیں کیا تو ظاہر ہے کہ جب
رسولخدا صلعم نے کسی کو خلیفہ مقرر نہیں کیا تو انکے بعد خلیفہ مقرر کرنا بدعت ہوا اجماع کی سنت جو بوقت
تقرر خلیفہ اول عمل میں آئی تھی وہ بوقت تقرر خلیفہ ثانی توڑ دی گئی اور تقرر خلافت بذریعہ ولیعہدی ہوا
لیکن خلیفہ ثانی نے اس سنت ولیعہدی کو بھی توڑ ڈالا اور اپنے بعد تعیین خلافت کو شورے پر قائم کیا
رسول اللہ صلعم نے فرمایا تھا کہ۔ القرآن مع علی وعلی مع القرآن۔ یعنی قرآن علیؑ کے ساتھ اور علیؑ قرآن
کے ساتھ ہے۔ وانہ لن یخرجکم من ہدیً ولن یدخلکم فی ضلال۔ اور وہ یعنی علی تمکو ہدایت سے نہ نکلنے
دیگا اور نہ گمراہی میں پڑنے دیگا۔ اور نیز حدیث ثقلین میں یہ فقرہ ہے کہ یہ دونو آپس میں ایک دوسرے
سے جدا نہونگے تا آنکہ حوض کوثر پر میرے پاس پہنچیں ان روایات کا مطلب صاف یہ تھا کہ قرآن شریف
علی سے حاصل کرنا اور اسکے مطالب اور معانی اور تفسیر و تاویل اُن سے اخذ کرنا لیکن اس گروہ نے باوجودیکہ
حضرت علیؑ نے اپنا فرض نسبت جمع و ترتیب قرآن پاک کے ادا کر دیا تھا اُن کا ترتیب کیا ہوا قرآن قبول
نہ کیا اور خلاف سنت رسول اللہ ایک اجرہ دار سے مرتب کرایا ایسا ہی نسبت تقلید شرعی خلاف سنت
ابن مسعود وغیرہ کے اجتہاد کی پیروی کی۔ مخالفت سنت فعلی۔ رسول اللہ صلعم نے مروان اور اسکے
پدر حکم کو شہر بدر کیا حضرت عثمان نے واپس بلا لیا رسول اللہ صلعم نے فدک حضرت فاطمہ کو دیدیا حضرت
ابوبکر نے ضبط کر لیا حضرت عمر نے برخلاف سنت خلیفہ اول واگذاشت کر دیا رسول اللہ صلعم نے جیش
اسامہ کی طیاری کرکے اصحاب ثلٰثہ کو ساتھ جانے کا حکم دیا مگر سہ اصحاب رسول نے تخلف کیا رسول اللہ
صلعم نماز میں رفع یدین کیا کرتے تھے انہوں نے ترک کر دیا اذان میں ایک فصل حی علی خیر العمل زمانہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رسول اللہ صلعم مین جاری تھی اسکو ترک کر دیا حضرت عمر در بارہ متعۃ الحج اور متعۃ النسا فرماتے ہین کہ
زمانہ رسولخدا مین اور نیز زمانہ ابوبکر مین دو متعہ جاری تھے مین انکو حرام کرتا ہون وضو مین رسول اللہ
صلعم مسح رجل کرتے تھے انہون نے ترک کرکے غسل قدم جاری کیا رسول اللہ صلعم پانی سے طہارت و استنجا
فرماتے تھے انہون نے مٹی چونے گوبر پتون سے پونچھنا شروع کیا ماہ صیام مین بزمانہ رسولخدا باتباع حکم
ربانی۔ واتموا الصیام الی اللیل۔ بعد شام روزہ افطار کیا جاتا تھا انہون نے قبل از شام ہی غروب آفتاب
پر روزہ افطار کرنا شروع کیا حالانکہ حکم خدا مین وقت کا صاف تعین موجود ہے اور ہر شخص جانتا ہے
کہ دن اور رات کے درمیان مین ایک تیسرا وقت حائل ہے جسکو شام کہتے ہین ایسے ہی دوسرے وقت
رات اور دن کے درمیان فجر کا وقت حائل ہی شروع صبح صادق سے شروع رات تک روزہ ہے مگر انکو مخالفت
حکم الٰہی و سنت رسالت پناہی کا شوق ہے اسلئے آفتاب غروب ہوتے ہی روزہ توڑ ڈالتے ہین۔
مخالفت سنت ترک فعل رسول اللہ صلعم نے نماز کے قیام مین شکم یا ناف یا سینہ پر ہاتھہ نہین باندھے
یہ لوگ بحسب اختلاف اپنے فرقون کے نام پر شکم پر ہاتھہ باندھتے ہین۔ زمانہ رسولخدا صلعم مین اذان
صبح مین کوئی فصل زیادہ دیگر اذانون سے نہ تھی اور انہون نے برخلاف اسکے اذان فجر مین الصلوٰۃ خیر
من النوم زیادہ کیا رسول اللہ صلعم نے رمضان کی شب مین تراویح نہین جاری کی ہین یہ لوگ تاکید
تمام پڑھتے ہین خدا کا حکم ملجائے رسول اللہ کی سنت کی مخالفت ہوجائے مگر خلیفہ ثانی اور معاویہ کی
سنت نسبت تراویح اور استحباب الکلوخ نہ چھوٹ جائے تسنن کا مدار فقط اسی پر ہے رسول اللہ صلعم نے
ایک شخص ثعلبہ بن حاطب سے بحکم خدا زکواۃ لینا موقوف کیا یہ شخص بحسب دعائے آنحضرت مالدار ہوا تھا
مگر مالدار ہونیکے بعد زکواۃ دینے مین عذر کیا تب اس سے زکوٰۃ لینے کی قطعی ممانعت ہوگئی پھر ہرچند اس
نے چاہا اور بہت منت و سماجت رسول اللہ صلعم کی کی لیکن آپ نے ہرگز اس سے زکوٰۃ نہ لی خلافت سوم
مین رشوت لیکر زکوٰۃ اسکی قبول کرلی گئی رسول اللہ صلعم نے صدقات اور مولفۃ القلوب کو کبھی مسلمانون
کا حاکم مقرر نہین کیا مگر خلافت اولیٰ مین سب سے پہلے امارت شام کا فرمان ابوسفیان کو لکھدیا گیا اور
اسکو ایسا منصب موروثی سمجھ لیا کہ باپ کیجگہہ پسر کام کرے یعنی یزید بجائے ابوسفیان شام کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حکومت کرتا تھا اور بعد وفات یزید اسکا برادر معاویہ خلافت ثانی مین مقرر کیا گیا خلافت ثالث مین تو کوئی بنی امیہ کا فاسق و فاجر ایسا نہ تھا کہ کسی ملک یا شہر کی حکومت نہ رکھتا ہو رسول اللہ صلعم نے کبھی اجرا قصاص و حد شرعی مین رعایت نہین کی برخلاف اسکے اس گروہ نے اول مالک بن نویرہ کا قصاص خالد بن ولید سے نہین لیا نہ مالک کی زوجہ سے زنا کرنیکی علت مین حد ماری ایسا ہی ہرمزان کے قاتل عبد اللہ بن عمر سے قصاص نہین لیا گیا حضرت عثمان نے ولید پر حد شرب خمر رعایتاً نہین لگائی غرضکہ کہانتک قلم فرسائی کرون اسوقت جو جو باتین زبانی یاد آئی ہین لکھدی ہین اگر اس بارے مین کچھ بھی غور کیا جاوے تو ایک بہت بڑی کتاب اہلسنت کی مخالفت اور بدعات کی مرتب ہوجاوے اب اہل انصاف خود غور کرلین کہ اہل اجماع کا یہ ادعا کہ ہم اہلسنت ہین ویسا ہی لغو دیا نہین جیسا کہ ہمارے مخاطب صاحب نے دعوے اپنے شیعہ ہونیکا کیا ہے بالغرض خلافت چہارم مین جملہ فرقات مخالفین متمیز ہوگئے ناصبت کا زور خلافت کے ساتھ رہتا تھا اسلئے اُسنے بنی امیہ مین انتقال کیا اور نواسب کے دو گروہ ہوگئے ایک اعلےٰ اور ایک ادنےٰ اعلیٰ نواصب یعنی قاسطین ابن معاویہ کی بدعات کے پیرو ہوتے تھے ابتدا مین اسکے تین گروہ ہوئے عثمانیہ۔ سفوانیہ۔ مروانیہ۔ ادنیٰ گروہ مین بدستور ابن مسعود اور زید بن ثابت وغیرہ کی تقلید ہوتی رہی یہ گروہ تعداد مین گروہ اعلےٰ سے بہت زیادہ تھا مگر درجہ ناصبیت مین انتقال خلافت کی وجہ سے کم تھا اسلئے اسکو درجہ ادنے تعبیر کیا گیا ہے اس گروہ مین بھی بہت فرقے تھے ازانجملہ ایک گروہ ناکثین کہلاتا ہے جسمین ایک نامی فرقہ زبیریہ ہے جو حضرت عائشہ کو امام چہارم اور عبد اللہ ابن زبیر کو نائب ان کا مانتے ہین اسی گروہ کے اشارے سے حضرت عثمان قتل ہوئے اول فتویٰ حضرت عثمان کے قتل کا بی بی عائشہ نے دیا کہ اقتلو نعثلاً یعنی اس نعثل کو قتل کرو اس گروہ کی یہ آرزو تھی کہ بعد حضرت عثمان کے زبیر خلیفہ ہوجائے جب یہ نوبت نہ پہنچی اور خون خلیفہ مین بھی ہاتھ بھرے تب حضرت علیؑ کی بیعت کو توڑ کر بصرہ مین بغاوت کی جہانتک تحقیق ہوا ہے حضرت عثمان کا قاتل محمد بن ابوبکر حضرت عائشہ کا بھائی ثابت ہوا ہے یہ فقط اس گروہ کی چالاکی تھی کہ خود ہی تو حضرت عثمان کو قتل کیا اور خود ہی طالب قصاص ہوئے بصرہ کے مقام پر جناب علی مرتضےٰ نے معاف فرمایا تھا کہ اے زبیر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

والے طلوا بتک تمہاری تلواروں سے عثمان کے خون کے قطرے ٹپک رہی ہین اور پھر تم طالب قصاص ہو کر فساد
برپا کرتے ہو یہ گروہ بعد یزید کے امام ہفتم عبداللہ ابن زبیر کو قرار دیتا ہے اس فرقہ کو اسلئے ناکثین کہتے ہین
کہ بیعت مرتضوی توڑ ڈالی اور اس مین چند فرقے ہین بعد اسکے نواصب اولی ناکثین ہین جس سے بیس فرقے
حسب ذیل نکلے۔ محکمیہ[1]۔ حروریہ[2]۔ شمرات[3]۔ مارقہ[4]۔ ازارقہ[5]۔ اصحاب نافع[6] بن ارزق۔ فدیکیہ[7] منسوب ابن فدیک
عطویہ[8]۔ عجاردہ[9]۔ میمونیہ[10]۔ اصحاب میمون[11] بن عمران۔ حازمیہ[12]۔ معلومیہ[13]۔ مجہولیہ[14]۔ صلتیہ[15]۔ اخنسیہ[16]۔ ظفریہ[17]
اباضیہ[18]۔ شمراخیہ[19]۔ بدعیہ[20]۔ **تنبیہ**۔ ان مین سے اکثر فرقون مین پوتی۔ نواسی۔ بھتیجی۔ بھانجی سے نکاح حلال
جانتے ہین اور سورہ یوسف کو قرآن کو داخل نہین سمجھتے ہین اہلبیت پیغمبر سے سخت دشمنی رکھتے ہین بڑا
سردار انکا ذو الثدیہ تھا اسنے حضرت علی پر معہ ہمراہیان خود خروج کیا تھا اسلئے ان فرقات کا نام خارجی
ہے پھر متفرق ہوئے نواصب کے دونون طبقات اعلی اور ادنے سے بہت فرقات نکلے جنکی پوری تشریح
یہ ہے نواصب کے چالیس فرقے ہین اسطرح کہ طبقۂ اعلی مین۔ قاسطین۔ پانچ فرقے ہین اول عثمانیہ۔
جو عثمان کو حضرت علی پر فوقیت دیتا ہے دوم مروانیہ۔ مروان کو امام ہفتم کہتا ہے سوم سفیانیہ معاویہ
کو امام ہیجم قرار دیتا ہے۔ چہارم یزیدیہ۔ یزید کو امام ہشتم کہتا ہے شراب کو اور زنا کو حلال سمجھتا ہے
اہلبیت پیغمبر کا قتل واجب جانتا ہے پنجم ثقفیہ۔ اصحاب حجاج بن یوسف ثقفی کعبہ کا انہدام جائز
جانتا ہے یزید کو امام برحق کہتا ہے اہلبیت پیغمبر کا سب کرتا ہے۔ اور طبقہ ادنی مین پینتیس ۳۵ فرقے
ہین اس تفصیل سے اول ناکثین جنکا عقیدہ ہے کہ عائشہ امام چہارم ہی اور ابن زبیر اسکا نائب ہے
خلیفہ برحق کی بیعت توڑنا انکا شعار ہے حضرت علی مرتضے نے انکو بموجب وصیت جناب رسولخدا صلعم
قتل کیا۔ مارقین یعنی خوارج کے بیس ۲۰ فرقے جنکے نام اوپر لکھے ہین مشبہہ کے تین فرقے جہمیہ
خرازیہ۔ بخاریہ۔ کلابیہ۔ جبریہ۔ قدریہ۔ مہدویہ۔ صوفیہ ایک ایک فرقہ۔ وہابیہ کے چار فرقے۔ محمدیہ
سعودیہ۔ اسمعیلیہ یا اہل حدیث۔ صوفیہ۔ احمدیہ۔ پیدائش وہابیون کی دوغلی ہے موجد اس فرقہ کا
عبدالوہاب نجدی ہی شامی نے حاشیہ در مختار مین انکو بذیل خوارج لکھا ہے لیکن درحقیقت یہ خوارج
سے علیحدہ ہین نسب پدری تو انکا عبداللہ ابن سبا یمنی صنعانی سے ملتا ہی اور نسب مادری خوارج

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ذو ثدیہ پر منتہی ہوتا ہے درحقیقت یہ لوگ مسلمان نہین ہین رسول اللہ اور انکے خاندان سے انکو عداوت
ہے اب باقی متخلفین ثقلین کے اون گروہ جنکو ہم نے مذبذبین مین ذالک۔ لکھا ہے انکے کل بتیس فرقے
ہین جنمین سے بیس تو معتزلہ کہلاتے ہین اور بارہ مرجیہ کہلاتے ہین۔ معتزلہ کے بیس فرقے یہ ہین۔ واصلیہ
عمریہ۔ ہذیلیہ۔ نظامیہ۔ اسواریہ۔ اسکافیہ۔ جعفریہ۔ بشریہ۔ مرداریہ۔ ہشامیہ۔ صالحیہ۔ حائطیہ۔ حدیبیہ
معمریہ۔ ثمامیہ۔ خیاطیہ۔ جاحظیہ۔ کعبیہ۔ جبائیہ۔ بہشمیہ۔ اسطرح کل بہتر فرقے متخلفین ثقلین کے سوی
یہ جملہ فرقے اگرچہ عقائد مین بالکل ایک دوسرے کے مختلف ہین بلکہ ہر شخص کا ایک ذاتی عقیدہ اُسکے ساتھ ہے
لیکن باعتبار تقلید فقہی منفصلہ ذیل پر انکا انقسام ہے اول حنفی۔ منسوب بہ ابوحنیفہ بن نعمان بن
ثابت کوفی جسمین اکثر فرقات معتزلہ و مرجیہ و جبریہ وغیرہ متفرق فرقات داخل ہین دوم شافعی۔
سوم حنابلہ۔ منسوب بہ امام احمد بن حنبل چہارم۔ مالکی۔ منسوب بہ امام مالک بن انس پنجم۔ وہابی
اور اُسکے منفصلہ ذیل فروع ہین محمدی منسوب بہ محمد بن عبدالوہاب ششم سعودی منسوب بہ سعود شاگرد
عبدالوہاب ہفتم اسماعیلیہ منسوب بمولوی اسمٰعیل صاحب تقویۃ الایمان اور اسیکے قریب قریب بلکہ اسمین
داخل حضرات عامل بالحدیث ہین جو غیر مقلد بھی کہلاتے ہین ہشتم صوفیہ۔ احمدیہ منسوب بہ سید احمد موجد
اس مذہب کے بھی اسمعیل اور مولوی عبدالحی ہین اس مین مذہب صوفیہ کو الٹ دیا ہے انکا عقیدہ ہے کہ
سید احمد مہدی مدعی مین موت انکو نہین ہے اور ارشادات مین انکے درج ہے کہ صوفیہ کے چارون خاندان
کے سرگروہون کی روح نے سید صاحب کو بحکم خدا تلقین فرمائی اسلئے اِن چارون فرقون مین مرید کو
بیعت کرتے ہین یہ بھی عقیدہ ہے کہ جب سید صاحب مکہ معظمہ سے ہندوستان کو واپس تشریف لانے لگے تو
روح کعبہ جناب باری مین زار زار روئی اور عرض کی کہ الٰہی مجھ سے ایسا کیا گناہ سرزد ہوا ہے کہ مجھ سے سید صاحب
جدا ہوتے ہین انکا وجود باجود میرے کمال فخر اور ناز کا باعث تھا اب میرا فخر کمال زائل ہوگیا جناب باری سے
خطاب ہوا کہ اے کعبہ تو رنج مت کر اور غم نکھا ہم نے سید صاحب کو بڑے اہم کام پر تعینات کیا ہے (یعنی پنجاب
فتح کرنیپر) باقی اکثر فرقات مجتہد غیر معین کی تقلید کرتے ہین نہم صوفیہ عقائد مین بالکل نواصب کے مخالف
ہین حضرت علی کو جمیع صحابہ سے افضل جانتے ہین فقہ مین اکثر مقلد امام ابوحنیفہ کے ہین اور بعض حنابلہ اور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شافعیہ ہین مگر حنفیہ و حنابلہ زیادہ ہین اور شافعیہ و مالکیہ و غیر مقلد کم ہین دہم مہدویہ جن کو غیر مہدی
بھی عوام بولتے ہین علاقہ جیپور و بھرتپور و حیدرآباد دکن مین ان لوگون کا بہت بڑا گروہ ہے۔ خلفائے
اربعہ کو برحق جانتے ہین اسلئے زمرہ نواصب مین گنے جاتے ہین مذہب انکا آئمہ اربعہ سے علیحدہ ہے مگر لب لباب
اسیکا ہے صفات الٰہیہ اور اعتقادات رسالت و امامت مین مثل دیگر فرقات نواصب کے فاسد العقیدہ ہین
ہر گاؤن مین انکا اجماع قائم ہوتا ہے پیر و مرشد سردار اجماع کا ہوتا ہے اخی جبرئیل کے نام رقعہ لکھ کر بہشت مین
جگہ دلا دیتا ہے علی العموم اس مذہب کے لوگ افغان سلیمی پیشہ ہین کچھ پیرزادے جو اپنے آپ کو مہدی صاحب
کی اولاد مین بیان کرتے ہین وہ بہت بڑے قابل تعظیم ہین پیر و مرشد اور سر اجماع انہین مین سے ہوتا ہے
یازدہم اشاعرہ دوازدہم ماتریدیہ سنہ ۲۶۵ ہجری مین قبل معتزلہ اور نواصب علیحدہ علیحدہ عقیدے رکھتے
ہین اس سال مین ابو الحسن اشعری اپنے استاد کے گروہ سے جدا ہو کر بانی مذہب اشاعرہ کا ہوا یہ شخص ابو موسیٰ اشعری
کی اولاد مین تھا فرقہ معتزلہ اسوقت تک ابو علی جبائی کا معتقد تھا اور نواصب ابو حنیفہ کے مقلد تھے پھر ایک
عرصہ کے بعد فرقہ ماتریدی نکلا اور یہ دونو فرقے عقائد مین ملے جُلے ہین بلکہ ماتریدی اشاعرہ کی شاخ تصور
کیجاتی ہے صفات الٰہی کو زائد بر ذات الٰہی قیاس کرتے ہین یہ بھی عقیدہ ہے کہ افعال الٰہی اصلاً معلل باغراض
و غایات نہین ہین حالانکہ قرآن شریف مین وارد ہے قولہ تعالیٰ افحسبتم انما خلقناکم عبثاً یعنی آیا تم خیال
کرتے ہو کہ ہمنے تمکو عبث و فضول پیدا کیا ہے پس جو شخص برخلاف آیت قرآنی یہ عقیدہ رکھے کہ خدا تعالیٰ
کے افعال اصلاً معلل باغراض و غایات نہین ہین وہ ہرگز ایمان سے بہرہ نہین رکھتا کچھ اسی وجہ سے وہ ایمان
سے خارج نہین ہوتا ہے کہ قرآن کی مخالفت کرتا ہے بلکہ ایسا عقیدہ اسلئے صریحی کفر ہے کہ اسمین خدا اور
اسکی صفات کا انکار مضمر ہے انکا نسبت تکلم الٰہی یہ عقیدہ ہے کہ وہ نہ از جنس حروف و اصوات ہے نہ از قبیل
انشاء و اخبار ہے چنانچہ امام شافعی نے نسبت شیخ اشاعرہ یہ لکھا ہے۔ لیت شعری ما للاشعری لم یحصل

مطلب الکلام کالنزول والعین والید والقدم وغیر ذالک فانہ ذہب الیٰ ان کلاً من ذالک مما یجب
الایمان بہ والکیفیۃ مجہولۃ والسؤال عنہ بدعۃ فلا ادری لم فرّ عن حقیقۃ الکلام الی المجاز البعید ثم قال
واعلم انہ قد برعوی الی عقیدۃ جدیدۃ بمجرد انتباس القیاس اساس لہ مع انہ مناف لصریح القرآن

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وصحاح الاحادیث مثل ان افعال اللہ غیر معلل بالاغراض۔ یعنی کیا ہو گیا ہے (کیا خدا کی بیشکار ہو گئی ہے)
ابن شیخ اشعری کو کہ قرار دیتا ہے کہ کلام الٰہی بے مطلب ہے یعنی اسکا قول ہے کہ تکلم الٰہی نہ از جنس حروف
واصوات ہے نہ از قبیل انشاء واخبار ہے گویا محض بے معنی ہے ایسا ہی نزول میں (کہ بعض روایات میں وارد ہے
انہ ینزل فی کل لیلۃ جمعۃ) اور لفظ ید وعین وقدم وغیرہ میں کہ خود کہتا ہے کہ انمیں سے ہر ایک پر ایمان
لانا لازم ہے اور کیفیت اسکی مجہول ہے یعنی ہم نہیں جانتے اور سوال کرنا اسکے بارہ میں بدعت ہے تا کہ ہم
مجبور نہیں ارتکاب مجاز بعید سے تفسیر کلام حقیقی میں یہ کہتا ہے کہ شیخ اشعری کبھی ابداع اور اختراع عقیدہ
جدید کی کرتا ہے بمجرد اقتباس قیاس بے اساس کے باوجودیکہ وہ منافی صریح ہے قرآن شریف اور احادیث
صحیحہ کے جیسے کہ کہتا ہے کہ اللہ کے افعال معلل باعراض نہیں ہیں اہلسنت اگرچہ مناظرہ کے وقت اشعری
ہونے سے انکار کریں لیکن انکار انکا قابل اعتبار نہیں ہے خود شاہ ولی اللہ صاحب نے ابو الحسن اشعری کو مجدد
تیسری صدی کا قرار دیا ہے کہ پہلی صدی میں عمر بن عبد العزیز اور دوسری کے اخیر پر امام شافعی اور
تیسری میں ابو الحسن اشعری متکلم پیدا ہوا مذہب حنفی کے شعبے اور گروہ اشعری وماتریدی کے بعد
مندرجہ ذیل فرقات اور ہیں۔ **مرجیہ**۔ جنکا عقیدہ ہے کہ جب مکلف نے لا الٰہ الا اللہ کہا بخشا گیا عقیدہ لیسا
ہی گھر اگناہ کرے دوزخ میں نجائیگا۔ **جہمیہ**۔ ان کا قول ہے کہ ایمان صرف اللہ کی اور رسول کی معرفت
ہے اقرار وتصدیق کچھ نہیں **صالحیہ**۔ ایمان معرفت ہے اور کفر جہل ہے **شمریہ**۔ ایمان فقط معرفت اور
محبت اور خضوع اور اقرار وحدانیت ہے۔ **یونسیہ** عقیدہ بالا اور یہ کہ اگر صفات ایمان سے ایک نہو
تو وہ کافر ہے۔ **یونانیہ**۔ جو بات عقل میں نہ آوے اسکو نکرنا چاہیے۔ **مریسیہ**۔ شمس کو سجدہ کرنا کفر
ہے **کرامیہ**۔ ایمان تصدیق قلبی سے علاقہ نہیں رکھتا فقط اقرار زبانی کافی ہے منافق بھی مومن ہے
مشبہہ۔ اسکے تین فرقے ہیں اور تینوں کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ جسم رکھتا ہے **ہشامیہ** اللہ تعالیٰ
جسم عریض وطویل عمیق رکھتا ہے حرکت کرتا ہے کھڑا ہوتا ہے بیٹھتا ہے **مقاتلیہ**۔ اللہ تعالیٰ جسم رکھتا ہے
صورت اسکی مثل آدمی کے ہے اور خون وگوشت بھی ہے جوارح اور اعضا بھی ہیں مثل زبان اور سر اور
گردن کے **سالمیہ**۔ خداوند تعالیٰ قیامت کے دن انسان کی صورت میں ظاہر ہوگا۔ **کعبیہ**۔ خدا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سمیع و بصیر نہین ہے۔ **جبائیہ**۔ اللہ اپنے بندون کا مطیع ہی جیسا کہ تذکرۃ الاولیا مین قصہ ابوالحسن نوری بڑے ولی اللہ کا لکھا ہی کہ خدا تمہارے ساتھ کیا کرتا ہی بولے کہ جب مین حمام مین جاتا ہون تو خدا دروازے پر بیٹھا ہوا میرے کپڑون کی حفاظت کیا کرتا ہی **معمریہ** خدا تعالی۔ لون طعم اور رائحہ اور موت وحیات پیدا نہین کرتا ہی ان سب کو اس شی کا جسم اپنی طبیعت سی پیدا کر لیتا ہی۔ **جبریہ**۔ انسان مجبور ہے ہر معصیت خدا کرتا ہے پس اگر سزا دے تو ظلم ہی اور اگر خدا ظالم نہین تو بہشت اور دوزخ اور قیامت اور محشر کچھ چیز نہین۔ یہ فرقات تو حنفی مذہب کے قدیمی ہین جدید فرقات کا کچھ شمار نہین اصول و عقائد مین ہر ایک نے نیا رنگ پیدا کر رکھا ہے کوئی خارجی ہی کوئی ناصبی ہی کوئی وہابی ہے کوئی بدعتی ہی کوئی صوفی ہے کوئی دہریہ ہی کوئی نیچریہ ہے وہ اپنی کوٹ پتلون ہی سنبھالے پھرتے ہین گلا گھونٹی مرغی اپنے گھر مین اور عیسائی کی میز پر سور حلال ہی شیطان مجسم سی انکار ہے طاعت اور عبادت گورنمنٹ کی نوکری۔ معصیت تعزیرات ہند کی مخالفت ہی اصل یہ ہی کہ دنیا بہت بڑی شئے ہی یہ بیچارے اپنے متقدمین سے جب بھی اچھے رہے انہون نے تو حکام کی رضامندی حاصل کرنے کے واسطے خدا و رسول و امام برحق کو بالکل چھوڑ دیا تھا بلکہ اہلبیت پیغمبر کا خون حلال سمجھ لیا تھا **غوثیہ**۔ ایک فرقہ یعنی اصحاب مولوی غوث علی صاحب کا مقولہ ہے کہ شیطان بڑا عاشق صادق پروردگار کا ہے وہ قابل رحم و لعن نہین ہی بلکہ نہایت تعظیم کے قابل ہی دیکھئے تو اسکی عاشقی کہ جب خدا تعالے نے فرمایا کہ آدم کو سجدہ کر مگر اس نے سجدہ نہ کیا اور یہی جواب دیا کہ جب ہم تجھ کو سجدہ کر چکے ہین تو غیر کو ہرگز نکرینگے خدا کی قدرت ہی کہ آدم کی اولاد مین انتہی مدت کے بعد شیطان کے بھی ہوا خواہ پیدا ہو گئے ان مولوی غوث علی صاحب کا مقولہ ہی کہ ایک شب مین مجلس رسولخدا مین حاضر ہوا تو دیکھا کہ دوسری جانب مجلس یعنی سبھا کرشن مہاراج کی لگی ہوئی مجھے دیکھ کر کرشن مہاراج نے حضرت سی فرمایا کہ کیون حضرت آپ مولوی جی کو نہین فرماتے ہین کہ مسلمانی مین کیا چیز نہین ہی جو اور طرف یعنی ہنود کی طرف متلاشی ہین اس پر حضرت بولے کہ مہاراج انکو کچھ تم ہی سمجھاؤ گے (اسکے یہ معنی کہ بیروزہ یا ختکہ اگرچہ گندہ لیکن ایجاد بندہ) اگر کسی کو ان قصون کی نسبت کسی طرح کا شک ہو تو مولوی غوث علی صاحب کی ملفوظات ملاحظہ فرماوین مولوی گل حسن صاحب نا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

انکے خلیفہ نے طبع کرائی ہے اور جیبورمین عبدالرحمن خانصاحب ساکن گنج پور علاقہ کرنال کے پاس موجود ہی وہ جیبور مین چابک سوارونکے محلہ مین رہتے ہین ہفت طبقہ۔ اس مذہب مین بڑے نامی گرامی علما داخل ہین جیسے ہمارے مولوی محمد قاسم صاحب و محمد احسن صاحب نانوتوی و مولوی امیر احمد و مولوی امیر حسن صاحب و مولوی عبدالحی صاحب مشاہیر علمار انکا عقیدہ ہی کہ جناب محمد مصطفےٰ صلعم خاتم النبیین ورحمۃ للعالمین نہین ہین بلکہ زمین کے سات طبقے ہین اور انمین سے ایک یہ طبقہ ہی جس مین ہم لوگ بنی آدم کی اولاد رہتے ہین اور چھہ طبقے اور ہین ان مین بھی ہر طبقہ مین مثل ہمارے حضرت کے خاتم المرسلین پیدا ہوئی ہین یا ہونگے ایک فرقہ علمار بریلی و رامپور اسکے مخالف ہی چند رسالہ و کتب باہم ایک دوسرے کی تردید لکھی گئی ہین۔ چنانچہ ایک رسالہ تنبیہ الجہال مصنفہ علمار بریلی میرے پاس موجود ہی۔ ایک فرقہ مولودیہ ہی انکا عقیدہ یہ ہے کہ مولود شریف پڑھنا بزرگون کی ارواح کو ثواب پہنچانا بہتر ہے دوسرا فرقہ مخالف کہتا ہی کہ نعوذ باللہ قبر رسول تو مثل صنم اکبر کے ہی زیارت قبر نبی حرام ہی مولود بالالتزام روشنی و تقسیم شیرینی و قیام وغیرہ بدعات سخت گمراہی اور قریب کفر ہی مردہ کی روح کو ثواب پہنچانا اسکا سوم دہم بستم چہلم کرنا تو صریح کفر ہے یعنی مرگئے مردود فاتحہ نہ درود انکا کلمہ ہی

فصل دربیان عقائد فاسدۂ اہل التسنن

واضح ہو کہ ہمارے معصر مخاطب نے ۴۲ فرقات غالیہ کے عقائد لکھکر شیعون پر الزام لگایا ہی اور اپنے گریبان مین منہ ڈالکر نہین دیکھا کہ دراصل غلات کے عقائد انہین حضرات مین مروج ہین ہم نے کسی شیعہ کا عقیدہ نہین سُنا کہ وہ حضرت علی یا کسی دوسرے انسان کی نسبت الوہیت کا یقین رکھتا ہو اور اگر ایسا عقیدہ کوئی شخص رکھتا ہو تو ہم اُسکو کافرون سے بدتر سمجھتے ہین برخلاف اسکے اہل التسنن ایسے فاسد عقائد رکھنے والون کو اکابر دین اور عظمار ملت تصور کرتے ہین اور دراصل جنکو غلات شیعہ کہتے ہین وہ صوفی ہین جیساکہ ازالۃ الخفا صفحہ ۲۷۱ مین خوارج کے تین گروہ ہوجانا درج ہی۔ **معتزلہ۔ اصحاب الرائی۔ غلاۃ متصوفہ۔** اگرچہ نسبت عقائد و تشریح غلات ہمارے مخاطب نے بہت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کچھ تصرف کیا ہی اور برخلاف مضمون تنبیہ الطالبین کے بہت سی باتین عقائد کی اپنے دل سے تجویز کر کے لکھدی ہین مگر تاہم ہم یہی کہین گے کہ غلات شیعہ عقائد مین بہ نسبت گروہ صوفیہ بہت راہ راست پر ہین یہ امر تو صریحی ظاہر ہے کہ کوئی شخص جسمین کچھ بھی عقل کا اثر موجود ہی یہ عقیدہ ہرگز نہین رکھ سکتا کہ حضرت علی خدا تھے ہان صوفیون کے سے اقوال انکے بھی ہونگے لیکن انکو اہل خلاف نے بوجہ دشمنی مطعون کر دیا جیسا کہ اس زمانہ مین ہی باوجودیکہ عقیدہ اہل تشیع عام لوگون پر ظاہر ہے مگر تاہم طرح طرح کے الزامات قائم کرتے ہین کبھی کہتے ہین کہ انکا مجتہد اخی جبرئیل کو رقعہ لکھ کر بہشت مین مکانات دلواتا ہی حالانکہ عام لوگ جانتے ہین کہ یہ خاص طریقہ تو ہمارے مخاطب صاحب کے برادر افغان مہدویہ مین شائع ہی اور شیعہ مفت بدنام ہوتے ہین ایسا ہی دیگر الزامات کا حال ہی ہمنے شواہد النبوۃ مین ایک قصہ دیکھا ہی کہ اسکا راوی بیان کرتا ہی کہ مین نے کوفہ مین جا کر چرچا سنا کہ ایک شخص نے دعوے نبوت کا کیا ہی اور حاکم نے اسکو قید کر رکھا ہی مجھے اس سے ملنے کا شوق ہوا مین اسکے پاس گیا اور حال دریافت کیا کہ کیا تو نبوت کا دعوے کرتا ہی اسنے جواب دیا کہ استغفر اللہ مین کیا کافر ہون کہ نبوت کا دعوے کرون مجھ سے تو یہ خطا البتہ سرزد ہوئی ہی کہ امام علی تقی یا امام علی نقی علیہما السلام کا ایک معجزہ مین نے لوگون سے بیان کر دیا تھا کہ مجھکو ایک شب کوفہ سے مکہ اور مکہ سے مدینہ اور مدینہ سے پھر کوفہ لائے دشمنون نے براہ عداوت مجھ پر الزام لگا کر قید کر دیا ہے یہی حال غلات کا سمجھنا چاہیئے ورنہ ظاہر ہے کہ اہل خلاف کے فاسد عقیدہ غلات سے کئی درجہ بڑھے ہوئے ہین اگر غلات اس بات کے قائل ہوئے ہین کہ حضرت علی مرتضی یا دیگر آئمہ علیہم السلام مظہر خدا تھے تو عام صوفیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ ہر شے یعنی سگ و خوک تک بھی مظہر خدا ہین منصور نے علی الاعلان خدائی کا دعوے کیا غالی نہوا بلکہ ولایت بدستور قائم رہی رسول اللہ صلعم کو عام صوفیہ احمد بے میم یعنی احد کہتے ہین اور یہ صریحی شرک ہی مگر انکو کوئی الزام نہین دیتا ہ

مقابلہ عقائد فاسدہ اہل سنت و غلات

اگرچہ حضرت غوث الاعظم نے غنیۃ الطالبین مین بارہ فرقے غلات کے لکھ کر چند عقائد فاسد نسبت الوہیت درج کئے ہین اور ہمارے مخاطب نے بہت سے عقائد فاسد طبعزاد لکھے ہین مگر ہم

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مقابلہ کے لئے مخاطب صاحب کے طبع زاد عقائد کو بھی قائم کرکے اہلسنت وجماعت کے ممدوح فرقے کے عقائد فاسدہ مندرجہ اظہار الہدیٰ کو دیکھا تو وہ مندرجہ ذیل تیرہ قسم کے پائے گئے ہین اسلئے ہم مقابلہ کیلئے ہر ایک عقیدہ غالی اور سنی کا بمحاذی یکدگر قائم کرتے ہین +

عقائد فاسدہ مندرجہ اظہار الہدیٰ نمبر ۱- حضرت علی یا دیگر آئمہ معبود ہین نمبر ۲ معبود اور عبد ایک شے ہے

عقائد فاسدہ عظمار اہلسنت وجماعت - عظمار اہل تسنن نے ادنی ادنے درویشون کو خدا قرار دے دیا ہے بلکہ خود دعویٰ انا الحق کیا ہے پیرونکی قبر کو سجدہ کرتے ہین رسول اللہ صلعم کو احمد بے میم کہکر واحد ولاشریک قرار دیتے ہین دیکھیے منصور حلاج نے انا الحق کہا مولانا روم نے بایزید کا قول لکھا ہے شعر - چند جوئے برزمین وبرسما نیست اندر جبہ ام الا خدا شیخ عبد القادر جیلانی اپنے دیوان فارسی مین فرماتے ہین شعر - محی را آندم کہ آمر زیدہ ام ہیچ موجودے نبود از ہیچ باب - شاہ خلیل الرحمن صاحب فرماتے ہین تضمین مین کہین روپ انوپ دکھاوت ہے کہین احمد بن آوت ہے - کہین احمد کا جلوہ دکھاوت ہے کہین لاتے خود فرماوت ہے - رسول کریم احمد بے میم تو بڑے بڑے وہابی بول اٹھتے ہین پھر مولانا روم مثنوی مین فرماتے ہین شعر - خود کوزہ وخود کوزہ گر وخود گل کوزہ - خود بود کہ خود بر سر بازار برآمد - علاوہ ازین عبدیت کا اطلاق نہ فقط انسان پر ہی ہوتا ہے کہ وہ اشرف المخلوقات ہے اگر غلات نے انسان اور خدا کو ایک شے سمجھا تو فریق مخالف نے ہر حیوان بلکہ سگ وخوک کو بھی معبود ہی سمجھ لیا اور صاف اقرار کیا کہ نعوذ باللہ +

عقائد فاسدہ غلات مندرجہ اظہار الہدیٰ نمبر ۳ امام جعفر صادق ودیگر ائمہ علیہم السلام پر وحی نازل ہوتی ہے

عقائد فاسدہ عظمار اہلسنت - ہر سگ وخوک مین خدا نے حلول کیا ہے بموجب عقائد اہل تسنن ہر بھنگ نوش درویش پر بھی وحی آتی ہے خود حضرت غوث الاعظم کے دیوان کے مقطع کا شعر جو اوپر لکھا گیا ہے وحی کی دلیل ہے پھر اسی غزل مین فرماتے ہین شعر بندہ گر بنگ خوردی ور شراب - توبہ کن آمرزمت بے پیچتاب + اہل انصاف ملاحظہ فرمائین کہ یہ خطاب خدا کیطرف سے ہے یا نہین اگر ہے تو کسپر اور کس ذریعے سے نازل ہوا ہے اور اگر فقط

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت غوث الاعظم کا ہی کلام ہے تو دیکھئے اس حالت کا ہے کہ جب وہ اپنے آپ کو خدا سمجھے ہوئے تھے اہل سنت روایت کرتے ہین کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلعم کے وقت نزع جبکہ روح نے بدن سے مفارقت نہ چاہی تو خداتعالے نے بہشت مین ایک حور کو میری شکل مین متمثل کر کے حضرت کو دکہلایا تب فوراً آپ کی روح مطہر جسم سے پرواز کر گئی - مدارج النبوت مین یہ روایت موجود ہے بس سوال ہے اہل تسنن سے کہ بغیر نزول وحی یہ حال حضرت عائشہ کو کیسے معلوم ہوا اگر وحی نازل نہین ہوئی تو کیا جھوٹ موٹ حضرت عائشہ نے یہ قصہ بنالیا سو فیہ کو جانے دیجئے وہابیون کی لیجئے مولانا مولوی محمد اسمعیل صاحب دہلوی و مولانا محمد عبدالحیٔ بڑھانوی ملفوظات احمدیہ مین لکھتے ہین کہ جب سید احمد صاحب نے مکہ معظمہ سے لوٹنے کا ارادہ کیا تو کعبہ کی روح خداتعالے کے سامنے جاکر روئی اور بہت واویلا کر کے فریاد کی کہ الہی مجھ سے ایسا کیا سخت قصور سرزد ہوا ہے کہ سید صاحب کے قدم مبارک کے فیضان سے محروم کیا جاتا ہون مجھ کو انکے وجود باجود سے نہایت ہی فخر و ناز تھا خداتعالے نے روح کعبہ کو جواب دیا کہ تو مت گھبرا ہم سید صاحب کو ایک بڑے اہم کام پر تعینات کرتے ہین اب کوئی نواصب سے پوچھے کہ کیا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا درجہ سید احمد صاحب سے بھی کم تھا کہ انپر نزول وحی ہونیکا عقیدہ کفر ہو جائے اور سید احمد صاحب پر وحی ہونا داخل رکن ایمان وہابیہ سمجھا جاوے یا کسی غیر نبی نے کوئی ایسا ہی قصہ آئمہ کی نسبت بیان کر دیا تو اسکو منسوب بوحی کر دیا جاوے اور اپنے بزرگون کے ایسے قصون کو اور انکی نسبت خدا کے گھر کے حالات معلوم ہونے کے ذریعہ کو دوسرے نام سے موسوم کر لیا جاوے جیسا کہ اگر شیعہ تقیہ کرین تو تقیہ کہلائے اور مولوی شاہ عبدالعزیز صاحب تقیہ کرین تو توریہ نام ہو جائے +

نمبر ۴۸ - خدا نے پانچ شخصون کے جسم مین حلول کیا یا جملہ انبیا و اوصیا مین یا محمد و علی و محمد حنفیہ مین +

اکابر و عظماء اہلسنت کا مقولہ ہے کہ خدا ہر انسان و حیوان مین حلول کرتا ہے بلکہ انسان کے سر پر مثل دیو بھوت کے خدا آتا ہے جیسا کہ کتاب تذکرة الاولیا مین شیخ فریدالدین عطار نے بذکر ابوالحسن نوری لکھا ہے کہ اگر کسی شخص پر دیو و پری کا سایہ ہو جاتا ہے تو وہ اپنے آپ کو وہی دیو یا پری کہنے لگتا ہے ایسا ہی جسکے سر پر خدا چڑھتا ہے وہ شخص اپنے آپ کو خدا کہنے لگتا ہے چنانچہ مثنوی معنوی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مین بھی یہ مقولہ درج ہے **شعر** ۔ چون پری غالب شود بر آدمی ۔ گم شود از مرد وصف مردمی ۔ چون پری را این دم و قانون بود ۔ خالق جن و پری خود چون بود ۔ علاوہ ازین صوفیہ کرام سگ و خوک مین بھی حلول و ظہور الٰہی واجب جانتے ہین چنانچہ صاحب ملل و نحل نے مناظرہ صوفی و متکلم مین درج کیا ہے کہ متکلم گفت کہ من بیزارم ازان خدا کہ در سگ و خوک حلول و ظہور نماید ۔ صوفی گفت من بیزارم ازان خدا کہ در سگ و خوک ظہور و حلول نماید قصہ مختصر خدا سے دونون بیزار اور خدا بھی دونو سے بیزار ✢ **نمبر ۵** ۔ تناسخ یعنی آواگون کے قائل ہین بعد غلات سے زیادہ عظمائے اہلسنت تناسخ کے قائل ہوئے ہین مولانا رومی مثنوی مین فرماتے ہین **شعر** ۔ ہفصد و ہفتاد قالب دیدہ ام ہمچو سبزہ بارہا روئیدہ ام ۔ **نمبر ۶** ۔ عالم قدیم ہی بہشت اور دوزخ کوئی چیز نہین ہی ✢ اہلسنت مین بہت بڑا گروہ دہریہ ہی اور انکا یہی عقیدہ ہی کہ عالم قدیم ہے موجودات بغیر خالق کے اجسام کی تاثیر سی پیدا اور فنا ہو جاتی ہین انکے عقیدہ مین خدا کوئی شے نہین ہے زمین اور گردش فلکی سے موجودات پیدا ہوتے ہین اور پھر بعد مین فنا ہو جاتے ہین بعض صوفیہ بھی اس مین ہمداستان ہین ملفوظات تو یہ مین ہی کہ موجودات کی پیدائش اور پھر فنا ہو کر خداوند تعالے کے جسم مین شامل ہوجانیکی مثال یہ ہے کہ خدا تعالے بمثل سمندر کے ہے جبکہ سمندر سے بادل ہو کر زمین پر برستا ہی تو ندی نالے نہر دریا زمین پر بہتے ہین کوئی جھیل تالاب کہلاتا ہے کسی کو ندی نالہ نہر دریا بولتے ہین مگر بالاخر وہ سب جو اس بادل برسنے سے پیدا ہوئے تھے سمندر مین جا ملتے ہین اور پھر اسیطرح سمندر سے بادل برس کر ندی نالے بہتے ہین اور سمندر مین ملجاتے ہین وحدت سے کثرت ہوجاتی ہے اور پھر کثرت سے وحدت ہو جاتی ہے یہی حال عالم کا ہے پھر فرماتے کہ کیسی قیامت اور کیسا محشر اور کیسا دوزخ اور بہشت اور کجا جزا و سزا ۔

نمبر ۷ ۔ خداوند تعالی پردۂ ابر کر کے زمین پر اترتا ہے

غلات نے تو ابر کا پردہ بھی رکھا ہے مگر مذہب امام احمد بن حنبل کا تو یہ عقیدہ ہے کہ خداوند تعالے ہر شب جمعہ کو موتیون کی نعلین پہنے ہوئے خچر پر سوار ہو کر بام مساجد پر نزول فرماتا ہے اسلئے جمیع حنابلہ شب جمعہ کو اپنی مساجد کے بام پر پہری گھاس اور دال نخود رکھتے ہین تاکہ خداوند تعالے کا مرکب بھوکا نہ جاوے مذہب حنبلیہ جو تھا مذہب اہل تسنن کا ہی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

شیخ عبدالقادر جیلانی اسی مذہب مین تھے روایت نزول کے تمام سنی قائل ہین اشاعرہ بھی باوجود مجہول ہونے اسکی کیفیت کے اسپر ایمان لانا واجب جانتے ہین صوفیہ کے گھرون مین خدا تعالےٰ مہمان ہوتا ہی اعاظم صوفیہ مین سی فرماتے ہین شعر۔ امروز شاہ شاہان مہمان شد است مارا۔ جبرئیل با ملائک دربان شد است مارا +

نمبر ۸ رسالت و نبوت ختم نہین ہوئی حضرت محمد مصطفےٰ کے سوا اور ونکی نبوت کے بھی قائل ہین +

یہ تو غلات پر صریحی تہمت ہے مگر اکابر علماے اہلسنت واعاظم فضلاے وہابیہ واہلحدیث کا یہ عقیدہ ہی کہ جناب سرور کائنات علیہ افضل التسلیمات خاتم النبیین نہین ہین یا اس مذہب کے علماء کے دو گروہ ہین اول علماء وہابیہ کیطرف سی یہ فتوے دیا گیا کہ محمد مصطفےٰ کو خاتم النبیین بمعنی نہ سمجھنا چاہئے باین حجت کہ خداوند تعالیٰ قادر مطلق ہے ممکن ہے کہ وہ دوسرا نبی مبعوث کرے مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم نے بھی یہی فتوے دیا تھا جسپر مولوی شیخ محمد صاحب مرحوم ساکن ورئیس تھانہ بھون نے تردید لکھکر باجازت وفتوے علمائے حرمین شریفین اس عقیدہ والون کی تکفیر مشتہر فرمائی بعد ازان دوسرے گروہ علمائے اہلسنت وجماعت اس بحث مین کہ ختم المرسلین آنحضرت صلعم کا ہوا کہ اس زمین کے سات طبقے ہیں اور ہر طبقے مین جدے جدے پیغمبر اور بھی گذرے ہین جیسے ہمارے حضرت اس طبقہ مین پیغمبر ہوئے ویسی چھ طبقے جو اور ہین ان مین ایک ایک پیغمبر علاوہ ہمارے پیغمبر کے ویسی ہی شان کا مبعوث ہونا چاہیے بنیاد اس مذہب کی مولوی عبدالحی سے ہوئی پھر مجدد اسکے مولوی امیر احمد اور امیر حسن ہوئے اور بعد انکے بریلی مین ایک گروہ علماء مؤید اس مذہب کا ہوا جنکے سرگروہ مولوی محمد احسن صاحب صدیقی نانوتوی ہوئے پھر تردید کی اس مذہب کی بعض علمائے بریلی اور رام پور اور دہلی نے اور بعد ازان بتائید اس عقیدے کے تردید علماء رام پور وبریلی کی کری مولوی محمد قاسم صاحب نے یہانتک کہ فریقین میں رسالے تصنیف ہوگئے از انجملہ ایک رسالہ مسمی بہ تنبیہ الجہال علمائے بریلی نے اس عقیدے کی تردید مین تالیف وشائع کیا جس مین مفصل حال اس عقیدے کے لوگون کا درج ہے کتب احادیث وسیر معتبر اہل سنت مین بہت روایات صحیحہ ایسی موجود ہین کہ جنسے بہت سی صفات نبوت مین شرکت حضرت علی مرتضےٰ ودیگر آئمہ اہلبیت ثابت ہوتی ہی مثلاً تطہیر وعصمت شرکت درود وسلام۔ بحالت جنابت

Presented by: Rana Jabir Abbas

مسجد مین جانا۔ مال غنیمت مین مثل آنحضرت کے مختار ہونا خمس مین شریک ہونا۔ صدقہ حرام ہونا۔ تبلیغ احکام رسالت کرنا مثل تبلیغ سورہ برات۔ مثل رسول اللہ کے مولا مومنین ہونا بشہادت من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔ مثل خدا و رسول کے حاکم واجب الاتباع مسلمانون کا ہونا بشہادت آیہ انما ولیکم اللہ وحدت نور و وحدت خلقت و طینت و حدت گوشت و بدن نفس رسول مین داخل ہونا۔ حدیث منزلت مین موسیٰ و ہارون کی مثال دیا جانا بعد رسول اللہ صلعم کے ہادی امت اور امام و پیشوائ واجب الاتباع ہونا وغیرہ وغیرہ پھر غلات نے ہی کیا خطا کی ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ اگر غلات مثل علماے اہلسنت حضرت علی کے سواے کسی ادنے درجہ کے امتی کو شریک نبوت قرار دیتے تو مورد طعن ہوتے کسی عمر و زید کی راے پر وحی کا نازل ہونا یا حضرت غوث الاعظم کا شریک معراج ہونا غالی بھی عقیدہ رکھتے تو مخاطب صاحب کے نزدیک معذور سمجھے جاتے بھلا اس عقیدہ فاسد کا کہین ٹھکانا ہے کہ جب کبھی کسی معاملہ مین راے آراے سرور عالم صلعم اور حضرت عمر مین اختلاف ہوتا تو وحی حضرت عمر کی راے کے موافق اور رسول اللہ صلعم کی راے کے برخلاف نازل ہوتی گویا نور معرفت اور حکمت نبوت حضرت عمر مین کامل تھی اور رسولخدا صلعم مین ناقص اس سے تو بہتر یہ ہوتا کہ سنی یہی عقیدہ رکھتے کہ خدا تو حضرت عمر کے پاس وحی بھیجتا تھا اور جبرئیل حضرت محمد صلعم کو پہونچا دیتے تھے۔ ایسا ہی یہ فاسد عقیدہ اہل تسنن کی زبان زد ہے کہ شب معراج مین ہر موقع و مقام پر رسولخدا سے پہلے حضرت غوث الاعظم موجود ہوتے تھے کوئی پوچھے کہ اس حال کی وحی کس پر نازل ہوئی اور جس پر وحی نازل ہوئی وہ شریک نبوت ہوا یا نہین +

نمبر ۱۰ - دنیا کا کام اللہ تعالے نے رسولخدا و علی مرتضیٰ کو سپرد کر دیا غلات اگر ایسے برگزیدگان کی نسبت ایسا عقیدہ رکھین تو چندان تعجب نہین علماء اہلسنت کو دیکھیے کہ انکا یہ عقیدہ ہے کہ تمام دنیا کا انتظام مردہ درویشون کے سپرد ہے حضرت غوث الاعظم تو ہفت اقلیم کے بادشاہ ہین تمام دنیا کا رطب یابس انکے سپرد ہے پھر ہر ملک و ہر اقلیم مین ایک پیر مردہ منتظم ہے جیسے مملکت ہندوستان مین خواجہ معین الدین چشتی ہین کہ تمام انتظام باطنی ہندوستان کا انکے سپرد ہے پھر ہندوستان کے ہر ملک اور صوبہ اور شہر اور قصبہ اور قسمت و ضلع اور پرگنہ مین ایک ایک پیر منتظم باطنی ہے جسکو شاہ ولایت صاحب کہتے ہین اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پھر ان سلاطین باطنیہ کی سپاہ مین باہم جنگ وجدال ہوتی ہے چنانچہ کہتے ہین کہ ہندوستان کی باطنی سلطنت کا قلمدانِ وزارت حضرت جمال کے سپرد ہے نظامیہ اپنے ہی پیشوا کے سلطانِ اولیا ہونیکا دعوے کرتے ہین۔ صابریہ حضرت مخدوم علاءالدین علی احمد صابر کو کاربردار تصور کرتے ہین چشتی کہ مداریہ شاہ مدار یہ پیر کو اور سالاریہ سالار کو منتظم عام قرار دیتے ہین شیخ سدو اور میران اور الہ بخش بھی کو بھی اس منصب سے محروم نہین رکھتے شعر زمین و آسمان تیرا مکین و لامکان تیرا عرش پر دھوم ہے تیری معین الدین اجمیری **نمبر ۱۲**۔ مذہب کے لئے جھوٹی گواہی دینا جائز سمجھتے ہین + بنیاد اس مذہب کی علمائے اہلسنت سے شروع ہوئی ہے دیکھئے فرقہ ناکثین بعیت مرتضوی جسوقت معہ حضرت عائشہ مقام حواب پر پہنچے اور حضرت عائشہ کی سواری پر نالہ کے درمیان کتے بھونکے اور حضرت عائشہ کو فرمان وصیت رسول یاد آیا کہ آپ نے یاد دلایا تھا کہ تو گمراہی پر ہو کر علی کی مخالفت کریگی اور تیری سواری پر کتے فریاد کرینگے اور اس نالہ کا نام حواب ہوگا حضرت عائشہ نے فوراً سواری اپنی روک لی اور حضرت طلحہ و زبیر اپنے وزیرون کو بلا کر حال بیان کیا طلحہ و زبیر نے اول خود شہادت دروغ ادا کی کہ اس نالہ کا نام حواب نہین ہے اور پھر ام المومنین کے اطمینان کے لئے چند اشخاص باشندگان نواح سے دروغ گواہی دلوائی پس جبکہ دروغ شہادت دینا انکا ثابت ہے اور صحابیت بھی مسلم ہے اور پھر حدیث اصحابی کالنجوم۔ بھی دروغ نہین ہے اور افعال طبقہ صحابہ کو سنت قرار دیکر تقلید کرنا عین رکن ایمان اہلسنت ہے، تو جھوٹی گواہی دینا جائز کیا معنی سنت موکدہ اصحاب رسول اللہ ہے ایسا ہی شہادت حقہ کا اخفا بھی ہے کہ شواہد النبوت مین جامی نے لکھا ہے کہ بعد وفات رسول اللہ صلعم کے حضرت علیؑ نے مسجد کے اندر ایک جماعت صحابہ سے حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ پر شہادت طلب کی اور سوائے بارہ شخص انصار کے تمام مہاجرین اور انصار نے بر عایت اپنے ہم مذہبون کے شہادت حق سے چشم پوشی اور اغماض کیا اسلئے ثابت ہے کہ اہلسنت کے نزدیک ادائے شہادت دروغ و اخفائے شہادت حقہ سنت سلف بلکہ ثواب عظیم ہے + **نمبر ۱۲**۔ بادشاہِ اسلام سے جنگ کرنے کو جائز جانتے ہین + بحمد اللہ کہ اسکی بھی بنیاد علمائے اہلسنت سے ہی جاری ہوئی اور انہین مین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اب تک مروج ہے شاہ ایران کی نسبت تو مخاطب صاحب کا اعتراض محض حماقت سے تھا کیونکہ شاہ ایران خود بادشاہِ اسلام ہین اور مخالف انکا خارج از ایمان ہے لیکن مخاطب صاحب کو انکے بزرگون کے افعال ہم یاد دلاتے ہین بادشاہِ اسلام تو کس شمار مین خلیفۂ اسلام پر آپ کے بزرگون اور پیشوائون نے فوج کشی اور جنگ و جدال کی ہے سب سے اول طلحہ و زبیر نے جنکو عشرہ مبشرہ مین سمجھتے ہو باوجود بیعت کر لینے کے خلیفہ برحق یعنی علی مرتضےٰ سے جنگ کی حضرت عائشہ بھی اسی مذہب کی مجتہدہ گزری ہین انکے بعد آپکے دوسرے پیشوا امیر معاویہ خلیفہ برحق اور بادشاہِ اسلام سے بہتر لڑائیان لڑے اسکے بعد وہابیون کے پیران پیر ذوثدیہ اور اسکے ہم جنس خلیفۂ اسلام سے لڑے ثواب فرمایئے کہ کیا ایک دنیا کے فاسق و فاجر بادشاہ کا درجہ بھی انکے نزدیک حضرت علی سے زیادہ ہے کہ حضرت علیؑ سے لڑنا جو مثل خدا و رسول سے لڑنے کے ہے انکے نزدیک جائز و رسنتِ اکابر صحابہ ہو اور دنیا کے بادشاہون سے لڑنا مذموم سمجھا جاوے۔ شاہِ ایران باوجودیکہ شاہ روم سے نہین لڑے اور نہ انکو بادشاہِ اسلام سمجھتے ہین مگر ہمارے مخاطب نے ان پر اعتراض کر دیا لیکن تعجب ہے کہ عبد الوہاب نجدی کے حال پر غور نکیا کہ اُس نے سلطان روم کو بادشاہِ اسلام جانکر اور انہی ایک ادنےٰ رعیت ہو کر ان پر خروج کیا اور بغاوت اختیار کی۔ فرقہ کے پیشوا کے فعل کو بہت پسند گردانا جاتا ہے اگر اثنا عشریون مین سے کسی نے کسی بادشاہ پر خروج بھی کیا ہو تو انکے عقائد مین داخل نہین ہو سکتا لیکن اہلسنت و جماعت کے عقائد مین یہ امر داخل ہو سکتا ہے کیونکہ یہ فعل انکے پیشوائون مین ثابت ہوئے ہین طلحہ۔ زبیر۔ معاویہ۔ ذوثدیہ۔ عبد الوہاب سب کے سب اہلسنت کے اور پیشوا اور سردار ملت اور بانی مذہب ہین +

بیان تشخیص فرقہ حقہ ناجیہ

اگرچہ تمام اہل مذاہب کا عام قاعدہ ہے کہ وہ فقط اپنے آپ کو ناجی اور دوسرونکو ناری سمجھتے ہین مگر اس زبانی جمع خرچ سے کام نہین چلتا دلیل حقیقت مذہب ایسی ہونی چاہیے کہ اہل خلاف بھی قائل و معقول ہو جاوین ہمارے مخاطب نے جو اپنے مذہب کا حق ہونا فقط اس دلیل سے ثابت کیا ہے کہ بہتر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فرقے جبکہ شیعون کے ہی ثابت ہوگئے تو بہتروان ناجی قرار پاگیا اور کچھ خیال اس امر کا نفرمایا کہ جسکو
بہتروان فرقہ کہہ رہے ہین اس مین خود بہتر فرقے موجود ہین جنکی تفصیل مشرح ہم اوپر لکھ چکے ہین اور
تمام فرقات خوارج معتزلہ و سُنّی و ناصبی مرجیہ و قدریہ وغیرہ کا شمار کرچکے ہین اِس کارروائی شمار فرقات
سے مولف اظہار الہدیٰ کو سوائے اِسکے اور کوئی نفع نہین پہنچا کہ ایکمرتبہ نزاع کو انہون نے فیصل کردیا
قدماء و متاخرین اہل سنت ناحق اصرار کیا کرتے ہین کہ خوارج اور نواصب ہم مین سے نہین ہین نہ معتزلہ
وجبریہ کو ہم سے علاقہ ہے نہ مرجیہ اور قدریہ سے ہمارا تعلق ہے اب ہمارے خانصاحب کی تحریر سے یہ سب فرقات
ایک ہی مذہب قرار پاکر بہترویں فرقے مین داخل ہوگئے گویا ہم ایک دوسرے کو کافر اور مشرک اور زندیق و
ملحد کہتے ہین مگر یگانگت اور توحّد اِس ذریعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ سب کے سب اہلبیت پیغمبر سے مخالف ہین
تو اب مخاطب صاحب کے نزدیک بھی اسلام کے اصولاً دو ہی فرقے قائم ہوگئے ایک شیعیان اہلبیت دوسرے اُنکے
مخالف اور بالآخر وہی امر مسلم ہوگیا کہ ابتدا ءً اسلام کے دو فرقہ ہوئے ایک وہ جو بعد وفات رسولخدا اُنکے
اہلبیت کا مقلّد و متمسک ہوا اور دوسرا گروہ جو مقلّد اجماع و خلفاء ثلثہ کا رہا اِسلئے تمام الزامات مولّف
کا یہ منشا نکلا کہ وہ فرقہ جو بموجب ہدایت نبوی متمسک بہ ثقلین ہوا گمراہ ہے اور جس نے ہدایت نبوی
اور حدیث ثقلین سے دیدہ و دانستہ تخلّف کیا اور جسکی پیروی کا حکم نہین دیا انکو امام و پیشوا بنایا وہ
ناجی اور ہدایت یافتہ ہین حالانکہ یہ امر بالاتفاق شیعہ و سُنّی ثابت اور مسلّم ہوچکا ہے کہ جو فرقہ بعد رسولخدا
صلعم کے متمسک بقرآن و اہلبیت پیغمبر ہوا ہے صرف وہ ہی حق پر ہے اور اسکا مخالف مذہب باطل ہے
چنانچہ تمام علماء معتبر فریقین اِس امر کو تسلیم کرچکے ہین اب فقط دیکھنا اس امر کا باقی ہے کہ منجملہ فرقات اسلام
کے کونسا فرقہ مقلد قرآن و اہلبیت پیغمبر ہے۔ اب اس مین تو شک نہین ہے کہ فریقین نے تمام فرائض
کو کتاب اللہ سے اخذ کیا ہے اور کتاب اللہ کی پیروی مین مخالفین ثقلین کو بھی بظاہر انکار کا موقع نہین
ملا شیعہ اور سُنّی دونون اپنے آپ کو مقلّد قرآن کہتے اور سمجھتے ہین اگر فرق ہے تو صرف اسقدر فرق ہے
کہ کس فرقے نے تو عالم قرآن سے احکام قرآنی کی تعلیم پائی ہے اور کس نے غیر عالم سے بطور خود طبعزاد
اور سُنا سُنائی عمل کرلیا ہے بعد رسولخدا صلعم جو شخص قابل اِسکے قرار پایا ہے کہ وہ عالم کتاب اللہ ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور خطا سے معصوم ہی اور قرآن اس سے اور وہ قرآن سی جدا نہوگا وہ بینک بموجب مسلمہ فریقین علی مرتضیٰ ہی
پس جس شخص یا فرقے نے بعد رسول اللہ صلعم قرآن اور اُسکے احکام کی تعلیم حضرت علی مرتضیٰ سے پائی ہے
وہ مقلد قرآن سمجھا جاویگا اور جسنے انکے برخلاف فرمائی بنکر بغیر سمجھے اسکے مطالب و معانی اصلی کے مسائل
قرآنی اخذ کرلیئے ہین وہ مقلد قرآن نہ سمجھے جاوینگے انکے مسائل تو ایسے ہی ہونگے کہ مسح قدم کی جگہ غسل
قدم اور الی اللیل کی جگہ غروب شمس سمجھ لیا جاوے۔ اب باقی رہی تقلید اور تمسک بہ اہلبیت پیغمبر صلوٰۃ
اللہ علیہم اجمعین اسکا یہ حال ہے کہ خود اکابر و عظماء اہلسنت متقدمین ابتدا سے آخر تک کا عمل درآمد موجود ہے
کتب فقہ و احادیث موجود ہین جنسے خود ثابت ہو سکتا ہی کہ انکا ماخذ کیا چیز ہے مجتہد مسائل کا استنباط
کرنیوالا کون شخص ہی کسکے قول و فعل پر اعتماد کیا گیا ہے اول نام فرقے سے ہی معلوم ہو جاتا ہی کہ جس ہی
وہ متمسک ہوئے ہین اسی سے منسوب کیئے جاتے ہین جیسے شیعیان اہلبیت پیغمبر کہ فقط نام سنتے ہی معلوم ہو گیا
کہ کسکے مقلد ہین پس اہل سنت والجماعت کے معنی اور مفہوم سے ثابت ہے کہ وہ مقلد اُسکے نہین ہین
کہ جسکی تقلید کی ہی نے ہدایت کی تھی بلکہ وہ دو چیزکے متبع ہین ایک سنت یعنی طریقہ رسولخدا کے اور
دوسرے جماعت کے یعنی جس امر مین طریقہ رسول اللہ صلعم دریافت نہوا ہو اس مین جو رائے جماعت کی ہو اُسیپر
عمل کیا جاوے پس قطع نظر اس امر کے کہ سنت کی تقلید کے خلاف حکم رسول اللہ صلعم کے ہی اسوجہ سے بھی
خالی از خدشہ نہین ہی کیونکہ ہر شخص واقف سنت رسول اللہ نہین ہو سکتا واقف سنت رسول اللہ صلعم
وہی شخص ہی جسکی نسبت رسول اللہ صلعم نے تمسک کا حکم دیا ہے اور گناہ اور خطا سے بھی وہ معصوم ہین
اگرچہ تجسس سنت نہایت درجہ فعل حسن ہی مگر صرف مجتہد معصوم کے لیئے نہ کہ عوام امت کے لئے مثلاً کسی
منافق نے کسی جاہل مسلمان سی کہدیا کہ رسولخدا فلان امر اسطرح کیا کرتے تھے تو اُس جاہل مسلمان کو ہرگز اس
منافق کے قول پر اعتبار نہین کرنا چاہیئے بلکہ سنت بیان کرنیوالے کا نہایت درجہ معتبر ہونا ضرور ہے اسلیئے
عمل بھی اسی سنت پر واجب ہوگا کہ جسکو معصوم نے بیان کیا ہو پس نقلاً عقلاً دین کے معاملے مین قابل
اعتبار اور لائق پیشوائی کے وہی شخص ہی جو گناہ سے پاک اور دنیوی طمع وغیرہ سے بری ہی اسلیئے جناب
رسولخدا صلعم نے پیشوائی اور امامت کے لئے حضرت علی مرتضےٰ اور انکی اولاد امجاد کو مخصوص قرار دیا تھا پس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جو سنت کہ بذریعہ اہلبیت پیغمبر بیان نہین کی گئی ہے وہ حکماً اور نیز عقلاً قابل پیروی نہین ہے ایسا ہی جماعت عامہ مسلمین درآنحالیکہ خود محتاج پیشوا ہین لیاقت پیشوائی نہین رکھتے اسلیئے صاف ظاہر ہے کہ جن لوگون نے سنت اور جماعت کی پیروی کی ہے وہ گمراہ ہین اور جنہون نے فقط قرآن اور اہلبیت پیغمبر کی پیروی کی ہے وہ برحق ہین جیساکہ خود نام شیعہ سے بھی ظاہر ہے کہ حضرت پیران پیر شاہ نعمت علیاً اسکی تعریف مین لکھتے ہین حضرت رسولخدا نے جو اپنے بعد امت کو حضرت علی کی پیروی کرنیکا حکم دیا تھا اسکو منافقون کیطرح یہی نہ سمجھنا چاہیئے کہ اپنی قرابت اور یگانگت کے لحاظ سے ایسا حکم دیا تھا بلکہ انکی خداداد لیاقت نے یہ حکم دلوایا تھا خدا نے انکو ہر طرح کی آلائش گناہ سے مثل انبیاء طاہر کیا تھا علوم انبیاء کے وہ عالم تھے اقضاکم علی رسول اللہ نے انکو فرمایا تھا علم سنت کا بھی یہ حال ہے کہ جس بات مین تمام اجماع اور پنچایتی اجتہادیون کے مجبور اور قاصر ہوئے ہین وہان حضرت علی کی ہی روایات کو مجتہدان اہل سنت نے لیا ہے اور جنکو انکی عوض خلیفہ بنایا انکی نسبت تمام مجتہدین اہلسنت کا اعتراف ہے کہ حضرت ابوبکر سے متفق علیہ حدیثین صرف چھ مروی ہین۔ اہلسنت وجماعت مین سے جو عالم ہین وہ خود جانتے ہین کہ وہ کسکے پیرو ہین لیکن جہال اور کم علم اہل تسنن مثل ہمارے مخاطب صاحب کے نہایت خدشہ مین پڑے ہوئے ہین انکو قدیم سے انکے علماء نے دہوکا دے رکھا ہے اور ہرگز اس امر کو ظاہر نہین ہونے دیتے کہ ہم دراصل کس کی پیروی کرتے ہین اور وجہ اسکی یہ ہے کہ حدیث ثقلین اہل تسنن مین بھی نہایت درجہ مشہور روایت ہے جسکی صحت اور تواتر کے جمیع اہل سنت قائل ہین پس اگر علماء لوگ عوام سے اصلی حال اپنے مذہب کی بنیاد قائم ہونے اور تمسک عترت کے ترک کرنیکا بیان کردین تو عوام لوگ ضرور منحرف ہوجاوین اسلیئے اگر کوئی موقعہ اسکے اظہار کا آتا ہے تو اسکو ٹال دیتے ہین اور سخن پروری مین اگر جہال کیطرح بکتے ہین کہ ہم اہلبیت پیغمبر کے پیرو ہین لیکن ہم ایک بہت بڑے عالم سنی کے قول کو سند مین پیش کرتے ہین جس سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ اہلسنت وجماعت خلفاء ثلثہ کے مذہب پر ہین اور نیز اس عبارت سے یہ تعلی بھی ظاہر ہو رہی ہے کہ ہمارے خلفاء ثلثہ کا مذہب روئے زمین پہ پھیل گیا اور حضرت علی سے اپنا مذہب جاری نہو سکا اپنی خلافت کے زمانہ مین بھی اپنے مذہب کے شائع کرنیکا کامل موقعہ دستیاب نہ ہوا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور بعد انکے انتقال کے بنی امیہ نے انکے مذہب کی بنیاد زائل کرنے بلکہ مستاصل کرنے مین نہایت درجہ
سعی کی اور بعد انکے پھر کسی سید کو خلافت نملی جسنے خروج کیا وہ مارا گیا چنانچہ شاہ ولی اللہ ازالۃ الخفا
کے صفحہ ۲۸۷ مین لکھتے ہین۔ و شک نیست کہ صدیق اکبر و فاروق اعظم و ذی النورین مسلط شدند
بر روئے زمین و روم و فارس را فتح کردند و قرآن را جمع کردند ہمان قرآن در تمام عالم شائع شدہ است
و مسائل اجماعیہ ایشان در جمیع آفاق منتشر گشتہ (مسائل اجماعیہ وہ مسائل ہین کہ جب خلیفہ حل مسائل
سے عاجز ہوئے تو پنچایت سے حل کیا) و اکثر اہل اسلام بمذہب سنت متمذہب شدہ اند یعنی خلفا کے
مذہب پر ہے چہ محدثین و فقہا و قراء و مفسرین و چہ بادشاہان روئے زمین۔ و بر سادات اہلسنت کا
خلافت منتظم نشد الا خلافت حضرت مرتضیٰ فقط و معلوم است کہ حضرت مرتضیٰ در ایام خلافت خود چہ بلیہ
و چہ کشید و ایام خلافت حضرت مرتضیٰ بمذہب شیعہ ایام استتار و ایام تقیہ و خوف بودہ است و بعد از چہار سال
کہ وے رضی اللہ عنہ بدار فنا انتقال فرمود بنو امیہ در اخفار و استیصال امر او چہ کوششہا نمودہ اند و بعد
از حضرت مرتضیٰ ہیچگاہ خلافت بر سیدے مستقر نشد خروج میکردند و در اول جمیع رجال و نصب قتال
کشتہ مے شدند و ہیچ مقصد و ہمین صفحہ ۲۱۱ علم فاروق اعظم در بلاد اسلام منتشر شد و جمیع مسلمین
بوے اخذ کردند۔ علم علی مرتضیٰ جز در کوفہ مشہور نشد۔ پھر درباره مجتہدین اہلسنت و جماعت کے لکھتے
ہین۔ عبداللہ ابن عباس در مکہ۔ عائشہ و ابن زبیر در مدینہ فتویٰ مے دادند و ابن مسعود در کوفہ مجتہد بود
پھر فرماتے ہین عبداللہ ابن مسعود و زید بن ثابت تتبع فاروق مے کردند۔ در حقیقت بانی مذہب اہل سنت
صرف عبداللہ ابن مسعود اور زید بن ثابت ہین اور انہین حضرات کو مجتہد مستقل و پیشوائے اول قرار
دیا ہے لیکن اس موقعہ پر شاہ صاحب نے بالکل ہی قلعی کھولدی اور حقیقت مین صحیح حال یہ ہے کہ یہ
دونون شخص احکام دینے مین مطلق پاس و لحاظ کتاب اللہ یا آثار نبوی کا نکرتے تھے بلکہ صرف عمر کی
تابعداری سے مطلب تھا یہی وجہ تو ہوئی کہ منجملہ چھ سات مجتہدون کے فقط ابن مسعود اور زید کا ہی
قول بنیاد مذہب سنیان ہوا عبداللہ ابن عباس پر یہ عیب لگایا کہ وہ خاندان رسالت سے ہی حضرت علی
کے مسائل کی تقلید کرتا ہے متعہ اور مسح رجل جائز رکھتا ہے باقی جملہ مجتہدان کی اجماعی اجتہاد کا نام

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مذہب فاروقی اور ملت اجماعی کی شروح ہین اور چارون امام یعنی ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک اور احمد بن حنبل مجتہد منتسب ہین چنانچہ شاہصاحب فرماتے ہین۔ والمذہب الاربعۃ منزلۃ الشروح من المتون و المجتہدون من صاحبہ بمنزلۃ المجتہدین المنتین من مجتہد المستقل۔ اب بھی اگر کسی کو کلام ہو تو فریقین کی فقہ اور حدیث اور اصول اور عقائد کی کتابون کو دیکھکر اطمینان کرلے کہ کس فریق کے مسائل اور روایات اہلبیت پیغمبر صلعم سے اخذ کی گئی ہین اور کس فریق کے مسائل اُن سے ماخوذ نہین کسیقدر تفصیل کیساتھ اس حال کو ہمنے انوار الہدیٰ مین لکھا ہے لہذا ثابت ہو کہ فرقہ ناجیہ شیعہ اثناعشریہ ہی **قال الناصبی**۔ اب وہ مسائل ناروا جو شیعون مین بکثرت شائع ہین اور اُن پر انکو گونہ ناز ہے انہون کی ہی معتبر کتابون سے انتخاب کرکے ہدیہ ناظرین باتمکین کرتا ہون

اقول۔ درآنحالیکہ یہ امر مسلمہ فریقین ہو کہ شیعون مین جسقدر مسائل فقہی ہین وہ سب آئمہ اہلبیت علیہم السلام سے ماخوذ ہین شیعون نے کبھی کسی رباق طبّاخ کو اپنا پیشوا نہین بنایا ہے جو شخص شیعون کے مسائل پر طنز کرتا ہے وہ حقیقت مین رسولخداؐ پر طنز کرتا ہے اور رسولخدا پر طنز کرنا ہمارے مخاطب کا ہی فعل نہین ہو بلکہ انکے متقدمین طنز کرتے آئے ہین رسولخدا تو تمسک ثقلین کا حکم دیتے ہین وہ کہتے ہین کہ ہمکو قرآن ہی بس ہو رسولخدا وصیّت لکھانا چاہتے ہین تو وہ کہتے ہین کہ انکو ہذیان ہوگیا ہے مذہب شیعہ پر سوائے حاسد عنید کے اور کوئی شخص الزام نہین لگا سکتا دیکھئے الزام اسکو کہتے ہین کہ خود اپنے ہی اہل مذہب اور ہم مشرب لوگ امام ابو حنیفہ اور مذہب حنفی پر الزام لگاتے ہین ابن ابی الحدید معتزلی شرح نہج البلاغہ مین لکھتے ہین کہ اکثر بزرگان معتزلہ کہتے ہین کہ احکام شرعیہ مین غلطی ابو حنیفہ کی عظیم ہو کیونکہ اسنے مخلوق کو گمراہ کردیا اور غلطی حماد کی ابو حنیفہ کی غلطی سے بھی عظیم ہو کیونکہ وہ ابو حنیفہ کی اصل ہو (حماد نام استادِ ابو حنیفہ کا ہے) تاریخ صغیر بخاری مین بذیل واقعات سنہ عشر ومائتہ محمدؐ سے مروی ہے۔ انہ قال حدثنا الفزاری انی کنت عندہ سفیان فنعی عندہ ابو حنیفہ فقال الحمد للہ کان ینقض الاسلام عروہ عروہ ماولد فی الاسلام اشأم منہ یعنی اسنے کہا کہ مجھ سے فزاری نے روایت کی ہو کہ مین سفیان علیہ الرحمہ کے پاس بیٹھا تھا کہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابو حنیفہ کی شناعتی یعنی خبر مرگ پہنچی جسپر سفیان شکر خدا بجالایا اور بولا کہ یہ شخص اس اسلام کو پارہ پارہ کرتا تھا اور اسلام میں اس سے زیادہ تر کوئی شوم و بدبخت پیدا نہیں ہوا مختصر مسند ابو حنیفہ میں مذکور ہے
ابو بکر بن احمد بن علی بن ثابت بن خطیب نے تاریخ بغداد میں ابو حنیفہ کے مطاعن بکثرت لکھے ہیں
اور یہ بھی لکھا ہے کہ دین میں قیاسات کو دخل دیتا تھا ابن جوزی نے کتاب سہم مصیب فی الرد علی
الخطیب میں بجائے رفع کرنے الزامات ابو حنیفہ کے امام شافعی کے مطاعن لکھے ہیں علامہ زمخشری
ربیع الابرار کے باب ششم میں یوسف ابن اسباط سے روایت کرتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ نے رد کیا حضرت
رسالت پناہ صلعم کی چار سو احادیث کا اور یہ رد بوجہ ضعف اسناد حدیث کے نہ تھا بلکہ اپنے اجتہاد سے کہ
مقابلہ نص کے کیا کرتا تھا ترجیح دیا اقوال رسول متعال کی کی ہے اور علامہ موصوف نے ان احادیث
کو اپنی کتاب میں نقل کیا ہے بطور نمونہ ایک حدیث انمین سے نقل کیجاتی ہے۔ قال رسول اللہ صلعم
سہمان للفرس وسہم للرجل یعنی سوار کے دو حصے اور پیدل کا ایک حصہ ہے ابو حنیفہ نے کہا کہ مین حصہ بہیمہ
جانور کو حصہ مومن سے زیادہ نکر دونگا لسان المیزان عقلانی میں مروی ہی کہ یوسف بن اسباط باوجود
نہایت درجہ زاہد و عابد تھا ابو حنیفہ کی خطائیں ظاہر کیا کرتا تھا۔ ابن جوزی نے جزو خامس کتاب منتظم
فی تاریخ ملوک الامم مین لکھا ہے کہ سب نے طعن کیا ہی ابو حنیفہ پر بلکہ اتفاق کیا ہے سب نے طعن ابو حنیفہ پر
اور غزالی کا تو ایک رسالہ اس امر مین نہایت مشہور ہے۔ ابن جوزی نے اسی کتاب میں ابی اسحاق
فزاری سے روایت کی ہی کہ وہ کہتا ہے کہ مین نے سوال کیا ابو حنیفہ سے دربارہ ایک مسئلہ کے
اُسنے جواب دیا مسئلہ کا خلاف حدیث کے مین نے کہا کہ پیغمبر خدا سے تو اسطرح مروی ہے تو ابو حنیفہ نے
کہا کہ اُس حدیث کو خون خوک سے دہو کر مٹا دے۔ ایہا الناظرین اگر مولوی جہانگیر خان شیعون کی
نسبت طنز کرین تو کیا جائے شکایت ہی خود رسولخدا صلعم کی احادیث کی نسبت انکے اکابر واعاظم نے
ایسی سخت توہین کی ہی اسکا محاسبہ تو منتقم حقیقی کی روبرو ہوگا نیز کتاب منتظم مین مرقوم ہے کہ ابو حنیفہ
رفع یدین نزد رکوع و بعد رکوع کو سنت نہین جانتا تھا حالانکہ صحیحین مین ابن عمر سے مروی ہے
ان رسول اللہ کان اذا افتتح الصلواۃ رفع یدیہ حتی یحاذی منکبیہ واذا اراد ان یرکع وعندما یرفع راسہ من الرکوع

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابن جوزی نے محبوب بن موسیٰ سے روایت کی ہے کہ سُنا مین نے یوسف بن اسباط کو کہ وہ فرماتے تھے کہ کہا ابوحنیفہ سے سُنا کہ وہ کہتا تھا کہ اگر مین رسولخداؐ کو پاتا یا وہ مجھکو پاتے تو وہ میرے اقوال مین سے اکثر اقوال کو اختیار کرتے۔ پس جو لوگ کہ عادی اس امر کے ہو رہے ہین کہ رسولخداؐ کے اقوال کی تردید کرتے ہین انکی احادیث کو نعوذ باللہ خون خوک سے محو کراتے ہین پھر یہ دعوے کرتے ہین کہ اگر رسولخداؐ کے زمانہ مین مین ہوتا یا میرے زمانہ مین وہ ہوتے تو میرے اقوال مین سے بہت سے اختیار کرتے تو پھر اگر شیعون پر معترض ہون تو جائے سخن نہین کیونکہ انکے تمام حرکات و سکنات سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ قوم امت محمدی نہین ہے بلکہ امت عمری ہے اجتہاد عمری اور مذہب فاروقی کی نسبت حضرت امام اعظم صاحب نے بھی طنز نہین فرمایا نہ کسی قول کی مخالفت کی یہانتک کہ تمام بدعات مخترعہ اس زمانہ کو تسلیم کرلیا اور سنت محمدیؐ کی تردید فرمائی گئی وجہ اسکی یہ ہے کہ ہم جنس کی بات انسان کو ہمیشہ دلچسپ ہوتی ہے جس طرح حضرت عمر کو ہمیشہ رسالت حقہ مین شک تھا کہ کبھی حضرت کی روبرو امتحاناً توریت لیکر آتے تھے کبھی یہودیون کے بنائے ہوے قصے لاتے تھے کبھی جیسا کہ صلح حدیبیہ کے وقت ہوا اپنے دل کے شکوک کا اعتراف بھی کرتے اکثر حذیفہ بن الیمان سے پوچھتے کہ وہ نام جو رسولخداؐ نے تمکو بتلائے ہین ان مین میرا نام بھی ہے یا نہین (یعنی اصحاب عقبہ مین) یہانتک کہ بروز وفات رسول اللہ صلعم آپ کا یہ عقیدہ تھا کہ اگر محمد سچے نبی ہوتے تو وفات نہ پاتے حق تو یہ ہے کہ اگر اسوقت طمع خلافت کا قلاوہ گردن مین نہ پڑ جاتا تو کیسا اسلام اور کہا مسلمانی ذریت انکی سر پیٹ پیٹ کر ابتک روتی ثبوت ان امور کا ہم بار بار کتب معتبرہ اہلسنت سے لکھ چکے ہین قصہ توریت کے لانے اور حضرت کے غضبناک ہونیکا مشکوٰۃ شریف

مین بروایت احمد بیہقی درج ہے ✱ عن جابر ان عمر ابن الخطاب اتی رسول اللہ بنسخۃ من التوریۃ

فقال یا رسول اللہ ہذہ نسخۃ من التوریۃ فسکت فجعل یقرء و وجہ رسول اللہ صلعم یتغیر فقال ابو بکر

ثکلتک الثواکل ماترے بوجہ رسول اللہ صلعم فنظر عمر الی وجہ رسول اللہ صلعم فقال اعوذ باللہ من غضب

اللہ رضینا باللہ ربا و بالاسلام دینا و محمد صلعم نبیا فقال رسول اللہ صلعم والذی نفس محمد بیدہ

لو بدا لکم موسیٰ فاتبعتموہ و ترکتمونی لضللتم عن سواء السبیل ولو کان حیا وادرک نبوتی لاتبعنی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رواه الدارمی ۔ ایضاً وعن جابر عن النبی صلعم حین اتاه عمر فقال انا نسمع احادیث من یہود تعجبنا

افتری ان نکتب بعضہا فقال امتہوکون انتم کما تہوکت الیہود والنصاریٰ لقد جئتکم بہا بیضاء نقیہ

ولو کان موسیٰ حیاً ما وسعہ الا اتباعی رواه احمد والبیہقی ۔ واحسنتاه جس مذہب کے مجتہد مستقل ایسے

اور مجتہد منتسب ویسے پھر انکی ذریت کی کیا شکایت سعدی فرماگئے ہین عاقبت گرگ زاده گرگ شود

قال علیہ ما یستحقہ ۔ مجملاً ذکر مسائل شیعیان پاک کا ۔ مسئلہ حق الیقین کے ۶ باب ۱۹ فصل مین خلفاء

راشدین وعائشہ صدیقہ وحفصہ مکرمہ وحضرت طلحہ وزبیر پر لعن کرنا واجب لکھا ہے حالانکہ رسول اللہ

نے دشمن خدا ابوجہل کو بھی باوجودیکہ آپ کو اس سے ازحد تکلیف وایذا پہنچتی تھی کبھی لعن نہین کی

الخ **اقول** ۔ ابوجہل وغیرہ پر تو آنحضرت صلعم نے متعدد قنوت ونماز مین لعنت کی ہے خدا نے جھوٹوں

کافرون منافقون عاصیون وغیرہ پر قرآن مین لعنت لکھی ہے بی بی عائشہ اور حفصہ کو قران

شریف مین زنِ نوح اور زنِ لوط سے مثال دی ہے طلحہ وزبیر بموجب حدیث نبوی جاہلیت کے

زمانہ کی موت مرے ہین گویا اسلام کا سایہ بھی ان پر نہین آیا خود صحاح اہلسنت مین یہ حدیث موجود

ہے ۔ من لم یعرف امام زمانہ مات میتۃ جاہلیۃ ۔ یعنی جسنے نہ پہچانا اپنے امام زمانہ کو وہ جاہلیت کی موت

مرا ہے پس طلحہ وزبیر نے بیعت مرتضوی توڑ کر بغاوت اختیار کی پھر مسلمانی سے کیا سروکار رہا

اور یہ آپ کی سمجھ کی غلطی ہے کہ حق الیقین مین خلفائے راشدین پر لعنت کرنا واجب لکھا ہے ہان

اگر اصحاب ثلثہ کی نسبت تحقیق منظور ہے تو اپنی حدیث کی کتب صحیحہ ملاحظہ فرمایئے کہ انسے ہی ثابت

ہوجائیگا دیکھئے کتب صحاح مین قریب زمانہ وفات نبی صلعم مین یہ حدیث مروی ہے ۔ جہزوا جیش اسامہ

لعن اللہ من تخلف عنہا اس سے ثابت ہوگیا کہ جس شخص نے لشکر اسامہ سے تخلف کیا اسپر بشہادت

فرمان نبوی خدا کی لعنت ہوئی ہی آگے آپ خود تحقیق کرلو کہ جیش اسامہ سے کس کس نے تخلف کیا ہی

اگر بمتابعت فرمانِ نبوی آپ بھی متخلفین پر لعنت کروگے تو اجرِ عظیم پاؤگے لیکن جو لوگ اصحاب اخیار

کی شان مین لعن وطعن کرتے ہین وہ ہمارے نزدیک کافر ہین اور جو لوگ اصحاب اشرار کو اصحاب اخیار

ظاہر کرتے ہین اور باوجود ثابت ہوجانے اس امر کے کہ وہ دشمن خدا ورسول تھے انکو افضل بتلاتے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جاتے ہین وہ بھی اسی وجہ کفر ہین مومن کے معنی تو یہی ہین کہ اچھے اور برون مین یقین کامل کے ساتھ تمیز کرے اور سب کی کیفیت کفر وایمان کی اسکو معلوم ہو مومن وہ شخص نہین ہے کہ خدا کو بھی مانتا ہو اور اصنام کی بھی تعظیم کرتا ہو اور دل مین یہ خوف رکھتا ہو کہ دیکھئے وقت پر مولی یاد آوے یا دیوا سے کام نہ پڑ جائے دیکھئے صحاح اہلسنت مین حدیث مروی ہے کہ قیامت کے دن ایک گروہ اصحاب میرے حوض پر وارد ہوگا اور ملائکہ انکو آتشین گرز مار کر وہان سے نکالین گے تو مین کہون گا یارب یہ تو میرے اصحاب ہین خطاب باری ہوگا کہ اے محمد تیرے بعد ان لوگون نے بڑے بڑے حادثات واقع ہوئے ہین یہ اصحاب نہین رہے بلکہ اصحاب النار ہو گئے ہین بس جو لوگ محض ظاہر پرست ہین اور حقیقت سے مطلق آگاہ نہین ہین نہ حقیقت آگاہون پیشواؤن سے انکو تعلیم ملی ہے انکے نزدیک تو نیک اور بد سب برابر ہین وہ حلاوت ایمانی سے کیا آگاہ ہین دیکھئے وہ مذہب شیعہ ہی ہے کہ جسکی رو سے ثابت ہوا ہے کہ نیک اصحاب کی شان مین سب کرنا کفر ہے اور اصحاب اشرار کو لعن طعن کرنا عین رکن ایمان ہے اور اسکی وجہ صرف تکمیل ایمان ہے کہ حقیقت آگاہ پیشواؤن کی وجہ سے ہر شے کے نیک و بد پر پورا پورا یقین ہے اور اسکی وجہ ایک اور بھی ہے کہ مذہب شیعہ تو خاص الخاص مذہب اولاد رسول کا ہے اور مخالفین عوام الناس لوگ ہین مثال اسکی یہ ہے کہ اگر کسی بادشاہ کے سردار بے ایمان بددیانت نمکحرام ہون تو انکے عیوب کو خواص لوگ ہی جانتے ہین عوام لوگ کی تو کیا مجال ہے کہ انکی شان مین لب کشائی کرین بادشاہ کے بھائی بیٹے نمک حرام سردارون کو نفرین کر سکتے ہین اور کسی چمار جولاہے تیلی کی کیا مجال ہے وہ تو ان سردارون کے روبرو بھی سر جھکا کر سلام ہی کرے گا مگر حقیقت جب معلوم ہوگی کہ جب خدا کی روبرو اپنے ممدوحین کی اصلی کیفیت نظر پڑیگی مگر اسوقت حسرت وافسوس کے سوا کچھ حاصل نہوگا امیر معاویہ کی نسبت جو مخاطب نے خطار اجتہادی قائم کرکے توبہ کرنا اسکا درج کیا ہے یہ ہمارے مخاطب صاحب کی لیاقت ہی لیاقت ہے اگر توبہ ثابت ہو تو پھر خطا اجتہادی نہین کہہ سکتے توبہ کے یہ معنی نہین ہین کہ حضرت علی سے لڑائی کی تو توبہ کر لی اور امام حسن پر تشدد کشتی کر دی اور جب وہ حضرت خلافت سے کنارہ کش ہوئے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جب تبھی ان کا وجود اسکی آنکھون مین خار کی مانند کھٹکتا رہا بالاخر انکو زہر دلا کر شہید کرا دیا پھر اس سے بھی توبہ کر لی تو خلاف عہد نامہ پسر ناخلف کو ولیعہد مقرر کیا بی بی عائشہ کو اس خوف سے کہ ولیعہدی پسر پر لوگون کو برانگیختہ نہ کرے دعوت کے بہانے بلا کر گڈھے کے اندر زندہ ڈال کر منھ بند کر دیا پھر کونسے افعال ہین جن سے توبہ ثابت ہوتی ہے امیر معاویہ صاحب کی توبہ وہ شخص کرتا ہی جو اپنے فعل کو گناہ سمجھے - افعال معاویہ کو ہمارے مخاطب صاحب خطا سمجھتے ہین لیکن جبکہ اس خطا کو خطائے اجتہادی قرار دیتے ہین تو ثابت ہی کہ معاویہ اپنے افعال کو جائز سمجھتا تھا گو اورون کے نزدیک اسکی رائے خطا پر تھی لیکن اپنے نزدیک اسکی رائے صحیح تھی یہی وجہ ہی کہ وہ اور اسکے اشیاع و اتباع برسر منابر اہلبیت پیغمبر صلوٰۃ اللہ علیہم پر سب و لعن کرتے تھے اگر یہ امر صحیح ہو تا کہ معاویہ نے مرتے وقت توبہ کر لی تھی تو وہ گمراہی کا عقیدہ اسکی ذریت مین باقی نہ رہتا اور نہ پسر کو خلاف عہد نامہ ولیعہد اپنا مقرر کرتا **قال** مسئلہ شیعون کے نزدیک متعہ سے بڑھکر کوئی عبادت نہین ہے اسلئے کہ ثواب اس عبادت کے بگمان شیعیان پاک صوم و صلواۃ اور حج و زکوٰۃ سے بھی بہت زیادہ ہین اور اس بارہ مین کتب معتبر شیعہ مین بکثرت اقوال مختلفہ موجود ہین مشتے نمونہ از خروارے چند روایت لکھی جاتی ہین - اول خلاصۃ المنہج کے شروع جزو پنجم میں اسی کتاب مین دوسرے موقعہ پر بہت بڑے فضائل متعہ کے درج ہین اور یہانتک صراحت ہے کہ ائمہ اور رسول اللہ کے درجہ کا ثواب پاتا ہے الخ

اقول یہ ہمارے مخاطب صاحب کی عقل کی کوتاہی ہے کہ وہ معاملہ فہمی کی تمیز نہین رکھتے ہین جو کچھ فضائل متعہ کے کرنیوالونکے اور انکے ثواب درج ہین انکو متعہ کے فضائل نہ سمجھنا چاہئے بلکہ وہ فضائل اور مدارج احیائے سنت کے ہین یعنی جب کوئی حکم خدا یا سنت رسول اللہ کسی طاغی و ناعی یا منبر دار گروہ کی مخالفت و منافقت سے مسدود ہوجاوے اور عوام بیوقوف اپنی عقل کے موافق اسی حکم یا سنت کو معیوب سمجھنے لگین اور خلاف طریقہ معینہ احکام شرعیہ مین اپنی عقل کو دخل دینے لگین تو جو شخص اس حکم و سنت متروکہ کے احیا و رواج مین کوشش کرے گا تو ظاہر ہے کہ اسکا فعل تمام عبادات سے افضل ہی اور اس اعتبار پر کہ تمام عبادات اور ثواب سے بڑھکر درجہ ہدایت اور تبلیغ رسالت ہی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور تمام معاصی اور ضلالات سے بڑھکر وہ ہے جو مسدود کرنے احکام الہی و سنت رسالت پناہی کا ہے پہلی صورت مین بیشک اجرا احکام مین سعی کرنیوالا انبیا و مرسلین کے درجہ کا ثواب پاتا ہے دوسری صورت مین احکام و سنت کا روکنے والا اور بند کرنیوالا شیطان کے درجہ کا عذاب پاتا ہے کیونکہ ہدایت کرنا انبیا و مرسلین کا کام ہے اور گمراہ کرنا کام شیطان کا ہے کیا تمنے اپنے علمار ہندوستان کے فتوے در باب نکاح ثانی بیوہ کے نہین دیکھے جنکی بابت بہت سے چھوٹے چھوٹے رسالے تصنیف ہوئی ہین جن مین لکھا ہے کہ جو بیوہ عورت نکاح ثانی کرے یا جو مرد بیوہ عورت سے نکاح کرے یا جو انکے درمیان مین نکاح ہونیکا واسطہ ہو یعنی دلالہ سب کے سب ستر شہیدون اور ستر فرشتون اور ستر رسولون کا ثواب پاوینگے تو کیا آپ یہ ثواب فقط نفس نکاح بیوہ کا سمجھتے ہین حالانکہ نکاح بیوہ مین کوئی فضیلت اور ثواب کی بات نہین ہے فعل جائز ہے جو کرے تو گناہ نہین اور کرے تو ثواب نہین مگر چونکہ ہندوستان مین رواج ہنود دیکھکر شرفا لوگ اس فعل سے متنفر ہو گئے اور اسدرجہ نکاح ثانی کی مخالفت ہوگئی کہ ننانوے عموم شرفا لوگ اس سے بڑھکر کوئی گالی نہین سمجھتے ہین بہت سے تو ایسے لوگ ہین کہ اگر کوئی انکی دختر یا خواہر بیوہ کے نکاح کا نام انکی روبرو لے تو مارنے مرنے کو مستعد اور مستقیم ہو جائین بہت سے وہابی لوگون کو اسی مسئلہ مین جوتیون کی مار پڑتی ہوئی دیہات مین دیکھی گئی ہے تو اب ظاہر ہے کہ نکاح ثانی بیوہ کا اگرچہ شرعاً جائز ہے مگر شرفار ہند کی طبیعت کے نہایت ہی درجہ مخالف ہے وہ لوگ اس سے بدتر کوئی رسم نہین سمجھتے لیکن چونکہ حکم شرع ہے حمیت اور غیرت اسی حد تک ممدوح ہے جہانتک کہ مطابق شرع ہے اور خلاف شرع حمیت حمیت جاہلیت کہلاتی ہے اب علما لوگ جو نکاح ثانی کے غایت درجہ کے فضائل بیان کرتے ہین اس سے مقصود انکا فقط احیار سنت ہے اب مخاطب صاحب جو کچھ عیوب متعہ کے بیان کرین ان سب کی طنز خدا اور رسول پر ہوتی ہے کیونکہ خود علمائے اہلسنت بھی اس امر کے قائل ہین کہ متعہ کرنیکی اجازت خدا نے دی اور بذریعہ حکم الہی جواز اس فعل کا ہوا چنانچہ قرآن شریف مین صاف حکم اسکا موجود ہے قوله تعالى۔ ان تبتغوا باموالکم محصنین غیر مسافحین فما استمتعتم بہ منهن فاتوهن اجورهن فریضة یعنی اگر بلاؤ تم عورتوں کو بذریعہ اپنے مال کے بطریق احسان یعنی گھیر کر رکھنے کے نہ بطریق شہوت رانی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پس جبکہ ساتھ اسطرح پر متعہ کرو تم تو اُجرت انکی جو ٹھہرائی ہے دیا کرو پس جبکہ حکم جواز متعہ صریح قرآن
شریف مین موجود ہے اور کوئی آیت اُسکی ناسخ نازل نہین ہوئی تو اس فعل کو ناجائز کہنا صریح خلاف حکم
الٰہی ہے اب رہا یہ امر کہ رسولخدا صلعم نے اسکی ممانعت کر دی تھی یا نہین تو البتہ قابل جواب امر ہے کیونکہ رسولخدا
صلعم کو ہرگز اختیار منسوخی حکم الٰہی کا نہ تھا نہ وہ اسکو منسوخ کر سکتے تھے اور اگر کوئی حدیث متعہ کی
ممانعت مین صحیح بھی ثابت ہو تو یہ مجتہدین و محدثین کی خامی لیاقت کی بات ہے کہ اسکو ناسخ کلام اللہ
سمجھے یا کوئی حدیث جو مخالف قرآن ہو صحیح قرار نہین پا سکتی لیکن اس معاملہ خاص مین اگر کسی وقت
مین ممانعت کرنا بھی ثابت ہوا ہے تو اسکی وجہ اور ہے کہ جسکے سمجھنے مین اہل خلاف نے تعصب کی وجہ سے
توجہ نہین کی اصلیت اسکی یہ ہے کہ نکاح متعہ ایک بہت بڑا عطیہ الٰہی ہے کہ جس وقت انسان کو پردیس مین
غلبہ شہوت ہو اور عیال زوجہ اسکے ساتھ ہو اور نہ پہنچ سکتی ہو اور عیال زوجہ اسکے گھر پر موجود مین مابعد
وطن پہنچنے کے صاحب زوجہ باقی نہین ہے تو گناہ عظیم سے بچنے کا کیا ذریعہ ہے یہ حکم خداوند تعالے نے ایسی
ضروریات کے اوقات مین دیا ہے مطلب اس سے شہوت ذاتی نہین ہے بلکہ رفع حاجت اور گناہ عظیم سے
بچنے کا ذریعہ ہے خدا تعالی نے تو مطلق اس فعل کے جواز کا دیدیا اور موجب اس حکم کے ایسی ہی اشد ضرورت
کے اوقات مین رسولخدا صلعم نے اپنے ہمراہیان کو اس فعل کی اجازت دی پس اگر بعد رفع ضرورت ایسی
حالت مین کہ ضرورت متعہ کرنیکی آپ کے ہمراہیان کو نہ رہی اور وہ اپنے گھرون مین پہنچ گئے اور رسول اللہ
نے اسلیئے کہ لوگ بغیر شدید ضرورت کے بھی اس رسم کو لحاظ شہوت جاری رکھین گے ممانعت کر دی ہو
کہ اب کوئی متعہ نہ کرنا اور بعد اسکے پھر کسی سفر مین ویسی ہی ضرورت کے وقت اجازت دیگئی اور بعد رفع
حاجت ممانعت کی گئی تو ایسی ممانعت ہرگز ناجوازی متعہ کی دلیل نہین ہو سکتی کیونکہ رسول اللہ صلعم کو
فعل حلال کے حرام کرنے کا منصب حاصل نہ تھا بلکہ حاجت اور ضرورت کے اوقات کی تشخیص انکی تھی
یہ وقت اور یہ ضرورت قابل اسکے ہے یا نہین کہ متعہ کیا جاوے خلیفہ ثانی کا اس عبارت مین متعہ کو ناجائز
کرنا انکے منصب کے بالکل خلاف تھا کہ جو زمانہ رسولخدا اور زمانہ ابوبکر مین متعۃ الحج اور متعۃ النساء جاری تھے
مین انکو حرام کرتا ہون گو شیعہ بھی یہ جانتے ہین کہ نفس متعہ بغیر ضرورت ممدوح نہین ہے لیکن وہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

فضائل جو متعہ کے بارے مین بیان کئے گئے ہین وہ فقط اس لئے ہین کہ بوجہ اتباع
فعل حلال کو حرام گردانا گیا ہی اور سنت مسدود کی گئی ہی اسکا اجرا کرنا بلا شبہ ثواب عظیم ہی
جو متعہ کو زنا قرار دیکر اسکی غایت درجہ توہین و تہجین کی ہے اسکی وجہ فقط یہ ہی کہ ان لوگون کے نزدیک
رسولخدا کی رائے اکثر غلطی پر ہوتی تھی اور حضرت عمر کی رائے ہمیشہ ثواب پر ہوتی چونکہ اس فعل کو خدا نے
حلال کیا تھا اور رسول اللہ نے جاری رکھا تھا مگر حضرت عمر نے اسکو حرام کر دیا تو سنیون پر بمقابلہ
خدا و رسول طرفداری حضرت عمر کی واجب ہی اسلئے اس فعل کی توہین کرنے مین اپنا فخر سمجھتے ہین اور یہ
نہین جانتے کہ جس فعل کو خدا و رسول نے کبھی کسی وقت مین بھی جائز قرار دیا ہی وہ مذموم نہین قرار پا سکتا
ایمان والون کے نزدیک مذموم و ممدوح فقط حکم خدا و رسول ہی ہی جسکو انہون نے جائز رکھا ہی
وہ ممدوح ہی اور جسکو ناجائز قرار دیا ہے وہ مذموم ہی ازالۃ الخفا مین شاہ صاحب نے جہان اپنے مجتہدین
مستقل کا ذکر کیا ہی کہ ابن مسعود اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور ابن عمر مجتہد ہین وہان صاف
لکھتے ہین کہ ابن عباس برخلاف اور مجتہدین کے متعہ کو جائز کہتے ہین اور نیز امام مالک جو تھے
فرقہ اہلسنت کے امام ہین متعہ کو جائز جانتے ہین کنز الدقائق فارسی مطبوعہ حصار ۱۲۶۹ھ صفحہ ۹۰ کتاب
النکاح مین درج ہی مسئلہ نکاح متعہ و موقت باطل است و بقول امام مالک رحمۃ اللہ علیہ متعہ جائز است
و بقول امام زفر نکاح موقت جائز است و توقیت باطل است شرح مختصر وقایہ فارسی مین فرق درمیان
متعہ و نکاح موقت کے یہ ہی کہ نکاح موقت مین گو تعین اوقات ہوتا ہی مگر یہ لفظ نہین بولے جاتے کہ
اسقدر درہم پر تمتع کرتے ہین اسقدر مدت کے لئے لیکن کمال افسوس ہے کہ جن لوگون نے خلیفہ کی رعایت
اور اپنے ذاتی نفع و مضرت پر خیال کر کے حکم خدا و رسول کو فقط دنیا کے لالچ سے حرام قرار دیدیا ان کی
رائے کو مسلم قرار دیدیا اور جس شخص نے نہایت ایمانداری اور دیانت داری سے طمع دنیاوی پر خیال نکر کے
صحیح فتویٰ دیا اسکے قول کو نہ مانا جاوے اہل انصاف ذرا توجہ فرماوین کہ یہ فرقہ کس درجہ مخالف خدا و رسول
ہی کہ حضرت علیؑ اور حسنینؑ کی پیروی کرنے مین تو یہ قباحت انکو معلوم ہوتی تھی کہ یہ طالب خلافت ہین
لیکن ابن عباس مین کیا برائی تھی کہ انکے قول پر اعتماد نہوتا تھا اور باوجودیکہ وہ قریبی رشتہ دار بھی

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے تھے انکے مقابلہ پر غیرون کے فتوے کو ترجیح دیتے تھے اس سے صاف ظاہر ہے کہ حکم ناجوازی متعہ خلاف حکم رسول خدا دیا گیا غیر لوگون نے خلاف حکم نبی محض برعایت حکم خلیفہ فتویٰ دیا مگر بنی ہاشم تو یہ امر گوارا نہوا کہ وہ خلاف حکم رسول اللہ فتویٰ دین اور جبکہ امام مالک و زفر جائز کہتے ہین تو گویا بروئے مذہب اہل سنت بھی متعہ جائز ہوگیا ہے پھر اعتراض مخالف بیجا ہے **قال** قولہ تعالیٰ۔ فاتوھن اجورھن۔ اسکو عوام خرچی کہتے ہین **اقول**۔ یہ مضحکہ خدا تعالیٰ پر ہے دیکھئے جس شخص کو خدا پر طعن کرتے بھی شرم نہ آئی پھر شیطان سے کسطرح درجہ مین کم ہے۔ رنڈی کی خرچی تو شیر مادر سمجھ کر نوش کرین اور یہ فتویٰ دین کہ جو روپیہ اسنے ناچنے گانے سے حاصل کیا ہے وہ اسلئے حرام ہے کہ گانا اور ناچنا حرام ہے اور جو روپیہ کسب کے ذریعہ سے حاصل کرے وہ اسلئے حلال ہے کہ نکاح ناقص کا مہر ہے۔ اور متعہ کے مہر کو خرچی تبلاوین خدا تعالیٰ پر جامہ فاروقی مین قہقہہ لگاوین۔ اور اجور دے نام سے کیون نہ ٹھہراوین سنت بزرگان تو یہ قرار پائی کہ شراب پی کر فعل کراوین اور جب رنڈی خرچی مانگے تو پٹخنیا کر گھر مین بیٹھ رہین بعدین جانثی جانب کے ساتھ جبری راہ نکلی اصل وجہ متعہ کے بند کرنیکا یہی تو ہے کہ جب حضرت ابو شحمہ پر بہ حالت مجبوری کی حالت مین حد نہ مار چکی تو خلیفہ دوم نے لوگون پر جھنجلا کر متعہ بند کرنیکا حکم فرمایا کہ کوئی نہ کوئی زنا مین ملوث ہو کر پکڑا جاویگا تو ہمارا الزام کچھ رفع ہوگا مگر بحمد اللہ کہ مہاجرین و انصار کے شرفازادون مین سے کوئی بھی گرفتار نہوا **قولہ** تعداد اجرت اور تعین ایام طرفین کی رضامندی پر موقوف ہے **اقول** یہ عجیب حماقت ہے اگر طرفین کی رضامندی پر موقوف نہوتی تو کیا آپ کی رضامندی درکار تھی منجملہ اعتراضات متعہ کے یہ پانچوان اعتراض ہے **قولہ** فاحشہ سے بھی متعہ جائز ہے **اقول**۔ فاحشہ سے جبکہ نکاح جائز ہے تو متعہ کیون جائز نہین **قولہ** چاہو جتنی عورتون سے متعہ کرلو **اقول** جبکہ تعداد ازواج صرف نکاح مین معین ہے اور ماملکت ایمانکم مین تعداد کی قید نہین تو متعہ مین کیون ہونی چاہئے ایسا ہی اشتہار و اعلان کی بھی متعہ مین کوئی حاجت نہین حسان البتہ شرط متعہ ہے کسی عالم کا یہ فتویٰ نہین کہ بے پردہ رکھی جاوے **قولہ** جس مرد سے عورت ایک مرتبہ متعہ کرے اور پھر دوسرے سے کرے اور اسکے بعد پھر اسی سے کرسکتی ہے **اقول**۔ نکاح کا بھی یہی قاعدہ ہے پھر متعہ مین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیا اعتراض ہی آپ کو ام خارجہ کی بھی کچھ خبر ہے کہ فقہ حنفیہ مین ایک نامی عورت ہی کہ اُسنے پانسو نکاح کئے ہین ایک ایک مرد سے دس دس مرتبہ اسکو نکاح کی نوبت پہنچی تھی ہمارے مخاطب صاحب بیہودہ اعتراض کے عادی ہین اور سمجھ ماشاء اللہ ایسی ہی کہ عبارات اردو کی بھی تفہیم کی لیاقت نہین چنانچہ اعتراض چہارم وہم قائم ہونیکی وجہ صرف آپکی سمجھ ہی ہے اصلی مسئلہ یہ ہی کہ متعہ مین بھی لحاظ عدۃ ضروری ہے تا ختم عدہ دوسرے شخص سے وہ عورت متعہ نہین کر سکتی مگر جو عورت ساقط الحیض ہو اسکے لئے عدت کا دیکھنا ضرور نہین ہی بعد ختم میعاد متعہ دوسرے شخص سے کر سکتی ہی اسکو اپنی بیوقوفی سے متعہ دوری سمجھا ہے بعد اسکے مولف صاحب جواب ارقام فرماتے ہین **قولہ جواب**۔ اگرچہ یہ تمام خیالات واہیات شیعون کے جو در باب متعہ کے رکھتے ہین آیہ تزویج۔ فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ وثلٰث ورباع۔ سے باطل ہوتی ہی مگر ہم اسکا جواب شیعون کی معتبر کتب سے ثبت کرتے ہین **اقول** ماشاء اللہ ابھی آپ کو یہ بھی خبر نہین کہ آیہ تزویج پہلے نازل ہوئی ہی یا آیہ متعہ پہلے نازل ہوئی ہے یا ایک ساتھ نازل ہوئی ہین اور یہ ارشاد نہوا کہ آیہ تزویج سے متعہ کسطرح باطل ہوتا ہے اس آیت کا تو یہی منشا ہے کہ نکاح کرو تم عورتون مین سے جسکو تمہارا جی چاہے دو دو تین تین چار چار اگر مخاطب صاحب کا یہ منشا ہے کہ نکاح کے علاوہ اور طرح پر تصرف کرنا حرام ہے تو اس سے جہاد کی پکڑی ہوئی کنیزین بھی حرام ہو گئین اور جسنے جہاد کی کنیزون پر تصرف کیا وہ ایسا ہی گنہگار ہوا جیسا متعہ کرنیوالا لیکن مخاطب صاحب نے یہ بھی تحقیق کر لیا ہے کہ حضرت عمر نے تو کبھی جہاد کی کنیزون پر تصرف نہین کیا ہے ورنہ اگر ثابت ہو گیا تو بڑی دقت ہوگی واضح ہو کہ سورۂ نسا مین خداوند تعالےٰ نے تین قسم کی عورت پر متصرف ہونا جائز قرار دیا ہے۔ اول فانکحوا یعنی نکاحی عورت دوم او ما ملکت ایمانکم یعنی جسکے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہون یعنی جہاد کی پکڑی ہوئی عورتین سوم ان تبتغوا باموالکم یعنی متعہ کی ہوئی عورتین پس اگر نکاحی عورت کے سوا تصرف جائز نہین ہی تو اس سے متعہ ہی حرام نہو گا بلکہ کنیزین بھی حرام ہو جائین گی اور بہت سے لوگون کو اپنے حرامی ہونیکا یقین کرنا پڑے گا **قولہ** بحوالہ کتاب من لا یحضرہ الفقیہہ۔ باکرہ عورت سے متعہ کرنا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اسکے خاندان کو بٹہ لگاتا ہے اسلئے معلوم ہوا کہ متعہ برا ہے **اقول** یہ ہم بنشتر لکھ چکے ہین کہ نفس متعہ
مین کوئی فضیلت نہین ہی بلکہ ایک فعل جائز ہے اگر کسیکو ضرورت ہو تو رخصت ہی اور جو فضائل بیان
کئے گئے ہین وہ کفر توڑنے کے ہین **قولہ** خلاصۃ المنہج مین لکھا ہے کہ غرض اصلی از مباشرت بقار نسل
باشد نہ مجرد لذت اور متعہ مین حظ نفس ہی **اقول** متعہ مین تینون مطلب ہین رفع حاجت بقار نسل
لذت اور یہ تینون جائز ہین اگر ابھی اطمینان نہین ہوا تو امام مالک ورانکے مقلدین سے بحث کرلو
قولہ جب متعہ مین ایسے ایسے فضائل تھے تو آئمہ طاہرین اور انکی اولاد نے کیون اس نعمت عظمےٰ کو چھوڑا
اور امام حسن علیہ السلام کیون زیادہ نکاح کرتے اور طلاق دیدیتے تھے **اقول** اسکا حال ہم اوپر لکھ
چکے ہین اور یہ ضرور نہین ہے کہ بغیر حاجت کے کوئی متعہ کرے اگر کسیکو متعہ کی حاجت نہ پڑے تو
اس سی ناجوازی ثابت نہین ہوسکتی جو حوالہ امام حسن علیہ السلام کا دیا گیا ہے انکو متعہ کی کیا حاجت تھی
اور جو آپ کا یہ زعم ہی کہ امام حسن علیہ السلام فقط لذت کے لئی نکاح کرکے طلاق دیدیتے تھے یہ غلط ہی
طلاق بغیر سبب عظیم کے انکے نہین دیا جاتا نہ نکاح سے پہلے ان کا یہ ارادہ ہوتا تھا کہ شب زفاف کے بعد ہم
طلاق دینگے بلکہ بعض ایسے اسباب لاحق ہوتے تھے کہ موافقت باہمی ہونا غیر ممکن معلوم ہوتا تھا تب
آپ طلاق دیدیتے تھے ہان اگر فقط حسب مزعوم آپ کے لطف زفاف کے ہی لئے نکاح کرتے تو متعہ
والے ہوتا اور جبکہ یہ بات نہ تھی اور حاجت متعہ لاحق نہین ہوئی تو پھر متعہ کیون کرتے۔ **قولہ** چہارم
بروایات صحاح ستہ اہلسنت ثابت ہے کہ رسولخدا نے جنگ اوطاس مین تین روز کے لئے متعہ کو
جائز رکھ کر پھر ہمیشہ کے لئی ممانعت کردی تھی مگر بعض لوگ اسپر عامل رہے اور بعض جاہل رہے تب
خلیفہ دوم نے اپنے عہد خلافت مین اسکی ممانعت کردی اور حد زنا لگانے کا حکم دیا۔ **اقول** اپنے امام
مالک کو کس فرقہ مین شمار کروگے اور اصلی وجہ متعہ بند کرنے کی یہ نہین ہے بلکہ وہ ہے جو ہم اوپر
مذکور کرچکے ہین اور مویداسکے دوسرا قصہ یہ ہوا کہ آپ کی کسی رشتہ دار نے کسی مرد سے صحبت کی چونکہ
وہ بے شوہر تھی اسکے غسل کرنے پر آپ کو شبہ ہوا اس سی سخت مزاحمت کی اس نے جان بچانے کے لئی کہدیا کہ
مین نے متعہ کیا تھا اسپر آپنے سخت برہم ہوکر متعہ کو منع کردیا **قال** فما استمتعتم کے لغوی معنی فائدہ گرفتن

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سکے ہین اور اصطلاح معنی وطی اور دخول کے ہین اور دلیل اسپر کلمہ فا کہ تعقیب کیواسطے ہی مدلل
ہی کیونکہ تعقیب فرع ہی اصل جملہ ماسبق مین بیان بیان مہر و نکاح کا ہی لہذا بدلیل کلمہ فا معنی استمتعتم
کے وطی اور دخول کے ہوئے نہ عورتون سے متع کرنے کے **اقول** سبحان اللہ آپ تو فاضل ہی ہو گئے
تفسیر دانی آپ پر ہی ختم ہوئی ہی آپ کی اصطلاح بھی ماشاء اللہ نئی ہے لیکن متعۃ الحج مین آپ کی
اصطلاح مین کسکا دخول ہوگا اور جو کلمہ فا کی دلیل مین نحو کی ٹانگ توڑی ہی یہ بھی آپ کا ہی
کام ہی کہ کلمہ فا سے تمتع کے معنی نکاح ہوئے عورت سے وطی کرنے کی قرار پالئے کیونکہ پہلے جملہ مین ذکر
نکاح و مہر کا ہوا ہی لیکن آپ اس سے پہلے اور اسکے بعد بھی اتوہن اجورہن کو خرچی لکھ چکے ہو اور کلمہ فما استمتعتم
کے بعد یہ ہے فاتوہن اجورہن فریضۃ۔ موجود ہے تو اس سے ثابت ہوتا ہی کہ نکاحی بی بی کی بھی خرچی
جائز ہے (چہ خوش بود کہ بر آید بیک کرشمہ دو کار) اجی حضرت آپ کو لیا ہو گیا ہے فما استمتعتم کا
جملہ ماسبق نکاح و مہر نہین ہے بلکہ یہ ہی۔ ان تبتغوا باموالکم محصنین غیر مسافحین۔ یعنی اگر بلاؤ تم
عورت کو بدلے اپنے مال کے باحصان و غیر شہوت رانی۔ اسکے آگے ہی فما استمتعتم یعنی پس اگر تمتع کرو
تم ان سے تو انکا اجورہ ادا کرو تمتع عورت وطی اور دخول کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے آپ نے ناحق
اتنا خبط کیا اور فضول سر مارا کوئی تفسیر دیکھنے کی لیاقت نہ تھی تو ترجمہ قرآن کا دیکھ لیا ہوتا جو آپنے
آیت ناسخ آیت متعہ پیش کی ہے وہ خود موید آیہ متعہ ہے کلمہ او ما ملکت ایمانکم مین کنیزین اور متعہ
کی ہوئی عورتین شامل ہین یعنی جو عورتین تلوار کے زور سے لی جاوین یا روپیہ کی عوض بلائی جائین
وہ ملکیت یمین کہلاتی ہین اور محافظ صاحب نے جو اسکے ترجمہ مین مملوکہ زر خرید لکھا ہے یہ انکی لیاقت
ہے بلکہ ملک یمین کی اول قسم تلوار کے زور سے چھینی ہوئی عورت ہے اور دوسری قسم زن ممتوعہ
ہے اور یہ قول آپ کا کہ حفاظت شرمگاہون کی بغیر نکاح ممکن نہین ہی صریحاً مخالف حکم خدا ہے آپنے
جو آیت سند پیش کی ہی اس مین ہی منکوحہ اور ملک یمین درج ہے **قولہ**۔ وساوس شیطانی اور
ہوا جس نفسانی نے شیعون مین اسدرجہ ترقی کی ہی کہ ایسے ویسے عورت و مرد کا تو ذکر ہی کیا ہی
بلکہ بڑے بڑے مجتہد العصر اس بلا مین مبتلا رہتے ہین **اقول** اگر کوئی شخص فعل جائز کا مرتکب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہو تو گناہ کی بات نہین ہی مجتہد ہو یا غیر مجتہد لیکن حضرت یہ تو فرمائیے کہ آپ کو اصرار بر محرمات کی اجازت کہان سے حاصل ہوئی ہے یہ سنت الشیخ کیون ترک نہین کیجاتی اسکے بارہ مین تو آپ بجز سنت پیران و مشائخ کے کوئی نص پیش نہین کر سکتے ایسی سندون سے کام نہین چلتا کہ طمانچہ بر رخ مبارز خان زد کہ عرش معلی بلرزید شیعون پر الزام اسوقت دینا چاہئے کہ جب آپ خود بری ہون متعہ تو حلال ہی مالکیہ مین بھی لیکن آپ کے بڑے بڑے مقدس جنکو پیر کہتے ہو رنڈیون مین پیری مریدی کے بہانے پڑے رہتے ہین اور بڑی بڑی لمبی ڈاڑھی والے وہابی امرد بازی کرتے ہین دونو طرح کا لطف اٹھاتے ہین کبھی فعل کی گردان پر فاعل کے معنی سمجھ جاتے ہین کبھی مفعول کے معنی ذہن نشین کرتے ہین یہانتک آپنے متعہ پر بحث کی بعد اسکے وضو کا قصہ شروع کیا۔ **قال** مسئلہ شیعون کے نزدیک پاؤن پر مسح کرنا جائز ہے برخلاف قول و فعل رسول اللہ کے کہ آپنے بغیر قدم مبارک دہوئے ہوئے کبھی وضو نہین فرمایا اور ایسے ہی آپ نے اپنے اصحاب با صفا کو تعلیم کیا **اقول** مولویصاحب فرض سے سنت پر اتر آئے ابھی آپکو یہ معلوم نہین ہی کہ سنت و جماعت غسل رجلین فرض جانکر کرتے ہین یا سنت سمجھکر اور ہم یہ بات کب کہتے ہین کہ آنحضرت صلعم بغیر پیر دھوئے وضو کیا کرتے تھے بلکہ ہم بھی ایسا نہین کرتے برابر پیر دہو کر وضو کرتے ہین لیکن وضو کرکے پیر دہونا منافقین کا فعل ہی اور اصرار کرنیوالا مطلق کافر ہو جاتا ہے کیونکہ نص صریح موجود ہی اسکی برخلافی پر اصرار کرنا کفر ہے قرآن شریف مین خداوند تعالیٰ فرماتا ہے یا ایہا الذین آمنوا اذا قمتم الی الصلوٰۃ فاغسلوا وجوہکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برؤسکم وارجلکم الی الکعبین ؀ یعنی اے ایمان والو جب وقت تم نماز پڑہنے اٹھو بس دھو ڈالو منہ اپنا اور ہاتھ اپنے کہنیون تک اب فرمائیے کہ اس مین کیا اغلاق ہے اور کیون جبر توحیدین گھڑی جاتی ہین اور کیون ہیر پھیر کرکے اس آیت کے معنی بدلے جاتے ہین جبکہ صاف حکم موجود ہے کہ فلان فلان عضو دھو ڈالو اور فلان فلان عضو پر مسح کرو تو خدا کی رو برو اس مخالفت کا کیا جواب ہی ہمیشہ قرآن کے معنی مین یہ امر ملحوظ رہتا ہی کہ جو سیدھے طور پر الفاظ سے معنی پیدا ہون وہی لینے چاہئین ثبوت اس امر کا کہ پیر داخل غسل نہین ہین بہت بڑا یہ ہے کہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جب وضو مین دو عضو یعنی منھ اور ہاتھ دہونے فرض ہین اور دو عضو مسح کے ہین تو آیت تیمم
مین یہ مسئلہ صاف ہوگیا کہ تیمم مین فقط منھ اور ہاتھون پر مسح کیا جاتا ہے اور سر و پیر چھوڑ دیے جاتے
ہین اور وجہ اسکی بہت صاف و روشن یہ ہے کہ جو عضو وضو مین قابلِ غسل قرار دیے گئے ہین تیمم
مین فقط ان کا مسح فرض ہوا ہے اور جنِ اعضا کا وضو مین فقط مسح ہے انکو تیمم مین قطعی ترک کر دیا ہے
پس درین حالیکہ ایسی سند کامل موجود ہے اور پھر بھی حکمِ خدا کی برخلافی کیجاوے تو کفر مین کیا کلام ہے
سے علاوہ ازین تمام محدثین اہل سنت والجماعت متفق ہین کہ رسولخدا صلعم نے مسح علی الخفین کیا ہے
یعنی پیرون کے موزون پر بھی مسح کیا ہے اور اسکے سوا رسولخدا صلعم کی نسبت کبھی کسی فریضہ کا ترک کرنا ثابت
نہین ہوا ہے پس اگر پیرون کا دہونا فرض ہوتا تو ہرگز رسولخدا اسکو ترک نکرتے ہان اگر ہاتھون کے دہونے
کی جگہہ آستین پر مسح کیا ہو تو ثابت کر دیا اور کسی فریضہ کی نسبت اسیطرح ترک کرنا ظاہر ہوا ہو تو ہم
یقین کر سکتے ہین کہ فریضہ غسل رجلین کو بھی رسول اللہؐ نے ترک کر دیا ہوگا اور جبکہ یہ ثابت نہین ہے تو ظاہر
ہے کہ وضو مین مسح رجلین فرض ہے **قال** اختلاف قرات کا جو فیمابین ہے بسبب جہل مرکب اہل تعصب کے ہے ورنہ
پاؤن کا دہونا تو باقاعدہ صرفی بھی ثابت ہے کیونکہ بعض کے نزدیک ارجلکم مفتوح بالفتح اور بعض کے نزدیک مجرور
بجر اس توجیہ سے بھی ارجلکم مفعول فاغسلوا کا ہے بسبب جوار جر کے اور عطف بعید کے واؤ سے بھی ارجلکم کا مفعول
فاغسلوا ہونا ثابت ہے پس اس صورت مین پاؤن کا دہونا بھی فرض ٹھہرا **اقول** علم کلام
اور تفسیر مین تو ہمارے مخاطب صاحب کو کمال حاصل تھا ہی مگر اب معلوم ہوا کہ صرف مین بھی کامل ہین
اور کامل بھی کیسے کہ گویا صرف آپ کی ہی ایجاد ہے صرف اور نحو مین تمیز کرنے کا وقوف ابتک حاصل نہین
صرف مین بھی جار و مجرور کی علامت دیتے ہین اور طرہ یہ ہے کہ مفعولیت کا ایسا شوق غالب ہوا کہ
کبھی ارجلکم فاغسلوا کا مفعول قرار دیا ہے اور کبھی فاغسلوا کو ارجلکم کا مفعول بنا دیا۔ کبھی عمر مفعول بکر
کا ہے اور کبھی بکر مفعول عمر کا عطف بعید مین اگر وایدیکم کو بھی قمتم کا مفعول قرار دے کر ہاتھون کو
کھڑے ہو کر پیر آسمان کیطرف بلند کر کے آپ نماز پڑھا کرین تو زیادہ تر مناسب ہے بہ نسبت ہاتھ باندھنے کے
اس مین فروتنی اور عاجزی بھی زیادہ ہوگی غضب خدا کا ہے کہ کھری مخالفت قرآنی روا رکھی جاتی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تمام قرآنوں مین ارجلکم بالفتح موجود ہے پھر جار مجرور کی کیا بحث ہے آیہ تیمم مؤید اسکی موجود ہی مگر ختم اللہ علی قلوبہم کا مضمون صادق آتا ہے **قال** استبصار کے باب وجوب المسح علی الرجلین مین مرقوم ہے۔ الوضوء بالمسح ولا یجب غیرہ الا ذالک ومن غسل فلا باس ۔ یعنی وضو مین پاؤن کا مسح واجب ہے اور جو شخص کہ پاؤن دھوئے تو کچھ ڈر کی بات نہین ہے اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ پاؤن دھونا درست ہے **اقول** افسوس ہی کہ ہمارے مخاطب صاحب ترجمہ بھی صحیح نہین کر سکتے نہ مطلب صحیح سمجھ سکتے ہین مطلب صاف اس قول کا یہ ہے کہ وضو مین مسح پیرون کا واجب ہے اور خلاف اسکے کرنا ہرگز واجب نہین ہی لیکن اگر کوئی شخص اتفاقاً بجائے مسح کے پیر دھو ڈالے تو اسسی وضو باطل نہو جائیگا لیکن جو شخص اصرار کے ساتھ دیدہ و دانستہ بجائی مسح کے پیر دہوئے تو وہ بوجہ مخالفت الٰہی کافر ہو جاتا ہے **قولہ** دوم اسی کتاب کے اسی باب مین ہے کہ رسولخدا صلعم با امیر المومنین تعلیم وضو نمود کہ اعضار وضو دو بار و مسح سر یکبار کافی است و در غسل قدمین خلال در انگشتان ہر دو پا باید نمود اس مضمون سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ پاؤن دہونا ضرور ہے **اقول** لطف تو یہ ہے کہ ابھی آپکو یہ بھی معلوم نہین ہے کہ کتاب استبصار عربی مین ہے یا فارسی مین یا ایک باب عربی کا ہے یا ایک فارسی کا یا ایک ہی باب مین مسئلہ عربی ہے یا ایک فارسی ہے معلوم ہوتا ہے کہ کسی دوسرے کے حوالے سے آپنے لکھدیا اور مطلب اسکا آپ بالکل نہ سمجھے حالانکہ اعضار وضو دو بار خود ہی لکھ چکے ہو اور پیرون کا بیان اعضار وضو سے علیحدہ ہے اور اعضار وضو منھ اور ہاتھ کہلاتے ہین جنکا غسل واجب ہے پیرون کا بیان اعضار وضو کے بعد کیا ہے اور ظاہر ہے کہ پیرون کا دہونا خارج از وضو منع نہین بلکہ ضروری ہی اگر آداب غسل قدم بعد وضو تعلیم کئے تو کیا مضائقہ کی بات ہے **قال** سوم اسی کتاب کے باب وجوب الترتیب مین ہے ان نسیت مسح راسک حتی اغتسل رجلیک فامسح راسک ثم اغتسل رجلیک ۔ یعنی مین وضو مین مسح سر کا کرنا بھول گیا یہانتک کہ پاؤن بھی دھو ڈالے جب یاد آیا تو مسح سر کا کرکے از سر نو پھر پاؤن دہوئے اس فعل مکرر سے بھی بخوبی واضح ہوا کہ پانون کا دہونا یقینی ہے اور بعض شیعہ جو از راہ تعصب کے کہتے ہین کہ پاؤن دہونے سی وضو نہین ہوتا ہی دروغ ہی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اقول قربان اس سحتِ عبارت اور ترجمہ عربی کے ہم نے سنا تھا کہ ہمارے مخاطب صاحب سے کسی نے شرطیہ گلستان کی عبارت پر مسوائی تھی مگر صحیح عبارت پڑھ گئے اب ہم کو یقین کامل ہو گیا کہ مخاطب صاحب فقط اردو کے مولوی ہین عربی بالکل نہین پڑھے اہل انصاف غور تو فرماوین کہ ان نسیت مسح راسک کے یہی معنی ہین کہ مین اپنے سر کا مسح بھول گیا تھا اور حتی اغتسل جلیک کے معنی یہ ہوئے کہ یہانتک کہ مین نے اپنے پیر بھی دہو ڈالے اس عربی دانی کا کیا ٹھکانا ہے مخاطب و متکلم کی ضمائر کی جنکو تمیز نہین تم اغتسل راسک لکھ کر ترجمہ کرتے ہین کہ از سر نو مین نے ابنا سر دہو ڈالا اگر تم اٹھانے لگو تو وصلانے لگین) اور اسپر دعوے اسناظرہ اہل حق کا رکھتے ہین مخاطب صاحب آپنے یہ عبارت اور ترجمہ کس کتاب سے نقل کیا ہے کتاب استبصار کبھی آپ نے آنکھ سے بھی دیکھی ہے۔ نمبر۲ پر جو عبارت فارسی آپ نے درج فرمائی ہے وہ کتاب استبصار مین کبھی بھی آپنے ملاحظہ فرمائی یا کسی دوسرے کا حوالہ ہی آپ نے نقل کر دیا اگر آپ واقع حال لکھدیتے کہ فلان شخص نے بحوالہ کتاب استبصار یہ لکھا ہے تو آپ کی شیخی کرکری ہنو جاتی سمجھنے والے تو اب بھی سمجھ گئے کہ یہ کتابون کے حوالے آپکی لیاقت اور ہمہ دانی کی شہادت ادا نہین کرتے ہین بلکہ آپکی کیفیت نقل مین ایسی ہی ہے کہ جیسے میان مٹھو بنی جی بھیجو پڑھتے ہین حالانکہ وہ بنی جی کو کیا جانے دوسرون کے حوالون پر مناظرہ کرنا آپ کا ہی کام ہے کسی کا مصرعہ ہے ع واے بر ہمسر کہ بر کیر برادر نازد سا اگر آئندہ کچھ حوصلہ مناظرہ ہو تو کتاب استبصار کو کسی عربی خوان سے پڑھوا کر صحیح عبارت اور صحیح ترجمہ سنکر کچھ تحریر فرمانا۔

اما قوله علیه ما یستحقه بحوالہ کتاب استبصار کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کا حال حضرت ابوعبداللہ سے بیان کیا کہ اسنے اپنی زوجہ کی مقعد مین دخول کیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ کچھ ڈر نہین ہے

اقول یہ مخاطب صاحب کی محض دانائی ہے لاباس سے مراد یہ ہے کہ یہ کوئی جرم نہین ہے اس سے اباحت و جواز مراد نہین ہو سکتی اور یہ سب مذاہب مین یکسان مختلف فیہ ہے جرم کسی مذہب کی رو سے قرار نہین پایا ہے حنفی اگر زوجہ کی دبر مین دخول کرے تو نہ زنا کا فتوی ہو گا نہ اعلام کا نہ لیو جب مذہب حنفی اسکو کوئی سزا دیجائیگی پھر فرمائیے کہ مذہب حنفی کے بموجب بھی لاباس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کا فتویٰ ہوا یا نہین **قولہ** خلاصۃ المنہج کے دس جزو مین تفسیر آیہ کریمہ نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم
انی شئتم کی اسطرح سے لکھی ہے زنان شما کشت اند پس بیائید کشت خود را ہر گونہ کہ خواہید خواہ
روئے زنان بجانب شما باشد خواہ پشت یا غیر آن شاید لفظ غیر آن سے مراد مفسر کی دہن بھی ہوا
کیونکہ سوائے منہہ کے اور کوئی جگہ قابلِ دخول نہین ہے **اقول** اہل انصاف ہمارے مخاطب کی سفاہت و
قلبی اور تیرہ درونی کو ملاحظہ فرماوین کہ مفسر نے کیا بیجا لکھا ہے اور اس تحریر پر کونسا موقعہ
اعتراض کا ہے معنی انی شئتم کے بموجب مذہب حق تو یہی ہین کہ جس طرز اور جس شکل سے چاہو
مجامعت کرو اشکال جماع چونکہ بس و بیتس پر ہی منحصر نہین ہین بہت طریقون اور اشکال سے ممکن ہے
مثل بیٹھے ہوئے کھڑے ہوئے اپنے اور لیٹائے ہوئے کے پھر اگر مفسر نے رو و پشت کے علاوہ غیر
آن کا لفظ لکھا تو کیا بیجا کیا ہان اپنی اپنی سمجھ جدا ہے اگر مخاطب صاحب نے منہہ سے داخل ہونے اور
قبل سے نکلنے کا راستہ تلاش کر لیا ہے تو البتہ دوسری بات ہے یا اس آیت کے معنی وہابیون نے
کسی اور طریق سے لگائے ہون تو امر آخر ہے انی شئتم سے مراد اصلی تو وہی تھی جو مفسر نے لکھی ہے
اور اگر مخاطب صاحب (جسطرح جی چاہے مزرعہ مین جاؤ) مین معہ لاؤ و لشکر یا مع دوست و احباب
یا مع ملازمان و مزدوران قلبہ ران کے جانا جائز سمجھ رہے ہین تو انکو مبارک ہو کیون مخاطب
صاحب واہ مناظرہ یہی ہے ایسے بدتہذیب الفاظ استعمال کرنے سے جواب ترکی بہ ترکی دیا جاتا
مگر ہم تہذیب کو تمہاری طرح ہاتھ سے نہین دیتے دخول فی الدبر مین بغیر انزال غسل واجب
نہونا بہت ٹھیک بات ہے کنز الدقائق فارسی مین کتاب الطہارۃ مین یہ مسئلہ درج ہے مسئلہ
در خروج آب منی باوفق و شہوت غسل فرض شود دیگر مسئلہ اگر بازنے نارسیدہ وطی کرد غسل بر مرد
فرض شود چونکہ عورت نارسیدہ ہے محض دخول سے اسپر غسل واجب ہوا اور غسل کا بحالت
خروج منی فرض ہونا قرار پایا تو پھر شیعون پر کیون اعتراض ہے معلوم ہوا کہ آپ اپنی فقہ سے بھی
ناواقف ہین مخاطب صاحب نے جواب بھی اپنی طرف سے تحریر فرمایا ہے کہ انی شئتم ظرف زمانی ہے
جس سے پایا جاتا ہے کہ ہر زمانہ اور ہر وقت مین جماع کرنا جائز ہے حالانکہ یہ درست نہین بہت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اوقات ایسے ہین کہ جماع کرنا ممنوع ہے جیسے ایام حیض ایام نفاس وقت روزہ وقت حج وقت
نماز وغیرہ پھر آپ فرماتے ہین کہ یا ظرفِ مکانی ہے کہ جس مقام اور مکان پر چاہو مجامعت کرو یہ
بھی درست نہین ہے کیونکہ بہت مقامات ایسے ہین کہ وہان جماع ممنوع ہے مثل مسجد حرمین پیر کی
درگاہ لیکن طرفہ یہ ہے کہ ہمارے مخاطب صاحب کے ہم مشرب بخیال ظرف مکانی مساجد مین اغلام
اور پیرون کی درگاہ مین فعلِ حرام کو جائز جانتے ہین بیشتر تو ہم اس مسئلہ کو ایسے ہی سُنا کرتے تھے مگر
اب مخاطب صاحب کی بدولت اسکا اصول بھی معلوم ہو گیا کہ اِن سُنیّوں ظرف مکانی ہے ہر جگہہ اور
ہر مقام پر ایسا فعل جائز ہے اور دوسری لیاقت ہمارے مخاطب صاحب کی دیکھیے کہ ابھی تو اِنی سُنیّوں
کو ظرفِ زمانی قرار دیکر ہر وقت اور ہر حالت مین جماع کرنے کی اجازت دیتے تھے اور ابھی اپنی تکذیب
کے لئے آیت امتناعِ جماع حالتِ حیض کی تحریر فرمائی ارادہ آپ کا شیعون کی تکذیب کا تھا مگر خدا
نے خود مخاطب صاحب کی تکذیب انہین کے بیان اور قلم سے کرا دی فاعتبروا یا اولی الابصار
قولہ شیعہ نوروز کو عید قرار دیتے ہین اور یہ تقلید مجوس ہے **اقول** خواجہ صاحب کی درگاہ
مین بسنت ہو جاتا ہے تمام مشائخ عظامِ چشتیہ بسنت مناتے ہین اور یہ تقلید ہنود ہے سال کی
نوروز کو عید گردا ننا جائز نہین حضرت غوث الاعظم نے تو بتقلید زمانہ جاہلیت عید محرم جائز قرار
دی ہے **قولہ** شیعون نے ایک عید یا شجاع جائز کی ہے الخ **اقول** در آنحالیکہ شیعون کے نزدیک
یہ امر ثابت ہے کہ حضرت عمر دشمنِ اہلبیت تھے اور اہلبیت علیہم السلام کو انکے قتل ہونے سے نہایت
خوشی ہوئی تھی تو محبتِ اہلبیت کا اقتضا یہی ہے کہ انکی خوشی کو عین اپنی خوشی اور انکے رنج کو
عین اپنا رنج سمجھا جاوے تو ایسے موقعہ پر عید کرنا بہت بڑے ثواب کی بات ہے **قولہ** ۱۸ ذی الحجہ کو
عید غدیر کرتے ہین اور سبب اسکا یہ ہے کہ حضرت عثمان غنی نے اس تاریخ پر وفات پائی **اقول**
یہ ہمارے مخاطب صاحب کی ناواقفیت کی وجہ ہے ورنہ ۱۸ ذی الحجہ کو یہ عید نہین ہوتی نہ حضرت
عثمان کے قتل کی وجہ سے یہ عید کیجاتی ہے بلکہ ۱۸ ذی الحجہ کو عید غدیر ہوتی ہے اور غدیر وہ مقام
ہے جہان رسول صلعم نے سال حجۃ الوداع مین حضرت علیؑ کو اپنا ولیعہد مقرر کیا جسکا حال ہم مفصل

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پیشتر لکھ چکے ہین اور حدیث غدیر یعنی من کنت مولاہ فعلی مولاہ کو معہ آیات متعلقہ تحریر کر چکے ہین

قولہ عوام شیعون نے بمقابلہ جہاد کے تعزیہ داری کو اور بمقابلہ جوانمردی کے مصائب امام حسینؑ مین گریہ وزاری کو اور بمقابلہ مساجد اللہ کے ایمان بگاڑون کو اور بمقابلہ شادی نعمتِ اسلام کے غم والم کے اکھاڑون کو اور بمقابلہ تسبیح وتہلیل کے تبرا کو اور بمقابلہ درود وتہلیل کے اہل ایمان کے حق مین بددعا کو اور بمقابلہ زیارت حرمین کے زیارت روضۂ امام حسینؑ کو ایجاد کیا ہے حالانکہ اس مخترعات بے معنی سے بہت بڑا فساد اسلام مین پڑا ہے **اقول** یہ تو ظاہر بات ہے کہ اگر آپ کی طرف سے امام حسینؑ پر جہاد نہ ہوتا تو شیعون کو تعزیہ داری کی نوبت نہ پہنچتی اور اگر آپ کو اپنی مجاہد ہونیکا دعوے ہی تو آپ نے ہمیشہ شیطانکی راہ مین جہاد کیا ہے پہلا جو جہاد بی بی عائشہ اور طلحہ وزبیر نے کیا شیطانی وسوسہ تھا دوسرا جہاد آپکے بزرگ معاویہ اور تیسرا بزرگ زادے یزید نے کیا وہ بھی شیطانی عمل تھا انکے بعد آپکے پیرومرشد عبدالوہاب نے حرم کعبہ اور حرم نبوی پر جہاد کیا غالباً وہ بھی ویسا ہی عمل تھا اسکے بعد علمائے نامدار دہلی نے ہندوستان سے ہجرت کرکے سوات وبنیر کے پٹھانون سے جہاد کیا اور ہزارون مسلمانون کی جانین تلف کرائین اور خود سب کے سب غارت و ہلاک ہو گئے بعد اسکے آپکے مجاہدین نے ایام غدر ۱۸۵۷ء مین بادشاہ وقت یعنی سرکار انگریزی پر جہاد کیا اور صدہا مولوی اور ملا جمع ہوکر دہلی جا پہنچے اور نیلے نیلے تہبند باندھ غازی کہلائے مگر صورت جنگ دیکھکر بھاگ نکلے اور اپنے اپنے گھرون مین کان دباکر خاموش ہو رہے اور جب تسلط سرکار انگریزی کا ہوا تو محلہ والون کے آگے ہاتھ جوڑتے پھرے کہ ہمارا نام غازیون مین اور مجاہدون مین نہ بتلادینا اگر کسی نے پوچھا بھی کہ حضرت مولویصاحب آپ بھی تشریف لیگئے تھے تو ہزارہا شرعی قسمین کھاجاتے اور قرآن کا حلف اٹھاجاتے اسوقت کوئی انسے پوچھتا کہ حضرت آپکے مذہب مین تو تقیہ جائز نہین ہی پھر آپ کیون تقیہ کرتے ہین اور جہاد سے بھاگنا مسجد مین بیٹھکر تو آپ کفر اور ارتداد بتلایا کرتے تھے اب خود ہی آپ جہاد سے کیون فرار ہوئے اگر جہاد اسی کا نام ہی تو حضرت آپ کو ہی مبارک رہے شیعون کا جہاد تو جناب صاحب الامرؑ کے ظہور کے وقت دیکھنا کہ جب یہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہابی خوف جان سے کسی قبر مین گھس جاوینگے تو وہ قبر بھی اس مومن سپاہی سے کہدیگی کہ نکال
اس مردود کو اور قتل کر کہ یہ بڑا دشمن اہلبیت ہے ایسا ہی حال آپکی جوانمردی اور شیعونکی گریہ و
زاری کا ہے مگر منتقم حقیقی کی روبرو مظلومونکی داد ظالمون سے دلائی جاویگی **قولہ** بمقابلہ مساجد اللہ
کے ایمان بگاڑون کو انتخاب کیا ہے **اقول** ایمان بگاڑ ہمارے مخاطب نے امام باڑہ سے مراد لی ہے اور
چونکہ براہ تعصب امام کا نام بھی زبان سے نکالنا معیوب سمجھتے ہین اسلئے اُسکا نام بدلا ہے اور
اپنے نزدیک امام باڑہ کو جہان ذکرِ شہادت و مصائبِ امام علیہ السلام بیان ہوتا ہے بہت ہی مکروہ
سمجھتے ہین مین سخت حیران ہون کہ مخاطب صاحب کو امام حسین علیہ السلام سے اسقدر عداوت
کیون ہے پیرون کی درگاہ کی مجلس خوانی جہان برابر شیطانی افعال ہوتے ہین یعنی طوائف ناچتی
ہین ڈھولک طبلہ سارنگی مجیرے ستار طنبورہ بجتے ہین ہر وقت غنا و سرود ہوتا ہے خود درویش و
مشائخ بھی ناچتے ہین ان مجلس خوانون کو کبھی ایمان بگاڑ نہ لکھا امام باڑہ سے ہی کیا عداوت ہے
جہان کوئی خلافِ شرع کام نہین ہوتا پاک و طاہر رہتا ہے مجالس عزا سید الشہدا ہوتی ہین آپکی
مسجد کیطرح ملا لوگ کسی فعلِ بد کے مرتکب نہین ہوتے پھر امام باڑہ سے اسقدر نفرت کیون
ہوئی رہا یہ امر کہ آپ لوگ مساجد کی زیب و زینت زیادہ کرتے ہین اور شیعہ لوگ مطلق مساجد کو
زینت نہین دیتے سو مساجد کو زینتِ دنیاوی سے آراستہ کرنا بری ناروا بدعت ہے یہ آپکو
ہی ہمیشہ سے راس آئی ہے مساجد کی زینت بہت بڑی یہی ہے کہ جب مومن پاک عقیدت
تولی و تبرا بھرے ہوئے قلب سے دو رکعت نماز ادا کرتا ہے وہ مسجد ہزارہا طرح کی حقیقی زینتون
اور آرائشون سے مزین ہو جاتی ہے شادی اور غم کا یہ حال ہے کہ آپ کیون خوش نہون کہ دنیا کی
خوشی اور عیش آپکو دیا گیا ہے اسکی عوض مین ہمکو خوشی اور عیش ہمکو ملا ہے اور قاعدہ کلیہ بلکہ مضمون
حدیث کا بھی یہی ہے کہ دنیا مین جو مغموم ہین وہ آخرت مین خورسند ہونگے اور جو دنیا مین خورسند
ہین وہ آخرت مین طرح طرح کے عذاب پاوینگے ایسا ہی تسبیح و تبرا کا حال ہے کہ باہم توام ہین
جبتک کہ خدا کی تسبیح نکرے اور رسول اللہ اور انکے اہلبیت پر درود اور انکے دشمنون پر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بدعمل کرے مومن پاک عقیدت نہین ہو سکتا ہی زیارت قبر حسین وہ بقعہ بہشت ہی جو کربلا مین
داخل ہوا گویا وہ بہشت مین داخل ہوا حرمین کی زیارت کا معاملہ دوسرا ہے مستطیع کے لئے حج فرض ہے
زیارت رسول اللہ کا بہت بڑا ثواب ہے کوئی شیعہ منکر ثواب نہین ہی لیکن آپ کس منہ سے زیارت حرمین
کا نام لیتے ہین کچھ بہت زمانہ نہین گزرا ابھی تک شاید تیسری ہی پشت گزری ہو بڑے پیران پیر عبد الوہاب
نجدی نے حرمین پر جہاد کیا تھا اور زیارت رسول اللہ صلعم کی نسبت وہ ظالم یہ کلمہ کفر بکتا تھا کہ قبر
رسول اللہ صلعم صنم اکبر یعنی بڑا بت ہے **قال الناصبی** عام شیعہ تعزیہ داری اور گریہ وزاری کو
علامت ایمان تصور کرتے ہین اور معاون اس بدعت سیئہ کو محبان خاص اہلبیت سے جانتے ہین
اقول گریہ وزاری اور تعزیت حسینؑ موجب رستگاری ہے جو شخص مصائب حسین کو سن کر
نہین رویا اس پر بہشت قطعی حرام ہے اگر آپ نے نیچی ڈاڑہی اور اونچا پاجامہ باعث رستگاری سمجھ
رکھا ہے تو محض وسوسہ شیطانی ہے بغیر حب اہلبیت ہر طرح کی عبادت حرام ہے یہ نماز و روزہ بغیر گریہ
وزاری کچھ کام نہ آئے گا بلکہ سیدھا جہنم کو لیجائے گا حدیث صحیح مین وارد ہے علماء اہلسنت اس
حدیث کی تصحیح کرتے ہین من بکی علی الحسین او ابکی او تباکی وجبت له الجنۃ + یعنی جو کوئی حسینؑ
پر رویا یا کسی کو رلایا یا بہ تکلف رویا اس پر بہشت واجب ہوگئی مگر رونا محبت سے متعلق ہے دوست
کی مصیبت پر بیشک دوست کو رونا آتا ہے اور دشمن کی مصیبت پر کوئی کیون رونے لگا ہے اگر
آپ مین کچھ بھی جزو ایمان ہوتا تو بہ تعمیل حکم الٰہی کہ محبت حسینؑ ہر مسلمان پر فرض ہے آپ بھی روتے
لیکن چونکہ آپ کو تو یزید او شمر اور عمر سعد اور ابن زیاد سے تعلق خاص ہے اسلئے آپ کو یوم عاشورہ
عید کرنی چاہیئے تاکہ یزید قیامت کے دن آپ کا شفاعت خواہ ہو **قولہ** اگر محرم مین کھچڑا کھلاوے
یا ہنڈی شیر و شکر کا شربت پلاوے یا نقال شیرمال کچھاوے یا مطرب حلوا ترچھاوے اسکو عزادار
من و سلوے سے بڑھکر جانتے ہین اور اسکو تبرک سمجھتے ہین حرام و حلال کی تمیز ضرور نہین ہے
اقول افسوس ہے کہ دنیا اپنے گریبان مین منہ ڈالکر نہین دیکھتی کہ فلان طوائف نے خواجہ حسن صاحب
مین دیگ چڑھائی جنکی سکوریون پر گوڈری اور لتہ حیض جنکے بیرون سے اور بدن سے لپیٹا کر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

ناپاک بدن سے دیگ کے اندر کود دے اور لوٹ لائے بعدہ بڑے بڑے مشائخ ان مجاوروں سے
بڑی قیمت پر وہ چاول خرید کر کے متبرک نعمتِ عظمیٰ سمجھ کر کھاتے ہیں اور کچھ خیال نہیں کرتے
کہ رنڈی کی کمائی تو کیسی تھی اور مجاور کودنے والے پاک تھے یا ناپاک تھے اور گدڑی اور لتے جو
بدن سے باندھے گئے تھے ان میں کے تولہ تولہ محتلم لوگوں کی منی ہے اور کے سیر حائض عورتوں کا خون ہے
رنڈی کی کمائی کی بحث میں تو بہت کچھ گنجائش ہے اور ممکن ہے کہ اس نے کسی جائز کسب و
محنت سے نذر و نیاز کا روپیہ جمع کیا ہو لیکن مولوی ملا لوگ جو گانوں گانوں پھر کر وعظ کرتے
اور لوگوں کو دغا سے مرید بناتے ہیں انکی کمائی تو مطلق حرام ہے کیونکہ علم کا فروخت کرنا اور اجرت
لے کر وعظ کرنا قطعی حرام ہے اسلئے ملا لوگوں کی کمائی سے ہیجڑے کی کمائی ہزار درجہ بہتر ہے اور
ایک صورت میں تو ہیجڑے بڑے اپنے ہم مذہب علما سے بہتر و افضل ہیں یعنی باوجودیکہ ہیجڑا بھی
سنی مذہب ہوتا ہے مگر خدا نے اسکو اسقدر توفیق دی ہے کہ خدا اور رسول کے نام پر کچھ نذر و
نیاز کر دیتا ہے برخلاف وہابیوں کے کہ خدا اور رسول کو تو درکنار اپنے باپ دادا کی فاتحہ بھی دمڑی
کی ریوڑی پر نہیں دیتے نقل مشہور ہے کہ جب جمعرات کو ہر شخص اپنے اپنے بزرگوں کی فاتحہ
دیتا ہے تو مردوں میں بہت بڑی خوشی ہوتی ہے اور جب مردہ کا وارث وہابی ہوتا ہے اسکو
جو فاتحہ نہیں پہنچتی وہ سب سے علیحدہ مغموم بیٹھتا ہے اور جب بعد انتظار بسیار ناامید ہو جاتا ہے
تو بھیک مانگنے کو ان مردوں کے پاس جاتا ہے وہ سب اس سے حال پوچھتے ہیں وہ کہتا ہے کہ میرا
بیٹا وہابی ہو گیا اسلئے میں بھوکا مرتا ہوں وہ مردے وہابی کا نام سنکر اس مردے کو مارتے ہیں
کہ تو نے کیوں پسر کو ایسی تعلیم دی تھی اگر وہ کوئی عذر معقول بیان کرتا ہے تو اسکو سب
مردے بطور خیرات دیتے ہیں اور اگر یہ معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں اسکا بھی عقیدہ ایسا ہی تھا تو
اسکو اپنے پاس سے دور نکال دیتے ہیں اور اس پر لعنت کرتے ہیں جب وہ شیخ عبدالوہاب کی
تلاش میں نکلتا ہے تو انکو اپنے سے زیادہ سخت مصیبت میں مبتلا دیکھ کر اولاد پر لعنت بھیجکر
سو رہتا ہے اسلئے یقین ہے کہ ہیجڑے اور محروم اور رنڈی کے ماں باپ کی حالت وہابی کے

Presented by: Rana Jabir Abbas

ماں باپ سے ہزار درجہ بہتر ہوگی وہابی کا مردہ باپ جمعرات کو ضرور بیچڑے کے بیلچہ کی بالیں خیرات مانگنے جائیگا اور بیچڑے کا باپ اُسکو لعنت کرکے نکال دیگا کما صرح فی الحاشیۃ کنز الدقائق **قولہ** ۔ تعزیہ داری کی ممانعت معتبر کتب شیعہ میں موجود ہے اول کتاب من لایحضرہ الفقیہہ کے باب نوادر میں امیر المومنین سے منقول ہی ۔ من جدد قبراً او مثّل مثالاً فقد خرج من الاسلام ۔ یعنی فرمایا حضرت علیؑ نے کہ جس نے از سر نو قبر بنائی یا تصویر کھینچی پس تحقیق وہ اسلام سے خارج ہوا **اقول** تعزیہ داری کے معنی مخاطب صاحب نہیں جانتے ہیں اور جو تعزیہ داری ہندوستان میں مروج ہے اور جسکو مخاطب صاحب تعزیہ داری سمجھ رہے ہیں یہ عمل شیعوں کا نہیں ہے بلکہ خاص اہلسنت کی اختراع ہے ہاں بعض شیعہ بھی سنیوں کی دیکھا بھالی سے تعزیے ملاونے لگے ہیں اسکا الزام تو خود مخاطب صاحب پر ہے اگر حالات تاریخی سے کچھ واقفیت رکھتے ہوں تو گریبان میں منھ ڈال کر شرما جائیں سنو تجدید قبر یا اسکی مثال بنانا یہ تعزیہ سے متعلق نہیں بلکہ اسکی یہ صورت ہی کہ جب سلاطین مغفور نے بغداد فتح کیا تو قبر ابو حنیفہ کو کھود کر استخوان بوسیدہ کو جلا کر دجلہ میں پھینکوا دیا تھا مگر بعد اسکے ان کے مریدوں اور مجاوروں نے جدید قبر بنالی اسلیئے وہ اسلام سے خارج ہوگئے ایسا ہی ہندوستان کے اکثر قصبات و دیہات میں بغیر مردہ کے قبریں بنا کر چادر اڑھا کر نقارے بجاتے ہیں مرید اعتبار کے لئے کوئی نام اس پیر کا تجویز کرتے ہیں ورنہ پیر غیب کے نام سے مشہور کر دیتے ہیں یعنی معتبر سُنا ہے کہ شہر میرٹھ میں ایک موقع پر کمہار نے اپنا مردہ گدھا دفن کر دیا تھا ابتداً شہدوں نے اُسکی قبر کی صورت بنادی اور رفتہ رفتہ وہ قبر ایک بڑے ولی کامل کی مشہور ہوگئی بہت سے چالاک لوگوں نے اپنے نفع کے لئے کہدیا کہ فلاں بزرگ نے مجھکو خواب میں بشارت دی ہے اور اپنی قبر کا نشان فلاں جگہ بتایا ہے وہاں قبر بنا کر زیارت گاہ ہوگئی اگر مثال سے مراد بت تراشی ہے تو بنانے والا ظاہر ہے کہ اسلام سے خارج ہوا لیکن اگر مخاطب نے قبر کے نقشہ بنانے سے مراد لی ہے تو اسکی مثال ایسی ہے کہ جیسے شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے جذب القلوب والے دیار المحبوب میں نقشہ قبر آنحضرت صلعم کا لکھا ہے مخالمب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صاحب نے جو ایک روایت کلینی در باب ہجرۃ زنان ورع کی ہے اس سے اور گریہ وزاری سے کیا علاقہ ہے یہ روایت تو عورتوں کی ہدایت کے لئے ہے کہ اپنے مردوں کو رات کے وقت جلا کر ہجرۃ کے ساتھ نہ رووین کہ ملائکہ کو ایذا پہنچتی ہے اس سے تو نوحہ کی بہت بڑی فضیلت ثابت ہے کہ ملائکہ کا دل بھی آواز دردناک سے دکھتا ہے بس غم حسین ایسا ہے کہ اس مین آدمی جن فرشتہ سب کو رونا چاہئے اور ایسے نوحہ کے ساتھ جس سے ملائکہ کا دل بھی دکھ جاوے نوحہ کرنا بہت ہی افضل ہوگا اس مصیبت سید الشہدا پر تو سوائے انسان کے اور مخلوق جن و انس و ملک کا رونا بھی ثابت ہے خود شاہ عبد العزیز صاحب سر الشہادتین ہین و تنوح الجن بالمراثی۔ اور جن نوحہ کرتے تھے مرثیہ پڑھ پڑھ کر پھر تعزیت حسین پر اعتراض کرنا مسلمان کا کام نہین ہے ہان اگر وہابی معترض ہون تو مضائقہ نہین بھلا اس ظلم کا کہین ٹھکانا ہے کہ محض اس نیت سے کہ حسین پر کوئی گریہ نکرے نفس گریہ کو مذموم کہتے ہین اور جانتے ہین کہ قدیم سے بزرگان و برگزیدگان خدا کا شعار گریہ رہا ہے

قال شیعہ کہتے ہین کہ محرم غم کا مہینہ ہے اس مین پان نہ کھانا چاہئے **اقول** اسکا جواب بجز اسکے کیا ہو سکتا ہے کہ سنی کہتے ہین کہ میران کا بکرا جو ذبح کیا جاوے چتلا ہو کالا ہو اور شیخ سدو کا مرغا سپید ہو سرخ ہو الہ بخش اور زین خان کے دونہ مین عطر سہاگ کا پھویہ بھی رکھا جاوے بھرائچ اور اجمیر کے حاجیون کے ہاتھ مین پنکھا اگر ہو تو انکا حج قبول نہ ہوگا اجمیر شریف جا کر اگر ریوڑیان اور الائچی دانہ اور صندل کی کنگھیان اور تسبیح نہ لاوے اور برادری مین تقسیم نہ کرے تو گنہگار ہوتا ہے جمعرات کے دن چھپور مین مولانا صاحب کی درگاہ مین جا کر اگر ناچ طوائفات نہ دیکھے تو زیارت کا ثواب نہین ہوتا اور دواتا امالی شاہ کے میلہ مین جاوے اور لکڑیان نہ لاوے تو جانا اور نہ جانا دونو برابر ہے اور قبر پر جب تک چوری ملیدہ یا کھیل بتاسہ نہ چڑھاوے تو زیارت قبول نہین ہوتی ہم نہین جانتے کہ ہمارے محاذ صاحب نے کیون ایسی مزخرفات سے اپنی کتاب کو بھرا ہے شیعہ اگر پان کھاوین یا گوشہ کھاوین یا نکھاوین تو آپ کا کیا حرج ہے اور بنگائن کی پتی اور انلوا اور راکھ کھلیہ وغیرہ کا طرح معجون آپکو ہی مبارک رہے غالباً آخرت مین دشمنان اہلبیت کے لئے دوزخ مین اسی کا بیڑا تجویز ہوگا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قال شیعون کے نزدیک محرم مین سیاہ لباس پہننا شعار ماتم ہے اور سیہ پوشی رسم کفار سے ہے اور لباس اہل نار کا ہے۔ اس موقعہ پر ایک روایت بھی درج ہے کہ سیاہ لباس سے عورتون کی نماز نہین ہوتی **اقول** شیعہ تو محرم مین سبز لباس پہنتے ہین اور سیاہ لباس بھی البتہ ماتمی لباس ہے اگر بغیر ضرورت ماتم کوئی شخص فخریہ ایسا لباس پہنے تو البتہ داخل فرعونیت ہے جیسا کہ بعضے لوگ سیاہ اچکن کا جبہ پہنتے ہین اور مقصود صرف انکا انگریزون کی تقلید سے ہوتا ہے **قال** شیعون کے نزدیک تقیہ کرنا ضرورت دین سے ہوتا ہے **اقول** جب امت نا فرجام نے اہلبیت رسول اللہ صلعم سے بدسلوکی کی اور انکی مخالفت پر یہانتک کمربستہ کی کہ انکو شہید کیا انکو زہر دیا قید کیا انکے گھر لوٹے انکے گھرون مین آگ لگا دی انکے خیمہ مین آگ لگائی تو پھر بجز تقیہ کے دنیا مین کیسے گذر کر سکتے اور مذہب حق کا دنیا مین نام کیسے باقی رہتا اس مین کوئی شک نہین کہ اگر آئمہ علیہم السلام عقائد مذہبی مین تقیہ نہ فرماتے تو دین حق بالکل تلف ہو جاتا تقیہ قدیم سے انبیا و مرسلین کا شعار ہے ابراہیم علیہ السلام نے حضرت سارا کو بہن بتلایا تقیہ تھا حضرت اسحٰق نے بھی بی بی ربقہ کو تقیہ سے بہن ظاہر کیا حضرت یعقوب نے یوسف علیہ السلام کو خواب کا حال بیان کرنے سے منع فرمایا تقیہ تھا یوسف صدیق نے بھائیون سے اپنے آپکو چھپایا تقیہ تھا حضرت ہارون نے گوسالہ طلائی پرستش کے لئے بننے دیا تقیہ تھا حضرت داؤد نے وسال سے بھاگ کر جان بچائی تقیہ تھا حضرت ذکریا درخت کے اندر جا کر چھپے تقیہ تھا حضرت مسیح کوہ زیتون مین جا کر چھپے تقیہ تھا پطرس حواری نے شب گرفتاری مین تین بار اپنی حواریت اور مسیح کی شاگردی سے انکار کیا ایک گاؤن مین چند حواری سوا مہینہ تک بت پرستی کرتے رہے یہ سب تقیہ تھا رسالت خاتم النبیین مین ملاحظہ کیجیے کہ اول تو صاف خدا نے حکم تقیہ کا یہ دیا کہ اے محمد کفار سے کہدے لکم دینکم ولی دین یعنی تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین ہے اگر یہ حکم تقیہ نہو تو رسالت باطل ہوتی ہے بعد ازان شعب ابو طالب مین تین سال مخفی رہے اور یہ تقیہ حضرت عمر کے مسلمان ہوتے ہی کیا گیا تھا وہ ایران توران فتح کرنے والے صاحب بھی تین برس تک تقیہ مین رہے پھر رسول اللہ صلعم ہجرت کے لئے تین روز تک غار حرا مین مخفی رہے یہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بھی تقیہ تھا یہ جو اعتراض ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے کیون تقیہ نہین کیا یا حضرت مسلم نے کیون
تقیہ نکیا یہ معترض کی کم فہمی ہے امام حسینؑ ہمیشہ تقیہ کرتے تھے بوقت شہادت تقیہ نہ کرنے کے
بہت وجوہ ہین اول یہ کہ بعد خروج تقیہ حرام ہے میدان جنگ سے اسوقت منہ پھیرنا مسلمان کا کام
نہین خلفاء ثلثہ نے البتہ تقیہ ایسا کیا ہے دیکھو جب احد کی جنگ سے بھاگ کر غار مین چھپے اور پھر ابو
سفیان کے پاس معافی قصور کے لئے تشریف لیگئے اور اُسکے آگے ہاتھ جوڑے اور حضرت عثمان تو
دو منزل تک انکے ساتھ چلے تیسرے دن لوٹ کر مدینہ آئے ایسا تقیہ مردون کا کام نہین ہے شرعاً بھی
حرام ہے یا یہ کہ عقبہ پر منہ کپڑون سے باندھ کر رسول اللہ پر حملہ آور ہوئے کہ اہل سیر پکار پکار کر کہہ
رہے ہین کہ سواریان بھاگ گئین فلان فلان کی تھین یہ بھی ایک قسم کا تقیہ تھا مگر حرام تقیہ تھا اہل
سنت اس قسم کا تقیہ اب بھی کرتے ہین ایام غدر ۵۷ء؁ مین صدہا عالم غازی بنکر دہلی گئے اور بعد انتظام
سرکاری کے ہزارون قسمین کھاتے تھے کہ ہم دہلی نہین گئے اور محلہ والون کے آگے ہاتھ جوڑتے
پھرتے تھے کہ ہمارا ذکر نہ کرین دوسری وجہ عدم تقیہ حضرت امام حسین کی یہ تھی کہ انکو اپنی موت کا
وقت معلوم ہوگیا تھا اسلئے حاجت تقیہ نہ تھی اور اس امر کو شاہ عبدالعزیز صاحب سر الشہادتین
مین قبول کرچکے ہین ایسا ہی حال حضرت مسلم کا تھا کہ معرکہ جنگ مین آپکے ہم مشرب انکو چھوڑ کر
بھاگ گئے اگر خلفاء ثلثہ کے سے حوصلے انکے ہوتے تو بیشک ابن زیاد سے وہ بھی قصور معاف کرالیتے
باقی جو اعتراضات نسبت متقیان شیعہ کئے گئے ہین ان سے بھی سراسر معترض کی حماقت ٹپکتی ہے
جبکہ قرآن شریف مین وارد ہے کہ انما المشرکون نجس پھر مشرک کا کھانا کیسے پاک ہوگیا دیکھئے تو
یہ کتنی بڑی بیحیائی ہے کہ ناک والون پر نکٹے قہقہہ مارتے ہین کیا سنیون کی طرح شیعہ بھی مخالفت حکم
الٰہی کرتے تو آپ راضی رہتے مین سچ کہتا ہون کہ اگر مسئلہ خاص مین قضیہ برعکس ہوتا تو سنی لوگ
شیعون کو جینے نہ دیتے اس پر تو یہ حال ہے کہ خود قائل ہین نجاست مشرکین کے اور اگر شیعہ پرہیز
کرتے ہین تب بھی قابل اعتراض ہین تعصب غش مر اسی کا نام ہے یہ جو اعتراض ہے کہ سنی کے ہاتھ کا
کھانا کھا لیتے ہین یہ البتہ خطا ہے پہلے سے معلوم نہ تھا کہ سنی بھی اپنے آپ کو نجس سمجھتے ہین خیر اس کا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کچھ مضائقہ نہین اس مسئلہ کو ایسا سمجھنا چاہیے کہ جیسے سوٴر اور کتے کا جھوٹا کھانا بحد النہین
اور موجب مذہب اہل تسنن قیمتاً خریدنے سے پاک ہوجاتا ہے اگر کوئی شے سنی سے خرید واگر منگا
لے تو یہی سمجھ کر خاموش ہو رہے ہوتے کہ وہ قیمتاً منگائی ہے کوئی ہرج نہین مگر تعصب ایسی بد
بلا ہے کہ انسان کو اپنے گریبان مین دیکھنے نہین دیتا **قال** حلف دروغ حالتِ تقیہ مین گناہ و
کفارہ نہین رکھتا حلیۃ المتقین اور مصلحتاً جھوٹ بولنا جائز ہے **اقول** مذہب اہل تسنن مین
بغیر تقیہ اور بغیر مصلحت جھوٹ بولنا جائز ہے دیکھئے ہم اوپر ثابت کر چکے ہین کہ خلیفہ اول نے حدیث
لانورث دروغ بیان کی ہے بوقت مباحثہ حضرت علیؑ سے تملقاً دروغ باتین بیان کین جن کا
کچھ بھی وجود نہ تھا کتاب الامامت والسیاست اور روضۃ الاحباب مین مذکور ہے کہ خلیفہ دوم
نے بسندِ روایت صحیح بخاری اپنی نسبت لفظِ کاذب اور غادر اور خائن تسلیم کیا خلیفہ ثالث نے
اول محمد بن ابوبکر کو حاکم مصر مقرر کیا فرمان لکھدیا پھر حاکم سابق کو خط لکھدیا کہ محمد کو قتل کر دینا
جبکہ خط پکڑا گیا اپنے لاعلم ہونے پر جھوٹا حلف اٹھایا اور مروان پر الزام لگایا لیکن مروان کی طلبی
پر بکمال تر حلف دروغ اٹھایا کہ میرے مکان مین نہین ہے حالانکہ مروان گھر مین موجود تھا اور تقیہ
انکے نزدیک جائز نہ تھا طلحہ و زبیر نے بمقام حواب ام المومنین عائشہ کی روبرو حلفاً بیان کیا کہ یہ
مقام حواب نہین ہے اور دیہاتی آدمیون کو بہکا کر جھوٹا اظہار دلایا یہ تو پیشوایان متقدمین کا
حال ہے جنکی سنت پر چلنا سنی فخر سمجھتے ہین پیشوایان متاخرین مین سے شاہ عبد العزیز دہلوی کو
دیکھئے کہ نام انکا عبد العزیز بن ولی اللہ بن عبد الرحیم تھا لیکن انہون نے تحفۂ اثنا عشریہ مین یہ
اصلی نام چھپا کر جھوٹا نام براہ توریہ یعنی برجسے فریب وریا اسطرح درج کیا میگوید بندۂ درگاہِ قوی
حافظ غلام حلیم بن شیخ قطب الدین۔ اب فرمائیے کہ اس بیوجہ جھوٹ بولنے کے کیا معنی آپ کے
علما ایسے کذب و دروغ کو جائز رکھنے کے لئے اسکا نام توریہ قرار دیتے ہین یعنی ریاکاری سے خلاف
بیان کرنا چنانچہ مولوی محمد احسن صاحب نانوتوی خاتمۃ الطبع کتاب ازالۃ الخفا مین اسی بارۂ خاص
مین لکھتے ہین جناب مولفِ تحفہ در اول دیباچہ کتاب خویش توریۃً نام خود فرمودہ۔ تقیہ تو تمام

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مذاہب میں ہمیشہ جائز رہا ہے مگر ریاکاری اور فریب وکذب وبہتان کسی مذہب میں سوائے اہل سنت کے جائز نہیں اور جائز بھی کیا کہ سنت پیشوایان اولین وآخرین کی **قال** جامع عباسی کے ۴ باب ۲ فصل میں ہے کہ اگر سنی شیعہ بھی ہو جاوے تو بھی حکم کافر اصلی کا رکھتا ہے کیونکہ اس پر قضا روزہ نہیں ہے **اقول** اہل انصاف اسی پر ہمارے مخاطب صاحب کی سمجھ اور عقل اور علم وفضل کا اندازہ کرلیں ہم عصر کا یہ قول بہت صحیح ہے کہ آپ گلستان کی ۳ سطر بھی صحیح نہیں پڑھ سکتے ہیں جامع عباسی فارسی کتاب ہے جبکہ اسکے سمجھنے میں مخاطب صاحب کی سمجھ پر یہ پتھر پڑے ہیں تو عربی کتب کے حوالون کا کیا حال ہوگا افسوس تو یہ ہے کہ جس شخص کو سلیس عبارت فارسی کے سمجھنے کی بھی لیاقت نہیں ہے اسکو تصنیف وتالیف کا کیون سودا ہوا اب ہم مولف صاحب کی نافہمی ثابت کرنے کو اصلی مطلب جامع عباسی کا لکھتے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ اگر کافر مسلمان ہو جاوے تو پچھلے روزون کی قضا اس پر واجب نہیں اور اگر مسلمان مرتد ہو جاوے تو ایام ارتداد میں روزے اسکے ساقط ہوئے ہیں تو قضا انکی لازم ہے اور اگر سنی شیعہ ہو جاوے تو وہ حکم ہے جو کافر کے بارے میں گزرا یعنی اسپر پچھلے روزون کی قضا واجب نہیں ہے اہل انصاف مخاطب کی عبارت کو بغور ملاحظہ فرما کر انصاف کریں **قال** زاد المعاد میں ہے کہ اگر شیعہ بضرورت کسی سنی کے جنازے کی نماز پڑھے تو بعد تکبیر کے مولیٰ پر نفرین ولعنت کہے اور جامع عباسی میں ہے کہ اگر شیعہ میت مخالف کے ہمراہ ہو تو یہ دعا پڑھے اللھم املاء جوفہ نارا وقبرہ نارا وسلط علیہ الحیات والعقارب۔ **اقول** مخاطب صاحب نے اسکی تشریح نہیں کی اپنے شامل اور بھلے آدمیون کو بھی لے لیا ہے بیشک یہ دعا جامع عباسی میں درج ہے لیکن مخالف معاند کے لئے کہ جسکو ہمارے مخاطب کیطرح حضرات اہلبیت سے عداوت ودشمنی ہے لعنت ہو اور اس میں کچھ شک نہیں کہ جس شخص کی نسبت ثابت ہو کہ وہ دشمن اہلبیت ہے اور پھر اسکی نجات کی دعا بے شک مانگنا اور طلب مغفرت کرنا ایمان کے خلاف ہے یہ دعا بیشک جامع عباسی میں درج ہے مگر ایسے معاندین کے لئے ہی جیسے ہمارے مخاطب اور دیگر اہلسنت والجماعت کے لئے کہ جنکو دشمنی اہلبیت سے نہیں ہے دوسری دعا ہے اللھم

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

انفعر للذین تابوا الخ درج ہے **قال** حق الیقین مین ہے کہ امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جب امام قائم یعنی حضرت مہدی علیہ السلام ظاہر ہونگے تو کافرون سے پہلے سنیون اور انکے عالمون کو قتل کرینگے **اقول** قول امام تو بیشک دروغ نہین ہو سکتا اور ضرور جو فرمایا ہے وہ پورا ہوگا کیونکہ آثار اسکے ابھی سے نظر آرہے ہین اور یہ امر ظاہر ہے کہ جو شخص انسے مخالفت کریگا وہی قتل کیا جاویگا اور یہ بھی ظاہر بات ہے کہ کفر سے زیادہ آپ ہی لوگ انکی مخالفت کرینگے کیونکہ جو عمل در آمد آپ کا گیارہ امام کے ساتھ رہا ہے اسی کی امید بارھوین سے بھی ہے یہ تو ممکن نہین معلوم ہوتا کہ گیارہ سے تو اپنے ہمیشہ عداوت کی اور بارھوین سے محبت و موافقت کروگے حضرت علی سے مخالفت کا کیا سبب تھا حسنین علیہما السلام نے تمہاری کیا خطا کی تھی آجتک کسی کافر نے حضرات اہلبیت مین سے کسیکو ایذا نہین دی جو کچھ ایذا اور رنج انکو پہنچائے گئے وہ سب مسلمانون کی طرف سے پہنچائے گئے دور کیون جاتے ہو اپنے اوپر ہی قیاس کر لو کہ اگر آپ کی کتاب جس مین سراسر توہین حضرات آئمہ معصومین درج ہے اور طرح طرح کے طنز اور طعن خاص جناب مہدی آخر الزمان کی نسبت درج ہین اگر یہ کتاب انکی روبرو پیش ہو تو آپ کی کیا گت ہو اور کیسا آپ کا سر پلپلا کیا جاوے پس اس مین کوئی شک معلوم نہین ہوتا کہ رفتہ رفتہ زمانہ ظہور حضرت تک آپ لوگون کے عقائد بالکل یزیدیون اور سفیانیون کے سے ہو جاوینگے اور پیشین گوئی امام جعفر صادق علیہ السلام کی پوری ہو جاویگی اور آثار اسکے پورے ہونے کے ابھی سے پیدا ہو گئے ہین کہ عقائد آپ کے نسبت حضرات آئمہ معصومین بالکل مذہب قدیم اہلسنت کے برخلاف ہین **قال** شیعون کے نزدیک اہل سنت کو ایذا دینا باعث نجات و ثواب کا ہے اور اسکی تائید مین واقعہ مولوی امیر علی کا جو اجودھیا کے ہنود سے ہوا ہے درج کیا ہے **اقول** اگر مخاطب کی مانند سنیون کے عقائد ہون اور اسی طرح وہ بھی حضرات اہلبیت کے دشمن ہون تو بیشک شیعون کے نزدیک انکے ایذا دینے سے زیادہ کوئی عبادت اور طاعت ہی نہین ہے اور جو قصہ مولوی امیر علی کا لکھا ہے وہ مخاطب صاحب کی کم فہمی ہے دیکھئے بادشاہ اپنی سب رعیت کو یکسان سمجھتے ہین انکے نزدیک ہندو اور مسلمان سب برابر ہین مولوی امیر علی نے اجودھیا کے ہنود

Presented by: Rana Jabir Abbas

پر جہاد کیا لیکن جہانتک اہل سنت کے مجاہدین کے حالات دیکھنے اور سننے کا اتفاق ہوا یہی معلوم ہوا ہے کہ کم حوصلہ آدمی اول تو ذرا ذرا سی بات پر جامہ سے باہر ہوکر جہاد اور خروج پر آمادہ ہو جاتے ہین اور پھر بے اسبابی اور عدم لیاقتی کی وجہ سے خود بھاگ جاتے ہین اور سردار کو مروا دیتے ہین عموماً مسلمانان ہند کا یہ حال ہے امیر دوست محمد خان کے والد کا مصاحب بوڑھا آدمی تھا وہ جماعت سید احمد صاحب بریلی مجاہدین طنز کیا کرتا تھا کہ آلات حرب نمیدانید شمشیر و تفنگ نمیدانید قواعد جنگ نمیدانید بچہ طور جہاد میکنید بعینہ یہی قصہ مولوی امیر علی صاحب کا ہوا کہ ہنود اجودھیا پر ادنی بات مین جہاد کا فتویٰ دیکر خود ہی امام اور سردار بنکر خروج کر دیا اور فتنہ عظیم برپا کیا چونکہ بادشاہ پر انسداد فتنہ اور حفاظت رعیت لازمی امر ہے اگر بادشاہ نے رفع فتنہ کے لئے مفسدون کو قتل کیا تو کیا بیجا ہوا کیا آپ لوگ جب خوش ہوتے کہ شاہ اودھ مولوی امیر علی کی رعایت سے اپنی تمام ہندو رعایا کو قتل کروا لیتے یا انکو اجازت دیدیتے کہ ہنود اجودھیا کو قتل کرکے انکے زن و فرزند کو باندی و غلام بناوے مین سچ کہتا ہون کہ اگر شاہ اودھ ایسا کر یا ایسی اجازت دیتے تو بہت ہی بڑے گناہ کے مرتکب ہوتے اور خداوند تعالی منتقم حقیقی کی روبرو انکو کوئی جواب نہ تھا مولوی امیر علی صاحب کی صریح خطا یہ تھی کہ انہون نے ناحق ہنود پر جہاد کیا عدالت بادشاہی موجود تھی اگر کوئی زیادتی انہون نے مسلمانون پر کی تھی تو نالشی ہو سکتے تھے اور اگر یہ پابندی اپنے مذہب کے جہاد ہی کرنا تھا تو اول سامان حرب و لشکر اسقدر بہم پہنچانا واجب تھا کہ کافی ہوتا اور سب سے زیادہ خطا میرے نزدیک اودھ کے سنیون کی ہے کہ بہت سے قصبہ اور دیہات مثل بلگرام اور کاکوری وغیرہ کے ایسے موجود تھے کہ جن مین لاکھوکھا سنی رہتے تھے بڑی بے غیرتی ان لوگون کی تھی کہ خود تو بے شرمی سے زندہ رہے اور مولوی امیر علی صاحب کو شہید کرا دیا غالب ہے کہ قیامت مین مولوی امیر علی کی روح سنیان اودھ کی دامنگیر ہو یہ جو درج فرمایا ہے کہ یہ قصہ قصہ کربلا کا جواب ہے **قال** شیعون کی معتبر کتب مین کفار سے سود لینا عموماً اور اہلسنت کا مال کھانا خصوصاً حلال ہے الخ **اقول** اگر یہ الزام تہمت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بھی ہو تو بھی کیا مضائقہ ہے یہ سنتِ الٰہی تو قدیم سے جاری ہے دیکھئے توریت مین لکھا ہے
کہ خداوندِ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ اب تمکو فرعون جانیکی اجازت دیگا سو تم قبطیون سے
جو تمہارے پڑوسی یا جان پہچان ہون عاریتہً اسباب سواری زیور روپیہ طلب کرو مین انکے
دل ملائم کر دونگا وہ تمکو اس بہانے سے کہ ہم عید کرنے جاتے ہین جو شئے طلب کروگے تمکو دینگے
تم ان اشیا کو لیکر چلے جانا پھر اگر شیعہ ایسا کرین تو متابعتِ حکمِ خدا کی ہے مگر سنی عالم اور مفتی خاص
شیعون سے سود لیتے ہین ہم نے دیکھے ہین **قال** کوئی شبہ نہین ہے کہ علماء اربعہ اہلسنت کے
مقلد افعال و معتقد اقوال آئمہ ہدیٰ کے ہین **اقول** الحمدللہ کہ زبان سے تو اقرار ہوا یہ بھی غنیمت ہے
لیکن یہ بات ہمارے مخاطب صاحب کی کم علمی اور عدم واقفیت کی وجہ سے ہی ورنہ علمائے اربعہ
سنیان کو حضرات آئمہ ہدیٰ سے کیا علاقہ ہے اگر ایسا ہوتا تو کوئی فرقہ بجائے حنفی کے جعفری
کہلاتا کوئی بجائے شافعی کے موسوی کہلاتا لیکن استدر اقبال سے شیعون کو مخاطب صاحب کا
متشکر گزار نہین ہونا چاہیئے کچھ آپ لوگون کی خاطر سے یہ اقبال نہین کیا گیا ہے بلکہ اپنی گمراہی کے چھپانے
کے لئے ایسا دروغ اقبال کیا گیا ہے ہم او پر ثابت کر آئے ہین کہ علماء اربعہ نے فقط مذہب ابن مسعود
کو تدوین کیا ہے اور مذہب علی مرتضےٰ اور انکی اولاد امجاد کا قطعی ترک کیا ہے یہانتک کہ حنفی ۔
شافعی ۔ مالکی ۔ حنبلی فقہ کی کسی کتاب مین ایک بھی روایت امام جعفر صادق یا امام محمد باقر یا دیگر
آئمہ سے منقول نہین ہی **قال** چنانچہ معتبر کتب شیعہ اس پر گواہ ہین احقاق الحق کی بحث خامس
مطلب ثانی مین مرقوم ہے کہ ابوحنیفہ تلمیذ حضرت امام جعفر صادق کا ہے اور احمد حنبل تلمیذ شافعی
کا اور شافعی تلمیذ محمد ابن الحسن تلمیذ ابوحنیفہ کا اور مالک تلمیذ جعفر ابن محمد کا ہے **اقول** واہ سبحان اللہ
آپ تعلیم تلمذ کو سمجھ رہے ہین اجی حضرت آپ کیسے غبی الذہن ہین اپنے قول کے مخالف استدلال
کرتے ہوئے آپ کو ہی دیکھا ہے دیکھئے آپ خود قبول کرتے ہین کہ احمد بن حنبل تلمیذ شافعی کا ہی
اور شافعی تلمیذ شاگرد ابوحنیفہ کا ہے پھر فرمائے تو کہ احمد بن حنبل نے کیون شافعی کی تقلید نہ
کی اور شافعی نے کیون ابوحنیفہ کی تقلید نہ کی اپنا اپنا مذہب کیون قائم کیا اور اپنے اپنے استادونکی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خطا اور غلطی اور مطاعن کا کیون اعلان کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ اُنکے شاگرد رشید نہ تھے بلکہ ناخلف شاگرد تھے دیکھئے تو ابو حنیفہ صاحب کو کہ جب بقول آپ کے وہ شاگرد امام جعفر صادقؑ کے تھے تو انکو خاص انکی تقلید واجب تھی مذہب حقہ شیعہ جعفریہ قبول کرنا چاہئے تھا ایجاد بندہ کی کوئی حاجت نہ تھی مذہب جعفری گمنام مذہب نہین ہے سب جانتے ہین کہ مذہب اثنا عشری جعفری مذہب ہے دیکھئے شیخ فریدالدین عطار تذکرۃ الاولیا مین بذکر امام جعفر صادق علیہ السلام صاف لکھتے ہین کہ مینی قومے مذہب او دارند مذہب دوازدہ امام دارند۔ آپ ہی انصاف کرین کہ اگر یہ حضرت شاگرد رشید ہوتے تو استاد کے مذہب کی تقلید کرتے نہ کہ ایسے صریح مخالفت کرتے کہ اول تو استاد کے چچا یعنی زید شہید کو بہکا کر دعوے امامت کا کرایا بعد ازان خود مدعی امامت ہو کر اپنا مذہب جاری کیا اور یہ امر آپ کو معلوم نہین ہے کہ ابو حنیفہ فقہ مین شاگرد حماد کے ہین اور احیاء سنتِ نبوی کا حال تو اپنے ہی فرقہ محدثین سے پوچھیے کہ کیا کہتے ہین امام شافعی امام غزالی امام یوسف بن اسباط محمد بن اسمٰعیل بخاری مسلم ترمذی وغیرہ کی تصنیفات دیکھیے کہ جنسے معلوم ہوگا کہ امام ابو حنیفہ نے قصداً سنتِ رسول کی مخالفت کی ہے اور اپنے آپ کو رسول اللہ پر فوقیت دی ہے اعوذ نعوذ باللہ خون خوک سے احادیث نبوی محو کرنے کا دعوے اکیا ہے کیا آپ کے نزدیک تقلید اسی کو کہتے ہین کہ امام جعفر صادقؑ کے کہنے سے ابو حنیفہ نے زیادہ خوری چھوڑ دی مخاطب صاحب ابھی آپ بسم اللہ کے گنبد مین ہین آپ کو یہ بھی تحقیق نہین ہے کہ آپکے مذہب کا ماخذ کیا چیز ہے کہان سے نکلا ہے کسکی تقلید کی گئی ہے پہلے کچھ دنون علماء و فضلاء سے اسکی تحقیق کر و جب تصنیف و تالیف کا نام لینا **قال** شیعہ اختلاف علماء اربعہ اہلسنت پر طعن کرتے ہین اور اختلاف اپنے آئمہ پر نظر نہین کرتے کہ کتاب علل الشرائع مین حضرت ابی عبیدہ سے منقول ہے کہ شیعون مین اختلاف مینے ڈالا ہے اگر مجتمع ایک کام پر ہوتے تو گرفتار ہو جاتے امام ابو جعفر نے ایک مسئلہ کا جواب تین سائلونکو تین طرح پر دیا اور امام جعفر صادقؑ فرماتے ہین کہ مین کوئی کلام نہین کرتا جب تک کہ ستّر مخرج اور نکلنے کے پہلو نہ قائم کر لون **اقول** سبحان اللہ کجا اختلاف علماء اربعہ او رکجا اقوال آئمہ اثنا عشر حضرات

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اختلافات وہ کہلاتے ہین کہ شافعی کہتے ہین کہ ابو حنیفہ نے دنیا کو گمراہ کر دیا اس سی بدتر اور شوم تر اسلام مین پیدا نہین ہوا نصوص کو اپنی قیاس واہیات سے کالعدم کرتا ہے اور یہ کہ ابو حنیفہ امام مالک کو گمراہ احمد حنبل شافعی مالک ابو حنیفہ کو گمراہ بتلاتے ہین ایک کہتا ہی ناف پر ہاتھ باندھکر نماز پڑھو دوسرا کہتا ہے سینہ پر ہاتھ باندھکر نماز پڑھو تیسرا کہتا ہے ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھو ایک کہتا ہی تکبیر پر رفع یدین کرو ایک کہتا ہے رفع یدین کروگے گمراہ ہوجاؤ گے ایک کہتا ہے بسم اللہ بالجہر پڑھو دوسرا کہتا ہے کہ اگر چون بھی کی تو ایمان جاتا رہے گا ایک کہتا ہے کہ الحمد ختم ہونے پر ماموم پکار کر آمین پڑھے دوسرے کہتے ہین کہ اگر زبان سی آمین نکالی زبان قلم کردیجائیگی ابو حنیفہ کہتے ہین کہ الو کا گوشت حلال ہے دوسرے کہتے ہین حرام ہے ایک صاحب فرماتے ہین کہ آب چاہ طاہر و مطہر ہے دوسرے فرماتے ہین ہرگز نہین خود امام اعظم صاحب کے شاگرد ابو یوسف و محمد اور زفر باہم اور نیز استاد سے مختلف ہین ہزارہا مسائل خاص مذہب حنفیہ مین ایسے مختلف ہین کہ امام صاحب جائز رکھتے ہین اور صاحبین حرام بتلاتے ہین چھوٹی سے چھوٹی کتاب فقہ حنفی کی قدوری ہے اسیکو دیکھ لو کہ کوئی مسئلہ امام صاحب کا ایسا نہین ہی کہ شاگردون مین سے کسی نے اسکو مخدوش نہ کیا ہو مین سچ کہتا ہون کہ اگر کتب فقہ آگے رکھ کر اس حال کو لکھون تو سو جزو کی کتاب انکے اختلافات مین مرتب ہو کوئی تو جانور ایسا نہین کہ جسکی حرمت مین باہم چارون بلکہ باہم اپنے یارون کے بھی اختلاف نہو کوئی مسئلہ معاملات و معاہدات و فرائض و دینیات مثل طہارت اور وضو اور غسل اور نماز اور روزہ اور حج اور زکوٰۃ مین ایسا نہین ہی کہ باہم اختلاف صریح موجود نہو اور وجہ اختلاف کی صریحی یہ ہے کہ معاملہ دینی مین عقل اور قیاس کو دخل نہین ہوتا اگر یہ چارون امام بغیر شمول اپنے اپنے قیاس کے اپنے مجتہدین مستقل کے مذہب کو تدوین کرتے تو ہرگز اختلاف نہوتا کیونکہ چارون کا ماخذ تو صرف اجتہاد عبد اللہ ابن مسعود کا ہے یہ صرف عقل آرائی اور قیاس کا پرتو ہے کہ ایک دوسرے سے مختلف ہے مخاطب صاحب نے جن امور کو اختلاف آئمہ ہدیٰ نے قرار دیا ہے انکو ہم فقط مخاطب کے ہم مذہب لوگون کے ہی انصاف پہ چھوڑتے ہین کہ اگر انکے نزدیک ان اقوال سے دوازدہ امام کے باہمی اختلاف ہوجاتے ہین تو مخاطب صاحب کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شاباش دین جن لوگون نے تاریخی حالات اس زمانہ کے پڑھے ہین وہ بخوبی سمجھ سکتے ہین کہ آئمہ علیہم السلام کو ترویج مذہب امامیہ مین کیا کیا دقتین اور صعوبتین پیش آئی ہین اور انکے شیعون کی کیا حالت اور کیفیت رہی ہے انکی مصلحتین اس قسم کی تھین کہ جنسے اپنی اور اپنے شیعون کی جان کی حفاظت کر سکتے تھے اور سچ تو یہ ہے کہ اگر آئمہ علیہم السلام صاحب بصیرت اور کشف نہوتے تو ہرگز ترویج مذہب مین کامیاب نہوتے اور واقعی انکو ایسی ہی حاجتین درپیش تھین کہ ایک کلام سے سینتر پہلو اپنے بچاؤ کے نکالین اور یہ کام ہر ایک کا نہین ہے بغیر علم ماکان و مایکون ممکن نہین ہے دیکھیے امام جعفر صادق علیہ السلام کو بذریعہ علم امامت معلوم تھا کہ منصور دوانقی خلیفہ عباسی بعد وفات آپکی حکم کریگا کہ امام جعفر صادقؑ نے جس شخص کو اپنا وصی کیا ہے اسکو قتل کیا جاوے اسلئے آپنے تین وصی مقرر کیے ایک امام موسیٰ کاظم خلف اکبر دوسرے خاص منصور خلیفہ عباسی اور تیسرا وہ امیر جسکو خلیفہ حکم قتل وصی کا دیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بعد انتقال حضرت صادق کے منصور نے اس امیر کو حکم دیا کہ وصی امام کو قتل کرے مگر جب معلوم ہوا کہ حضرت کے تین وصی ہین اور وصایا خاص سر مہر منصور اور اس امیر کے نام کی بھی موجود ہین تو نہایت درجہ نادم ہوکر خاموش ہوئے یا جیسا کہ ہم ایک قصہ تعلیم وضو کا بیشتر لکھ چکے ہین کہ امیر کی جان بچانے کے لئے اسکو طریقہ وضو سنیان لکھ بھیجا اور جب خلیفہ آزمائش کر چکا تو پھر لکھ بھیجا کہ اپنے طریقہ پر وضو کیا کرے یہ احکام مصلحتی تھے انکو اختلافات نہین کہہ سکتے ایک امام نے دوسرے امام سے اختلاف نہین کیا انکی یہانتک تو حد ہے کہ جیسا کہ تذکرۃ الاولیا مین مزید نے تحریر کیا ہے کہ ایشان یکے دوازدہ اند و دوازدہ یکے **قال علیہ ما یستحقہ** ابوہریرہ اُستاد امام باقرؑ کے ہین امام صاحب موصوف نے آپ ہی سے سند حدیث کی حاصل کی تھی **اقول** اس رذل کی کوئی انتہا نہی آئمہ نے کسی غیر سے حدیث نہین لی ہی فقط اپنے آبا طاہرین سے حدیث بیان فرمائی ہین خصوصاً ابوہریرہ تو تمام راویون مین اہل سنت کے نزدیک بھی ضعیف ہین۔ یکا یک بیعہد ب کے موجد تو یہی ہوئے ہین کہ دسترخوان معاویہ پر بھی گوشتہ دبا کر بیٹھین اور نماز حضرت امیر کے لشکر مین آکر پڑھین یہانکی فضیلت کی حدیث کا قصہ آپ کا مشہور ہے کہ ایک سال اپنی تجارت کے لئے پیاز خریدی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور حدیث وضع کرکے بیان کی کہ جو کوئی پیاز جائیگا بہشت مین کھائیگا اسپر پیاز بہایت گران قیمت
سے فروخت ہوئی جبکہ بی بی عائشہ نے یہ حال سُنا تو آپ کو بُلا کر دھمکایا کہ کیون جھوٹی حدیث
بیان کی آپنے جواب دیا لہ واہ بی بی مین نے تمہارے والد کے فائدے کے لئے صدہا حدیث بیان کی
تب آپنے ایکدن بھی نہ روکا اور جب مین نے اپنے نفع کے لئے ایک حدیث بنالی تو آپ مانع
ہوئین بی بی عائشہ یہ جواب سنکر خاموش ہو رہین مخاطب صاحب ابو ہریرہ سے امام محمد باقر کی
سند حدیث لینے کے ثبوت مین اسناد منہ ذیل پیش کرتے ہین **قولہ** چنانچہ کشف الغمہ اور علل الشرائع
کے باب علت مین ہے کہ اگر مرجی وقدری وخارجی کسی حدیث کو آئمہ طاہرین کے ساتھ نسبت کرین
تو تم تکذیب مت کرو اسکی کیونکہ نہین جانتے تم کوئی چیز شاید کہ ہو حق بس تکذیب ہوگی حق تعالیٰ
کے عرش کی **اقول** اہل انصاف مخاطب صاحب کے اس دعوے کو کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے ابو ہریرہ سے
سند حدیث حاصل کی ہے سند متذکرہ بالا سے مطابق فرماکر ثابت کرین کجا ابو ہریرہ کی سند حدیث کجا
مرجیہ وقدریہ وخوارج کا کسی حدیث کو آئمہ سے منسوب کرنا مگر یہ نہ کھلا کہ مخاطب صاحب نے ابو ہریرہ کو
خوارج مین داخل کیا ہے یا مرجیہ وقدریہ مین **قال الناصبی** ظاہر ہے کہ کوئی زمانہ زمانہ رحمۃ للعالمین
اور زمانہ خلفاء راشدین سے بڑھکر نہین گزرا چنانچہ اسکی تصدیق معتبر کتب شیعہ سے ہوتی ہے کتاب شافی
شرح کافی مین ہے کہ جب حضرت رسولخدا نے دنیا کو چھوڑا تو دین کامل ہو چکا تھا ورنہ امت کو خدا کے
تعالیٰ پر حجت ہو جاتی اور اسیطرح زمانہ خلفاء راشدین کا تھا (یہ مولف صاحب کی طرف سے الحاق
بے معنی ہے) دوم منہج الصادقین مین حدیث خیرکم قرنی ثم الذین یلونہم۔ مندرج ہے سیوم جامع الاخبار
مین حدیث نبوی درج ہے کہ فرمایا امت میری چالیس برس تک خار ہوگی اور دوسو برس تک برگ
وخار دونو ہونگے بعد ازان برگ ہونگے خار ہونگے چہارم صحیفہ کاملہ مین ہے کہ جبرئیل نے خبر دی تھی کہ
وفات رسولخدا کے چالیس برس بعد سے سامان گمراہی پیدا ہونگے پنجم سورہ مائدہ مین آیہ الیوم اکملت
لکم دینکم ہے اے مقلدان ابن سبا مجاہد ومکارم اصحاب رسول مقبول کے اپنی کتابون مذکورہ مین
دیکھو اور انصاف کرو کہ حق بجانب کسکے طرف ہے بر رسولان بلاغ باشد وبس **اقول** اہل انصاف ا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

مؤلفِ اظہار الہدیٰ کی اس رذل کو تو ملاحظہ فرماوین کہ آپ کی اس فضول تحریر سے کیا مطلب نکلا
کل اہلِ قبلہ بلکہ اہل عالم اس بات کو گویا سینہ بسینہ مانے ہوئے ہین کہ پہلا زمانہ پچھلے زمانہ سے بہتر
ہوتا ہے اور اس مین کوئی شک نہین کہ خیر القرون زمانہ رسولخدا کا تھا اس سے بدتر اُسکے بعد کا
زمانہ ہوا اسی طرح ایک زمانہ سے دوسرے کو قیاس کر لیجئے اور یہ خیر و شر زمانہ کا صرف آلِ رسول کے
لئے بیان کیا ہے کہ زمانہ حیاتِ رسولخدا صلعم تو انکے لئے نہایت مبارک زمانہ تھا اور جو زمانہ اُسکے بعد
آیا اسمین گو حقوق و مناصب اہلبیت غصب و تلف کئے گئے لیکن انکی جان سے کسی نے تعرّض نہین
کیا اسکے بعد جو زمانہ آیا اس مین علاوہ غصب حقوق و مناصب اہلبیت کے انکو قتل کیا انکے حرمون کو
مثل قیدیان زنگ و حبش مقیّد کیا گیا طرح طرح سے ہتک حرمتِ خاندان رسالت روا رکھا گیا
یہ مضمون بالکل مطابق السلام علیٰ نبّاش الاوّل ہے کے ہی مخاطب صاحب کو اتنی تمیز نہین کہ گو بمقابلے
نبّاشِ زمانہ حال کے نبّاش سابق بھلا آدمی تھا لیکن نبّاشی کسی مذہب و ملت مین ممدوح ہی ہے ہمارے
مخاطب صاحب نے براہِ عقلمندی اپنی بیہودہ رذل سے یہ مطلب نکالا ہے کہ زمانہ یزید و آلِ مروان سے زمانہ
خلفائے ثلثہ کا بہتر تھا لیکن اس سے کوئی فائدہ حاصل نہین ہو سکتا خلفائے ثلثہ کے الزامات کسطرح رفع ہو سکتے ہین
گو یزید وغیرہ کے افعال ان سے بدتر بھی ثابت ہون لیکن انکے مطاعن مبدل بمحامد کسوجہ سے ہو سکین گے
مؤلف صاحب نے جو اس موقعہ پر جو نہایت بے محل مصرعہ لکھا ہے کہ بر رسولان بلاغ باشد و بس
اسکا مطلب منکشف نہین ہوا کہ آپ کسی انسان کی طرف سے قاصد بنکر آئے ہین اور اُسکا پیغام
پہنچاتے ہین یا بوجہ خلل دماغ ادعائے رسالت الٰہی ہے آپکے رذل نامہ سے تو یہ ثابت نہین ہوتا
کہ کسی شخص کے آپ قاصد ہین یا ایلچی بنکر تبلیغ رسالت کر رہے ہین خدا کی رسالت ختم ہو چکی
بس اس حساب سے تو شیطان ملعون کی رسالت باقی رہی ۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔

قال مسئلہ شیعہ کو حضرت عباس عمِ رسول اللہ سے کمال درجہ کا بغض و کینہ ہے **اقول** اگر
یہ سچ بھی ہو تو آپکو کیا ۔ شیعہ بالعموم اولاد رسول ہین غیرون مین سے خال خال ہین اگر وہ کینہ رکھتے
یا محبت ۔ حضرت عباس انکے ہین اور وہ حضرت عباس کے لیکن جو اٰیہ ۔ و ضنیہ ۔ یلی تبنعلی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کو انکے آپس کے معاملات سے کیا تعلق **قال** لعنت بدترین نشان غضب الٰہی کا ہے اسی سبب
اہلسنت کسی کافر کو بھی لعنت نہین کرتے حالانکہ کافر بنص قرآنی مستوجب لعنت کا ہوتا ہے **اقول**
ہم بھی تو یہی کہتے ہین کہ اہلسنّت کو کافرون سے نہایت درجہ محبّت و توحد و الفت ہوتی ہے کہ
بمخالفت نص قرآنی بقول آپ کے کرتے ہین اور کافرون پر لعنت نہین بھیجتے دیکھیے **ع** جادو وہ جو
سر پہ چڑھ کے بولے اب فرمائیے کہ آئندہ پھر تو کبھی متابعتِ قرآن کا دعوےٰ نکروگے مدت کے بعد
یہ راز کھُلا ہے کہ آپ بھی منہم مین سے ہین کمال ایمان یہ ہے کہ خدا کے لئے ہی کسی سے محبت رکھّین
اور خدا ہی کے لئے مستحقِ بغض سے بغض رکھّین یہ مسلمان کیسے کہ خدا تو فرماوے کہ کافر مستوجب
لعن ہے اور سُنّی اس سے انکار کرین ہمارے مخاطب نے یہ بھی جتلایا ہے کہ وہ لعنت سے بہت ڈرتے
ہین مگر یہ عمل بھی انکا خلاف طریقہ انکے سلف کے ہے دیکھیے صحاح اہل سنّت مین مروی ہے کہ رسول اللہ
صلعم نے ہر چند متعینان جیش اسامہ کو لعنت الٰہی سے ڈرایا مگر کوئی نہ ٹھہرا اور کسی کے کان پر جون
بھی نہ چلی **قولہ** اور نہ کبھی قاتلان حضرت عمر و عثمان کو لعنت کرتے ہین **اقول** لعنت کیسے کرو
مسلمانی سے خارج ہوجاؤ کیا خلیفہ زادے پر دادون لگایا تھا یا طلحہ و زبیر پر نگاہ ڈالی تھی **: قولہ**
مگر عادت شیعون کی اسی پر منحصر ہے کہ اپنی چند روزہ زندگی گالی گلوج مین صرف کرتے ہین **ع**
ہر کسے را بہر کارے ساختند **اقول** شیعون کے نزدیک تو گالی دینا سخت گناہ ہے کسی کو گالی
نہین دیتے مگر آپ کے نزدیک سنّتِ بزرگان ہے دیکھیے شاہ ولی اللہ نے ازالۃ الخفا مین حضرت
عمر کا ایک کافر کو گالی دینا انکے فضائل مین درج کیا ہے مصرعہ آپ کا اس موقعہ پر البتہ موزون ہوگا
ہر کسے را بہر کارے ساختند **قولہ** حلیۃ المتقین کے ابابنہ فصل مین حضرت امام محمد باقرؑ سے
منقول ہے سفر ہو کہ لعن وقتیکہ از دہان بیرون مے آید میگردد اگر صاحبش راے باید آنجا قرار
میگیرد و گرنہ برگوینداش برمیگردد افسوس کہ شیعہ اپنے امام صاحب کے قول کی بھی تعمیل نہین
کرتے بزرگان دین کی نسبت اول فول بکتے ہین **بیت** گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ
آفتاب را چہ گناہ **اقول** شیعہ مستحق لعنت کو پہچان کر لعنت بھیجتے ہین سنیون کی طرح مذبذب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور دجل میں یقین نہیں ہیں کہ کافرون کے برحق ہونے کا بھی یقین رکھتے ہون اور جو لعنت گوئند
پر لوٹ کر آتی ہے وہ ایسی ہے کہ جیسے معاویہ اور اُسکے اشیاع واتباع جناب امیر علیہ السلام پر کیا
کرتے تھے اور وہ لعنت لوٹ کر اُسکے اور اُسکے ہواخواہون کی گردن مین طوق ہنکر پڑجاتی تھی ہمارے
مخاطب صاحب بوجہ کم علمی معاویہ کے ان افعال سے متعجب ہون شاید اب تک انکو اسکا علم نہین
ہوا ہے کہ معاویہ ایسی نالائق حرکت کا مرتکب ہوتا تھا اب ہم مخاطب صاحب کو بتلاتے ہین کہ صحیح
مسلم اور صحیح ترمذی مین مروی ہے۔ اِنّ معاویۃ بن ابی سفیان امر سعد ابن ابی وقاص وقال
ما منعک ان تسب ابا تراب فقال اما ما ذکرت ثلثا قالہن لہ رسول اللہ فلن اسبہ لان تکون لی
واحدة منہن احب الی من حمر النعم الی آخر الحدیث یعنی صحیح مسلم و صحیح ترمذی مین مروی ہے
کہ معاویہ ابن ابوسفیان نے سعد بن وقاص کو حکم دیا اور بولا کہ کیون تو ابوتراب یعنی علی مرتضیٰ
پر سب نہین کرتا وہ بولا کہ مین اسلیے سب نہین کرتا کہ تین باتین جو رسولخدا نے انکے حق مین
کہی ہین وہ مجھے یاد ہین اگر ان مین سے ایک بھی میرے لیے ہوتی تو مین حمر نعم سے بھی محبوب تر جانتا
آخر حدیث تک جسمین تفصیل ہر سہ احادیث کی ہے۔ دیگر محدثین نے بھی معاویہ کا لوگون کو ترغیب
دینا اور بر سر منبر شان مرتضوی مین سب کرنا اور پھر تا ختم سلطنت امویہ اسکا عمل درآمد رہنا لکھا ہی
اب مخاطب صاحب فرماوین کہ کیا یہ بھی خطار اجتہادی تھی اور یہ بھی دیکھین کہ وہ سب لعن
لوٹ کر معاویہ کی گردن مین مثل طوق پڑتا تھا یا نہین شیعہ چونکہ روشن ضمیر امامون کے مقلد
ہین اسلیے مستحق وغیر مستحق لعنت کو خوب جانتے ہین اور بہ تعمیل حکم اپنے امامون کے مستحقان لعنت
پر ہمیشہ لعنت بھیجتے ہین ہم لوگونکی بھیجی ہوئی لعنت کہین رک نہین سکتی جو بے ایمان خوف
لعنت سے ساتوین طبقہ جہنم کے اندر جاکر چھپتے ہین لعنت بھی انکے سر پر پہنچکر گلوگیر ہوجاتی ہے
اب تمہاری آنکھ حق نما نہین ہے تو اسمین ہمارا قصور نہین ہے **شعر** گر نہ بیند بروز شپرہ
چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ **قال** مسئلہ شیعون کے نزدیک دعوت اسلام ممنوع ہے۔ کہ
فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کفوا عن الناس ولا تدعوا احداً الی امرکم۔ یعنی باز رہو تم آدمیون

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے اور مت بلاؤ کسی کو طرف اپنے دین کی **اقول** ہمارے مخاطب صاحب لکم دینکم ولی دین سے بھی یہی اخذ کرینگے کہ رسول اللہ صلعم کو بھی دعوت اسلام کی ممانعت ہوگئی کیونکہ موقع اور وقت کی انکو خبر نہیں حالات سے اُس زمانہ کے آگاہ نہیں کہ آئمہ پر کیا دشواریاں اور سختیاں نواصب کی وجہ سے پہنچتی تھیں اس قسم کے مواقعہ ہمیشہ انبیا اور آئمہ کو پیش آئی ہیں کہ جان بچانے کے لئے مصلحتاً ایسے احکام دئے گئے ہیں علاوہ اسکے بموجودی نبی یا امام کے عوام کو دعوت کا حق نہیں پہنچ سکتا اگر امام نے کسی دوسرے کو دعوت کرنے سے منع کیا تو بیجا نہیں ہے کیونکہ یہ کام خاص امام کا تھا **قولہ** ستر عورت صرف قبل و دبر و خصیتین بموجب جامع عباسی کافی ہے تحریر الاحکام میں مرد کا پردہ لنگوٹی سے ہو کہ الرجل ستر القبل والدبر لکھا ہے **اقول** ہائے افسوس ہمارے مخاطب کو عورت کے معنی بھی معلوم نہیں وہ عورت کو بمعنی زن سمجھے ہوئے ہیں ستر عورت کے معنی اعضاء مستورہ کا چھپانا ہے اور اعضا مستورہ قبل و دبر ہیں نہ کہ آلت و مقعد مخاطب صاحب قبل کے معنی آلت یا فرج زن کے سمجھے ہوئے ہیں اور ایسا ہی دبر کو مقعد جانتے ہیں حالانکہ قبل کے معنی آگے کے ہیں اور مراد اس سے اگلے اعضاء مستورہ اور اُسکے حوالی ہیں ایسا ہی دبر کے معنی پیچھے کے ہیں اگر پردہ فقط نفس آلت و مقعد کا ہوتا تو انکا ہی نام لکھا جاتا جبکہ قبل اور دبر کا لفظ ہے تو اسکے یہی معنی ہیں کہ آگا اور پیچھا ڈھکنا چاہیے اور ہمارے مخاطب صاحب نے جو یہ لکھا ہے کہ قبل و دبر کا ستر کافی ہے یہ دروغ ہے بلکہ واجب اور فرض ہے یعنی بغیر اسقدر پردہ کے کسی طرح نماز درست نہیں ہے خواہ کوئی دیکھنے والا ہو یا نہ خواہ تاریک مکان ہو بغیر ستر عورت نماز درست نہیں اور مخاطب صاحب کو اپنے مذہب کی خبر نہیں کہ ستر عورت ہی فرض ہے اور فریضہ یا وجوب ستر عورت سے یہ مطلب نہیں ہوتا ہے کہ اسقدر پردہ کرنا چاہیے یا یہ کافی ہے بلکہ یہ مطلب ہے کہ انسان کسی حالت اور کسی وقت میں عورتین برہنہ نہیں کر سکتا **قال المؤلف** جامع عباسی میں ہے کہ اگر مکان نجس خشک باشد و نجاست او سرایت نکند نماز دران صحیح است مگر جای سجدہ کہ اگر آن نجس باشد نماز صحیح نیست ہرچند کہ خشک باشد اسلئے شیعہ فقط پاکی سجدہ گاہ پر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لحاظ کرتے ہین **اقول** اگرچہ اہلسنت مین بھی یہی مسئلہ ہے لیکن مولف صاحب نے پہلے فقرہ کو عداوتاً نہین لکھا اور مکان کے آگے لفظِ نجس اپنے دل سے لگا یا پورا فقرہ جامع عباسی کا یہ ہے کہ دوم از واجبات آنکہ مکان نجس نباشد بحیثیتے کہ نجاست آن ببدن مصلّی یا بلباس او سرایت کند اگرچہ خون کم از درہم بغلی باشد اما اگر مکان خشک باشد و نجاست آن سرایت نکند نماز دران صحیح ست مگر جاے سجدہ الخ اہل تسنن مین تو قطعی ناپاک خشک کپڑے پر اُس حالت مین بھی نماز جائز ہے کہ مصلی کو بکثرت پسینہ آرہا ہو اور بوجہ پسینہ کے نجاست جانماز بدن ولباس مصلی پر سرایت کرے اور پھر جاے سجدہ کی طہارت کی بالکل قید نہین ہے جسطرح خشک نجس مقام پر کھڑے ہوتے ہین اسی طرح خشک نجاست پر سجدہ کر لیتے ہین۔ ترجمہ فارسی کنز الدقائق باب الانجاس مسئلہ اگر زمین پلید خشک شدہ واثر نجاست نماند نماز براو جائز بود وتیمم جائز نہ ۔ یہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہے اب اہل انصاف غور فرماوین کہ شیعہ کا عمل قابل اعتراض ہے یا سنیون کا اور جبکہ مولف صاحب کو اپنے مسائل کی بھی خبر نہین ہے پھر دوسرون پر اعتراض کرنا بے غیرتی ہے یا نہین جبکہ زمین پلید خشک پر نماز جائز ہونے کا دونون مذہب مین مسلمہ ہے اور پھر شیعہ اسقدر احتیاط کرتے ہین کہ خاص جاے سجدہ پاک رکھتین تو ان پر کسطرح اعتراض وارد ہوتا ہے **قال** مسئلہ بنص صحیح ثابت ہے کہ اوقات نماز کے پانچ ہین سواے روزِ عرفات کے کہ اسدن واقعی مین بھی وقت مین نماز پنجگانہ ادا کیجاتی ہے کیونکہ درصورت تاخیر ارکانِ حج مین خلل پیدا ہوتا ہے پس تداخلِ اوقات یوم عرفات کا اقوال وافعال رسول اللہ سے ثابت ہوتا ہے مگر شیعون نے اپنے نفس کی آسائش کے لئے صرف تین ہی وقت ہمیشہ کے لئے فرض کر لئے ہین چنانچہ استبصار کے باب موافقت الصلواۃ

مین ہے اذا زالت الشمس دخل الوقتان ظہر والعصر واذا غابت الشمس دخل الوقتان المغرب والعشاء **اقول** واہ حضرت آپ بھی عجیب شخص ہین خود ہی تو رسولخدا کے اقوال وافعال سے تین وقت نماز کے ثابت کر دئے اور پھر آپ ہی اسکی مخالفت پر آمادہ ہو گئے یہ آپ بھی سمجھتے

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہونگے کہ رسولخدا نے ایسے ہی وقتون کی نماز کو شامل کیا تھا جسکے درمیان مین فصل اور وقت غیر حائل نہ تھا کیونکہ نہ تو قبل از وقت نماز جائز ہے نہ بعد انقضاء وقت نماز ادا ہو سکتی ہے بہر حال حضرت نے ہر نماز کو اُسکے وقت پر ادا کیا اور اگر فقط ضرورت کے لحاظ سے نمازین شامل کرنی جائز ہوتین اور وقت کا لحاظ نہ ہوتا تو آنحضرت اسدن کی نمازون کو یا تو ایک دن پیشتر یا ایکدن بعد بفراغت پڑھ سکتے تھے یا جسطرح ظہر وعصر کو شامل کر لیا تھا مغرب وعشا بھی انکے شامل کر لیتے لیکن ایسا نہین کیا تو معلوم ہوا کہ وقت کا لحاظ ضرور پیش نظر تھا اور رسولخدا کا یہ فعل نا جائز نہ تھا علاوہ اسکے جسطرح نماز صبح اور ظہر کے درمیان حد فاصل ہے ویسے ہی ظہر اور عصر کے درمیان کوئی دوسرا وقت حائل نہین جب وقت ظہر پڑھ چکے عصر شروع ہو گئی ایسا ہی مغرب وعشا کے درمیان بھی کوئی حد فاصل نہین ہو سکتی اسلئے بالضرور نماز کے تین ہی وقت ہین اول از زوال شمس تا بغروب ظہر وعصر کا وقت ہے اور بعد غروب مغرب وعشا کا وقت ہے تیسرا صبح صادق پر نماز صبح کا وقت ہے اسلئے مسئلہ اوقات نماز پر کوئی اعتراض وارد نہین ہو سکتا بلکہ خود مرویات اہلسنت سے رسولخدا کا پانچ نمازون کو تین وقت مین پڑھنا ثابت ہوا ہے گو بوجہ ضرورت ہی ایسا کیا ہو لیکن ناجوازی کا اعتراض وارد نہین ہو سکتا اب رہی فضیلت اول وقت ہر نماز کے سو شیعہ لوگ بھی اسکے قائل ہین کہ اول وقت ہر نماز پڑھنا بڑی فضیلت ہے جیسا کہ جامع عباسی مین آپنے دیکھا ہو گا کہ لکھا ہے کہ نماز در اول وقت گذاردن ثواب عظیم است تخصیص نماز صبح ونماز مغرب پھر لکھتے ہین کہ وتاخیر نماز اول وقت بغایت مکروہ ہست مگر در چند جا کہ تاخیر نماز اول وقت سنت است چنانکہ تاخیر نماز خفتن تا وقتیکہ سرخی مغرب بطرف نشود وتاخیر نماز ظہر در بلاد شدید الحر تا زمانیکہ بعد از زوال سایہ مساوی شاخص شود علاوہ ان کے دس درجہ اور تاخیر کے مرقوم ہین مثل انتظار پیش نماز برائے فراہمی ماموماں برائے احصا پیش نماز و برائے ادائے نوافل وقتیہ کہ سنت ہین **قال** شیعہ اذان مین محمد وآلہ خیر البریہ پڑھتے ہین اور بعض اشہد ان علیا ولی اللہ دوبارا اور بعض اشہد ان امیر المومنین حقا دوبار پڑھتے ہین حالانکہ انہین کی کتابون مین سخت ممانعت ہے من لا یحضرہ الفقیہ کے باب اذان مین ہے کہ ملفوظہ لعنہم اللہ در اذان زیادہ کردہ اند

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

این الفاظ را کہ دران در اصل داخل نیست **اقول** اگرچہ مخاطب صاحب نے یا تو براہ تعصب یا براہ ناواقفی غلط لکھا ہے لیکن مطلب علی ولی اللہ اور امیر المومنین حقا سے ایک ہی ہے دوسرے مرتبہ تشہد رسول اللہ کا کرنا چاہیے اور دوسرے مرتبہ وصی رسول اللہ کا اور حضرت کے نام کیساتھ وآلہ خیر البریہ کہنا بہت بڑا ثواب ہے من لا یحضرہ الفقیہ اگر آپ دیکھتے تو اس مین ہی یہ فصول آپکو نظر آجاتین مطلب من لا یحضرہ الفقیہ کا اس الحاق سے جو بعض ملعونان نے کیا ہے ایسی فصول سے ہے جو در اصل اذان مین داخل نہین ہین جیسے الصلواۃ خیر من النوم الحاق کیا گیا ہے مخاطب صاحب نے جو فصول الحاقیہ کو مذکور نہین کیا اسکی یہی وجہ تھی کہ اپنے گھر کو آگ لگی تھی **قال** تاکید اکید جماعت کی بنص قرآن واجب ہے مگر شیعون نے اپنی طرف سے ایسی تمہید بے اصل ایجاد کی ہین کہ مدت العمر مین بھی کبھی کسی شیعہ کو جماعت میسر نہین ہوتی بلکہ ترک اس امر خطیر کا باعث ویرانی مساجد اللہ کا ہوتا ہے مولف بھی زمانہ طالب علمی مین چند برس لکھنؤ مین رہا بچشم خود دیکھا کہ مساجد شیعیان پاک مین کسی امیر کی پنس پالکی رکھی ہین یا کوئی پتنگ باز پتنگ بناتا ہے یا چنڈو باز حقہ پیتا ہے امام باڑون کو مندر متھرا بندرابن سے زیادہ مزین پایا انکے مجاورون کے مقابلہ مین تو پجاریونکی رونق بازاری سرد ہے **اقول** سبحان اللہ دیکھئے نکٹے ناک والون کو ہنسنے لگے۔ اجی حضرت کیا یہ امر شرعاً جائز ہے کہ ابھی مسجد کا اندھا موذن جلق مارتے ہوئے یا مسجد مین لونڈون سے فعل کرتے ہوئے فارغ ہوا اور بے غسل و وضو پیش نماز بنکر کھڑا ہو گیا اور سب نے اسکے پیچھے نماز پڑھ لی یا ایک نیچی ڈاڑہی والے دیوث کہ جورو کو تو خرچی پر کسب کراتا ہے امام بنجاوے یا جنکو الحمد اور قل ہو اللہ بھی صحیح یاد نہین اور آداب غسل و طہارت و وضو سے واقف نہین بقول معروف آبدست لینے کا بھی سلیقہ نہین رکھتا مسائل طہارت و نجاست سے آگاہ نہین ایک جماعت مسلمین کا پیش نماز ہو بڑے سے بڑا فخر یہ ہے کہ حافظ جی آکے نماز پڑھاوینگے یہ خبر نہین کہ صبح سے شام تک تو بیس دفعہ اندھے نے گوبر پاخانہ ہاتھ مین اٹھا کر ناک سے سونگھا ہے پچاس مرتبہ گلی کوچون مین پاخانہ مین پیر بھرے ہین دو چار مرتبہ پرنالہ پیشاب کر کر ریش مبارک تک بہا ہے مسائل فقہ سے محض نابلد ہے نماز مین سہو ہو جاوے تو سجدہ سہو کا بھی طریقہ یاد نہین سجدہ کا سورہ پڑھ جاوے تو خبر نہو ایسے پیش نماز سے تو اکیلی نماز ہزار درجہ بہتر ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ایسے پیشنماز تو سنیون مین ہی کام دیتے ہین جس مذہب مین فاسق و فاجر کی خلافت رسول جائز ہو تو پیشنماز کافر بھی جائز ہوسکتا ہے اور جہان امام طاہر و معصوم ہین تو حد سے پیشنماز متقی و پرہیزگار تو ہونا چاہئے رہی ویرانی و آبادی مساجد اللہ کی سو ایسی آبادی سے ویرانی ہزار درجہ بہتر ہے کہ مسجد مین ایک نواڑی پلنگ مولوی صاحب کا بچھا ہے تو ایک بانون کا پلنگ موذن صاحب کا بھی ضرور ہوگا اور پھر کوئی مہمان آگیا تو اسکی مہمانداری بھی وہان ہی ادا ہوگی اور یہ فعل عام جہال کا نہین بلکہ علمائے نامدار کا یہ حال ہے جبلپور مین بہاطی محلہ کی مسجد مین مین نے بچشم خود دیکھا ہے کہ مولوی عبدالغنی صاحب جہم والے تشریف لائے انکے لئے مسجد مین ایک نواڑی پلنگ ممبر کے پاس بچھایا گیا اور چار طرف مسندین بستر لگے ہوئے کسی جگہ قرع انبیق لگا ہوا ہے کسی جگہ گل حکمت کئے ہوئے شیشے اور برتن تیل نکالنے کے چڑھے ہوئے ہین یہانتک بھی خیر ہے ورنہ ملانون اور موذنون کی بے اعتدالیان ایسی ہین کہ خدا اپنا مین رکھے مولف صاحب نے جو زمانہ طالب علمی مین بچشم خود لکھنؤ کی مساجد مین امرا کی افیس پالکی یا کبوتر لڑ کے کابک دیکھے تو سنیون کی مساجد کی آبادی سے بہتر ہے چنڈو باز کا حقہ پینا اور پتنگ باز کا مسجد مین بیٹھکر پتنگ بنانا ملا لوگون کے حلق و اغلام سے بدتر نہین ہے اور یہ جو ارشاد ہے کہ امام باڑون کی آراستگی متھرا بندرابن کے مندرون سے زیادہ ہے غلط محض ہے ہان پیرون کے مزار کی آراستگی اور کیفیت البتہ مندرون کے مشابہ ہے کہ مثل مندرون کے چاندی سونے کا کٹہرا اور زردوزی پوشش مزارون کی ہوتی ہے جیسا مندر مین ٹھاکر جی کی بھوگ کا سامان ہوتا ہے ویسا ہی درگاہون مین بھنڈارہ اور لنگرخانہ ہوتا ہے جسطرح ٹھاکر جی نہلائے جاتے ہین ویسے ہی صندل مل مل کر پیرون کو غسل ہوتا ہے جس طرح ٹھاکر جی کی آرتی ہوتی ہے اسیطرح پیر صاحب کے مزار پر بھی صبح و شام نقارہ و نفیری بجکر آرتی ہوتی ہے جیسے مندرون مین روزمرہ ناچ راگ ہوتا ہے اسی طرح پیرون کے رجھانے کو مزامیر اور طرح طرح کے ساز بجکر گانا ہوتا ہے رنڈیان ناچتی ہین جن مزارون مین قوالون اور گویون اور طوائفون کے نوکر رکھنے کی استطاعت نہین رکھتے وہان بطریق خیرات جمعرات کو ہی آٹھوین دن ناچ رنگ ہو جاتا ہے۔

مجاورون کا حال مولف صاحب نے شاید بھول کر لکھدیا ہے امام باڑون سے مجاورون کا کیا علاقہ۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بھڑائچ مین یا لی میان اجمیر مین خواجہ صاحب کی درگاہ یاد آگئی ہوگی کہ ہندوون کی گنگا کروا اور تیرتھون
اور پجاریون کی رونق بازاری آپ کے مقابلہ مین سرد ہے کہ جب کوئی زائر جاتا ہے معیت مین آجاتا ہی
اول دہلیز سے سات قدم ہٹ کر سجدہ کرایا اور کہا ایک ٹکہ دے پھر دہلیز مین سجدے کرائے اور تین ٹکہ
رکھوائے پھر کٹہرہ پر بوسہ دلایا اور عود سوز کی بھبوت آنکھون اور سینہ پر لگا کر چار ٹکہ رکھوائے اور پھر
خزانہ پر لیگئے اور حکم دیا کہ یہ خاص خواجہ صاحب کا خزانہ ہے اس مین ڈالو اور اگر دیکھا کہ کوئی انگشترے
قیمتی پہن رہا ہے اور آدمی مالدار ہے تو اس سے کہا کہ یہ گولک خاص ہے اپنے ہاتھ سے اسکے اندر روپیہ ڈالو
کہ خود خواجہ صاحب تمہارے ہاتھ مین سے لین گے اور تہ خانہ مین دوسرے ہمراہی ٹھگ کو بٹھا دیا ہی
کہ جسوقت یہ شخص گولک کے اندر ہاتھ ڈالے اسکی انگشتری ہاتھ سے فوراً نکال لے وہ غریب نیا
آدمی کیا جانتا ہے کہ نیچے تہخانہ ہے اسکو یقین ہوجاتا ہے کہ خواجہ صاحب کی بڑی عنایت ہوئی
کہ انگشتری بھی پسند کرلی اور نذرانہ بھی قبول فرمایا اب فرمائے کہ مجاور کون ہین اور پجاریون سے کتنے
درجہ بڑھے ہوئے ہین پجاری لوگ تو ایسے دغا اور فریب کرتے ہوئے کہین سُنے نہین گئے ہین +

قال مسئلہ نماز جمعہ کے واسطے خاص سورہ جمعہ نازل ہوئی ہے مگر شیعون کے نزدیک حرام ہے
اقول یہ مولّف صاحب کی ناواقفی کا سبب ہے یہ نماز جمعہ حرام ہونیکا مسئلہ تو وہابیونکا ہی کہ عبدالوہاب
نجدی نے پہلے پہلے تو جمعہ کو ہی حرام کیا تھا اسکے بعد مکہ و مدینہ کو دار الجہاد قرار دیا اور اب بھی اہل سنت
مین صدہا علماء ایسے ہین جو نماز جمعہ کو حرام سمجھتے ہین اور باقی اہل سنت جمعہ کے معاملے مین ایسے
مذبذب ہین کہ اگر نماز جمعہ پڑھتے ہین تو فرض ظہر بھی ساتھ ہی ادا کرتے ہین اور نماز جمعہ کو فضول
اور لغو تصوّر کرتے ہین اپنا الزام اورون پر لگانا واقعی بڑی بے شرمی ہی **قال** مسئلہ شیعون کے
نزدیک خاک کربلا الملقب بخاک شفا ہے بامید حصول شفا یا بغرض آسانی سختی نزع کے کھانا درست ہے
چنانکہ حلیۃ المتقین مین مرقوم ہے اور علل الشرائع کی ۲ جلد باب علّت نہی عن اکل الطین مین عبداللہ
سے یون منقول ہے کہ الطین حرام اکلہ کلحم الخنزیر من مات فیہ لم اصل علیہ۔ **اقول** مین نہین جانتا
کہ مولّف صاحب نے اس سے کیا نتیجہ پیدا کیا ہے یہ تو بہت صاف بات ہے کہ مٹی کا کھانا حرام ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مگر خاکِ شفا بنظر آسانی نزع کھائی جاوے تو جائز ہے **قال** مسئلہ شیعہ میت کو نجس العین جانتے ہیں
اور بعض المیت کالخنزیر کہتے ہیں اگر کسی کا تابوت سے کپڑا الگ جاوے تو اسپر غسل واجب ہو جائے چنانچہ
ذخیرہ آخرت اور استبصار میں مرقوم ہے کہ اگر کسی کا کپڑا میت سے چھو جائے تو اسپر غسل واجب ہو جائے مگر گدھے
مردہ کو چھو جانے سے غسل واجب نہیں ہوتا ہے عبارت استبصار کی یہ ہے کہ اگر ملبوس کسے ببدن میت
آدم برسد غسل ملبوس لازم آید اگر بر حمار مردہ برسد مضائقہ نہ دارد اس سے معلوم ہوا کہ میت مومن کی
گدھے مردہ سے بھی بدتر ہے **اقول** ہمارے مخاطب صاحب کو بھی خدا نے عجب عقل عطا فرمائی ہے یہ
معاملات شرعی ہیں اس میں عقل انسانی کو کیا مداخلت ہے یہ بھی ابو حنیفہ کا قیاس ہے کہ رسول اللہ نے
گھوڑے کے دو حصہ اور پیدل آدمی کا ایک حصہ قرار دیا ہے یہ درست نہیں ہے بھلا بہیمہ مومن سے
افضل ہو سکتا ہے ابھی آپ کو اتنی عقل نہیں ہے کہ آدمی آدمی ہے گدھا گدھا ہی ہے تم مقصدِ
شارع کو کیا سمجھ سکتے ہو آپ کو علماء کی عبارت فارسی سمجھنے کی لیاقت نہیں اسی مسئلہ میں صاف و
سلیس عبارت کا یہ مفہوم تھا کہ اگر کسی کا بدن میت سے چھو جائے تو اُس کپڑے کو دھو ڈالنا لازم ہے
لیکن بوجہ کم علمی یہ سمجھے کہ اگر کسی کا کپڑا میت سے چھو جائے تو اُس شخص پر غسل لازم آتا ہے اور پھر
بدنِ میت کو تابوتِ میت سمجھ گئے لیکن یہ سمجھ میں نہیں آیا کہ اس میں طعن کی کیا بات ہے اگر
آپ نجاست پسند ہیں تو نجاسات کا استعمال کیجئے دوسروں کو احتراز نجاست کا طعن کیوں دیا جاتا ہے
گو یہ امر ظاہر ہے کہ آپ لوگ پابند طہارت نہیں ہڈی اور گوبر تک سے پونچھ لینے کے آپ عادی ہیں
لیکن یہ کیا ضرور ہے کہ آپ متطہرین کو چھیڑ چھیڑ کر اپنی نجاست کو ظاہر کرا دو اور یہ طعن جو آپ نے کیا ہے
کہ میتِ مومن گدھے مردہ سے بھی بدتر ہے لیکن یہ فقط آپ کی سمجھ اور لیاقت کی بات ہے اور اسلئے
آپکے فقیہوں نے آپکو خنزیر کی برابر قرار دیا ہے دیکھئے قدوری میں لکھا ہے۔ کل اہاب اذا دبغ فقد طہر
جازت الصلوٰۃ علیہ والوضوء منہ الا جلد الخنزیر والرجل۔ یعنی ہر کھال دباغت سے طاہر ہو جاتی ہے
جائز ہے اسپر نماز پڑھنا اور اسکے ڈول سے وضو کرنا مگر سؤر اور آدمی کی کھال پاک نہیں ہوتی
کیوں مخاطب صاحب کچھ خوش ہوئے دیکھئے اپنی نجاست کو کہ دباغت سے بھی مثل سؤر کے پاک

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہین ہوسکتی پھر اگر ہمارا کپڑا تمہارے بدن سے چھو جاوے تو ہم کسطرح پاک سمجھین پھر اسی کتاب مین مذکور ہے کہ کتے اور گدھے کی کھال کی مشک کا پانی طاہر ہے مگر آدمی کی کھال ناپاک ہے اس حساب سے آپ گدھے اور کتے کی بھی برابر نہ ہوئے اس سے بدتر ہو گئے حضرت سلامت یہی وجہ ہے کہ مردہ گدھے کے بدن سے کپڑا چھکر ناپاک نہین ہوتا اور آپ کے ہم جنس مردہ کے چھو جانے سے ناپاک ہو جاتا ہے پھر اسی کتاب مین ہے کہ نجاست چاہ مین سگ اور آدمی کا ایک حکم ہے جسطرح سگ و خوک کے گر کر مر جانے سے چاہ ناپاک ہو جاتا ہے ویسا ہی آدمی کے گر کر مر جانے سے ناپاک ہو جاتا ہے اب فرمائیے کہ آدمی کیا کتے کی مانند یا سور کی مثل نجس نہین ہے اگر نجس نہین تو چاہ کیون ناپاک ہوا اور اگر نجس ہے تو شیعون پر کیون اعتراض کیا تم کو اپنے مجتہدون کی فروگذاشت پر نادم ہونا لازم تھا کہ انہون نے کیون مس میت کا غسل واجب نہین سمجھا نہ کہ بجائے ندامت کمال بیحیائی سے شیعون پر اعتراض بیجا لگانے لگے **قال** مسئلہ۔ استبصار مین جنب اور حائضہ کے قرآن پڑھنے کا کچھ ذکر نہین لکھا اور کتاب مختصر مین ہے کہ قرآن بستہ کیا ہوا ناپاک ہاتھ مین لینا مکروہ ہے غرض شیعون کے نزدیک عمل لا یمسہ الا المطہرون کا صحیح نہین **اقول** جنب اور حائضہ کا قرآن پڑھنا سنیون مین بھی جائز ہے چنانچہ قدوری مین یہ مسئلہ درج ہے اور صاف لکھا ہے کہ عند الکرخی جائز ہے۔ رہا مس مصحف شیعون مین اسکی بڑی احتیاط ہے کیا ہوا مصحف تو کوئی شخص ناپاک ہاتھ مین لے نہین سکتا بلکہ بندھے ہوئے کی نسبت تم بھی قائل ہو کہ مذہب شیعہ مین ناپاک ہاتھ لگانا مکروہ ہے حالانکہ بستہ سے یہ مراد ہے کہ اگر گٹھری کے اندر بھی بندھا ہوا ہو تو ہاتھ لگانا مکروہ ہے مگر سنیون مین ناپاک شخص کا ہاتھ لگانا بحالت غلاف کے جائز ہے چنانچہ قدوری مین ہی موجود ہے کہ مس قرآن غلاف شدہ کا محدث کو جائز ہے اب کوئی اس متعصب سے پوچھے کہ شیعہ تو باوجود اسکے کہ قرآن بستہ کو بھی ناپاک ہاتھ لگانا مکروہ سمجھین قابل اعتراض ہو جاوین اور سنی فقط غلاف کئے ہوئے قرآن کو ناپاک ہاتھ سے اٹھانا جائز سمجھین اور قابل تحسین ہون بجز این نیست کہ مولف صاحب یا تو واقعی سمجھ ہی نہین رکھتے ہین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یا تعصب نے انکو اندھا کر دیا ہے **قال** مسئلہ من لایحضرہ الفقیہہ مین ہے کہ بقدر آیت الکرسی
پاخانہ مین قرآن پڑھنا جائز ہے **اقول** قدوری مین فقہ اہل تسنن مین بھی ایک آیت کے پڑھنے
کا حکم ہے پھر شیعون پر اعتراض کیون **قال** مسئلہ من لایحضرہ الفقیہہ باب الوقت الذی یحل فیہ
الافطار مین ہے قال رسول اللہ اذا غاب القرص افطر الصیام ودخل وقت الصلوٰۃ ۔یعنی فرمایا رسول
اللہ نے کہ جب چھپا جرم آفتاب کا کھولو روزہ اور اسیوقت نماز پڑھو یہ حدیث شیعون کی مطابق
آیہ کریمہ اتموا الصیام الی اللیل کے ہے ۔ترجمہ ۔تمام کرو روزہ جب دن تمام ہو ہان مگر شیعہ واسطے
مخالفت اہلسنت کے معنی الی اللیل کے رات کے لیتے ہین حالانکہ جب کلمۂ الیٰ درمیان غیر جنس کے
داخل ہوتا ہے تو دو جنسون مین مغائرت و مفارقت پیدا کرتا ہے بقاعدہ صرف جسکا جی چاہے
شرح مأتہ عامل وغیرہ مین دیکھ لے مگر سمجھنے کو لیاقت چاہیئے غرضکہ شیعہ بسبب تعصب کے
یہود و نصاریٰ کے روزیکی مشابہت کو اولیٰ جانتے ہین اور صریح مخالفت حکم خدا و رسول کی کرتے
ہین **اقول** جب تک ہم اس مسئلہ مولف پر نہ پہنچے تھے تو ہم کو ان کی تحریر سے سخت افسوس
ہوا کرتا تھا کہ یہ شخص کیون ہمیشہ الٹی ہی سمجھتا ہے پر ہم یہ خیال کر کے خاموش ہو رہتے تھے
کہ اشقیا ازلی کی اول تو سمجھ ہی الٹی ہو جاتی ہے لیکن اب معلوم ہوا کہ مخاطب صاحب علاوہ اسکے
جہل مرکب مین بھی گرفتار ہین دیکھیے حضور کو اتنی لیاقت نہین کہ لیل کے معنی رات کے ہین یا دن کے
اور مأتہ عامل صرف کی کتاب ہے یا نحو کی علم و فضل تو آپ کا اسیوقت ظاہر ہو گیا کہ شرح مأتہ عامل
آپ کے نزدیک ایسی بڑی منتہی کتاب ہی جسکا آج سمجھنے والا نایاب ہے بس آپکی استعداد یہانتک
ہی تھی باللہ العظیم ہم تو مطبع والے کے دہوکہ مین آگئے کہ اسنے مخاطب کے نام کے ساتھ لفظ مولوی
لکھدیا ورنہ ایسے نالائقون کے مقابلہ مین جواب لکھنا نہایت سُبکی کا مقام ہے ۔اب مجبوراً ہم اصل
مسئلہ کیطرف رجوع ہوتے ہین واضح ہو کہ فقیہہ یا متکلم یا مفسر جب کوئی کتاب لکھتا ہے تو جس
امر کو لکھنا شروع کرتا ہے اول تمام رطب و یابس روایت ضعیف و قوی لکھ جاتا ہے مگر بعد اسکے
مفتی بہ امر کو لکھتا ہے ایسا ہی کتب فقہ مین بھی ہوتا ہے کہ ضعیف و قوی سب روایات لکھی جاتی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہین سکتے ہین بھلا مخاطب صاحب ہی اسکا جواب دین کہ سنیون مین عیدین کا روزہ رکھنا چاہیے
یا نہین حالانکہ تمام سنت جماعت عیدین کو روزہ رکھتے ہین اور بعد صبح اسکو افطار کرتے ہین لیکن
اسکی وجہ اور سبب نہین جانتے۔ **قال** مسئلہ شیعون کے نزدیک اگرچہ نکاح صحیح ہے مگر سنیون کی
مخالفت سے صیغہ پڑھتے ہین **اقول** اسیطرح سنیون مین بھی دشمنان اہلبیت پر سب لعن کرنا
صحیح ہے مگر شیعون کی مخالفت سے ان پر رحمت بھیجتے ہین طرفہ یہ ہے کہ مولف صاحب صیغہ کے
معنی اور اسکی کیفیت نہین جانتے ہین اور معترض ہوتے ہین صیغہ بغرض نکاح نہین پڑھایا جاتا
بلکہ تاکید و بغرض استحکام نکاح پڑھایا جاتا ہے بغیر صیغہ تکمیل نکاح نہین ہوتی اس مین منشرح قبول
و ایجاب ہوتا ہے اور عقلاً بھی احوط ہے **قال** جامع الاخبار مین حدیث منقول ہے قال النبی صلعم اکرموا
اولادی الصالحین للہ والطالحون لی۔ یعنی فرمایا رسول اللہ نے کہ عزت کرو میری اولاد کی اگر وہ
صالح ہین تو خدا کے واسطے اور اگر طالح ہین تو میری خاطر سے الحمد للہ یہی مذہب ہے اہلسنت والجماعت کا
اقول یہ دعوے عجب بیش بندی ہے۔ افسوس کہ دعوی تو آپ کو اسقدر محبت آل رسول کا ہے
لیکن ابھی چند صفحہ گزرے ہین کہ آپ خدا جانے کون ہین مگر زبردستی آل رسول بنتے تھے اور اہل
بیت رسالت کو آل محمد ہونے سے خارج کرتے تھے اسلیئے ہم نہین کہہ سکتے کہ کونسی آل محمد سے محبت کا
دعوے رکھتے ہو بروئے نسب آل محمد تو بنی فاطمہ ہین انکو تو تمنے اور تمہارے بزرگون نے طرح
طرح کی ایذائین دیکر شہید کیا ہے جناب فاطمہؑ کے پہلو پر در گرایا حضرت علیؑ کا حق چھینا امام
حسنؑ کو زہر دیا اور امام حسینؑ کو معہ عزیز و اقربا کے نہایت بیرحمی سے ذبح کیا امام زین العابدینؑ کو
قید کیا انکے بعد جملہ آئمہ اطہار کو کہ افضل اولاد رسول تھے طرح طرح کی اذیتون سے شہید کیا سادات
عظام کے خون کے گارے سے تمہارے محل تعمیر ہوئے ہین اسلیئے انکی نسبت تو دعوی محبت آپکا
محض غلط ہے۔ ہان اگر بربنائے تمثیل آل فرعون جسپر آپکو گونہ ناز ہے اصحاب ثلثہ اور معاویہ
اور یزید اور مروان وغیرہ کو آل رسول سمجھ کر محبت رکھتے ہو تو مضائقہ نہین لیکن اسطرح کی آل مین
تو خود آپ بھی داخل ہین پھر کسکا اعزاز و اکرام کیا گیا ہے اور اگر آپ کا یہ قول صحیح نکلے کہ جو محبت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آل محمد مین مراد وہ سنت وجماعت مرا تو آپ سنت وجماعت ہین یا جو آل محمد درحقیقت ہے وہ
آپکے نزدیک آل محمد ہین یہ قول آپ کا کہ سید عبد القادر جیلانی اور سید جلال بخاری کی نسبت شیعہ
سو رادلی سے پیش آتے ہین یہ آپ کی سخت حماقت ہی جنکی نسب مین بیس بیس پچیس پچیس پشتین
رسولخدا سے گذر چکی ہین جن کی نسبت کوئی شخص تصیحت نہین کرسکتا کہ یہ سید اور آل رسول ہین
انکی نسبت تو آپکو ہمدردی اور جو خاص جگر پارہ ہائے رسول جنکی نسبت رسولخدا صلعم فرماتے ہین
ہذا ابنای۔ یعنی یہ دونو بیٹے میرے ہین اور پھر انکی اولاد امجاد جنکی نسبت ایکدوسرے کی نص صحیح
موجود ہین ان کا کچھ لحاظ بھی کیا تو کیا پیچ مچ آپ لوگون کو رسولخدا کے ساتھ ہی کچھ خلش ہی شیخ
عبد القادر جیلانی کے اول تو نسب مین ہی گفتگو ہے کہ امام حسنؑ کی ربیبہ کی اولاد مین ہین علاوہ
اسکے خود انکو دعوئی سیادت نہین بلکہ اپنے آپ کو شیخ کہتے ہین اور اس زمانہ کے جسقدر عالم و دانا
لوگ تھے وہ سب انکو شیخ عبد القادر جیلانی کہتے تھے حالانکہ سید کو شیخ نہین کہتے ہین پھر کم سے کم بیس
پشتین انکی گذر چکی ہین جس سے کوئی شخص صحت نسب کا دعوے نہین کرسکتا بس اگر آپکی خاطر سے
انکو سید مان لیا جاوے تو ایسے ہی وقعت کے سید ہوسکتے ہین جیسے اس زمانہ کے سید جنکے نسب
نامجات آئمہ کرام پر ملتی ہوئی ہین پھر کمال تعجب ہے کہ آپ لکھو کھا اولادِ رسول کی توہین اور مذمت
روا رکھو ان سے دشمنی اور عداوت جائز سمجھو پھر ایک عبد القادر جیلانی کی ہی عزت کرنے سے تمکو کیا فائدہ
ہوگا جنکی سیادت خبر و نص صحیحہ ثابت ہے وہ تو آئمہ علیہم السلام ہین انکے بعد جسقدر آل رسول
ہین کوئی ذریعہ سند کا بجز اپنے دعوے کے نہین رکھتے شیخ عبد القادر کو یہ دعوے بھی نہین ہے
اسلئے آجکل کے سادات کے برابر بھی انکی عظمت نہین ہوسکتی اگر اس زمانہ کے سادات شیعہ کو
آپ اپنی تفتیش سے صالح نہین دیکھتے ہو تو کیا رسول اللہ کا تم پر اتنا بھی حق نہین ہے کہ تم انکے
ایک قول کو بھی قبول کرو یعنی فرمائیے کہ آپ سادات کی کیون عزت نہین کرتے اگر استلعونا نکا
کچھ عذر ہے تو وہ شیخ عبد القادر مین بھی موجود ہے اگر یہ حضرت تیرہ سو برس بعد پیدا ہوئے ہین
تو وہ پانسو برس بعد پیدا ہوئے ہین یا جواب ہزار برس بعد پیدا ہونگے تو سید نہ سمجھے جاوینگے اسلئے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

معلوم ہوا کہ اہلسنت وجماعت سراسر مبغض بالعمد مخالف رسول اللہ ہین شیخ عبدالقادر جیلانی کے شیخ ہونے اور سید ہونے کا کامل ثبوت یہ ہے کہ اہلسنت والجماعت انسے نہایت درجہ محبت رکھتے ہین اور چونکہ علاوہ انکے اور کسی سید سے محبت رکھنا سنیون کا ثابت نہین ہے تو صاف ظاہر ہے کہ وہ سید نہ تھے سید جلال بخاری کی نظیر دینا تو مولف صاحب کی کمال ہی لیاقت ہے ان بیچارون سے کون عداوت رکھتا ہے اگر وہ سید ہین تو ہم اُمتیون کی تو آنکھ کی پتلی ہین باقی سادات آل رسول کا ہم نہین کہہ سکتے کہ وہ انکو اپنے مساوی الدرجہ سمجھتے ہین یا ان مین کچھ کمی بتلاتے ہین اس بارہ مین ہم امتی لوگون کو بحث کرنا ہی فضول ہے خصوصاً دھنئیے جولاہے قصاب جو چھوٹی امت کہلاتے ہین انکو صاحبزادون کے باہمی معاملات مین لب کشائی کرنا سخت نامناسب ہے گو سنی مسلمان ہین مگر ان کا تو کلمہ ہی پڑھنے والے ہین +

قال الناصبی مجملاً ذکر ان تعصبات کا جس کے شیعہ معتقد ہین +

اس باب مین مولف اظہار الہدیٰ نے محض قساوت قلبی سے اپنے تعصبات اور الزامات کو شیعون کیطرف منسوب کیا ہے **قال تعصب اول** سُنی جب کبھی امر متنازعہ فیہ مین کوئی آیت یا حدیث پڑھتے ہین تو شیعہ اس کا انکار کر جاتے ہین **اقول** جب تم غلط پڑھو اور غلط معنی لگاؤ اور غیر شخص کو اس مین داخل کرو تو شیعہ کیون انکار نکرین لیکن درحقیقت یہ قضیہ برعکس ہے اور سنیون کی عادت ہے کہ اپنے ہی مرویات سے دباؤ پر منحرف ہوجاتے ہین **قال تعصب دوم** شیعہ جناب رسولخداؐ و علی مرتضیٰؑ کو مراتب مین برابر جانتے ہین **اقول** وہ دونو بھائی بھائی تھے ان مین فرق کی گنجائش ہی نہ تھی باقی رہی نبوت وامامت سوا اسکے فرق کو عام جانتے ہین حضرت کو نائب رسول اللہ سمجھتے ہین یہ نہین کہتے کہ اگر دونو کی رائے مین اختلاف ہوتا تو حضرت کی رائے کے برخلاف وحی آتی اور حضرت علیؑ کی رائے کے مطابق ہوتی ہان البتہ اہلسنت وجماعت کے مذہب سے برابری کیا معنی کچھ حضرت علی کی بیشی ثابت ہوگی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صوفی تو حضرت علیؑ کو معبود سمجھتے ہین باقی متکلمین و محدثین بھی بہت امور کو مساوات ثابت کرتے ہین جیسے توحد نور توحد خلقت توحد طبیعت توحد نسب و شرافت توحد عصمت وغیرہ وغیرہ کہ چند موقعون پر ہم اس سالہ مین ثابت کر آئے ہین **قال تعصب سوم** شیعون کا عقیدہ ہے کہ جو کوئی محبت حضرت علیؑ رکھتا ہے وہ اہل بہشت سے ہے اور جو کوئی محبت اصحاب کی رکھتا ہے وہ دوزخی ہے **اقول** اس مین کوئی شک نہین مذہب اہلسنت وجماعت کی رو سے بھی ثابت ہے جیسا کہ حدیث مندرجہ صحاح اہلسنت مین ہے لایحبہ الا مومن ولایبغضہ الا منافق یعنی علی کو سوائے مومن کے کوئی دوست نہین رکھتا اور سوائے منافق کے کوئی ان سے بغض نہین رکھتا پس خوب سمجھ لینا چاہیے کہ جو شخص حضرت علیؑ سے محبت رکھتا ہے اگرچہ بظاہر کافر و یہودی و مجوسی ہے لیکن بالضرور وہ مومن باطنی ہے اور جو شخص کہ ان سے عداوت رکھتا ہے خواہ کیسا ہی سنی یا عابد یا زاہد یا متقی ہو قطعی منافق ہے کیونکہ حدیث شریف کا یہی مفہوم ہے اور حدیث صحاح اہل سنت مین مروی ہے اور بمقابلہ محبت حضرت علی کے آپ کا یہ فقرہ کہ جو شخص اصحابون سے محبت رکھتا ہے صاف دلیل اسکی ہے کہ حضرت علیؑ سے محبت نہین رکھتا ہے بعوض اسکے اصحابون سے محبت رکھتا ہے تو ظاہر بات ہے کہ وہ مومن نہین کیونکہ اصحابون سے محبت رکھنے کا نہ خدا نے حکم دیا ہے نہ رسول اللہ نے فرمایا ہے پھر بعوض اہلبیت پیغمبرؐ ان سے محبت رکھنے کی کیا وجہ ہے دیکھیے عترت نبی کی محبت ہر مومن پر خدا نے فرض کی ہے نص قطعی آیت قرآنی موجود ہے قل لااسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربےٰ یعنی کہدے اے محمد اپنی امت سے کہ مین تم سے تبلیغ رسالت اور ہدایت کا کوئی اجر یعنی بدلہ نہین مانگتا بجز اسکے کہ میرے اقربا سے محبت رکھو پھر حکم نبوی کی کوئی انتہا نہین صدہا احکام ان سے محبت رکھنے کے بارہ مین خاص اہل سنت کی کتب مین مروی ہے پھر اسکی کیا وجہ کہ بجائے محبت حضرت علیؑ کے ہم تو حضرت عمر کی محبت رکھتے ہین گویا خدا اور رسول سے لڑائی ٹھہری اور اسکا نتیجہ ظاہر ہے کہ دوزخ ہے۔

قال تعصب چہارم یہ کہ حضرت علی کی محبت جسکے دل مین ہوتی ہے اسکو کوئی گناہ کبیرہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مثل فسق و فجور ضرر رسان نہین **اقول** حضرت علی کی محبت ہی مومن پاک عقیدت کے دلمین
جاگزین ہوتی ہے وہان کبائر کا کام ہی کیا ہے فسق و فجور اور کبائر دشمنون پر ختم ہوچکا ہے
قال تعصب پنجم شیعہ بسبب عناد قلبی امت مرحومہ محمدیہ کو امت ملعونہ کہتے ہین حالانکہ
رب اکبر کنتم خیر امۃ انکے لئے فرماتا ہے **اقول** عجب بیحیائی ہے کہ نبی کی نافرمانی کرین حضرت
علی کا حق چھینین امام حسنؑ کو زہر دین امام حسینؑ کو تشنہ و گرسنہ شہید کرین پھر بھی امت ملعونہ
نہ کہا جاوے اور جس سے امت مرحومہ کنتم خیر امۃ مراد ہے وہ شیعیان اور دوستداران اہلبیت ہین
آیت نافی انکی شان مین ہے **قال تعصب ششم** قرآن منزل من اللہ کو کتاب عثمانی جانتے
ہین **اقول** بہ اعتبار ترتیب سب ہی کتاب عثمانی جانتے ہین سنی بھی یہی کہتے ہین ورنہ زید
بن ثابت کی ترتیب کا قرآن تو خلیفہ ثالث نے جلادیا تھا **قال تعصب ہفتم** حضرت عمر پر لعن
کرنے کو ذکر خدا سے بڑھکر جانتے ہین **اقول** ذکر خدا اور شے ہے دشمنان خدا و رسول سے تبرا
اور بیزاری اور شے ہے لیکن ثواب دونو کا ہم پلہ ہے **قال تعصب ہشتم** شیخین کو ہر صبح لعن
کرنا برابر ستر حسنات کے ہے اور ابوجہل و فرعون و نمرود پر برابر حسنات نیم دانگ کے بھی شمار نہین
کرتے **اقول** جیسا جسکا رتبہ ہوتا ہے اسکے موافق ثواب پہنچتا ہے **قال تعصب نہم**
شیعہ حضرت رقیہ و ام کلثوم کو بسبب نکاح ہونے حضرت عثمان کے اولاد رسول سے خارج کرتے
ہین **اقول** یہ مولف صاحب کی ناواقفیت ہے رسول اللہ نے جس اولاد کو اپنے بعد چھوڑا ہے
اسکی عظمت و اقتدار کا حکم دیا ہے اور جو اولاد انکی حیات مین فوت ہوچکی تھی انکی بھی کسیلیے ہر کی
حاجت ہی نہین تھی ہان درود بھیجنا حضرت اور انکی اولاد پر شیعون کا شعار ہے **قال تعصب**
دہم شیعہ شیخین کو منافق سمجھتے ہین حالانکہ خدا نے حیات رسولخدا مین تشریح خبیث از طیب
کی کردی تھی اور حضرت نے بحالت بیماری حضرت ابوبکر کے پیچھے نماز پڑھی اور حضرت علی نے خاص
اپنی صاحبزادی حضرت عمر کو دی **اقول** جو آیت مولف صاحب نے تمیز خبیث و طیب کی لکھی
ہے اس سے مومن و منافق کو علاقہ نہین ہان لیلۃ العقبہ پر اور جنگ احد پر البتہ تمیز مومنین

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور منافقین کی ہوگئی تھی چنانچہ حضرت عمر خود حذیفہ سے پوچھا کرتے تھے کہ میرا نام بھی حضرت نے
لیا تھا یا نہیں اور نماز کا حکم جسپر سنّی ناز کرتے ہیں اسکو خود محدثین و محققین اہل سنت موضوع
قرار دیچکے ہیں خود اس حدیث کے راوی کا بیان لکھ چکے ہیں کہ مجھے رسولخدا نے کسی کا نام
لیکر نماز پڑھانے کا حکم نہیں دیا اور یہ بھی ثابت ہوگیا کہ حضرت کو دونو کا نماز پڑھانا ناگوار ہوا
اور بالآخر آپ باوجود کمال نقاہت مسجد میں گئے اور حضرت ابوبکر کو امامت سے معزول کر کے
خود نماز پڑھائی بلکہ لکھا ہے کہ ایام گذشتہ و آیندہ کی ستر نمازیں آپ نے پڑھائیں پھر اگر آپ لوگ
یہ کہیں کہ نعوذ باللہ رسولخدا نے حضرت ابوبکر کے پیچھے نماز پڑھی تو نہایت سخت معاصی ہے ذرا اپنی
کتب معتبرہ کو دیکھو یہ بات تو آپ جیسے جہال نے اڑادی ہے ورنہ اسکی کچھ اصلیت نہیں مدارج النبوة
میں دیکھیے کہ محقق دہلوی نے کمال صراحت سے اس معاملہ کو لکھا ہے ایسا ہی کبھی حضرت علیؑ
یا حضرت سلمانؓ ابوذرؓ و عمارؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی انکے پیچھے نماز نہیں پڑھی نہ تم اس
بات کو ثابت کرسکتے ہو بلکہ ہم تمہاری کتب سے حضرت علیؑ کا انکے پیچھے نماز نہ پڑھنا ثابت کرسکتے
ہیں باقی رہا یہ امر کہ منافق کے ساتھ نکاح درست نہیں یہ آپکی ناواقفیت شرع کی بات ہے قرآن
میں فقط مشرک سے نکاح کی ممانعت ہے جیسا کہ خود آپ نے وہ آیت درج کی ہے اور معاملہ
شادی میں کفو اور برادری دیکھی جاتی ہے جیسا کہ خود رسول اللہ نے اپنے ہم کفو لوگوں میں اپنی
دختروں کی شادی کردی حالانکہ وہ مشرک تھے بعد ازاں رسول اللہ نے اپنی دختروں کی
شادی حضرت عثمان سے کردی تو پھر حضرت پر ہی کیوں اعتراض ہے بلکہ اسبارہ میں تو یہ بحث
بھی ہے کہ وہ لڑکی حضرت ابوبکر کی تھی اور بوجہ نکاح اسماء بنت عمیس کے پرورش اُسنے البتہ اہلبیت
میں پائی تھی پس دران حالیکہ وہ دختر ابوبکر ہی تھی تو حضرت عمر سے شادی ہونے میں کیا حرج
ہے **بیت** اگرچہ نصرانی نہ پاک است ۔ جہودی مردہ می شوید چہ باک است **قال** **تعصب**
بازدہم شیعہ کہتے ہیں کہ جتنے کلمات مدحت کلام خدا میں بحق مومنین و صالحین کے واقع ہوئی
ہیں اُن سے مراد آئمہ کرام ہیں اور جتنے کلمات مذمت کے بحق منافقین و فاسقین کے وارد ہوئی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہین ان سے مراد صحابہ عظام ہین **اقول** یہ تو واقعی بات ہے اس مین تعصب کا کیا کام
ہے آپ خود ہی لکھتے ہین **قال تعصب دوازدہم** شیعہ معتقد ہین کہ جو آیات بینات بحق
مہاجرین وانصار نازل ہوئی ہین وے سب بے معنی ہین مثل حروف متشابہات کے **اقول** شیعہ
کا تو یہ قول نہین ہے بلکہ ایسا عقیدہ رکھنے والون کو شیعہ کافر سمجھتے ہین جیسے شیخ ابوالحسن اشعری
جنکی تقلید عقائد مین اہل سنت وجماعت کرتے ہین انکا عقیدہ البتہ ہے کہ کلام الٰہی بے معنی اور
بغیر مطلب کے ہے جسکی تشریح ہم فرقات کے بیان مین لکھ چکے ہین **قال تعصب سیزدہم**
شیعہ کہتے ہین کہ اہلسنت وجماعت اہلبیت نبوی سے بغض رکھتے ہین حالانکہ اہل سنت مثل
فرائض دیگر محبت اہلبیت کو فرض جانتے ہین **اقول** اگر یہ سچ ہے تو فرمائے کہ امیر معاویہ کا
کیا مذہب تھا اور یزید اور مروان اور اسکی اولاد کس مذہب پر تھی تمام خلفاء مروانیہ وعباسیہ کا
کیا مذہب تھا اس سے زیادہ کیا بغض ہوگا کہ رسولخدا نے تو انکی پیروی کا حکم دیا اور تم غیرون کی پیروی
کرو پچھلے زمانہ کے سنی اگر اہلبیت سے محبت نہ رکھتے تھے تو بغض بھی نہ رکھتے تھے مگر جناب مولویصاحب
کچھ خبر بھی ہے کہ جب سے یہ شوم ناپاک فرقہ وہابی دنیا مین پیدا ہوا ہے جب سے اہل سنت کے عقائد کو بھی
ان بے ایمانون نے خراب کر دیا **قال تعصب چہاردہم** شیعہ کہتے ہین کہ جو شخص تعالیٰ جدک
نماز مین پڑھے گا اسکی نماز فاسد ہوگی حالانکہ اللہ تعالیٰ کلام الٰہی مین فرماتا ہے وانہ تعالیٰ
جد ربنا۔ **اقول** اہل انصاف غور فرماوین کہ جب آیت ربانی دوسری عبارت سے ہے اور مولف
صاحب اسکو تغیر وتبدل کرکے دوسری عبارت سے نماز مین پڑھین تو نماز فاسد کیون ہوگی
بلکہ میرے نزدیک تو پڑھنے والے کا ایمان جاتا رہے گا کیونکہ کلام الٰہی کی تحریف وتبدیل کفر ہے کل
الحمد للہ کو اپنی عبارت سے پس وپیش آیات بناکر نماز مین پڑھو گے تو پھر نماز کیسے ہوگی نماز مین
کلام الٰہی کے سوا کلام بشر ملا کر پڑھنا صریحاً کفر ہے **قال تعصب پانزدہم** شیعہ کہتے ہین کہ
اہلسنت یہود ونصارے سے بدتر ہین اور حوالہ آیت قرآنی کا دیتے ہے قولہ تعالیٰ الم تر الی الذین
اوتوا نصیبا من الکتاب یومنون بالجبت والطاغوت ویقولون للذین کفروا ہولاء اہدی من الذین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

آمنو سبیلا۔ فرمایا اللہ برتر نے آیا نہین دیکھا تو نے طرف ان لوگون دیے گئے حصہ کی کتاب سے
لاتے ہین ساتھ جبت اور طاغوت کے اور کہتے ہین واسطے ان لوگون کے کہ کفر کیا اور یہ لوگ بہت ہدا
یت پہ ہین ان لوگون سے کہ ایمان لائے راہ کی **اقول** اجی حضرت مولویصاحب اس آیت کی شان
نزول بھی آپ کو کچھ معلوم ہے اور جبت اور طاغوت سے جو کچھ مراد اس موقعہ پہ ہے ان دونو
صاحبون کو بھی جانتے ہو یا ویسے ہی رطب و یابس زبان سے نکال دیتے ہو ذرا دل مین تو
شرمائے ہوتے کیا اس خوف سے آپ نے اس آیت کو پیشگی لکھہ دیا کہ جواب مین شیعہ اس کا
حوالہ دینگے ہمارا تو عقیدہ یہ ہے کہ بمقابلہ مشرکین و کفار کے اہل کتاب کو بہتر سمجھتے ہین اور بمقابلہ
انکے اہل قبلہ کو بہتر جانتے ہین ہان جو لوگ اہلبیت پیغمبر سے بغض و عناد رکھتے ہین انکو البتہ یہود
و نصارے لوگ کیا معنی مشرکین و کفار سے بھی بدتر سمجھتے ہین اور ہر مومن و مسلمان کو بھی ایسا ہی
سمجھنا چاہیے اس مین برا ماننے کی کوئی بات نہین ہے **قال تعصب شانزدہم** شیعہ اپنی ان
روایات صحیحہ کو جو مذہب اہلسنت سے مطابق رکھتی ہین متروک العمل جانتے ہین **اقول** بہت اچھا
کرتے ہین کیونکہ حدیث مین وارد ہے۔ من تشبہ بقوم فہو منہم **قال تعصب ہفدہم**
اکثر کتب شیعہ مین مرقوم ہے کہ ناصبی یعنی اہل سنت یہود و نصارے سے زیادہ تر نجس و ناپاک
ہین **اقول** چونکہ ہمارے مخاطب صاحب نے ناصبی کی تفسیر خود ہی سنی قبول کر لی ہے پس
مین ہم لاچار ہین اور ناصبی مراد اس قوم سے ہے کہ جنکو آل محمد سے صریحاً بغض و عناد ہو پس اگر
اہل سنت بھی اس صفت سے متصف ہون تو بیشک ہمارے نزدیک مشرکین سے بھی زیادہ
نجس و ناپاک ہین **قال تعصب ہجدہم** بجائے بسم اللہ کے ہر کام مین شروع کرنیکو لعن حضرت
شیخین سے مبارک جانتے ہین **اقول** یہ مولویصاحب کی غلطی ہے بسم اللہ بجائے خود ہے اور
لعن بر دشمنان اہل بیت اگرچہ بڑے ثواب کی بات ہے مگر بجائے خود ہے بسم اللہ سے کیا علاقہ
قال تعصب نوزدہم کہتے ہین کہ طلاق دینا ازواج مطہرات کا حضرت رسولخدا نے حضرت
علی کے اختیار مین کیا تھا حالانکہ خدا تعالے نے مالک طلاق امہات المومنین کا رسول کو بھی

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہین کیا تھا جیسا کہ فرمایا خداوندِ کریم نے لایحل لک النساء من بعد الخ ترجمہ نہین حلال واسطے تیرے عورتین پیچھے سے اور نہ یہ کہ بدلے تو ساتھ انکے بی بیون سے اور اگرچہ نہایت تعجب مین لگی تجھکو حُسن ان کا **اقول** اس آیت سے طلاق کی ممانعت کسی طرح ثابت نہین فقط اور نکاح کرنیکی ممانعت ہے خواہ بموجودی زنانِ موجودہ کے کرین خواہ کسی کو طلاق دیکر دوسری کرین ہان اسکے بعد سورۂ تحریم مین صاف اجازت طلاق موجود ہے ان طلقکن۔ صاف وارد ہے کہ اگر تو عائشہ اور حفصہ کو طلاق دیدے تو ہم آخرت مین انکی عوض تجھکو نیک بی بیان تنبیہ کی جگہ تنبیہ اور بکر کی جگہ بکر بدل دین چونکہ ذاتِ رسول اقدس نہایت کریم و رحیم تھی باوجودِ خطاہاے سخت طلاق نہین دی کیونکہ مسلمانون پر تو وہ حرام تھی پھر اُنکے نان و نفقہ کی کوئی سبیل نہین ہوسکتی تھی اور اِسی کی تقلید حضرت علی نے کی کہ باوجود سخت خطا کے حضرت عائشہ کو ازواج رسول سے خارج نہین کیا فقط دھمکانے پر ہی اکتفا کیا جیسا کہ مروی ہے کہ جب بعد فتح جنگ جمل کے حضرت علی مرتضیٰ بصرہ مین بی بی عائشہ کے پاس آئے اور بہت کچھ سمجھایا کہ مدینہ کو چلے جائین مگر انہون نے قبول نہ کیا دوسرے دن حضرت علی نے امام حسن کو بھیجا انہون نے کوئی کلمہ بات کی تمام کان مین کہا فوراً بی بی عائشہ نے مدینہ کا جانا قبول کرلیا ایک بی بی نے جو بصرہ مین اسوقت حاضر تھی اسنے سبب پوچھا کہ کل تو اس لڑکے کے باپ نے تمکو بہت کچھ سمجھایا تھا اور تم نے قبول نکیا آج اس لڑکے نے اپنے باپ کا پیغام تمکو سُنایا اور تمنے فوراً قبول کرلیا اسکی کیا وجہ ہے اسوقت بی بی عائشہ نے فرمایا کہ آج اسکے باپ نے یہ کہلا کر بھیجا کہ تم جانتی ہو کہ رسولخدا صلعم نے مجھکو اختیار دیا ہے کہ ازواج النبی مین سے جسکو چاہون رسول اللہ کیطرف سے طلاق دیدون اب اگر تم نہین مانتی ہو تو وہ اختیارات عمل مین لاتا ہون اسلئے مین نے فوراً کہنا مان لیا مبادا کہ زمرۂ ازواج نبی سے خارج ہوجاؤن +

قال مجملاً ذکر بعض استفسارات کا محبان اہلبیت سے

مولف صاحب نے کمال دانائی سے اُن ہزلیات کو جو پیشتر لکھ چکے ہین اب مکرر بپیرایہ سوالات

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مین بیان کیا ہے اور اس پردہ مین اپنے اعتقاد کو ظاہر کیا ہے اور صریحاً حضرات آئمہ معصومین کی شان مین گستاخیان کی ہین افسوس کہ اپنے لئے مولف صاحب نے جواب الجواب مین تہذیب کا خیال رکھنے کے لئے گذارش کی مگر آلِ محمد کی نسبت خود نہایت درجہ توہین کے الفاظ بیان کئے اگرچہ ہم بھی انہین الفاظ مین جواب دے سکتے ہین مگر فقط اسلئے کہ ہماری کتاب کو ہر شخص بلا رنج ملاحظہ کرے اور حق و باطل مین تمیز کرنے کا ہر شخص کو موقعہ ملے ایسے بیہودہ الفاظ کو ترک کر دیا ہے **قال الناصبی سوال اول** وہ کلام الٰہی جسکو حضرت امیر المومنین کرم اللہ وجہہ نے جمع فرمایا تھا کہان اگر کہین گم ہو گیا نسبت حضرت امیر کی بدایت کے گم کرنے کا بہت بڑا الزام آتا ہے اگر کہین کہ امام غائب کے پاس موجود ہے تو اِس غائب امام بھی گنہگار ٹھہرے کہ انہون نے عمداً حضرت امیر کے زمانہ سے لیکر اپنے زمانہ خروج تک بندگان خدا کو گمراہ رکھا اس اعتقاد سے تمام امام مجتہد شیعیان پاک کے بیدین سمجھے جاتے ہین **اقول** جو کچھ اس سوالِ بیہودہ کی وقعت ہے وہ اہل انصاف پر پوشیدہ نہین ہے ظاہر ہے کہ نبی اور امام کا کام حکم پہنچا دینے کا ہے اگر امت نے حکم مانا فہو المراد ورنہ اسکا مظلمہ اور بار امت عاصی کی گردن پر ہے یہانتک تو روایات اہل سنت سے بھی ثابت ہے کہ بعد وفات رسولِ خدا صلعم کے حضرت علی نے ترتیب قرآن کی دی اور بعد مرتب ہو جانے کے مسجد نبوی مین امت کی روبرو لائے اور ان لوگون نے اس قرآن کے لینے اور اسپر عمل کرنے اور اس کی نقول لینے سے صریحاً انکار کیا اور شیخین نے بجائے اسکے زید بن ثابت سے اپنے طور پر قرآن جمع کرا کر لکھوایا پھر حضرت علی کا کیا قصور ہے اس تمام مظلمہ کا بار تو حضرات خلفاء کی گردن پر ہے امام برحق کا جو فرض تھا اسکو ادا کر چکے پھر اگر امت نے نافرمانی کی تو امام کا کیا قصور رہا البتہ زید کا جمع کیا ہوا قرآن ایسا ناقص اور ناتمام تھا کہ خلیفہ ثالث کو اسکا جلانا پڑا مگر امت کی بے ایمانی کو کیا کیجیے بوجہ عداوتِ خاندان رسالت قرآن کامل کو قبول نہ کیا تمکو حضرت علی نے گمراہ نہین کیا بلکہ حضرت عمر نے گمراہ کیا کہ حکم حضرت رسول اللہ پر عمل نہ کرنے دیا اور قرآن اور اہلبیت کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

تمسک سے روکا امام غائب پر بھی آپ کا طعن فضول ہے انکے زمانہ مین آپ لوگ بسہولت قرآن کیون قبول کرینگے البتہ تب جو نخچی کرکے جابلکون سے مخالفین قرآنکی کھال اڑائی جائیگی اور بدعات مبسرز کی راہ نکالی جاویگی تب بشیمان ہوکر اس قرآن کو قبول کرینگے وہی قرآن تو ہے کہ جسکی نسبت رسولخدا نے فرمایا تھا لن یفترقا حتی یردا علی الحوض اور یہ کہ فانظروا کیف تخلفونی فیہما ترجمہ دونوکا یہ ہے کہ وہ دونون یعنی قرآن واہلبیت ایکدوسرے سے جدا نہونگے اور یہ کہ دیکھو کسطرح تم مخالفت کروگے ان دونو کے حق مین یہ روایت بضمن حدیث تمسک ثقلین تمام کتب صحاح اہلسنت مین درج ہے پھر مخاطب صاحب کا ہم سے پوچھنا کہ وہ قرآن کہان ہے صاف دلیل کم علمی کی ہے **قال سوال دوم** شیعہ حضرت عثمان کے جمع کئے ہوئے قرآن کو کیون پڑھتے ہین تا آخر ہزلیات **اقول** حقیقت یہ ہے کہ جوتون کے ڈر سے گدڑی ہین چھوڑا کرتے قرآن ہمارا ہے ہم قرآن کے ہین جب کبھی موقعہ آویگا جوتین مار ڈالی جاوینگی گدڑ اصاف ہوجائے گا **قال سوال سوم** جبکہ اصحاب کافر یا منافق یا مرتد ہوگئے تھے تو ائمہ کرام نے اپنی اولاد کے نام کیون انکے نام پر رکھے تھے **اقول** آپ بھی عجب صاحب وقوف ہین نام کسی کی ملکیت ہوتا ہے جسکا جو جی چاہا نام رکھا کیا بایزید بسطامی نام رکھ کر یزید کے باپ ہوگئے تھے یا عبدالرحمن جامی اس نام سے ابن ملجم ہوگئے اور دیکھئے آپ اوپر بیان کرچکے کہ ائمہ علیہم السلام کے سر کلام مین چند پہلو ہوتے تھے تو کیا عجب ہے کہ دل کے بخارات نکالنے کو اصحاب ثلثہ کے نام رکھ لئے ہون یعنی فرض کیجئے کہ کوئی امام حضرت ابوبکر یا عمر کو برا بھلا کہہ رہے ہون اور یہ کسی انکے معتقد نے سن لیا اور امام سے آمادہ فساد ہوا تو انکو یہ گنجائش مل گئی کہ اسکو دھمکا کر کہین کہ بے ایمان تو کون ہے ابوبکر یا عمر ہمارا بیٹا ہے جو ہمارے جی مین آوے کہین گے تو ہمارا الزام ہے تو دیکھئے پھر اس مفسد کو کوئی حجت فساد کرنے کی باقی نہوگی امام کا کوئی فعل اسرار سے خالی نہین ہوتا ایسے وسوسات شیطانی مین آپ ناحق مبتلا ہوتے ہین **قال سوال چہارم** ایسے مومن جوانمرد کو جسکے مقابلہ مین تمام جہان عاجز ہوا اور تنہا وہ عالم پر غالب ہو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آیا اسکو اپنی لڑکی منافق اور غاصب اور مرتد اور خائن کے ساتھ بیاہ دینا جائز جانتے ہین
اقول جو شخص کہی ہوئی بات کو کہتا ہے آپ جانتے کہ نواب میر خان کا کیا ہلا ہی عجب
لطف ہے کہ ان امور کو چند بار بیشتر لکھ چکے ہین اور پھر اسی کو گاتے ہین اگر کوئی جدید بات
نہین سوجتے تو یہ کیا ضرور تھا کہ اگلی ہوئی قے کو پھر چاٹنے لگے اسکا جواب ہم ابھی دے چکے
ہین وہ سعدی کا شعر حفظ کر کے پھر دہو کا نہ پاوگے **شعر** گر آب چاہ نصرانی نہ پاک است
یہودی مردہ می شوید چہ باک است ۔ ان سوالات کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ
رسالہ چند جہال کی افکار بیہودہ کا نتیجہ ہے ایک ہی بیان کو کسی نے کسی طرز پر لکھا ہے کسی
نے دوسری طرز پر لیکن جمع کرنے والے صاحب سب سے بڑھکر مخبوط الحواس ہین جنکو مضمون
مکرر کی شناخت کی بھی تمیز نہین ہے **قال سوال پنجم** جبکہ حضرت علی نے اصحاب ثلثہ
سے بروے تقیہ بیعت کی تھی تو معاویہ سے کیون جدال و قتال کی اس مرتبہ تقیہ نکرنا کیا معنی
رکھتا ہے **اقول** جن احمقون کو تقیہ کے معنی اور اُسکے اوقات سے بھی اطلاع نہین انکو ناحق
تصنیف کا خبط ہوا ہے اے نادانو تقیہ بعد نصب خلافت کیا معنی اصحاب ثلثہ کے زمانہ مین
کس نے حضرت علیؑ سے بیعت نصرت کی تھی اور بوقت تقرر خلافت مرتضوی معاویہ کو کس نے
خلیفہ کیا تھا کہ حضرت علیؑ بجاے جدال و قتال اُسکی بیعت کرتے اور جبکہ بوجہ بغاوت معاویہ
اُسپر جہاد قائم ہو گیا تو پھر تقیہ کیسے ہو سکتا اس قسم کا تقیہ جنگ و جدال کے وقت تو اصحاب
ثلثہ کا طریقہ ہے جیسا کہ جنگ احد مین میدان جنگ سے بھاگ کر غار مین جا چھپے اور
ابو سفیان کے پاس پیغام معافی قصور بھیجا اسکو جناب امیر خود بیان فرما چکے ہین کہ اگر چالیس
آدمی صاحب عزم مجھ کو ملجاتے تو مین ابو بکر پر جہاد کرتا چونکہ انصار نہ ملے تقیہ واجب ہوا اور
معاویہ نے جو سرکشی اختیار کی وہ بعد خلیفہ ہو جانے حضرت کے کی تھی پھر کمال افسوس ہے کہ آپ
مولوی بنکر ایسے جاہلانہ سؤال کرو جسکو سنکر خود تمہارے ہم جنس بھی تم پر طعنہ کرتے ہین
اور یہ قول آپ کا محض غلط ہے کہ حضرت علیؑ نے خلفاء ثلثہ سے بیعت کی کیونکہ یہ امر کتب اہلسنت مین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بخوبی ثابت ہوگیا ہے کہ جب حضرت ابوبکر سوالاتِ حضرت مرتضیٰ کا جواب دینے سے عاجز ہوئے تو انکو رخصت کر دیا اور پھر بیعت کے لئے تکلیف نہین دی **قال سوال ششم** اگر حضرت علیؑ نے خلفاء ثلثہ کی بیعت کی تو قول انکا مندرجہ نہج البلاغہ نسبت شجاعت اپنی لغو قرار فرمایا۔

اقول اسکا جواب ہم چند بار دے چکے ہین اسی رسالہ مین دیکھ لو اور خوب سمجھ لو کہ شجاعت ایک سرے سے قتل عام کر دینے کو نہین کہتے بہت سے لوگ ایسے تھے کہ اگر اس زمانہ مین قتل کر دئے جاتے تو انکی اولاد مین جو مومن اور شیعہ ہونیوالے تھے کیسے پیدا ہوتے اگر حضرت ابوبکر کو قتل کر دیتے تو محمد بن ابی بکر رضی اللہ و رحمۃ اللہ علیہ کیسے پیدا ہوتے اور وہ کارنمایان جوان سے ظہور مین آیا کون کرتا ایسے ضروری اسرارون کی وجہ سے حضرت علیؑ نے قتل عام نہین کیا ورنہ اس شیر کی روبرو لومڑیون اور گیدڑون کی کیا مجال تھی کہ دم بھی مارتے +

قال سوال ہفتم حضرت علیؑ نے ہمیشہ تقیہ کیا مگر امام حسینؑ اور حضرت مسلم نے تقیہ نہین کیا

اقول ہم پیشتر اسکا بھی مفصل جواب لکھ چکے ہین اور صاف ظاہر کر دیا ہے کہ امام حسینؑ خروج فرما چکے تھے اور خروج کے بعد تقیہ داخل بے غیرتی ہوتا ہے وہ انہین کا کام ہے جو ہمیشہ بے غیرتی سے رسولخداؐ کو معرکہ جنگ مین چھوڑ چھوڑ کر بھاگ جایا کرتے تھے خروج اور بیعت سے پہلے امام حسین علیہ السلام نے بھی تقیہ کیا اور حضرت مسلمؑ بھی تقیہ کیا کرتے تھے **قال سوال ہشتم** حضرت امیر المومنین نے خلافتِ ابوبکر مین کنیز جہاد پر تصرف کیا و **قال سوال نہم** حضرت شہربانو پر امام حسین علیہ السلام نے تصرف کیا اور وہ بھی جہاد مین پکڑی ہوئی آئی تھین

اقول مولف صاحب کیا آپ کو یہ معلوم نہین کہ اگر مسلمانون مین سے کوئی فرقہ یا گروہ جہاد کرے تو اسکی غنیمت مین سے خمس یعنی پانچوان حصہ امام برحق کا ہے بموجب مسئلہ مسلمہ عام و بحسب قول علماء عامہ فاسق و فاجر بھی اگر جہاد کرے تو غنیمت انکی جائز ہے اور پانچوان حصہ امام کا اس مین ہے اسلئے جو جہاد زمانہ خلفاء ثلثہ مین ہوئے وہ بحکم جناب سرور کائنات و بحسب احادیث جناب علی مرتضےٰؑ کے ہوئے اور اس غنیمت مین انکا پانچوان حصہ تھا اسلئے تصرف

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کرنا اُن کا کنیزون پر جائز تھا شیخ ولی اللہ ازالۃ الخفا مین لکھتے ہین کہ اگر خلیفہ فاسق و فاجر ہو تو بھی اُسکا مقرر کیا ہوا قاضی قابلِ اتباع ہی اور اُسکے ساتھ اور اُسکے حکم سے مسلمانونکو جہاد کرنا لازم ہے اور مخاطب نے جو عقلمندی سے یہ اعتراض کیا ہے کہ امام حسینؑ بموجودی حضرت علی اور حضرت امام حسنؑ کے حقدار غنیمت کے نہ تھے یہ انکی لیاقت اور علم و فضل کی بات ہی مالِ غنیمت سے جو خمس لیا جاتا ہے اس مین تمام اقربا نبی حصہ دار اور شریک ہین تفصیل اسکی ہمنے اس رسالہ مین آیت فے کے ذکر مین لکھی ہے اس غنیمت کے خمس کا یہ دستور نہین کہ باپ کے مرنے پر پسر کو حصہ پہنچے بلکہ تمام عترت نبی ایک ساتھ اُسکے وارث اور مالک ہین بلکہ خدا اور رسول و اقربا نبی بحکم خدا ایک ساتھ حصہ پاتے ہین آیتِ قرآنی شاہد ہے **قال سوال دہم** سلیم بن قیس ہلالی کی کتاب وفات النبی مین ابن عباس سے روایت ہے۔ عن امیر المؤمنین انّ الصحابۃ ارتدوا بعد النبی الّا اربعۃ۔ وفی روایۃ عن الصادق الّا ستّۃ۔ بقولِ حضرت امیر المومنین صرف چار اصحاب مومن رہے اور بقول امام صادقؑ چھ ان دونو روایتون مین سے کونسی روایت سچی سمجھی جاوے اگر حضرت امیر کا قول صحیح ہے تو حضرت صادق جھوٹے پڑتے ہین اور اگر حضرت صادق کا قول صحیح ہے تو حضرت امیر عالم لدنی نہین سمجھے جاتے بلکہ ان دونو روایتون سے حضرت امیر کا امیر المومنین ہونا بھی نہین ثابت ہوتا ہے کیونکہ امیر المومنین بغیر اجماع کے ہو نہین سکتا اگر کہین کہ باجماع انہین اصحاب کے جناب امیر المومنین ہوئے تو اس صورت مین جناب امیر اپنے ہی قول کی رو سے امیر المرتدین ٹھہرتے ہین **اقول و بہٖ نستعین** یہ تو آپ کو بھی معلوم ہے کہ جو لوگ مرتد ہوئے اُنکا سردار ونکی ارتداد کی حالت مین کون تھا یعنی بعد رسولخدا صلعم اگر صحابہ مرتد ہوئے اور اُس حالت مین انہون نے اپنا سردار حضرت ابوبکر کو پھر حضرت عمر کو پھر حضرت عثمان کو کیا تو اُن مرتدون کے امیر تو یہی حضرات ثلثہ ہوئے اور جبکہ بعد اسکے کچھ لوگ راہ راست پر آئے اور ارتداد کو چھوڑ کر ایمان لائے تو امیر المومنین کی اطاعت قبول کر لی رہا یہ امر کہ کوئی شخص خود بخود یا کسی اجماع یا پنچایت کی مرضی سے امیر المومنین ہو جائے محض غلط ہے کیونکہ امیر المومنان

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بغیر حکم خدا و رسول کے قائم نہین ہو سکتا اسلیئے اثبات امارت مومنین کے لیئے کسی اجماع وغیرہ کی حاجت نہین ہے بلکہ فقط نص درکار ہے جیسے حضرت علی مرتضیٰؑ کی نسبت آیہ انما ولیکم اللہ اور

حدیث ہو ولیکم بعدی و من کنت مولاہ فعلی مولاہ وارد ہین اگر برخلاف ان نصوص کے امت اپنی طرف سے کسیکو سردار مقرر کرے تو ضرور امت مرتد ہوگی اور انکے سردار امیر المرتدین قرار پائے ہمکو مخاطب صاحب کی عقل پر کمال حیرت ہے کہ حضرت علیؑ کو امیر المرتدین کسطرح قرار دیا جبکہ مرتدین نے انکو چھوڑ کر غیرون کو اپنا سردار بنایا تھا تو وہی سردار امیر المرتدین تھے اصل یہ ہے کہ کہ مخاطب صاحب نے بسعی جمیلہ ماتز دفضائل ثلثہ کے لیئے نیا لقب نکالا ہے جسکو تمام علمائے اہل سنت عرصہ دراز سے بھولے ہوئے تھے اب رہا یہ امر کہ قول حضرت علیؑ کا صحیح ہے یا حضرت صادقؑ کا اس اعتراض سے مفہوم ہوتا ہے کہ مولف صاحب کو علم حدیث مین کم مہارت ہے ہزارہا روایت مذہب اہلسنت مین ایسی ہین کہ حضرت ابوبکر ایک امر بیان کرتے ہین اور حضرت عمر سے اسکے برخلاف مروی ہین بلکہ حضرت ابوبکر ایک مرتبہ کچھ کہتے تھے اور دوسری مرتبہ کچھ کہتے تھے نہین تطابق اور توافق ہونا بھی غیر ممکن ہے جیسے ایکمرتبہ حضرت ابوبکر نے کہا کہ مجھے بوقت بعثت سرور کائنات کی خبر ایک راہب نے شام مین دی تھی اور ایکمرتبہ فرمایا کہ مکہ مین ایک درخت نے اطلاع کی تھی اور ان ہر دو روایات مین کوئی صورت تطابق اور توافق کی نہین ہے اور ان روایات مین کہ بقول حضرت مرتضیٰؑ صحابہ مین سے فقط چار مرتد نہین ہوئے تھے ممکن ہے کہ آپنے فقط صحابی مہاجرین سے مراد لی ہو اور حضرت صادق علیہ السلام نے مہاجرین و انصار دونو سے مراد لی ہو یا صحابہ سے مراد روسا صحابہ ہو جنسے مراد سنی اہل حل و عقد لیتے ہین اور حضرت علیؑ کی رائے مین ایسے چار شخص ہون اور حضرت صادقؑ کی رائے مین چھ شخص ہون اسلیئے ہر دو روایات صحیح قرار پاتی ہین

قولہ اس موقعہ پر یہ بات قابل دریافت ہے کہ چار اصحاب یعنی حضرت مقداد حضرت سلمان فارسی حضرت ابوذر غفاری و حضرت عمار بن یاسر کہ منجملہ اصحاب مہاجرین سے ہین تو بتائیے کہ اصحاب انصار کونسے ہین جنکی بدر جہا صفت قرآن پاک مین مذکور ہے **اقول** ایسے صدہا انصار تھے

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ جنکے فضائل و صفات قرآن شریف مین مذکور ہین یہ بزرگوار لوگ تھے کہ جنکو آپ کے اکابر مہاجر معرکہ جنگ مین آگے رکھکر خود فرار ہوجایا کرتے تھے اور وہ بیچارے اپنی جان رسول مقبول پر فدا کر کے شہید ہوجایا کرتے تھے فاتلوا وقتلوا قرآن شریف مین اہنین کی شان مین وارد ہے صدہا انصار جنگ بدر و احد وغیرہ مین شہید ہوئے ہین اگر تحقیق انکے اسما کی مطلوب ہو کتب سیر مین دیکھ **تنبیہ** واضح ہو کہ بعینہ یہی روایت مندرجہ کتاب وفات النبی سلیم بن ہلالی مولف اظہار الہدےٰ نے اظہار الہدےٰ کے اواخر صفحہ ۹۹ اور اوائل صفحہ ۱۰۰ مین لکھکر یہی اعتراض امیر المرتدین ہونے کا نسبت حضرت اسد اللہ الغالب کی کیا ہے اور وہین اجماع کی بحث اس مین موجود ہے پھر کیا وجہ ہے کہ دوبارا اسی اعتراض کو نقل کر دیا اگر کتاب بڑھانا منظور تھا تو کچھ لیاقت صرف کرتے اسکے معنی کیا کہ ایک ایک بات کو چار چار مرتبہ بیان کیا جاوے اور اگر اس عبارت کا مولف اور شخص تھا اور یہ سوالات اور کسی کے ہین تو انکے نام کا حوالہ درج ہونا واجب تھا میری رائے ہین یہ سوالات دوسرے صاحب کے ہین اور وہ صاحب ایسے ہین کہ انکو مادہ علمی اور لیاقت تالیف بالکل نہین ہے ہم وکلا مین بھی بعض ایسے لوگ ہین کہ اگر کسی مقدمہ مین بشراکت دوسرے وکیل کے یہ بھی وکیل ہون تو چونکہ خود مادہ وکالت نہین رکھتے ہین دوسرے وکیل کی تحریر سے بالکل اسی طرح چند عذرات مستنبط کر کے موکل کو خوش کر دیتے ہین مگر اس نالائقانہ حرکت سے بجز مطعون خلائق ہونے کے اور نتیجہ پیدا نہین ہوتا اگرچہ ہم بیشتر اس اعتراض کا جواب مفصل لکھ چکے تھے مگر سائل کا سوال رد کرنا اپنی عادت نہین اسلئے یہان بھی جواب دیا گیا

قال سوال یازدہم کتب شیعہ مین فضیلت متعہ بکثرت مرقوم ہے آئمہ علیہم السلام نے جو متعہ نہین کیا تو وہ خاطی اور عاصی ٹھہرتے ہین **اقول** متعہ پر بہت سے اعتراض مولف صاحب کر چکے ہین اور ہم انکے جوابات مشروحاً لکھ چکے ہین اور مولف صاحب نے متعہ کے بارہ مین یہانتک سرمارا ہے کہ اظہار الہدیٰ کے صفحہ ۱۱۵ سے لیکر نہایت صفحہ ۱۲۱ یہی ذکر ہے اور خصوصاً بعینہ یہی سوال آخر صفحہ ۱۱۸ و اوائل صفحہ ۱۱۹ مین بذیل اعتراض سوم درج ہے اور جواب مفصل اسکا اسی مقام

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ درج ہو چکا ہے اور ثابت کر دیا ہے کہ متعہ فرض نہین ہے کہ خواہ مخواہ کیا جاوے ضرورتاً جائز ہے اور فضائل اُسکے جو مندرج کتب ہین وہ دراصل احیار سنتِ متروکہ کے ہین کہ اُمتِ طاغی نے خلافِ حکمِ خدا و رسول اُسکا انسداد کیا تھا چونکہ امر معروف اور نہی منکر سے زیادہ کسی امر کا ثواب نہین اور نہی معروف اور امر منکر سے زیادہ کوئی معصیت نہین اسلئے پہلا درجہ جز و رسالت کا ہے اور دوسرا حصہ سلطنت کا اسی پر متعہ کے اجرا کے ثواب اور اسکے بند کرنے کے عذاب کو سمجھنا چاہیے لیکن مقصد اس فضیلت اور ثواب کا یہ نہین ہے کہ بغیر حاجت اور ضرورت کے بھی متعہ کیا جاوے **قال سُوال دوازدہم** حضرت امام حسنؑ نے خلافت کیون سپرد معاویہ کے کری حضرت امام حسینؑ کو کیون نہ حوالہ کی آیا امام حسینؑ قابلیت امامت کی نہین رکھتے تھے یا باہم عداوت تھی یا بسبب مشورہ اصحاب کے ایسا کیا اگر لیاقت نہ تھی تو امام نہ ٹھہرے اور اگر عداوت تھی تو معصوم نہ ٹھہرے اور اگر مشورہ سے سپرد کی تو حجت ہمارے خلفا ثلثہ پر ہے **اقول** یہ سُوال البتہ مولف صاحب کو بڑا ہی بیدار سوجھا ہے اور شاید آجتک کسی سُنّی نے یہ سُوال شیعون سے نہین کیا تھا کیونکہ پہلے جن لوگون نے مناظرہ کی کتابین لکھی ہین انکو ایسا علم و فضل حاصل نہ تھا کہ فن تاریخ سے بھی واقف ہون علم سیر کی بھی سیر کی ہو وہ بیچارے یا تو خالی فقیہ ہوئے یا صرف محدث ہوئے ایسا جامع کمالات ذاتی کوئی مولف کتب مناظرہ کا نہوا تھا اب ہم مولف صاحب کی تسلی کرتے ہین اجی حضرت جسکو آپ سپردگی خلافت کہہ رہے ہین وہ سپردگی خلافت نہین ہے بلکہ انتزار امت سے اپنی اور اپنے اقربا کی جان بچانے کے سامان ہین یہ اعتراض آپ کا اُسوقت صادق آتا کہ جب امام حسن علیہ السلام خلافت کو بخوشی خاطر کسی کے سپرد کرتے یہ حال تو تمنے تاریخون مین بھی دیکھا ہوگا کہ جب تک حضرت علیؑ خلیفہ رہے معاویہ برابر آپ پر لشکر کشی کرتا رہا اور برابر جنگ و جدال قائم رہی یہانتک کہ بہتر لڑائیان وقوع مین آئین اسی ضمن مین حضرت مرتضےٰ علیہ السلام شہید ہوگئے لوگون نے امام حسنؑ سے بیعت کی ہنوز چھ ماہ نہ گذرے تھے کہ معاویہ ایک لشکرِ عظیم لیکر چڑھ آیا چونکہ امام حسنؑ اپنے لشکر کی قلت اور کمی ہمت کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

جانے ہوئے تھے لڑائی میں کوئی بہتر نتیجہ نکلتا ہوا نظر نہ آیا بندگان خدا کا خون ناحق بہانا
نامناسب سمجھکر خلافت سے کنارہ کش ہو گئے امام حسینؑ اور امام حسنؑ جدا نہ تھے اگر امام حسینؑ
کو خلافت سپرد کرنے کی قدرت رکھتے تو خود ہی کیوں ترک کرتے تم تو ایسی عقلمندی کا سوال
کرتے ہو کہ جیسے کوئی یہ سمجھے ہوئے ہے کہ امام حسن علیہ السلام کا ویسے ہی بلا کسی وجہ کے خلافت
سے دل برداشتہ ہو گیا اور انہوں نے بخوشی خاطر ترک کرکے دوسرے کو سپرد کردی یا یہ کہ نعوذ باللہ
معاویہ کیطرح امام حسینؑ نے بھی خلافت کے لئے بہائی لشکر کشی کی تھی اور امام حسنؑ نے امام
حسینؑ کو سپرد نہ کی اور معاویہ کو سپرد کردی بھلا اسقدر رنج لیات آپنے اظہار الہدیٰ میں
لکھی ہیں ان میں سے کوئی بھی ڈھنگ کی بات آپکے قلم سے نکلی ہے یہی تو وجہ ہے کہ جو اہل
سنت آپ کی کتاب کو دیکھتا ہے صد ہا نفرین کرتا ہے اگرچہ آپ بوجہ قیام شکوہ آباد جیپور
کا حال معلوم نہیں کرسکتے مگر ہمارا آپ کا یہاں ضرور سنتا ہے اور اسنے شاید آپکو اطلاع بھی دی
ہو آپکے سوال کے فقرہ آخری کا مطلب معلوم نہیں ہوتا کہ کیا ہے (اگر مشورہ سے خلافت سپرد کی
تو یہی بحث ہمارے خلفاء ثلثہ کی خلافت پر ہے) گویا آپ اس سے یہ مطلب نکالتے ہیں کہ جیسے
امام حسنؑ نے خلافت کو معاویہ کے سپرد کیا ویسے ہی حضرت علیؑ نے خلفاء ثلثہ کے سپرد کیا تھا مگر
یہ آپ کی عقلمندی ہے سپردگی خلافت کیسی اور مشورہ کیسا وہ بھی غصب تھا اور یہ بھی غصب تھا
فقط جزائے اعمال کے لئے مدارج کا فرق ہے اور موقعہ پر آپ کا وہ مصرعہ موزون معلوم ہوتا ہے
جو سوال یازدہم کے خاتمہ پر موجود ہے "تا فرق مدارج نہ کنی زندیقے" **قال سوال سیزدہم**
معتبر کتب شیعوں سے ثابت ہے کہ میت نجس العین ہوتی ہے بموجب شعر نجس العین کے بود
ہاہر سگ و خوک است میت و کافر پس میت ائمہ کرام کی نسبت کیا حکم رکھتے ہو علماء شیعہ
اقول ائمہ کرام کی نسبت تو خدا تعالے الحکم کرچکا کہ طیب و طاہر من طاہرین پر ختم ہو چکی
ہے لیکن آپ اصحاب ثلثہ اور غوث الاعظم صاحب کی نسبت فتوی دیجیے کہ انکی کھال بھی
دباغت سے پاک ہو سکتی ہے یا مثال آپ لوگون کی انکی کھال بھی مثل خوک کے ناپاک ہی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جیسا آپ کی کتب فقہ قدوری مین و شرح وقایہ و کنز وغیرہ مین درج ہے۔ کل اھاب

اذا دبغ فقد طہر جازت الصلوٰۃ علیہ والوضوء منہ الا جلد الخنزیر والرجل۔ افسوس اس شخص نے

ہمکو بھی ناجھاذب کر دیا یہ نہ سمجھے کہ آئمہ کرام کے لئے آیہ تطہیر نازل ہے **قال سوال چہارم**

بسدم سے کہ حضرت رسولخدا نے دعوی توحید خدا اور اپنے رسول ہونیکا کیا تھا آیا اسدم دعوٰ

اپنے نائب کی نیابت کا کہ بعد ہمارے حضرت علی ہونگے کیا یا نہین اگر کیا ہے تو شیعہ اپنی کتب معتبر

سے ہم کو ثابت کر دین **اقول** یہ تو ہمارے مخاطب نے بڑا بھاری سوال کیا ابھی آپ کو یہ خبر

نہین ہے کہ روز الست اور پیدائش آدم سے پہلے جناب سرور کائنات نے اپنے رسول

ہونے اور علی مرتضیٰ کے وصی و نائب ہونیکا اقرار کیا ہے مخاطب صاحب نے تو ہمسے فقط اتنا ہی سوال

کیا ہے کہ کتب شیعہ سے ایسا ثابت کرین لیکن ہم مخاطب صاحب کے مذہب کی کتب سے بھی اس

امر کو ثابت کرینگے **ثبوت از اقوال علماء شیعہ** حدیقہ سلطانیہ مین حضرت مجتہد العصر

والزمان سید العلماء و المجتہدین مولانا السید حسین اعلی اللہ مقامہ فی الجنان فرماتے ہین پس

از روز ازل اظہار نبوت آنحضرت و اظہار امامت حضرت امیر علیہ السلام بوقوع آمدہ بلکہ از روز

الست خداوند عالم اشتیاق اخذ عہد و میثاق برائے وحدانیت خدا و رسول و وصایت علی

نمودہ کما ہو منصوص فی النصوص کلینی نے بسند معتبر امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت

کی ہے کہ جب حضرت رسول اللہ متولد ہوئے تو بہت سے معجزات ظاہر ہوئے اور حضرت آمنہ

کو فارس اور شام کے محل نظر آئے حضرت فاطمہ بنت اسد اس امر سے نہایت درجہ خوش ہو کر

گھر مین آئین تو حضرت ابوطالب نے انکو بشارت دی کہ تیس برس کے بعد تجھ سے ایک پسر

ایسا پیدا ہوگا کہ سوائے پیغمبری کے اور کمالات مین مثل اُسکے ہوگا اور اُسکا وصی اور وزیر ہوگا

آپ غور کیجیے کہ روز اظہار نبوت تو بعد مین ہوا ہے انکے بزرگ و نوکی پیدائش سے پہلے جانتے

تھے کہ عبداللہ کے صلب سے پیغمبر اور ابوطالب کی صلب سے وصی پیغمبر پیدا ہونگے۔ کتاب

روضۃ الواعظین وغیرہ کتب معتبرہ مین حدیث طولانی جابر بن عبداللہ سے منقول ہے ک

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

جناب سرورِ کائنات نے تمام حکایت مشرم زاہد و حضرت ابوطالب کی بیان کی جسکو حدیقہ سلطانیہ میں باین عبارت نقل کیا ہے جابر گفت سوال کردم از حضرت رسالت پناہ از ولادت با سعادت حضرت امیر المومنین حضرت فرمود آہ آہ سوال کردی از بہترین کسیکہ بعد از من متولد شدہ است و سنت حضرت مسیح در او جاری خواہد شد بدرستیکہ خلق کردہ است مرا و علی را از یک نور پیش از انکہ خلق را بیافریند بپانصد ہزار سال پس ما در عالم ملکوت تسبیح و تقدیس حی لا یموت میگفتیم چون حق تعالیٰ آدم را آفرید ما را در صلب او قرار داد پس من در جانب راست او قرار گرفتم و علیؑ در جانب چپ و پس ما را نقل کرد از صلب آدم بسوے اصلاب طاہرہ و ارحام طیبہ پس مرا از صلب پاکیزہ بیرون آورد کہ او عبد اللہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما بود و در بہترین رحمی قرار داد کہ آن رحم آمنہ بود و علیؑ را از صلب طاہرہ برآورد کہ او ابو طالب بود و از بہترین رحمے قرار داد کہ آن رحم فاطمہ بنت اسد بود پس حضرت فرمود کہ اے جابر پیش از آنکہ علیؑ در شکم مادرش قرار گیرد در آن زمان مرد عالم راہبی بود کہ او را مشرم بن وعیب میگفتند الخ ملخص روایت یہ ہے کہ اس عابد نے خدا سے دعا کی تھی کہ اپنے دوستوں میں سے کسیکو مجھ سے ملا۔ ابو طالب اُس سے ملے اور جب ہونے اپنا حسب و نسب بیان کیا تو زاہد نے بہت تعظیم کی اور پیشانی پر بوسہ دیا اور ابو طالب کو حضرت علیؑ کے پیدا ہونے کی بشارت دی باین الفاظ حدیقہ مشرم گفت فرزندے از صلب تو بوجود خواہد آمد کہ او ولی خدا و پیشواے متقیان و وصی رسول پروردگار عالمیان باشد چون آن فرزند را دریابی سلام مرا باو برسان و بگو باو مشرم ترا سلام میرساند و گواہی میدہد بوحدانیت خدا و آنکہ او را شریکے نیست و شہادت میدہد کہ محمدؐ بندہ و رسول خدا است و تو وصی او ئی بحق و بمحمد تمام میشود پیغمبری و بتو تمام میشود وصیت۔ بعد ازان تمام قصہ مفصل استقرار حمل و پیدائش حضرت علیؑ کا بیان فرمایا اور ذکر کیا پھر جانا حضرت ابو طالب کا مشرم کے پاس غار میں اور زندہ ہونا مشرم کا بعد موت کے اور یہ تشہد کرنا اُسکا۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ و ان علیاً ولی اللہ و الامام بعد نبی اللہ۔ یہ قصہ بعثت سرور کائنات سے دس برس پیشتر کا ہے اور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فرمایا ہے اسکو جناب رسولخدا نے اب بن بعثت کا اقرار کیجئے مروی ہی کہ جب حضرت فاطمہ بنت اسد مادر امیر المومنین کا انتقال ہوا تو جسوقت قبر آپ کی تیار ہوئی تو رسولخدا قبر مین تشریف لے گئے اور لیٹے بعد ازان انکو دفن کیا اس ضمن مین دفعتاً رسولخدا نے فرمایا ابنک ابنک یعنی تیرا بیٹا تیرا بیٹا تب لوگون نے متعجب ہوکر استفسار کیا تب آپ نے فرمایا کہ مین نے تلقین کی فاطمہ بنت اسد کو سوالات نکیرین پر یعنی سوال رب اور رسول کا تو انہون نے جواب دیا اور جب یہ سوال ہوا کہ تیرا امام کون ہی تو فاطمہ ساکت ہوئین اسیوقت مین نے تلقین کیا کہ تیرا امام یہ الیسر یعنی علی ہے چنانچہ انہون نے جواب دیا کذا فی الحدیقہ

ثبوت از مرویات اہلسنت والجماعت

واضح ہو کہ امام احمد بن حنبل اور ابن المغازلی امام شافعی وغیرہ ایک جماعت کثیر آئمہ و محدثین نے بطرق متعددہ جسکی تشریح معہ نام صحابہ و تابعین راویان حدیث کے بعد لکھین گے حدیث نور کو روایت کیا ہے جسکی اسناد کسیقدر انوار الہدے مین بھی ہم درج کر چکے ہین نقلاً عن عبقات الانوار عن سلمان رض قال سمعت حبیبی محمد رسول اللہ یقول کنت انا و علی نوراً بین یدی اللہ عز وجل یسبح اللہ ذالک النور و یقدسہ قبل ان یخلق آدم بالف عام (وفی بعض الروایات اربعۃ عشر الف عام) فلما خلق اللہ آدم رکب ذالک النور فی صلبہ فلم نزل فی شیء واحد حتی افترقنا فی صلب عبد المطلب ففی النبوۃ و فی علی الخلافۃ وعن ابن مسعود فاخرجنی نبیاً واخرج علیاً وصیاً۔ روایت ہے حضرت سلمان سے کہ کہا انہون نے سنا مین نے اپنے حبیب محمد مصطفے صلعم کو کہ فرماتے ہین کہ آدم کی پیدائش سے ہزار برس بیشتر و بروایتے چودہ ہزار برس بیشتر مین اور علیؑ نور تھے خدا تعالے کی روبرو اسکی تسبیح و تقدیس کرتے تھے جبکہ خداوند تعالی نے آدم کو پیدا کیا تو خدا تعالی نے اس نور کو آدم علیہ السلام کی پشت مین رکھا اس موقعہ پر دیگر روایات مین یہ ہے کہ ہم منتقل ہوتے رہے اصلاب طاہرہ سے طرف ارحام طاہرہ کی اور انس بن مالک کی روایت مین ہی کہ نوح کی کشتی مین بھی اور ہم اسکی پشت مین اور ابراہیم آگ مین تھے اور ہم انکی پشت مین یہانتک کہ ہم جدا جدا ہوئے پشت عبد المطلب سے مجھ کو تو نبوت ہوئی اور علی مین خلافت ہوئی اور روایت ابن مسعود مین ہے،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ مین نبی نکلا اور علیؑ وصی نکلا راویان صحابہ اس حدیث کے بیان کرنے والے آٹھ صحابی ہین اول اور افضل سب مین خود حضرت علی مرتضیٰؑ ہین دوم امام حسین علیہ السلام سوم حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ چہارم ابوذر غفاری پنجم جابر بن عبد اللہ انصاری ششم ابن عباس ہفتم ابوہریرہ ہشتم انس بن مالک اور تابعین مین سے حضرت زین العابدینؑ کہ موجب طریقہ معیہ اہلسنت تابعی ہین یعنی رسولخدا کو نہین دیکھا صحابہ کو دیکھا ورنہ آپ تمام صحابہ سے افضل ہین کیونکہ اہلبیت پیغمبر ور امام ہین دوم زاذان ابو عمر کندی سوم عثمان زری چہارم سالم بن ابی الجعد الاشجعی پنجم ابو زبیر محمد بن مسلم بن تدرس الاسدی ششم عکرمہ بن عبد اللہ البربری مولی ابن عباس ہفتم عبد الرحمن بن یعقوب المخنی المدنی ہشتم ابو عبیدہ حمید بن ابی حمید الطویل البصری نے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور مندرجہ ذیل آئمہ و محدثین و علماء نامی اہلسنت و جماعت نے اس حدیث کو روایت کیا ہے امام احمد بن حنبل ابو حاتم حنظلی الرازی عبد اللہ بن امام احمد بن حنبل ابو بکر احمد بن موسی ابن مردویہ اصبہانی ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانی ابو عمر یوسف بن عبد اللہ المشہور بابن عبد البر قرطبی ابو بکر احمد بن علی المعروف بخطیب ابو الحسن علی بن محمد المعروف بابن مغازلی ابو شجاع شیرویہ الدیلمی ابو محمد احمد بن محمد بن علی العاصمی نطنزی ابو المنصور شہردار معروف بابن دیلمی اخطب خوارزم ابن عساکر صالحانی مطرزی ابو القاسم خوارزمی عبد الکریم رافعی ابن سبع محمد بن یوسف گنجی شافعی محب الدین طبری حموینی۔ شرف الدین محمود درگزینی طالبی محمد زرندی سید محمود گیسو دراز سید محمد مکی سید جلال الدین بخاری سید علی ہمدانی جلال الدین خجندی شہاب الدین احمد صاحب توضیح الدلائل شہاب الدین دولت آبادی غلام علی شاہ و غلام علی آزاد بلگرامی وغیرہ وغیرہ اکابر آئمہ و فضلائے اہلسنت ہین یہ حضرت رسول اللہ کا اقرار خلافت مرتضوی قبل از پیدائش آدم تبلاتے ہین چہ جائیکہ بعد از ظہور رسالت و بعد بعثت رسالت بھی جناب سرور کائنات نے عین اسی زمانہ مین کہ جب مبعوث ہوئے اور حضرت علی بہت صغر سن تھے تمام اعمام دینی و جملہ بنی ہاشم کو جمع کرکے حضرت علیؑ کی خلافت و نیابت رسالت کا اقرار لیا اور اسکے بعد تمام امت پر آپکی خلافت او امامت کا اظہار کیا اور امت سے اقرار لیا کہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چودہ مرتبہ کا استخلاف تو مین انوار الہدیٰ مین کتب معتبرہ سے ثابت کرچکا ہون اوّل شروع ایام مین
جو رسولخدا نے تمام بنی ہاشم کو جمع کرکے حضرت علیؑ کی خلافت و وصایت و امامت کا اقرار لیا ہے اسکو
محدثین اہلسنت نے باسناد صحیحہ روایت کیا ہے از آنجملہ محمد ابن اسحاق و ابن جریر و احمد حنبل و نسائی و
ابن ابی حاتم و ابن مردویہ و حافظ ابونعیم و بیہقی و اجل اکابر محدثین اہلسنت ہا مین روایت اسطرح ہی
وعن علی علیہ السلام قال لما نزلت ہذہ الآیۃ وانذر عشیرتک الاقربین الی آخر الحدیث کہ مشرح عبارت
خصائص امام نسائی و بیہقی انوار الہدیٰ مین بذیل استخلاف اول حضرت مرتضیٰ مندرج ہی اور مطلب اسکا
یہ ہے کہ بوقت نزول آیت وانذر عشیرتک کے حضرت نے تمام اولاد عبد المطلب کو جمع کیا اور حضرت
علیؑ سے ایک صاع جو یا گندم ایک ران گوشت بز کا طعام تیار کیا حالانکہ ان مین سی ہر ایک ایسا تھا کہ
ایک ایک بکرا کھا جاوے مگر تمام بنی عبد المطلب اس طعام سی سیر ہوگئے اور بجنسہ بچ رہا بعد الفراغ
اکل و شرب آپ نے بنی عبد المطلب سی مخاطب ہوکر فرمایا کہ مین عام لوگون پر تو عموماً مبعوث ہوا
ہون مگر تمپر بالخصوص مبعوث ہون اور اس قوم کا جو کچھ میرے ساتھ حال ہی وہ تمکو معلوم ہی تم مین
سے کون ہی کہ مجھ سے اسبات کی بیعت کرے کہ میرا بھائی اور میرا ساتھی اور وارث اور خلیفہ اور وصی
میرا ہو اُن مین سے کسی نے جواب نہ دیا مگر حضرت علیؑ نے باوجودیکہ نہایت صغرسن تھے جواب دیا کہ
مین حاضر ہون اور مین تمہارا مددگار ہون اور بیعت کرتا ہون حضرت نے تین بار اسکا اعادہ فرمایا
اور ہر مرتبہ سوائے حضرت علیؑ کے کسی نے قبول نکیا تب آنحضرت صلعم نے اپنا دہنا ہاتھ حضرت علیؑ کے
ہاتھ پر مار کر کہا ہذا اخی و وصیی و وارثی یعنی یہ ہے بھائی میرا اور وصی میرا اور وارث میرا فاسمعوا لہ
واطیعوا پس سنو تم سب اسکی بات اور اطاعت کرو اسکی فقام القوم یضحکون لابی طالب و یقولون
قد امرک ان تسمع و تطیع لعلی پس وے سب یعنی بنی عبد المطلب کھڑے ہوگئے اور حضرت ابوطالب
پر ہنسنے لگے اور بولے کہ تو تم کو علی کی تابعداری کا حکم دیا ہے شاہ ولی اللہ نے بھی ازالۃ الخفا مین اس
روایت کو لکھا ہے اور دیگر روایات کثیرہ اسکی موید ہین۔ اخرج عن بریدہ قال قال رسول اللہ صلعم
لکل نبی وصی و وارث وان وصیی و وارثی علی ابن ابیطالب۔ یعنی امام احمد بن حنبل نے بریدہ سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ ہر نبی کا وصی اور وارث ہوتا ہے اور میرا وصی اور وارث علی ابن ابیطالب ہے۔ واخرج الطبرانی عن ابی ایوب ان رسول اللہ صلعم قال لفاطمۃ اما علمت ان اللہ اطلع علی اہل الارض فاختار منہم اباک فبعثہ نبیاً ثم اطلع الثانیہ فاختار بعلک فاوحی الیّ فانکحتہ واتخذتہ وصیاً یعنی روایت کی ہے طبرانی نے ابو ایوبؓ سے کہ رسول اللہ نے حضرت فاطمہ سے فرمایا آیا تو نہین جانتی کہ اللہ جل شانہ نے تمام اہل ارض پر نظر کی اور اُن مین سے مجھکو اختیار کرکے مبعوث بہ نبوت کیا اور پھر دوبارہ اہل دُنیا پر نظر ڈالی تو تیرے شوہر کو اختیار کیا پس مجھ پر وحی بھیجی کہ اس سے تیرا نکاح کرون اور اُسکو اپنا وصی قرار دون اس قسم کی صدہا روایات کتب معتبرہ اہلسنت مین درج ہین اور علاوہ انکے بڑے بڑے معرکے کے استخلاف کہ رسولخدا نے اپنی حیات مین حضرت علیؑ کو اپنا نائب مقرر کرکے امت کو متابعت کا حکم دیا ہے انوار الہدیٰ مین مندرج ہین نظر سے گزری ہونگی پھر تعجب ہی کہ آپنے ایسا سوال بمعنی کیا **قال سوال یازدہم** جناب امیر کس وجہ سے سزاوار امامت ہین آیا بسبب ابوت یا کثرت ظہور خوارق عادت یا رکھنے قدم شانہ رسول اللہ سراپا رحمت یا معصومیت یا لیٹنا بستر رسولخدا پر بروز ہجرت یا شرکت بہ نور نبوت یا قریبی قرابت یا صدور کرامت یا نسبی فضیلت یا پیدا ہونے خانہ کعبہ پر برکت کی **اقول و بہ نستعین** جناب امیر اُس وجہ سے سزاوار امامت تھے کہ جسوجہ سے جناب سرور کائنات سزاوار رسالت تھے جس خدا نے اپنے حکم سے رسول اللہ صلعم کو رسول بنا کیا اُسی خدا نے حضرت علیؑ کو انکا نائب اور امام امت مقرر کیا حضرت علیؑ کی امامت ایسی نہ تھی کہ ابو سفیان جیسے منافقون کو اجماع سے خلافت ہوجاوے احادیث معتبرہ مرویہ خود اہل سنت سے ہم بجواب سوال ملحقہ ثابت کرچکے ہین کہ حضرت علیؑ کو خدا تعالیٰ نے حضرت آدم کی پیدائش سے چودہ ہزار برس پیشتر امام اور وصی رسول اللہ مقرر کیا تھا اور روز بعثت سے تا یوم وفات صدہا مرتبہ رسولخدا نے انکی امامت کا اظہار کیا جیسے انہ سید المومنین امام المتقین سید العرب یعسوب الامۃ۔ ولیکم بعدی۔ انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ ومن کنت مولاہ فعلی مولاہ فرمایا اور خدا نے قرآن مین انکی ولایت اور امامت کو بارہا جتلایا آیہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ولیکم اللہ اور آیۃ بلغ ما انزل الیک وغیرہ شاہد عادل ہین خدا کی بات کو آدمی سے پوچھنا کہ خدا نے حضرت علی کو کیون امام کیا بیشک داخل حماقت ہی ہان انسان کی بات انسان سی پوچھنا چاہیے جیسے یہ کہ سقیفہ بنی ساعدہ کے اجماع والون نے کس وجہ سی حضرت ابوبکر کو خلیفہ کیا یا حضرت ابوبکر نے کیون حضرت عمر کو خلیفہ کیا اور اہل شوریٰ نے کس وجہ سے حضرت عثمان کو خلیفہ کیا آیا یہ لوگ مثل نبی کی گناہون سے پاک تھے کہ نائب نبی مقرر کئے گئے یا عالم قرآن و سنت تھے کہ امت کو تعلیم دینے کی لیاقت رکھتے تھے یا لاینال عہدی الظالمین سے مستثنے ہونیکی وجہ رکھتے تھے یا کبھی بتون کی پرستش نہ کی تھی یا محرمات شرعیہ کے مرتکب نہ ہوئے تھے یا معجزات ان سے صادر ہوتے ہوئے دیکھے تھے یا خدا و رسول نے انکو حضرت علی کی پیروی و اطاعت کا حکم نہین دیا تھا مسائل مین اجتہاد کی قدرت رکھتے تھے یا رسول قیصر کے سوالات کے جوابات سے قاصر نہ تھے یا ناواقفیت شرع سے حاملہ کے رجم کئے جانے اور مجنون سے قصاص لئے جانے کا حکم نہ دیا تھا یا طبقہ انسانی کے سوا اور طبقات مخلوقات نے انکو نائب رسول مانا تھا یا لڑائیون مین جہاد سے فرار ہوئے تھے یا معرکہ احد مین ابوسفیان کی خوشامد کرنے نہ گئے تھے یا بعضے تین تین دن تک بے پتہ نہ رہے تھے یا جنگ خیبر مین پس پا نہ ہوئے تھے یا حنین کے غزوہ مین فرار ہوئے تھے یا صلح حدیبیہ مین رسالت حقہ مین شک کیا تھا یا غدیر خم پر حضرت علی کو ولیعہدی کی مبارک باد نہ دی تھی یا عقبہ پر رسول اللہ پر حملہ آور ہوئے تھے یا جیش اسامہ سے تخلف نہ کیا تھا یا رسول اللہ نے متخلفین جیش اسامہ پر لعنت نکی تھی یا حدیث تمسک ثقلین مین آپکو پیروی اہل بیت کا حکم نہ دیا تھا انہون نے اس سے تخلف نکیا تھا یا رسول اللہ کی نسبت وصیت لکھاتے وقت ہذیان کا اتہام نہ لگایا تھا یا رسول اللہ نے بشہادت صحیح بخاری قوموا عنی سے انکو نکالا تھا یعنی نکل جاؤ میرے پاس سے پھر فرمائیے تو اہل سقیفہ نے کس وجہ سے حضرت ابوبکر کو اور حضرت ابوبکر نے حضرت عمر کو اور اہل شوریٰ نے حضرت عثمان کو خلیفہ مقرر کیا **قولہ**۔ اگر الوہیت کی وجہ بھی یہ عقیدہ یہود و نصاریٰ کا ہے **فاقول** الوہیت کا طعن شیعون پر بیجا ہے یہ عقیدہ تو صوفیون کا ہے اگر یقین ہو تو اسی رسالہ مین دیکھ لو کہ ہم ذکر کر چکے ہین یہود و نصاریٰ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے عقائد تو آپکے عقائد سے بہت اچھے ہین نصارا اگر قائل الوہیت کے ہوئے ہین تو فقط حضرت مسیح کی ہوئے ہین اور آپ کے علمار اکابر ہر قاضی و ملا ہر شیخ و برہمن سے حتےٰ کہ ہر سگ و خوک کی الوہیت کے قائل ہین مولوی ضامن علی صاحب فرماتے ہین اشعار

قاضی بنکے فتوی لگایا	ملا ہو کے وعظ سنایا	دیر مین جا ناقوس بجایا	جو کچھ ہے سو تو ہی ہے
عالم فاضل صوفی تو	رند ہو کش عربدہ جو	فوق تحت سب تو نے بنایا	جو کچھ ہے سو تو ہی ہے
باطن مین تو احد کہایا	ظاہر مین ہو احمد آیا	تجھ بن کوئی نظر نہ آیا	جو کچھ ہے سو تو ہی ہے

اب اہل انصاف غور کرین کہ عقیدہ نصاریٰ اور عقیدہ اہلسنت مین کیا فرق ہے بلکہ سنی ماشاءاللہ اُن سے بدرجہا بڑھے ہوئے ہین الحمدللہ کہ شیعہ ایسے عقائد فاسدہ سے بالکل بری ہین +

قال اگر مدار امامت خوارق پر موقوف ہی تو اکثر خوارق جوگیون اور اتیتون اور حکمار یونان او اہل طلسم وغیرہ سے سرزد ہوتی ہین چاہیے کہ وہ بھی نعوذ باللہ اس فضیلت کے مستحق ہون **اقول** یہ بھی آپ کا ہی کام ہے کہ معجزات انبیا و اوصیا کو جوگیون طلسمون کے شعبدون سے تشبیہ دو اور کیون نہ دو جبکہ آپکے خلفاء سے تو معجزات ظاہر نہوئے تو خواہ مخواہ انبیا و اوصیا کو جادوگر بتلاؤگے اور یہ کچھ جدید بات نہین ہی آپ کے بزرگ بھی تو رسولخدا اور آئمہ ہدیٰ کو جادوگر کہتے تھے اگر آپنے بھی وایشت انکو بتلایا تو عجب نہین کیونکہ قول مشہور ہے۔ عاقبت گرگ زادہ گرگ شود) **قولہ** اگر کہین کہ حضرت علی نے اپنا قدم دوش اقدس رسول اللہ پر رکھا اس سبب سے لائق امامت تھے تو حضرت صدیق اکبر نے بار نبوت چند کوس تک واسطے رفع تکان اور نہ ظاہر ہونے قدم کے نشان کے اپنی پشت پر اٹھایا پس حضرت صدیق زیادہ سزاوار امامت ہوئے **اقول** سبحان اللہ مدت کے بعد ایک نظیر حضرت علیؑ سے برابری کرنے کی ملی مگر قسمت سے الٹی نظیر ملی جسپر ڈوم کا قصہ یاد آگیا کہ بیچارا دفت غربت کا مارا مسافرت مین ڈوم چلا جاتا تھا پیادہ روی سے پیرون مین آبلہ پڑ گئے تھے جب نہایت درجہ تکان ہوگیا تو خداتعالی کی حضور مین نہایت عاجزی سے دعا کی کہ الٰہی کوئی سواری ایسی عطا فرما کہ تکلیف پیادہ روی موقوف ہو ہنوز دعا منھ سے پوری نہ نکلی تھی کہ ایک شخص اسپ سوار دور سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نمودار ہوا اتفاقاً اسکی سواری کی مادیان راستہ مین بچہ جنی سوار نے ادھر ادھر دیکھ کر ڈوم سے پوچھا کہ تو کون ہے اُسنے کہا حضور مین میراسی ہون سوار نے کہا کہ اچھا گھوڑی کے بچہ کو اپنی گردن پر چڑھا کر ہمارے ساتھ چل ڈوم نے اپنی تکان وغیرہ کا عذر کیا سوار نے ایک چابک اُسکے رسید کیا اور اتر کر مادیان کو اُسپر سوار کرایا جیسی سواری معکوس ڈوم کو ملی تھی ویسی ہی نظیر معکوس مخاطب صاحب کے ہاتھ آئی۔ کجا دوش رسول پر سوار ہونے کا اعزاز اور کجا خود سواری بننے کا افتخار ہو لہذا کو چند کوس اپنی پشت پر لیجانے کا کوئی افتخار نہین حضرت ہمیشہ شتر اسپ و استر وغیرہ سواریون پر سوار ہوتے تھے اور وہ آپ کو منزلون تک لیجاتے تھے تو ان سواریون سے زیادہ حضرت ابوبکر کی فضیلت ثابت نہین ہو سکتی اسکی بحث ہم مفصل پیشتر بھی اس رسالہ مین لکھ چکے ہین **قولہ** اگر یہ معصومیت کی وجہ سے امامت کے مستحق تھے تو صحیفہ کاملہ مین مقولہ جناب امیر کا ہے۔ **قد ملک**

الشیطان عنانی فی سوء الظن وضعف الیقین انی اشکو سوء مجاورتہ لی وطاعۃ نفسی لہ نفس اور شیطان کا غالب ہونا حضرت امیر پر دو منافی عصمت جناب موصوف کے ہین **اقول** سبحان اللہ کجا جناب امیر اور کجا صحیفہ کاملہ جس شخص کو یہ بھی خبر نہین کہ صحیفہ کاملہ کیا چیز ہے اسکو دوسری کتابون سے نقل کرتے شرم بھی نہین آتی اگرچہ جناب امیر کو اس دعا سے کوئی علاقہ نہین لیکن تاہم یہ دعا منافی عصمت نہین کیونکہ یہ امر محققین پر روشن ہے کہ شیطان بھی ہمیشہ برگزیدگان خدا ہی پر غلبہ کرتا ہے ورنہ عوام الناس زید عمر کے لئے شیطان کو بھی کچھ حاجت نہین ہے اور انسان جو ملائکہ سے افضل ہو جاتے ہین اُسکی یہی وجہ ہے کہ برگزیدگان خدا با مداد خدا غلبہ نفس اور شیطان کو زیر کر کے راہ راست پر قائم رہتے ہین عوام لوگون پر نہ شیطان کو غلبہ کرنیکی حاجت نہ انکو شیطان سے پناہ مانگنے کی ضرورت خود بخود وہ چالین گھر بیٹھے سمجھتی ہین کہ شیطان کے خواب مین نہ آوین انبیاء و مرسلین اگرچہ علی العموم معصوم ہین مگر ہمیشہ شیطان سے خدا کی پناہ مانگتے ہین انبیاء سلف کی صحایف اور ہمارے حضرت کی ادعیہ ملاحظہ کیجیے کہ کس کس قسم کے شیطان اور نفس کے تظلم خدا کی حضور بیان کرتے ہین زبور شریف مین حضرت داؤد کی دعائین اور نیز حضرت موسیٰ کی دعائین موجود ہین کہ جن مین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہایت درجہ کی فریاد خدا سے ہی کہ شیطان نے ہمکو یون زیر کر دیا اور شیطان نے ہمکو یون زیر کر دیا اور شیطان نے اسطرح ہمپر غلبہ کیا محققین جانتے ہین کہ مجاہدہ نفس اسی کو کہتے ہین کہ ہر وقت ان بزرگون کو نفس شیطانی سے جنگ و جدال رہتا ہی اور باوجودیکہ برگزیدگان کا رجحان و یقین بہت بڑھا ہوا ہوتا ہی مگر خوف بھی ایسی کے ہم پلہ رہتا ہے اور ہر دم خدا سے نفس و شیطان کی شکایت کرتے ہین اور خداوند کریم سے انکے مغلوب کرنیکے لئے استعانت کرتے ہین اور بامداد خدا ہر دم نفس اور شیطان کو زیر کرتے رہتے ہین اسلئے قول مذکور موید عصمت اور اسکو مخالف عصمت سمجھنا بیشک مخالفان خدا کا کام ہی اگرچہ بعض محققین نے مرسلین و انبیا کی اس قسم کی دعاؤن اور شکائتون سے یہ مطلب نکالا ہی کہ مقصود انکا اس قسم کی دعاؤن سے فقط تعلیم امت ہوتا ہے کہ امتی لوگ اسطرح دعاؤن مین خدا سے استعانت کیا کرین لیکن میرے نزدیک اگرچہ یہ غرض بھی شامل ہو لیکن جسقدر اپنی عصمت کا انکو یقین بڑھا ہوا ہوتا ہی ویسے ہی خوف بھی انکا نہایت درجہ بڑھا ہوا ہوتا ہی اسلئے وہ ہر دم خائف رہتے ہین اور خدا تعالیٰ سے استعانت کرتے ہین اور اس صفت سے کوئی مرسل یا نبی خالی نہین اگر خالی ہی تو نبی نہین ہی امام زین العابدین علیہ السلام نے اس راز کو بہت آشکارا کیا ہی اور مروی ہی کہ باوجود اسکے کہ یقین بھی وہ اعلےٰ درجہ کا جو مرسلین و انبیا کو ہوتا ہی آپکو حاصل تھا اور خضر بھی آپکی تسلی فرماتے تھے اور رحمت الٰہی کی بار بار امید دلاتے تھے مگر آپپر خوف اسدرجہ غالب ہوتا تھا کہ رات دن گریہ و زاری فرماتے اور اپنی دعاؤن مین گنہگارونکی طرح عاجزی کرتے پس از آن حالیکہ عصمت جناب حیدر کرار پر خدا اور رسول دو گواہ عادل موجود ہین اور قرآن شریف مین خدا تعالیٰ فرماتا ہی انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا۔ اور جناب رسولخدا نے بوقت نزول آیت حضرت علی مرتضیٰ و فاطمہ زہرا و حسنین علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بلا کر خدا کی روبرو ایک عبا مین لیکر پیش کیا جسپر تمام سنی و شیعہ کا اجماع ہی تو پھر مخاطب صاحب کے انکار سے کوئی نقصان اور ہرج عاید نہین ہو سکتا مہ نور مے فشاند و سگ بانگ میزند۔ کا مضمون ہے **قولہ** اگر یہین کہ بسبب جان فدائی شب ہجرت کرامت کے لائق تھے تو حضرت صدیق اکبر نے اس سے بڑھ کر یہ کام کیا کہ اپنی جان و مال و اہل و عیال سے قطعاً دست بردار ہو کر حضرت رسولخدا کے ہمراہ ہوئے اور جو جو مصائب و معاقب اثنا راہ مین گزری اسکا ذکر کتب شیعہ مین ہی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرقوم ہی حاجت بیان کی نہین **اقول** یہ امر توسب پر ظاہر ہے کہ کس نے رسولخدا پر جان فدا کرنیکا
قصد مصمم ارادہ کیا تھا اور کون فقط اونٹ کی قیمت کے نوسو درم وصول کرنیکی فکر مین ساتھ تھا اور یہ امر بھی
ظاہر ہی کہ کسکو عالم تنہائی مین جان کا خوف تھا اور کسکو ہمراہی رسول اللہ مین اطمینان ہونی چاہیے تھی اور
کس نے بارہ منزل پا پیادہ مصیبت مین طے کین اور کون شتر پر آرام سے خریدہ کر گیا اس امر مین کسیکو بحث
کرنیکی ضرورت نہین اس جان فدائی حضرت مرتضی کی منقبت اور حضرت ابوبکر کی جان بازی کی مذمت
قرآن شریف مین وارد ہی حضرت علی کی شان مین آیت نازل ہی من یشتری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ
یعنی جس نے بیچا اپنی نفس کو خاص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنیکے لئے حضرت ابوبکر کے حال
مین ثانی اثنین اذ ہما فی الغار وارد ہے کہ جس سے نہایت درجہ مذمت ظاہر ہوتی ہی کسیقدر بیان اسکا
اوائل رسالہ مین لکھ چکے ہین علاوہ اسکے خود علماء اہلسنت نے اس امر پر بحث کی ہے کہ ان دونو کامون
مین سے کار نمایان کسکا ہے چنانچہ مدارج النبوۃ مین شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے بدلائل و وجوہ
متعددہ ثابت کیا ہی کہ حضرت علی سے جو امر ظہور مین آیا بہ نسبت کارروائی حضرت ابوبکر کے نہایت درجہ
قابل منقبت و فضیلت ہی رسولخدا کے ساتھ جانے مین کوئی خوف نتھا البتہ اکیلے مکان مین بستر رسولخدا صلعم
پر سونا نہایت خوف و ہراس کا مقام تھا **قولہ** اگر کہین کہ جناب امیر نور نبوت مین شریک تھی بموجب
حدیث شیعون کے کنت انا و علی نوراً بین یدی اللہ۔ اسلئے امامت کے سزاوار تھے تو حدیث امام
شافعی کی اسکے مقابلہ مین یوم مرقوم ہے انہ قال کنت انا و ابوبکر و عمر و عثمان و علی بین یدی اللہ
قبل ان یخلق آدم بالف عام **اقول** اول تو مخاطب صاحب یہ فرمائین کہ یہ احادیث آپنے انوار الہدیٰ
سے کے فاقون مین یاد کی ہین جو غلط یاد رہی اور یہ آپ کو کسطرح معلوم ہوا کہ وہ حدیث شیعون کی
ہی اور یہ حدیث امام شافعی کی جس حدیث کو آپ شیعون کی حدیث لکھ رہے ہین وہ احادیث متواترہ
اہلسنت مین ہی جسکو ساٹھ امام اور محدث اہل سنت نے آٹھ صحابیون اور آٹھ تابعیون سے روایت کیا ہی
اور اس سے چند صفحہ پیشتر ہم مختصر حال اس حدیث کے راویان کا لکھ چکے ہین اور انوار الہدیٰ مین حدیث شافعی
کا مصنوعی ہونا بڑے بڑے اکابر فضلاء اہل سنت کے قول سے ثابت کر چکے ہین اور حدیث انا و علی من

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نور واحد کے مضمون سے حدیث شافعی کو کچھ بھی علاقہ نہین اس حدیث کا مضمون تو یہ ہے کہ مین اور
علی ایک نور سے پیدا ہوئے اور وہ نور آدم کی پیدائش سے چودہ ہزار برس پیشتر خدا تعالیٰ کی روبرو تسبیح و تقدیس
کرتا تھا جب خدا نے آدم کو پیدا کیا تو اُسکی پشت مین وہ نور تعبیہ کیا گیا اور پھر وہ منتقل ہوتا رہا اصلاب
طاہرہ سے طرف ارحام طاہرہ کی یہانتک کہ جدی ہوئے ہم پشت عبد المطلب سے کہ میرا نور پشت عبد اللہ مین
گیا اور مین نبی ہوا اور نور علی پشت ابو طالب مین گیا وہ وصی اور خلیفہ ہوا اور حدیث شافعی اگر موضوع
کے سوا صحیح جاوے تو اُسکا مضمون کچھ بھی مفید مدعا نہین اس سے کیا مطلب نکالین اور ابو بکر و عمر و
عثمان و علی آدم کے ہزار برس پیشتر خدا کی روبرو تھے مفصل بحث اسکی انوار الہدیٰ مین ...
دیکھ چکے ہین اور پھر تعجب دیا اسکے دلائل کے اُسپر استدلال کرنا بہتیک غیر متندون سے ...
ہے **قولہ** اگر کہین کہ بجہت ہی قرابت کے قابل امامت کے تھے تو حضرت عثمان بن ... سے کیونکہ
رسول اللہ کی دو صاحبزادیان آپکے نکاح مین آئی تھین **اقول** افسوس ہمارے مخاطب کو ناصبیت نے
ایسا اندھا کیا کہ معاملات مذہبی اور دینی مین تو کیا سمجھتے ادنی معاملات دنیا کو بھی نہین سمجھتے ...
ادنی و اعلیٰ خوب جانتا ہے اور نقل مشہور ہے کہ بیٹی مرے جنوالی جو رہا ... تو داماد کو قرابت ...
تعلق دوسری مری ہوئی بیٹی کے شوہر سے رشتہ دامادی کہان باقی ... حضرت علی کو ... قرابت ...
کی قرابت نسب کی قرابت زیادہ اور سب سے پیاری ذی اولاد دختر کا شوہر معلوم کہ کسی طرح سے حضرت عثمان
کو بہ نسبت حضرت علی کے قربت رسول حاصل تھی خدا اور رسول کے نزدیک تو عداوت بنی امیہ ثابت ...
قرآن مین شجرہ ملعونہ بنی امیہ سے مراد ہے پھر مخاطب صاحب کس ذریعہ سے تمام اعمام اور بنی اعمام کو چھوڑ کر بنی امیہ
رسول اللہ کی قربت بیان کرتے ہین علماء اہلسنت مین سے آجتک کسی عالم نے حضرت علی کی قربت رسولخدا
سے انکار نہین کیا تھا یہ شرف ہمارے مخاطب کے ہی حصہ مین آیا۔ الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین **قولہ** اگر کہین
بسبب صدور کرامات کے امامت جناب امیر کو زیبا تھی تو صدور کرامات حضرت امام مہدی سے اسقدر کثرت سے
ہوگا کہ جسکا شمار خدا جانے **اقول** پھر امام مہدی صلوات اللہ علیہ سے آپکو کیا علاقہ وہ تو خاص جناب سیدہ
کی اولاد ہین آپکے خلفاء ثلثہ کو کیا سروکار اور افسوس یہ ہے کہ آپ تمام انوار الہدیٰ سبقاً پڑھ گئے اور پھر بھی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رسالہ بھی تصنیف کر گئے مگر اسقدر تمیز حاصل نہوئی کہ بمقابلہ فضائل اشخاص موجودہ وقت کا کیا کرتے ہین یا
ہزار برس بیشتر کے فاصلہ سی پیدا ہونیوالون کا اور مقابلہ فضائل مدعیان کا ہوتا ہی یا غیر مدعیان سے مقابلہ کی
ضرورت ہوتی ہی دیکھئے جب ہی تو کہتے ہین کہ مرد کی گرد بھی اچھی ہی اگر آپکے خلفاء ثلثہ ایسے بے کرامت نہوتے
تو آپکو اسوقت ایسا پیچا چھڑانا نہ پڑتا دیکھئے تو جناب امیر کی کرامت کے مقابلہ مین آپکو کسقدر تلاش اور
تجسس کی حاجت ہوئی اگر ان بیچارون اصحاب ثلثہ مین بھی کوئی صاحب کرامت ہوتا تو آپ کیسے صرو
بنکر بول اٹھتے اب ڈھونڈتے ڈھونڈتے جب طبقہ صحابہ مین کسیکو نپایا نہ تابعین مین ملا ہار جھک مار کر آپ ہم
انہین کیطرف متوجہ ہوئے اور حضرت مہدی کو تلاش کیا مگر یہ خبر نہین کہ علیؑ سے لگا تا مہدی دینؑ سب ایک نور
خدائی برتین مین مخالف صاحب بہی انصاف کرین کہ یہ استدلال آپ کا کتنا بے تکا ہی اور اسکو سننے والی آپکی
عقل پر کسقدر آفرین کرینگے مولف صاحب ان بے تکی باتون کو آپ اپنے کمال علم و فضل پر محمول فرماوین بلکہ
تمام دشمنان اہلبیت پر خدا کی پھٹکار پڑتی ہی اور اس پھٹکار مین ایسے مبہوت ہوجاتے ہین کہ انکو اپنی ہی
خبر نہین رہتی **قولہ** اگر کہین کہ جناب امیر سب سے افضل تھے اس سے امامت کے لئے اولی سمجھے گئے تو حضرت
عباسؓ عم رسول ولی تر لائق تھے العم اقرب من ابن العم عرفاً و شرعاً سوائے اسکے حضرت حسنینؑ اور بھی
زیادہ از روئے نسب کے سزاوار امامت تھے **اقول** پھر تم لوگون سے تو یہ بھی نہوا کہ حسنینؑ کی نسبت اور رعایت
بھی خیال کرتے انکی جان کے بھی دشمن ہوگئے غرض مولف صاحب کی یہ معلوم ہوئی کہ تمام اودھ بلکہ
ہندوستان کی نائی خلیفہ ہوجائین مگر حضرت علی خلیفہ رسول نہون مولف صاحب مین آپکو سمجھاتا
ہون کہ حضرت عباسؓ بروئے نسب رسول اللہ کے اقرب نہ تھے کیونکہ وہ حقیقی چچا نہ تھے حضرت عبداللہ
اور حضرت ابوطالبؑ دونو حقیقی مان جائے بھائی اور عباس علاتی بھائی تھے اسلئے حقیقی ابن عم شرعاً و عرفاً اقرب
ہی علاتی عم سے علاوہ ازین ایک صفت سے قابلیت خلافت نہین ہوتی ہی حضرت عباسؓ مین وہ کمالات
و فضائل مرتضوی کہان تھے حسنینؑ کی نسبت جواز شادی ان مین اور حضرت علیؑ مین کیا فرق ہی حضرت مہدی
صلوات اللہ علیہ کا سا مقابلہ ہی پھر غور طلب یہ امر کہ بعد وفات رسول خدا صلعم حسنین علیہما السلام صغر سن تھے
اسلئے حضرت علیؑ کے ہوتے ہوئے خلافت کا ان سے کیا علاقہ مگر سب کچھ سہی آپکے اصحاب ثلثہ سے اس بحث کو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیا تعلق ہے **قال** اگر کہین کہ حضرت امیر کعبہ شریف مین پیدا ہوی تھے اسوجہ سے خلافت کے لئے مخصوص کئی
گئی تو حکیم ابن حرام بن خویلد بھتیجے حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے بھی تو خانہ کعبہ مین پیدا ہوی تھے الیق تھا کہ وہ بھی
نائب کئی جاتے پس تخصیص حضرت علی علیہ السلام کی نیابت کی مفید دلیل پیش کیجیے ہم تو دیکھین کہ آپ کتنے
پانی مین ہین **اقول** اگر حکیم بن حرام کا کعبہ کے اندر پیدا ہونا بقول آپکے مان بھی لیا جاوے تو آپکے مفید مدعا
نہین کیونکہ فضائل اور محامد مرتضوی کا مقابلہ آپنے ایک جماعت کثیر سے کیا کہ انکی فلانی صفت فلان شخص
مین تھی اور فلانی صفت فلان شخص مین تھی اور یہ امر آپ پر بھی مخفی نہین ہے کہ بحث طلب فقط یہ امر ہے کہ بعد
رسول اللہ صلعم کے خلافت و امامت کے قابل حضرت علیؑ مرتضیٰ ہین یا حضرت ابوبکر ہین تو اب یہ امر تو آپ کے
سوالات سے بھی ثابت ہوگیا کہ بعد رسولخدا صرف حضرت علی قابل نیابت تھے اسلئے آپنے انکے فضائل کا مقابلہ
ایک جماعت کثیر سے فرادی فرادی کیا تو یہ معلوم ہوگیا کہ انکے زمانہ مین کوئی واحد شخص ایسا نہ تھا کہ ان کے
فضائل کا مقابلہ کرسکے یہانتک کہ ایک ایک فضیلت کے مقابلہ کے لئے جو آپکو اشخاص تلاش کرنے پڑے
ان مین سے کوئی بھی انکی ایک صفت کا مقابلہ نکرسکا لیکن اگر بطور محال عقلی آپکے قول کو مان بھی لیا جاوے
تو اسیقدر ثابت ہوسکتا ہے کہ حضرت علیؑ مین منفرداً جسقدر اوصاف اور محامد قابل خلافت مجتمع تھے وہ
یکسان مندرجہ ذیل مین مجتمعاً موجود تھے حضرت ابوبکر حضرت عمر حضرت عثمان جوگی انیت طلسمی یونانی
حکیم حضرت امام مہدی حضرت عباس امام حسن امام حسین حکیم بن حرام پس کون عاقل ہے آپکے سوا
کہ بعد رسول اللہ کے اس شخص کو خلیفہ رسول تجویز نکرے جس مین بہ تن واحد تمام صفات خلافت مقبولہ
آپکے موجود ہون اور بجائے انکے بارہ بارہ شخصون کو بآن واحد صفات خلافت پورا ہونیکے لئے خلیفہ مقرر
کرے جنمین سے حکیم بن حرام کو تو مردون مین سے زندہ کرے اور امام مہدی علیہ السلام کا ایکعرصہ دراز تک
انتظار کرے ایسی دلیل آپ اسوقت پیش کرتے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق مین یہ تمام صفات ثابت کردیتے
اب تو آپنے خود قبول کرلیا کہ بمقابلہ حضرت علیؑ کے کوئی بھی قابل خلافت نہ تھا اب اگر کچھ غیرت ہے تو چلو
بھر پانی مین غوطہ لگائیے **قال الناصبی سوال شانزدہم** یہ امر مسلمہ فریقین ہے کہ اللہ تعالے نے
رسول اکرم کو خاص واسطے ہدایت کے مبعوث کیا جب باعتقاد شیعون کے صرف چار یا چھ ہی ہدایت پر رہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو فرمائیے کہ نتیجہ بعثت سے کیا ہوا **اقول** یہ فقط سمجھہ کا قصور ہی بہت سے انبیا پر ایک بھی ایمان نہین لایا ہمارے حضرت کے زمانہ مین تو ہزارہا ایمان لائے اور شہادت کے درجہ پائی اپنی موت سی بھی مرکر بہشت مین گئی چار پانچ کے ہدایت پر رہنے کی یہ کیفیت ہی کہ بعد وفات رسولخدا سب کے سب گمراہ ہو گئی مگر چار پانچ ہدایت پر قائم رہی بعد ازان بہت سی پھر راہ راست پر آگئے اور بہت سے اسی گمراہی مین دار البوار کو سدہارے چنانچہ اسوقت تک کرورہا مومن پاک عقیدت دنیا سی گزر چکے اور کرورہا دنیا مین موجود ہین یہی نتیجہ بعثت رسالت ہی **قال سوال ہفتدہم** مکہ معظمہ و مدینہ منورہ باتفاق فریقین متبرک مقام ہین تو کیا وجہ ہی کہ وہان کافر و منافق رہتے ہین (یعنی سنی) اور مومن پاک عقیدہ کیون بغیر تقیہ نہین جاسکتے اگر عقدہ کھل جاتا ہی تو تڑاتڑ اور پڑاپڑ (یعنی جوتیان پڑتی ہین **اقول** اسکی یہ وجہ ہی کہ زمانہ ہی الٹا ہے دیکھیے تو زنادقہ و ملاحدہ بنی امیہ و بنی عباس خلیفہ رسول بنجاوین اور قتل عام آل رسول کا کیا جاوی ایسا ہی حال حرمین کا ہی کہ جبارون کے قبضہ مین ہی اب تو سادات اور مومنین آل رسول کو اپنی بزرگانکی سنت یعنی تڑاتڑ اور پڑاپڑ سے دہمکاتے ہی ہین اور آپکے بزرگ تو آل رسول کی بات بغیر تلوار کے پوچھتے ہی نہین خاص حرم کعبہ مین ہزارہا برس بت پرستی ہوئی تھی اگر اب آپکے قبضہ مین ہی تو کیا مضائقہ ہی تا زمانہ ظہور جناب صاحب الامر اور ہم آپکی طنزین سنتے ہین پھر تو بقول آپکے کافرون سی پہلے تمہری ہاتھ صاف ہونگے اور یہ جو آپنے ہمکو تڑاتڑ اور پڑاپڑ یعنی جوتیون کی مار کا طعنہ دیا ہی تو یہ طعنہ کی بات نہین بلکہ بڑے فخر کی بات ہی خدا کی راہ مین جوتیان کھانا قدیم سے فضائل مین داخل ہی جیسا کہ آپکی کتب سیر مین لکھا ہے کہ مکہ معظمہ مین قبل ازہجرت مشرکین نے حضرت ابوبکر کو جوتیون سی مارا اور علماء اہلسنت ان جوتیون کی مار کو بڑی بھاری فضیلت حضرت ابوبکر کی شمار کرتے ہین مدارج النبوۃ مین یہ قصہ مندرج ہی پھر کمال تعجب ہے کہ جس فعل کو ایسے بزرگ کے لئے داخل فضیلت سمجھین اسکو ہمارے لئے طعنہ اور طنز خیال فرماوین مکہ معظمہ کی تو تاثیر یہی ہے **قولہ** اس مین مشیت ایزدی کیا ہی **اقول** اس مین مشیت ایزدی تو یہی معلوم ہوتی ہی کہ ہر مومن شیعہ کو درجہ صدیقیت حاصل ہو جاوی **قال سوال سیزدہم** پیغمبر خدا اصحاب ثلثہ سے ڈرتے تھے یا نہین اگر ڈرتے تھے تو بموجب قول شیعون کے کہ کار انبیا و آئمہ اخفار دین رسول نہ ٹھہری اور آپکو رسول

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بنانا خدا کا فعل عبث ہوا اسلیے کہ آپ بسبب خوف کے ضرور ہی کہ تبلیغ احکام وحی مین قصور کرتے ہونگے خصوصًا ان اوامر مین جو برخلاف اصحاب ثلثہ کے یا انکے احباب کے ہون اگر نہین ڈرتے تھے تو بسبب خلافت حضرت امیر کے وصیت کی کیا ضرورت تھی اپنی حیات مین ہی مسند خلافت پر بٹھا دیتے **اقول** یہ سوال

آپ نے ناحق کیا اسکا تمام مطلب آیہ کریمہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس۔ سے ظاہر ہی یعنی ای رسول پہنچادی امت کو وہ حکم جو تیری طرف نازل کیا گیا ہی جانب پروردگار سے اور اگر تبلیغ حکم نہین کرتا ہی تو معلوم ہوتا ہی کہ تو ہمارے پیغام نہین پہنچاتا ہی اور ہم ہر طرح ہر آدمیون کے شر سے تجھکو بچاوین گے اس آیت کے نازل ہونے سے پیشتر البتہ رسولخدا صلعم اصحاب ثلثہ کیا بلکہ تمام منافقین سے ڈرتے تھے مگر جبکہ خدا تعالیٰ نے وعدہ حفاظت کا اُن کے شر سے فرمایا تب ڈرنا چھوڑ دیا اور دوسرے ہی دن خم غدیر کے مقام پر مسند نیابت پر حضرت علی کو بٹھلا دیا اور خدا کے فعل کو عبث بتانا تو آپکے عقائد اشعریہ کا اصل اصول ہی اور وصیت کی تو اسوقت رسول اللہ صلعم کو حاجت ہوئی کہ جب اصحاب ثلثہ نے عقبہ پر غاس سواری رسولخدا پر حملہ کیا اور پھر مدینہ مین پہنچکر بلوہ قائم کیا اور جیش اسامہ سے صریحًا تخلف کیا **قولہ** جیسا کہ کتب شیعہ سے ثابت ہی کہ حضرت ابوبکر کو امام نماز کا بنایا اور خود بھی حضرت نے انکے پیچھے نماز پڑھی چنانچہ اسی دلیل مدلل سے حضرت ابوبکر باتفاق اصحاب باصفا منصب خلافت کو پہنچے **اقول** اس دلیل مدلل سے تو بہت بھنڈا شیخین کو ہوئی تھی جیسا کہ مدارج النبوۃ مین مذکور ہی کہ بی بی عائشہ نے تو بلال سے یہ کہدیا کہ ابوبکر کو حکم نماز کا ہو اسی اور بی بی حفصہ نے اپنی باپ کی نسبت کہدیا جسپر رسولخدا نے فرمایا کہ انہن صواحب یوسف وانہن کید کن عظیم پھر یہ بھی مرقوم ہی کہ اول حضرت عمر نے نماز پڑھائی جب رسول اللہ کے کان مین آواز پہنچی انکو منع کرایا اور پھر حضرت ابوبکر کے نماز پڑھانے کی آواز کان مین پہنچی تو انکو باز رکھا بلکہ باوجود ضعف ونقاہت کے خود مسجد مین تشریف لائی اور حضرت ابوبکر کو امامت نماز سے معزول کیا خود نماز پڑھائی بلکہ روایت ہی کہ سترہ وقت کی نماز پڑھائی اگر اس پر بھی امامت نماز کا نام لیتے ہوئے شرم نہ آئی تو البتہ بڑے غیرت دار ہین اس نماز کے قصہ سے بعد کا قصہ تو تاکید جیش اسامہ کا ہی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas jabirabbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اگر حضرت کو انکا نماز پڑھانا منظور ہوتا تو سخت تاکید انکو اسامہ کے ساتھ جانیکی کیون کرتے افسوس
یہ ہے کہ تمام متقدمین اور متاخرین اہل سنت کو سوائے اس قصۂ نماز کے اور کوئی دلیل خلافت حضرت
کی نہین ملتی مگر خود ہی انکے محققین نے اسکو مخدوش کر دیا **قال سوال نوزدہم** کشف الغمہ وغیرہ
کتب شیعہ مین مرقوم ہے کہ چودہ سو اصحاب کی شان مین آیہ لقد رضی اللہ عن المومنین نازل ہوئی پھر
قول حضرت امیر و حضرت صادق کہ چھ یا چار اصحاب کے سوائے مرتد ہوگئے نعوذ باللہ **اقول** یہ آپ کی
سمجھ کا فرق ہے کتب شیعہ مین یہ مذکور نہین ہے کہ یہ آیت چودہ سو اصحاب کی شان مین نازل ہوئی بلکہ
یہ مذکور ہے کہ اس غزوہ مین چودہ سو آدمی حضرت کے ساتھ تھے اور خداوند تعالیٰ راضی فقط ان لوگون
سے ہوا جو ان مین مومن پاک عقیدت تھے کیونکہ خود آیہ موصوفہ مین قید مومنین کی ہے یہ نہین ہے کہ
بیعت کنندگان سے خدا راضی ہوا علاوہ ازین اس بیعت کی کیفیت بھی حنین پر ظاہر ہوگئی کہ سوائے
اہل بیت پیغمبر کے اور سب بھاگ گئے اور پھر نہ آئے یہ منافی ارتداد صحابہ نہین **قال سوال بستم** حضرت
رسول خدا اپنی حیات مین ازواج مطہرات اور حضرت عباس کو بھی محاصل فدک دیتے تھے یا نہین اور اگر
دیتے تھے تو بعد وفات خلاف عمل حضرت کے حضرت زہرا نے کیون دعویٰ فدک کیا اور اگر نہین دیتے
تھے تو پھر اور معاش انکی کونسی تھی اسکا جواب شیعہ اپنی کتب سے دین **اقول** مولف صاحب کو
ملکیت رسول اللہ کی پوری خبر نہین نہ دعویٰ جناب فاطمہؑ کا حال معلوم۔ املاک رسول خمس خیبر
اور خمس مدینہ اور حوائط فدک ہین بموجب مسائل فقہ اثنا عشریہ ازواج کا تو ضیاع و عقار مین کچھ حق نہ
تھا اور فدک تمام ضیاع و عقار یعنی کھیت باڑی باغ ہے اور حضرت عباسؓ کو موجودگی دختر بموجب
فرائض امامیہ کچھ نہین پہنچتا اس لئے سب ترکہ کی مالک حضرت فاطمہ تھین مال منقولہ منجملہ خمس
خیبر وغیرہ اسقدر کافی موجود تھا کہ حصہ ازواج ادا کیا جاوے تفصیل ترکہ رسول اللہ مشکوٰۃ شریف
مین اور صحیح مسلم مین اور نیز دیگر کتب معتبرہ اہلسنت مین درج ہے علاوہ اسکے حوائط فدک کو جناب
رسول خدا بحکم الہی حضرت زہرا کو ہبہ کر چکے تھے اسلئے اعتراض مولف فضول ہے **قال سوال بست و یکم** جب کہ
بعقیدہ شیعیان محبت اہل بیت و عترت کی کافر و مشرک کو بھی بہشت مین داخل کریگی تو پھر کیون

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شیعہ تکلیف عبادات کو کام فرماتے ہین اور کیون محرمات شرعیہ کو عمل مین نہین لاتے **اقول** عبادت خدا اور اطاعت شرع بھی وہی لوگ کر سکتے ہین جنکو بہشت مین جانیکا یقین واثق ہو جیسا کہ انبیاء مرسلین باوجود وثوق کامل کے عبادت خدا کرتے ہین انکی تقلید سے شیعہ بھی مصروف بطاعت الٰہی ہین یہ تو آپکے گروہ مرجیہ پر ہی پھٹکار ہے کہ اس عقیدہ کے بموجب کہ جس نے ایکمرتبہ لا الہ الا اللہ زبان سے کہدیا نجات پا گیا ہر طرح محرمات شرعیہ کے اور ترک عبادات کے مرتکب ہوتے ہین مرجیہ ایک گروہ ہے منجملہ اہلسنت وجماعت کے جنکا ذکر ہم پیشتر لکھ چکے ہین **قال سوال بست ودوم** اہل بیت باتفاق اہل لغت گھر کے لوگون کو کہتے ہین اور قرآن پاک مین بھی خدا ہی تعالیٰ نے حضرت سارا بی بی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یا اہل بیت فرمایا ہے پھر کیا وجہ ہے کہ جو ازواج مطہرات رسول کریم داخل اہل بیت نہین کیجاتی ہین **اقول** لغت اور اصطلاح عرب مین اہل بیت کا اطلاق زوجہ پر نہین ہوتا حضرت سارا کی نظیر اسلئے کام کی نہین کہ اس موقعہ پر اہل بیت سے مراد فقط اکیلی بی بی سارا نسے ہے جو گھر کے اندر سے جھانک رہی تھی اور قرآن شریف مین جو ذکر اہل بیت پیغمبر ہے اسکی نسبت تو خود خدا تعالیٰ نے فرمادیا ہے کہ مراد ازواج نبی سے نہین ہے کیونکہ عنکم ویطہرکم کے ضمائر مذکر ہین اگر مقصود خدا ازواج کا بیان ہوتا تو ضمائر مونث ارشاد فرماتا جیسا کہ اسی آیت کے قرب مین جو آیات ازواج النبی کی شان مین نازل ہوئی ہین ان مین تمام ضمائر مونث موجود ہین پس جبکہ خدا تعالیٰ نے ازواج سے مقصود ہی نہین رکھا پھر شیعہ کسطرح ازواج کو داخل اہلبیت کر سکتے ہین رشتہ شوہر وزوجہ کا عارضی ہوتا ہے طلاق سے بالکل زائل ہو جاتا ہے اور اہل بیت وہ رشتہ دار ہین کہ جنکا رشتہ کسیطرح ساقط نہین ہو سکتا سوائے اسکے رسول خدا صلعم نے لفظ اہل بیت کی جہان کہین تشریح فرمائی ہے وہان صرف علیؑ وفاطمہؑ وحسنینؑ بیان کیا ہے اسی آیۂ تطہیر کی شان نزول مین جو احادیث صحاح ستہ مین مروی ہین ان مین بھی فقط حضرت علیؑ وحضرت فاطمہؑ اور حسنین علیہم السلام کے نام درج ہین آیہ مباہلہ کے بیان مین بھی صحاح ستہ مین یہی مرقوم ہے۔ لما نزلت ہذہ الآیۃ قل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم الخ فدعا رسول اللہ علیؑ وفاطمۃؑ والحسنؑ والحسینؑ فقال اللہم ہولاء اہلبیتی۔ اہل سنت مین یہ حدیث بھی مروی ہے کہ وصیت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کی رسولخدا صلعم نے کہ مجھ کو غسل میت میرے اہلبیت دینگے اور اس سی آپکو بھی انکار نہ ہوگا کہ ازواج ہرگز غسل دینے مین شامل نہ تھین علاوہ اسکے کوئی روایت صحیح آپ ہی کتب سی ایسی ثابت نہین کرسکتے کہ جس مین حضرت رسولخدا صلعم نے لفظ اہلبیت کبھی ازواج کے لئے استعمال کیا ہو جسطرح یہ تشریح پنجتن کے لئے فرمایا ہی پھر یہ کہ اہلبیت پیغمبر کی طہارت و عصمت بہ نص قرآنی ثابت ہے اور اس مین داخل نہین پنجتن کے لئے جیسا یہ حکم تھا کہ ہر حالت مین مسجد کے اندر جاسکین اور رہ سکین ازواج کے لئے نہین بی بی عائشہ طواف سے بحالت حیض روکی گئین سورہ تحریم مین آیات منافی عصمت و طہارت دربارۂ ازواج نازل ہین جنسے انکا نافرمان بردار خدا و رسول ہونا ثابت ہی قربت فات سرور کائنات نے بعض ازواج کو مکار و در و غگو فرمایا اور کید ہن عظیم کی تلاوت انکی شان مین فرمائی پھر شیعون کی تو یہ مجال نہین کہ خلاف حکم خدا و رسول صلعم کے کسیکو داخل اہل بیت کردین یہ تو اہل سنت کا ہی حصہ ہے کہ جسطرح خود آل رسول ہونیکا ادعا کرتے ہین اسی اختیار سے ازواج نبی کو داخل اہل بیت نبی کردین **قال سوال بست سوم** عترت کے معنی بھی لغت مین اقارب کے ہین جیسے حضرت عباس عم رسول اللہ و زبیر برادر عمہ زاد رسول اللہ و حضرت ابوبکر صدیق و حضرت فاروق خسر رسول اللہ و حضرت عثمان ذی النورین و حضرت علی داماد رسول اللہ سوائے ان بزرگون کے حضرت فاطمہ اور انکی اولاد بھی اس مدمین داخل ہین پھر کیا وجہ ہی جو سوا پنجتن کے اس لفظ کا اطلاق دوسرون پر نہین کیا جاسکتا ہی **اقول** یہ تو خاص کر تمام اہل اسلام کا مسئلہ مسلمہ ہے کہ بموجودی رشتہ دار اقرب کے بعد محروم ہوجاتے ہین بس یہ ظاہر ہے کہ دختر اور نواسہ اور ابن عم حقیقی جو داماد بھی ہے آپ کے سوا کوئی اقرب رشتہ دار نہین زبیر کیطرح تو صدہا آدمی حضرت کے پھپھی زاد خالہ زاد اور ماموں زاد اور پھر انکے باپ کے پھپھی زاد و خالہ زاد ہونگے انکو اقرب رشتہ دارون سے کیا علاقہ ہی رہے خسر تو دو کے ہی کیا تخصیص ہی نامی گرامی خسر آپکے حضرت ابوسفیان بھی تھے اور انکے علاوہ دس بارہ اور خسر تھے لیکن شیخین کا نام لکھنے کی کیا خصوصیت تھی سالے اور سسرے تو کسی طرح داخل عترت نبی نہین ہوسکتے کیونکہ عترت فقط وہ ہین کہ جن پر زکوٰۃ اور صدقہ حرام تھا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور حضرت زبیرؓ اور حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ وغیرہ پر صدقہ اور زکوٰۃ حلال تھے پھر ان سے عترت نبی ہونیکا کیا علاقہ رہے حضرت عثمان مگر تعجب ہے کہ عکرمہ بن ابوجہل کا نام انکے شمائل کیون نہ لکھا داماد بھی داخل عترت نہین اور نہ صدقہ و زکوٰۃ اُسپر حرام ہے اگر زوجہ بھی انکی زندہ ہوتی جب بھی وہ داخل عترت نبی نہوتے حضرت عباس بیشک داخل عترت ہین اور صدقہ و زکوٰۃ بھی اُن پر حرام تھا لیکن چونکہ وہ عم حقیقی نہ تھے اسلئے بموجودی ابن عم حقیقی کے وہ محروم الارث تھے **قال سوال بست و چہارم** آل بمعنی متبع ہے جیسا کہ فرمایا خدا تعالیٰ نے آل فرعون حالانکہ فرعون کی کوئی بیٹا بھی نہ تھا مگر شیعہ آل کے معنی اولاد فاطمہ لیتے ہین تاکہ حقوق اصحاب عالی صفات و ازواج مطہرات و امت مرحومہ باطل ہوجاوین کیا سبب ہی جو اپنے مطلب کے معنی لئے جاتے ہین **قال** اس تمہید سے معلوم ہوتا ہے کہ مولف صاحب کو سید بننے کا شوق ہوا ہے مگر میرے نزدیک یہ شوق بالکل خبط ہی آل رسول کے معنی اور اس سے مراد تو ہمیشہ اولاد رسول لی گئی ہے اور وہ بلا اختلاف نزاع بنی فاطمہ ہے اُس مین غیر کو داخل ہونیکی گنجائش نہین ہان اگر آل فرعون کے معنی مین کوئی وجہ اتباع وغیرہ کا ایسا ہے کہ اُس مین داخل ہونیکی گنجائش ہو تو بسم اللہ کیجئے ہمارا کوئی ہرج نہین اگر اتباع کے بھروسہ پر سودا ہوا ہے تو اتباع کے ذریعے سے بھی بنی فاطمہ آل رسول ہین اور مولف صاحب نے جو ازواج رسول کو داخل آلِ رسول کیا ہی یہ بڑی سخت خطا کی ہے مولف کو توبہ کرنی چاہیے ایسے سخت نامناسب لفظ سے اور فرعون کے بیٹے نہونا مولف صاحب کی تاریخ دانی کی دلیل ہے دیکھیے جیسا کہ شیخ فریدالدین عطار نے تذکرۃ الاولیا مین بذکر امام جعفر صادقؑ مندرج کیا ہے کہ بعضے سنیون کا یہ قول کہ ہم آل رسول ہین سخت خطا ہے **قال سوال بست و پنجم** مولیٰ بمعنی اولےٰ و یار و یاری و بندہ و صاحب و غلام آزاد شدہ وغیرہ عام لغتون مین ہین پھر کیا دلیل ہے جس سے بمعنی نیابت علی سمجھے جاتے ہین اور تمام اصحاب نعوذ باللہ دوستی رسالت پناہ سے خارج لئے جاتے ہین **اقول** یہ سوال البتہ عجب ہے مگر مولف صاحب کو ابھی یہ خبر نہین کہ مولا کے جو معنی لوگے اُسی سے حضرت علی کی امامت ثابت ہوگی حتے کہ سب سے کمتر درجہ کے معنی غلام کے ہین لیکن اس معنی کے لینے

jabir.abbas@yahoo.com

سے بھی انکی سرداری ثابت ہوگئی کیونکہ خدا نے تو یہ فرمایا ہے کہ اے مومنو تمہارا مولا فقط خدا او رسول اور وہ رکوع مین زکوٰۃ دینے والا ہے پس جس معنی مین خدا نے اپنی آپ کو اور رسول اللہ صلعم کو مولیٰ کہا ہے اسی معنی مین حضرت علی کو کہا ہے خواہ اسکے معنی بادشاہ کے ہون یا غلام کے مگر یہ ثابت ہوگا کہ جس قسم کا مولیٰ خدا اور رسول ہین ویسے ہی مولیٰ علیؑ مرتضےٰ ہین پھر رسولخدا نے فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنی جسکا مین مولیٰ ہون اسکا علیؑ مولا ہے پھر مولف صاحب ہی خود فرماوین کہ مولا کے کیا معنی لینگے اگر غلام کے معنی بھی ہونگے تو یہی ثابت ہوگا کہ جیسے امت کے مولا رسول اللہ ہین ویسے ہی علیؑ مرتضےٰ ہین پھر فرمائیے کہ اس سوال سے کیا نتیجہ پیدا ہوا ہا فقرہ آخری آپ کا کہ تمام اصحاب دائرہ دوستی رسالت پناہ سے خارج کئے جاتے ہین یہ مولف صاحب نے بلا مطلب سمجھے تحریر فرمادیا ابھی آپ کو یہ بھی خبر نہین کہ مولا کے معنی مین سنیون کا کیا عقیدہ ہے اور شیعون کا کیا عقیدہ ہے ابھی حضرت یہ اعتراض تو اہلسنت پر وارد ہوتا ہے کہ اگر مولا بمعنی دوست کے ہین تو کیا تمام اصحاب دشمن ہین کہ فقط دوستی کی تخصیص حضرت علیؑ سے کیجاوے اسلئے مولا بمعنی اولیٰ بتصرف ہے لیکن مخاطب صاحب نے بغیر سمجھے کسی کتاب سے نقل کردیا

رسالہ اظہار الہدیٰ ختم ہوا

قال محمد لا ذکر بعض تصرفات بے معنی رسالہ انوار الہدےٰ مولفہ شیخ احمد وکیل جے پوری دیوبندی

قولہ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین الی آخر الخطبہ **اقول** بیان سے حیثیت دوسرے رسالے کی پیدا ہوتی ہے اور اگرچہ مولف نے اسنہ یہ مرقوم کیا ہے کہ ہمنے رسالہ اظہار الہدیٰ الجواب کتاب انوار الہدےٰ بلا تعصب تحریر کیا ہے لیکن درحقیقت رسالہ اظہار الہدیٰ مین کسی مضمون انوار الہدیٰ کی تردید نہین کی گئی البتہ اس رسالہ گمنام مین فقط تیئیس ۲۳ فقرات انوار الہدےٰ پر بقید صفحہ کے مولف صاحب نے اعتراض کیا ہے جسکی تشریح ہم مشروط کرتے ہین اس سے یہ تو معلوم ہوگیا کہ مولف کو انوار الہدےٰ کے اصل مقصد پر اعتراض نہین اور نہ اسکی دلائل شناخت خلیفہ سے مخالفت بلکہ جس جس طریقہ اور صفت سے خلیفہ برحق کی شناخت اس مین لکھی گئی ہے اس سے مولف صاحب کو

بھی اتفاق ہے یعنی انوار الہدیٰ مین اول آٹھ صفات نائب برحق رسول اللہ کی قائم کرکے تحقیقات کی
گئی ہے کہ وہ صفات بالاجتماع کس شخص مین موجود ہین اور پھر بعد ملاحظہ تحقیقات کے یہ امر ثابت کر دیا
گیا ہے کہ حضرات اصحاب ثلثہ مین تو منجملہ آٹھ صفات کے کوئی ایک بھی صفت پائی نہین گئی اور حضرت
علی مرتضیٰ اور دیگر آئمہ اہلبیت مین وہ تمام صفات بدرجہ اول موجود اسلئے حضرت علی مرتضیٰ بلا فصل
خلیفہ رسول اللہ ہین قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی کتاب کا جواب لکھتا ہے تو جس جس مضمون
کی تردید کرتا ہے فقط اسی مضمون کا مخالف قرار دیا جاتا ہے اور جس جس مضمون کی تردید اس سے
نہین ہو سکتی اور اس سے درگزر کرتا ہے تو وہ تمام مضامین اسکے مسلمہ قرار پا جاتے ہین چنانچہ مولف
اظہار الہدیٰ نے تمام مقاصد و مطالب انوار الہدیٰ کے جواب دینے سے اپنا عجز ظاہر کر دیا فقط چند
مقامات پر برائے نام نہایت پوچ اعتراضات کیے ہین جنکو اہل انصاف خود ہی سمجھ لین گے اظہار الہدیٰ
مین مولف نے بہت بڑا اہتمام دو امر پر کیا ایک یہ کہ اصحاب ثلثہ مسلمان تھے اور دوسرے یہ کہ فرقہ
اثنا عشریہ پر فلان فلان اعتراض وارد ہوتے ہین مگر انوار الہدیٰ مین مطلق ان ہر دو امور سے
بحث نہین کی گئی اسلیئے مولف صاحب نے ۲۵ صفحہ کاغذ کے فضول خراب کیے کیونکہ نہ وہ
انوار الہدیٰ کی تردید ہی کر سکے اور نہ اپنا مقصد ہی ثابت کر سکے **قال الجہانگیر** خان نکوہ آبادی
پوشیدہ نہ رہے کہ درین ایام شیخ احمد وکیل جیپور دیوبندی نے ایک رسالہ مسمی انوار الہدیٰ تالیف
کیا ہے ماخذ اس تمام ہذیان کا صرف اسقدر ہے کہ اصحاب صاحب لولاک بالخصوص خلفائے ثلثہ کسی
لائق نہ تھے اور نہ ان سے کوئی کام دین مین بنا تا آخر عبارت مصرعہ پیش آیا ہے وہی جو لکھا کہ پیشانی مین ہے
اقول عبارت مولف اظہار الہدیٰ سے صاف ظاہر ہے کہ باوجود تحریر کرنے جواب انوار الہدیٰ کے
وہ قطعی مقاصد و مطالب انوار الہدیٰ کو نہین سمجھے اس کتاب سے یہ مقصد نہین ہے کہ اصحاب صاحب لولاک
کسی لائق نہ تھے نہ انسے کوئی کام دین مین بنا بلکہ اسمین بحث خلافت کی ہے کہ بروئے صفات قرار دادہ
کون مستحق خلافت ہے لفظ ماخذ جو مولف صاحب نے لکھا ہے کہ (ماخذ اس تمام ہذیان کا صرف اسقدر ہے) معلوم ہوتا
ہے کہ حضرت نے ناحق اس لغت کا خون کیا وہ اسکے معنی ہی نہ سمجھے بعض لوگ جو دوسرون سے کوئی لغت

Presented by: Rana Jabir Abbas

سُنکر بغیر معنی سمجھے اُسکو اپنی عبارت یا کلام مین استعمال کر لیتے ہین بڑی خطا کی بات ہی اور ہمیشہ اُن کو ندامت اٹھانی پڑتی ہی ایسا ہی مصرعہ غایت درجہ بے محل اور لایعنی ہی کوئی موقعہ اُسکے لکھنے کا نہ تھا نہ بے محل شعر و سُخن سے عبارت دلچسپ ہو سکتی ہی مگر نہین معلوم کہ مولف صاحب کو بے تکے اشعار و مصراع سے کیون دلچسپی ہے **قال** اب ہم تھوڑے سی تصرفات واہیات جنمین مولف نے بہت کچھ ایمانداری کو کام فرمایا ہی بطور نمونہ تحریر کرتے ہین اور اپنی مظلومیت اور مولف کے متعصبانہ قابلیت کی داد چاہتے ہین وہ یہ ہین صفحہ ۳۰۹ مین مولف نے دعویٰ کیا ہی کہ اس رسالہ کی تالیف کے ختم ہونے تک مذہب شیعہ کی کسی کتاب کو مطالعہ نہین کیا اور ایک لفظ بھی اسمین انکی کُتب سی اخذ نہین کیا ہم اس قول کو کہ شیعی کتب کو نہ آنکھ سی دیکھا مولف کی کتاب سی جھوٹا کرتے ہین صفحہ ۱۷ سی ۳۱ تک مین شیعون کی کتابہای کی روایات معجزات امام محمد بن حسن عسکری ملقب بہ امام مہدی بلفظہ مرقوم ہین روایت ہی کہ آپکی والدہ شریفہ کو مثل ام موسیٰ کے آثار حمل کے نمایان نہ تھی حضرت حلیمہ عمہ شریفہ امام حسن عسکری فرماتی ہین کہ جب مین نے سورہ انا انزلنا و قل ہو اللہ و آیۃ الکرسی پڑہی نرجس کی شکم مین بچہ بھی پڑھنے لگا بعد اسکے دیکھا مین نے کہ تمام مکان روشن ہو گیا لڑکے نے پیدا ہوتے ہی سجدہ کیا اسیوقت دوسرے مکان مین حضرت ابو محمد ذکی نے آواز دی کہ اے عمہ میرے فرزند کو میرے پاس لاؤ جب اُنکے پاس لے گئی حضرت نے گود مین لیکر اپنی بچہ کے منہ مین زبان دی اور فرمایا کہ اے فرزند خدا کے حکم سے بول چنانچہ لڑکے نے کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم و نرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض و نجعلہم ائمۃ و نجعلہم الوارثین پھر دیکھا مین نے کہ مرغان سبز نے مجھ کو گھیر لیا پھر حضرت ابو محمد نے ایک سبز مرغ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ خذہ واحفظہ حتی یامر اللہ فیہ فان اللہ بالغ امرہ۔ حلیمہ فرماتی ہین کہ مین نے ابو محمد سے پوچھا کہ یہ سبز مرغ کون ہین فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام و دیگر ملائکہ رحمت ہین پھر پھر وہ انکی والدہ شریفہ کے پاس لے گئی فرمایا کہ یہ صاحبزادہ ناف بریدہ ختنہ کردہ پیدا ہوا ہی اور بازو پر راست پر انکے لکھا تھا جاء الحق و زہق الباطل ان الباطل کان زہوقا۔ روایت ہی کہ جب وہ پیدا ہوئے دونو زانو ہو بیٹھے اور انگشت سبابہ بجانب آسمان اٹھائی چھینک لی الحمد للہ رب العالمین کہا روایت ہی کہ ایک شخص نے حضرت امام حسن عسکری

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے دریافت کیا کہ آپکے بعد کون خلیفہ وجانشین وامام امت کا ہوگا آپنے پردہ مکان کا اٹھایا اسمین سے ایک لڑکا خوبصورت مثل چارسال کا نکلا پھر آپنے اٹھا کر مکان کے اندر کر دیا راوی کہتا ہے کہ پھر مینے پردہ اٹھا کر تمام حجرہ دیکھا اس صاحبزادہ کو نہ پایا روایت ہے کہ جب حضرت امام ابو محمد زکی شہید ہوئے تو صاحبزادہ آپکے سرداب مین غائب ہوگئی جب مکان کو لوٹا تو آنحضرت کو دجلہ کے اندر پانی پر مصلّا بچھائے ہوئے بیٹھے دیکھا لوگ دریا مین گھسے تو غرق ہوگئے چنانچہ اس خواب پریشان کی تعبیر خود ہی مولف نے یہی کی ہے کہ بعقیدہ علماء شیعہ بھی صاحب الامر امام مہدی آخر الزمان یہ تمام روایات واہیات شیعون کی کتب معتقدات مین درج ہین مگر یہ مضمون بالکل بالخصوص لب اللباب حقائق الحق معتبر کتاب شیعون کا ہے جسکا جی چاہے کتاب مذکور مین دیکھ لے اہلسنت کی کتابون مین اس سوتے جاگتے کے قصہ کا کچھ اثر نہین ہے اور نہ کوئی سنی اس کچے عمر کا معتقد ہے اگر کوئی کہے کہ مولف کے رسالہ مین شیعہ کی کتاب کا نام بھی نہین ہے تو ہم جواب دین کہ صفحہ ۱۹۳ مین دو جگہہ کشف الغمۃ کے حوالے سے مضمون لکھا گیا ہے ہر دو حالت مین مولف سچے نہ ٹھہرے اور جھوٹے کا نام اسلام مین کذاب ہے پس یہ رسالہ ایمان والون کے نزدیک یقیناً نا معتبر ہے اسلئے کہ اصل مین شیعون کی کتابون کا لب لباب ہے

اقول وبہ نستعین مولف کے اس اعتراض سے پایا جاتا ہے کہ وہ مذہب اہلسنت اور انکی کتب سے محض نابلد ہے اور اپنے ذہن مین سمجھ لیا ہے کہ جو میرا عقیدہ ہے وہی اہل تسنن کا عقیدہ ہے حالانکہ بموجب عقائد اہل سنت مولف صاحب قطعی خارجی قرار پاتے ہین اور غضب یہ ہے کہ مولف صاحب نے جو دو چار اردو کی کتابین مطالعہ کی ہین اسپر آپکے دماغ مین یہ بھی سما گیا ہے کہ مین اہل سنت کی جملہ کتب پر عبور رکھتا ہون اور انکے تمام عقائد سے واقف ہون حالانکہ انکو ہرگز کتب بینی کا اتفاق ہونا بھی پایا نہین جاتا حضرت صاحب الامر مہدی علیہ السلام کے بارہ مین جو کچھ ہمنے لکھا ہے وہ کتب اہل تسنن سے لکھا ہے لیکن مولف کو یہ گمان ہوگیا ہے کہ اہل تسنن بارھوین امام کے قائل نہین ہین اور نہ انکی کتب مین انکا کچھ ذکر مندرج ہے یہ بدگمانی مولف کی بوجہ ناواقفیت کے ہے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی پیدائش اور دیگر حالات کو ملا جامی نے شواہد النبوۃ مین نہایت تشریح سے لکھا ہے اور ہم نے جو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

انوار الہدیٰ میں ذکر کیا ہے وہ ملا جامی کی تحریر کا خلاصہ ہے جسکو مؤلف صاحب سنیوں کی کتب کا لب لباب کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ سنی اس گنجے تخم کے معتقد ہیں نہ سوتے جاگتے کا قصہ اُن کی کتب میں درج ہے اگرچہ بہت سے اکابر فضلا ء متقدمین و متاخرین اہل سنت نے عمدہ تصانیف میں حضرت مہدی کی پیدائش کا حال تحریر کیا ہے منجملہ انکے اکثر عربی زبان میں ہیں جسکو معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف اظہار الہدیٰ سمجھ نہیں سکتے جیسے مطالب السئول فی المناقب آل الرسول میں امام کمال الدین محمد بن طلحہ شافعی نے نہایت شرح و بسط کے ساتھ احوال حضرت امام مہدی محمد بن حسن عسکری کو مندرج کیا ہے اور بڑے کامل ادلۂ عقلیہ و نقلیہ سے آپکا مہدی موعود ہونا ثابت کیا ہے جس کی نقل عبارت بھی ہم بعد میں لکھیں گے لیکن اول ہمکو یہ ضرور ہوا کہ جس معتبر کتاب اہل سنت سے ہم نے ذکر حضرت محمد بن حسن عسکری کو لکھا ہے اُسکی عبارت نقل کریں تاکہ عوام پر کھل جاوے کہ کذاب کون ہے اور یہ بھی معلوم ہو جاوے کہ جو شخص با وجود جہل میں گرفتار ہونے کے ادعا اعلم ہونیکا کرے بلا فکر و غور سنیوں کو جھوٹا لکھدے سے وہ کسطرح عوام الناس کی روبرو شرم و ندامت میں گرفتار ہوتا ہے تا سیہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد۔ واضح ہو کہ ملا عبد الرحمٰن جامی شواہد میں اسطرح لکھتے ہیں۔ امام محمد مہدی ؑ

امام دوازدہم ست وکنیت وی ابو القاسم ولقبہ الامامیۃ الحجۃ والقائم والمہدی والمنتظر وصاحب الزمان وہو عندہم خاتم الاثنی عشر اماماً وانہم یزعمون انہ دخل السرداب الذی بسر من رائے وامہ تنظر الیہ فلم یخرج الیہا وذالک فی سنۃ خمس وستین ومائتین وقیل فی سنۃ ست وستین وثمانین وہو الاصح فاختفی الی الآن علی زعمہم مادر وے ام ولد بودہ است صقیل نام وقیل سوسن وقیل نرجس وقیل غیر ذالک وولادت وے در سر من رائے بودہ است فی الثالث والعشرین من رمضان سنۃ ثمان وخمسین ومائتین حلیمہ عمہ ابو محمد زکی رضی اللہ عنہ گفتہ است کہ روزے پیش ابو محمد رضی اللہ عنہ در آمدم فرمود کہ اے عمہ امشب در خانہ ما باش کہ خدا تعالیٰ مارا خلفے خواہد داد من گفتم کہ این فرزند از کہ خواہد بود کہ غیر حمل نرجس هیچ اثر حمل نمی بینم فرمود کہ اے عمہ مثل نرجس همچو ام موسیٰ ست علیہ السلام کہ حمل وے جز وقت ولادت ظاہر نخواہد شد آن شب آنجا بودم چون نصف شب رسید برخاستم و تہجد گذاردم و نرجس نیز تہجد گذاردو

Presented by: Rana Jabir Abbas

بعد ازان با خود گفتم که وقت فجر نزدیک سید و آنچه ابومحمد گفت ظاهر نشد ابومحمد رضی الله عنه از مقام
خود آواز داد که ای عمّه تعجیل مکن بآن خانه که نرجس آنجا بود باز گشتم مرا در راه بیشین آمد لرزه بروی افتاد
وی را بسینهٔ خود باز گرفتم و قل هو الله احد و انا انزلنا و آیة الکرسی بروی خواندم از شکم وی آواز آمد
که هر چه من خواندم فرزند وی نیز بخواند بعد ازان دیدم که خانه روشن شد نظر کردم فرزند وی بزمین
آمده بود و در سجده افتاده وی را بر گرفتم ابومحمد رضی الله عنه از حجره خود آواز داد که ای عمّه فرزند مرا پیش
من بیار پیش وی بردم وی را بر کنار خود نشاند و زبان در دهان وی کرد فرمود که سخن گوی ای فرزند من
باذن الله تعالیٰ گفت بسم الله الرحمن الرحیم و نرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض و نجعلهم ائمه
و نجعلهم الوارثین بعد ازان دیدم که مرغان سبز ما را فرو گرفتند ابومحمد رض یکی ازان مرغان را بخواند و
گفت خذه فاحفظه حتی یاذن الله فیه فان الله بالغ امره از ابومحمد رضی الله عنه پرسیدم که این مرغ
که بود و این مرغان دیگر کیانند فرمود که آن جبرئیل و دیگران ملائکه رحمت اند بعد ازان فرمود که
یا عمّه وی را بمادر وی باز گردان وی را پیش مادر وی بردم و چون متولد شد ناف زده بود و
ختنه کرده و بر ذراع ایمن وی مکتوب بود جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل کان زهوقا دیگری
روایت کرده اند که گفته است چون متولد شد به دو زانو در آمد و انگشت سبابه بجانب آسمان برداشت
پس عطسه زد و گفت الحمد لله رب العالمین و از دیگری آرند که نزد ابومحمد زکی شدم و گفتم
یا ابن رسول الله خلیفه و امام بعد از تو که خواهد بود وی بخانه در آمد پس کودکی بر دوش گرفته که
گویا ماه شب چهارده بود در سن سه سالگی پس فرمود که ای فلان اگر نه تو پیش خدا تعالیٰ گرامی
بودی این فرزند خود را بتو نه نمودمی این فرزند همنام رسول ست و کنیت این کنیت وی هو
الذی یملا الارض قسطا کما ملئت جورا و ظلما از دیگری آرند که گفته است که روزی نزد ابومحمد رض در
آمدم بدست راست وی خانه دیدم پرده بآن فرو گذاشته گفتم یا سیدی صاحب این امر بعد ازان که خواهد
بود فرمود که آن پرده را بر دار کودکی بیرون آمد در کمال طهارت و پاکیزگی بر رخسارهٔ راست وی خالی
و گیسوان گذاشته آمد بر کنار ابومحمد رضی الله عنه نشست ابومحمد رض فرمود که این است صاحب شما بعد

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ازان از زانوے برخاست ابو محمد رضی اللہ عنہ و برا گفت یا فتی ادخل الی الوقت المعلوم۔ بآن خانہ در آمدو من بوے نظر میکردم پس ابو محمد رض مرا گفت برخیز و بہ بین کہ درینخانہ کیست بخانہ درآمدم ہیچکس را ندیدم دیگر واز دیگرے آرند کہ گفتہ ست کہ معتمد مرا طلبید و کس دیگر و گفت حسن بن علی در ستر من رای فوت شدہ است زود بروید و خانہ وے را فرو گیرید ہر کہ در خانہ بہ بنید نزد من آرید رفتم بسرائے وے در آمدیم سرائے دیدم در غایت خوبی و پاکیزگی کہ گویا حالا از عمارت فارغ شدہ بودند در آنجا پردہ دیدیم فروگذاشتہ پردہ برداشتیم سردابے دیدیم بآنجا در آمدیم و دریائی در اقصائی آن حصیرے بر روے آب انداختہ و مردے بر خوب ترین صورتے بر بالائے آن حصیر در نماز استادہ و بما ہیچ التفات نہ کرد کہ یکے ازان دو نفر کہ بامن بودند سبقت گرفت و خواست کہ بپیش وے رود در آب غرق شد اضطراب میکرد تا آنزمان کہ من دست وے گرفتم و خلاص گردانیدم بعد ازان بآن دو نفر دیگر خواست کہ بپیش رود وے را نیز ہمان حال پیش آمد وے را نیز خلاص کردم من حیران بماندم پس گفتم ای صاحب خانہ از خدا تعالیٰ واز تو عذر میخواہم واللہ کہ من ندانستم کہ حال چیست و بکجای آیم از آنچہ کردم بخدا تعالیٰ باز گشتم ہر چند گفتم بمن ہیچ التفات نکرد و ما باز گشتیم پیش معتمد رفتیم و قصہ را باز گفتم گفت این سر را پوشیدہ دارید والا بفرمایم کہ شمارا گردن زنند۔ اب اہل انصاف ہماری عبارت مندرجہ انوار الہدیٰ کو اس عبارت شواہد النبوۃ سے مطابق کرکے انصاف کریں کہ کذاب کون ہے اگر مولف کو ملا جامی کی یہ حرکت ناپسند تھی تو انپر اعتراض کرنا ضرور تھا کہ انہوں نے کیوں شیعون کی تقلید سے امام دوازدہم کا ذکر کیا لیکن ہم نے انوار الہدیٰ میں بہت سا حال حضرت امام مہدی کا چھوڑ دیا تھا ورنہ ملا جامی نے بعد اسکے مفصل حال غیبت صغریٰ و غیبت کبریٰ اور حال تعیین سفرا بھی درج کیا ہے اور بعد ازان صحاح ستہ کی احادیث بھی درج کی ہیں جو حضرت صاحب الامر کے بارہ میں مروی ہیں اور علاوہ ملا جامی کے دیگر علماء نامدار اہل سنت نے اثبات مہدویت حضرت محمد بن حسن العسکری صلوات اللہ علیہما میں کتابیں تصنیف کی ہیں معترض صاحب کس کس سے لڑینگے از انجملہ الشیخ الامام العلامہ کمال الدین ابو سالم محمد بن طلحہ بن محمد بن القرشی النصیبی الشافعی نے جنکی تعریف میں ابوبکر اسد مصنف طبقات فقہائے شافعیہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

نے لکھا ہے محمد بن طلحہ بن محمد بن الحسن الشیخ کمال الدین ابو سالم القرشی العدوی النصیبی مصنف کتاب العقد الفرید ابعد الصدور والرؤسا للمعظمین والستہ اثنین وثمانین وخمس مائۃ کان فقیہاً بارعاً عارفاً الخ ایک کتاب نام مطالب السؤل فی مناقب آل رسول تصنیف کی ہے اور اس مین بڑی تشریح و تفصیل سے ادلۂ عقلیہ و نقلیہ لاکر حضرت محمد بن الحسن العسکری کا مہدی آخر الزمان ہونا ثابت کیا ہے ابتدا حضرت کے ذکر کی اس عبارت سے کی ہے الباب الثانی العشر فی ابی القاسم محمد بن الحسن الخالص بن علی المتوکل بن محمد القانع بن علی الرضا بن موسی الکاظم بن جعفر الصادق بن محمد الباقر بن علی بن الحسین بن علی بن ابیطالب المہدی الحجۃ الخلف الصالح المنتظر علیہم السلام۔ اسکے بعد ایک قصیدہ بارہ بیت کا لکھا جسکا مطلع یہ ہے۔ فہذا الخلف الحجۃ قد ایدہ۔ بعد ازان چند فقرات نثر لکھ کر لکھا ہے فلما مولدہ فسر من رای فی ثالث وعشرین رمضان سنۃ ثمان وخمسین ومائتین الہجرۃ واما نسبہ ابا واما فابوہ محمد بن الحسن الخالص بن المتوکل تا امیر المومنین علیہم السلام۔ وقد تقدم ذکر ذالک مفصلاً وامہ ام ولد تسمی الصقیل وقیل حکیمہ وقیل غیر ذالک واما اسمہ فمحمد وکنیتہ ابو القاسم ولقبہ الحجۃ والخلف الصالح وقیل المنتظر واما ما ورد عن النبی فی المہدی من الاحادیث الصحیحہ فمنہا ما نقلہ الامامان ابو داود والترمذی۔ ان روایات کی نقل ہم بتفصیل اسی رسالہ مین لکھ چکے ہین دران حالیکہ علماء اہل سنت امام دوازدہم کے مہدویت کے قائل ہین تو معترض کا یہ کہنا کہ نہ کوئی سنی اس بیج تخم کا معتقد ہے بہتان اور کذب صریح ہے اور ظاہر ہے کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین ایسے ہی مفتریان دروغگویان کی شان مین وارد ہے کشف الغمہ کا جو اعتراض کیا گیا ہے وہ بھی صریحاً بیجا ہے ہم نے کوئی مضمون فقط کشف الغمہ سے درج نہین کیا ہر مضمون کتب معتبرہ اہل سنت سے نقل کیا ہے فقط بنظر تطبیق روایت فریقین بعض مواقع حوالہ کشف الغمہ کا بھی اسلئے دیا گیا ہے تاکہ ناظرین کو معلوم ہو جاوے کہ شیعون مین بھی یہ روایت ہے ہم نے ذکر کوئی مضمون ایسا نہین لکھا کہ کتب اہل سنت مین مندرج نہین ہے اگر معترض صاحب سمجھے ہوتے تو اس مضمون کو ضرور لکھتے جیسا کہ شواہد کے مضمون کو اتفاق الحق کا مضمون سمجھ کر تمام فصل کی نقل کر دی اس سے معلوم ہوا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ معترض صاحب جہان بوجہ کبھی اخفار اصلیت کرتے ہین اور لوگون کو دہوکا دیکر گمراہ کرنا چاہتے ہین بحوالہ کشف الغمہ جو حدیث علمداران حدیث کی بابت لکھی گئی ہے کہ نو شخص علمداران مشرکین کو حضرت علیؑ نے قتل کیا ہی یہ روایت مطابق روایت اہل تسنن کے ہی انکی روایات مین گیارہ شخص علمدار کفار درج ہین جن مین سے دس مرد اور ایک عورت تھی منجملہ انکے ایک مرد سعد بن وقاص کے ہاتھ سے قتل ہوا اور ایک عورت کسی مسلمان کے ہاتھ سے قتل ہوئی اور باقی نو علمدار خاص حضرت علی کے ہاتھ سے قتل ہوئے پھر کشف الغمہ سے ہم نے کیا مضمون نکالا **قال علیہ ما یستحقہ** صفحہ ۱۴ وہ مین ہی کہ مذہب اہل سنت و جماعت کسیطرح مذہب حق نہین ہی بلکہ امامیہ اثنا عشریہ بر حق ہی ہم کہتے ہین کہ اگر بگمان غلط مولف کے شیعون کا مذہب بھی حق فرض کیا جاوے تو بھی مولف کو سوا خسر الدنیا والآخرة کے کوئی فائدہ حاصل نہین ہی کیونکہ جامع عباسی کے ۴ باب ۲ فصل مین یہ عبارت ہی کہ اگر سنی شیعہ بھی ہو جاوے تو حکم اصلی کافر کا رکھتا ہی کیونکہ اسپر قضا روزہ نہین ہی اس صورت مین مولف گھر کے رہے نہ گھاٹ کے بسبب گھر کے نہ اور بار کے در کے ہوئے۔ تم نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوئے **اقول** مولف صاحب بھی معلوم ہوتا ہی کہ کسی شاعر کے ساتھ حوض مین کودے تھے ورنہ یہ شعر قابلِ انعام کیسے سوجھتا اور یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ معترض صاحب ضرور کسی نازک خیال شخص کے سنگون مین بھی ہین کہ روئی کو انیٹ اور پتھر کو بڑی سمجھ کر بھاگ گئے اور لیکتے ہین مسئلہ جامع عباسی کا تو مضمون یہ ہے کہ اگر کوئی کافر شیعہ ہو جاوے تو اسپر قضا روزہ نہین ہی اور یہی حکم اسکے لئے ہی جو سنی شیعہ ہو جاوے ہمارے مخاطب کے زعم مین سنی کافر سے بدتر ہے یعنی کافر تو شیعہ ہو جاوے اور سنی شیعہ ہو کر ویسا ہی کافر رہے اور زیادہ تر افسوس مخاطب کے حال پر یہ ہی کہ انہون نے مذہب اہل تسنن کو باطل اور مذہب شیعہ کو بر حق فرض کر لیا ہی تو آپ بڑی مشکل مین گرفتار ہونگے اگر تسنن پر قائم رہتے ہین تو مثل کفار ناپاک قرار پاتے ہین اور اگر شیعہ بھی ہوتے ہین تو عقل کے فتور سے الٹی سمجھے ہوئے ہین کہ شیعہ ہو کر بھی کفر زائل نہو گا تو اسلئے مخاطب صاحب پوری مصداق خسر الدنیا والآخرة کے ہوئے اصل یون ہی کہ سمجھ بڑی چیز ہے اسی سے آدمی اشرف المخلوقات

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قرار پایا ہی ورنہ ایسی سمجھ والون سے تو کتا کئی درجہ بہتر ہے **قال** صفحہ مین ہی کہ یہ امر مشہور عام ہی کہ اسلام مین بہتر فرقے ہین اُن مین سے فقط ایک فرقہ ناجی ہی اور سنا ری بنظا ہر کہ اکثر فرقے کا اصول یکسان ہی اور بہترین فرقہ سے مخالف و برعکس کیا خوب باوصف دعوی فضل و کمال مولف صاحب کو آجتک بھی نہ معلوم ہوا کہ اسلام مین کتنے فرقہ ہین بقول شخصے کس نمیر سد کہ بھیا کون ہی ایک ہی یا ڈیڑھ ہی یا یون ہی ؛ شکر ہے کہ مولف نے اپنی ہی زبان سی اقرار کر لیا کہ شیعونکا فرقہ بہتر وان ہے عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد خمیر مایۂ دکان شیشہ گر سنگست ہم کہتے ہین کہ بالیقین بہتر فرقونکا ایک ہی اصول ہے اسیواسطے وہ سب ناری ہین مگر فرقہ اہل سنت الجماعت از روی اعمال حسنہ و افعال صالحہ کے بہتر وان فرقہ ہی چنانچہ یہ امر احادیث صحیحہ سے ثابت ہی اور نہ مشہور عام اسی بنا پر ہمنے تشریح فرقون کے ذکر مین کی ہی دیکھو تو حنفی شافعی مالکی حنبلی فرقہ ناری ہین جنکی ہمنے معہ عقائد تشریح لکھی ہی **اقول** و بہ نستعین جبکہ چار فرقہ مولف صاحب اپنی ہی تسلیم کر لیے تو بہتر وان نہین کہنا چاہیے بلکہ بہتر وان چہتر وان بولنا ضرور ہی اور مولف کی یہ بھی غلطی ہی کہ اعمال و افعال حسنہ و سیئہ کو فرقات کے ناری و ناجی ہونے مین داخل کیا ہی بلکہ تفریق فرقات محض عقائد کی تفریق پر منحصر ہے مولف صاحب نے جو اظہار الہدیٰ مین بہتر فرقہ شیعون کے لکھے ہین یہ انکی ناواقفیت کا سبب ہے کیونکہ حسب بقول آپکے کل بہتر فرقے ہین اور ان مین سے بہتر فرقہ شیعون کے ہین تو ایک فرقہ مین خارجیون کے بیس فرقہ معتزلہ کے بیس فرقہ سنیون کے آٹھ فرقہ پھر مرجیہ جبریہ قدریہ کے فرقات کہان جاوینگے اگر یہ کہین کہ خارجی ناصبی سنی اشعری ماتریدی حنفی شافعی مالکی حنبلی معتزلہ جبریہ قدریہ مارقین قاسطین اور ناکثین وغیرہ سب کے سب اس اعتبار پر کہ مخالف ثقلین ہین ایک فرقہ مین شامل ہو سکتے ہین تو اسلیے لغو ہے کہ انمین سے ہر فرقہ دوسرے فرقہ کو ناری اور کافر کہتا ہی اسلیے جو تشریح مولف اظہار الہدیٰ نے فرقات کی لکھی ہے وہ انکی کم علمی اور نادانی پر دال ہے اصل تشریح فرقات کی یہ ہی کہ جو ہمنے انوار الہدیٰ مین لکھی ہے کہ دراصل ابتدا کل بہتر فرقہ نہین بھر ایک فرقہ مین سے دو فرقہ ہو کر بہتر فرقہ ہوتے ہین اور تشریح اسکی یہ ہی کہ ایک فرقہ متمسک بہ ثقلین ہی اور اکثر فرقے خارجی و ناصبی و سنی وغیرہ منکر ثقلین ہین بس جو اکثر فرقہ مخالف ثقلین ہین وہ قطعی ناری و جہنمی ہین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مسکن وماوا انکا جہنم ہوگا اور ایک فرقہ بہتروان جو متمسک بہ ثقلین ہے سو وہ فرقہ شیعہ ہی اُسکی دو قسم
ہین ایک مومن کامل و ممتحن جسکا نام اور لقب شیعہ امامیہ اثنا عشریہ ہی اور وہ فرقہ ناجی اور اہل بہشت ہی
دوسرا فرقہ مومن غیر کامل ہی اس مین شیعہ غلات وغیرہ داخل ہین اگرچہ بوجہ محبت وولاء اہلبیت آتش
دوزخ اُنپر بھی حرام ہی لیکن جو مراتب امامیہ اثنا عشریہ کے بہشت مین ہونگے وہ انکے نہونگے اور کوئی ایسا
مقام انکے لئے تجویز کیا جاویگا جو بہشت دوزخ کے درمیان مین اوسط ہو جیسا کہ بعضون کے زعم مین ایسا
مقام اعراف ہی یہ وجہ ہی کہ ہمنے انوار الہدیٰ مین فقط بہتر فرقہ ہی لکھتے ہین اور ناری و ناجی کے درمیانی
فرقہ کو ناجی نہین لکھا حدیث مین جو سوائے ایک فرقہ کے کلہم فی النار مروی ہی اس سے مراد جمیع فرقات
مخالفین ثقلین ہین اور چونکہ اہل بہشت کے نزدیک تو اوسط مقام کی آب وہوا بھی دوزخ سے کم نہین
اسلئے استثنا فقط ایک فرقہ امامیہ اثنا عشریہ کا کیا گیا مولف اظہار الہدے نے جو یہ لکھا ہی کہ فرقہ اہلسنت وجماعت
ازروئے اعمال حسنہ وافعال صالحہ کے بہتروان فرقہ ہی اُسکا مفہوم یہ ہی کہ باعتبار عقیدہ تو یہ فرقہ ناجی نہین ہے
لیکن باعتبار اعمال حسنہ ناجی ہی لیکن عمل حسنہ وسیئہ منحصر بر فرقات نہین ہی ہر شخص کے ذاتی افعال جدا ہوتے
ہین اسلئے یہ امر تو مسلمہ مولف ہو چکا کہ ساری سنت وجماعت ناجی نہین ہین اور بکثرت انمین ناری
ہین تو اب سنئے کہ بالکل یہود ونصاریٰ کی مانند ہوگئی کیونکہ قرآن شریف مین وارد ہی کہ ان الذین
آمنوا والذین ہادوا والنصاریٰ والصابئین من آمن باللہ والیوم الآخر وعمل صالحا فلہم اجرہم عند ربہم
ولا خوف علیہم ولا ہم یحزنون یعنی مسلمان یہودی نصاریٰ صابئین مین سے جو کوئی خدا پر اور آخرت پر
ایمان لایا اور عمل اُسنے نیک کیئے بس انکا اجر انکے پروردگار کے پاس ہی انکو کچھ ڈر نہین نہ وہ غم
کھاوینگے یعنی جسطرح عمل نیک کا کچھ بدلہ یہود ونصاریٰ کو مل سکتا ہی ویسا ہی سنیون کو بھی مل
سکتا ہی باعتبار عقیدہ کوئی استحقاق نجات کا اہل سنت کو حاصل نہین اگر کوئی بیوقوف جہالت سے یہ
کہدے کہ تمام اہل سنت افعال حسنہ ہی کرتے ہین تو وہ کسطرح قابل اعتبار نہین کیونکہ ہزارہا مولوی
ملا حافظ ایسے ہین کہ دو دو آنہ پر جھوٹی گواہیان دیتے ہین بہت سے عامل بالحدیث نذیر حسینی ایسے لعطے
ایسے ہین کہ ہاتھ ہاتھ بھر کی ڈاڑھیان منھ پر لگی ہوئی ہین اور کسی کا نام حاجی اور حافظ کے لقب سے

خالی ہین مگر اُن مین ایمان کا پتہ نہین بلکہ ٹٹولنے سے نہ ملیگا سینکڑون متقی بن کر سود کھاتے
ہین مولوی متقی ہو کر ایسے ناجائز تجارت کرتے ہین کہ جو داخل ربا یعنی سود ہو جاتی ہی صدہا مولویون
حافظون مین اعلام ہی مروج ہو جاتا ہی پھر علاوہ آپکے اس مذہب مین ہزارہا رنڈی بھڑوے ڈوم کنچن
ہیجڑے رنخے ایسے ہین کہ کبھی انکو اعمال حسنہ سی کام نہین ہزار لکھو کہا جاہل ایسے ہین کہ وہ یہ بھی نہین
جانتے کہ عمل نیک کیا ہین اور عمل بد کسکو کہتے ہین اس لئے یہ امر تو قطعی غیر ممکن ہی کہ تمام روی زمین کے
اہل سنت افعال حسنہ ہی کرتے ہین اور ہرگز مرتکب افعال ذمیمہ کے نہین ہوتے پس جبکہ یہ ادعا مولف
صاحب کا باطل ہو گیا تو ثابت ہو گیا کہ فرقہ اہل سنت ناجی نہین ہی اور اگر ہزار اور لاکھ مین ایک دو شخص
ایسے نکلے کہ وہ مرتکب افعال سئیہ کے نہین ہوئی تو یہ شمار مین نہین آسکتے کیونکہ النادر کالمعدوم مشہور
قول ہی **قال** صفحہ ۷ مین ہی کہ جمیع علماء اہل تسنن کا یہ مقولہ ہے کہ خلیفہ رسول کو دینیات سی کچھ تعلق نہین
صرف امورات انتظام دنیاوی کے لئے امت کو اختیار ہی کہ اپنی طرف سی جس شخص کو چاہین خلیفہ رسول
مقرر کر لین ۔ واہ صاحب دروغ گویم بر روی تو اگر آپ اپنے دعوے مین سچے تھے تو آگے اس عبارت کے
دو چار علماء اہلسنت کا قول بھی نقل کر دیتے کہ خلیفہ رسول کو دین سے کچھ مطلب نہین ہی صرف دنیا سے
غرض ہی اگر آپ سچے ہین تو یہ مضمون کسی عالم سے سنوا دیجئے یا کسی کتاب مین دکھا دیجئے ورنہ آپ جھوٹے
ہین لعنۃ اللہ علی القوم الکاذبین **اقول** اول تو یہی فرمائیے کہ بقول آپکے بموجب مذہب اہل تسنن لعنت
کا لفظ ہی منہ سے نکالنا ناجائز ہے اور الٹی کہنے والے پر پڑتی ہی آپ آئینہ لیکر ذرا چہرہ مبارک تو ملاحظہ
فرمائیے کہ یہ لعنت تم پر لوٹ کر گری یا نہین اور جبکہ آپ کا یہ عقیدہ ہی تو ضرور گری ہے دوم ناظرین کو
یہ بھی معلوم ہو گیا کہ مولف اظہار الہدیٰ عالم نہین ہین اگر وہ عالم ہوتے تو یہ نہ لکھتے کہ کسی عالم سی سنوا دو
سوم یہ کہ کسی تصنیف و تالیف کا سوائے رد اور جواب کے یہ قاعدہ نہین ہی کہ ہر قول پر نظائر اور اقوال تبع
درج ہوا کرین ہان جب کسی امر کی بحث ہوتی ہی اور کوئی اُسکے برخلاف بحث گفتگو ہوتی ہی تب البتہ سند
پیش کرنیکی ضرورت ہوتی ہی اسلئے ہمکو انوار الہدیٰ مین اس قول کی سند لکھنے کی کوئی حاجت نہ تھی
ہان البتہ جیسا کہ مولف صاحب نے ہمارے قول پر اعتراض کیا تھا تو آپکو واجب تھا کہ اپنے قول کی تائید مین

Presented by: Rana Jabir Abbas

دو چار اپنے علما کے اقوال ایسے پیش کرتے کہ جن سے برخلاف ہمارے قول کے یہ ثابت ہو جاتا کہ علماء اہل تسنن اس بات کے قائل ہیں کہ خلیفہ کا تعلق محض امورات دنیاوی سے ہی نہیں ہے بلکہ دینیات سے بھی تعلق رکھتے ہیں اور چونکہ مولف نے ایسا نہیں کیا تو معلوم ہوا کہ انہوں نے براہ جہالت ایسا اعتراض کر دیا ہے اور در اصل ہمارے قول کی تردید نہیں کر سکتے چہارم یہ کہ جبکہ اہل تسنن اس امر کے قائل ہیں کہ خلیفہ کا تعین امت کے اختیار میں ہے خدا و رسول سے کچھ علاقہ نہیں تو خود بخود ثابت ہو گیا کہ خلیفہ کا تعلق صرف انتظام امورات دنیوی سے ہے اگر دین سے کچھ بھی علاقہ ہوتا تو تقرر بھی اسکا خدا و رسول کیطرف سے ہوتا جیسا کہ نبی دین کا بادشاہ ہے اور اسکا تقرر امت کے اختیار میں نہیں بادشاہ چونکہ دنیا کا سردار ہے اسلئے اہل دنیا اسکو مقرر کر سکتے ہیں پنجم قطع نظر دیگر حالات خلفاء مابعد کے اجماع اہل سنت کا اس امر پر ہے کہ حضرت ابوبکر سابق بروئے اجماع اہل حل و عقد خلیفہ مقرر ہوئے پس یہ امر ظاہر ہے کہ جب اہل حل و عقد کو کوئی دینی اختیار حاصل نہ تھا تو انکے مقرر کئے ہوئے خلیفہ کو کیسے اختیار حاصل ہو سکتا ہے تحصیلدار کہ جسکو وصول زر لگان کا اختیار ہے شحنہ بنا بر وصول لگان مقرر کر سکتا ہے تھانہ دار کہ جسکو اختیار وصول زر لگان نہیں ہے اسکے مقرر کئے ہوئے شحنہ کو بھی وہ اختیار بدرجہ اولی حاصل نہیں ہو سکتا ششم یہ کہ بموجب مذہب اہل سنت خلافت فقط چار شخصوں پر منحصر نہیں ہے قیامت تک امت کو اختیار خلیفہ مقرر کرنیکا ہے اگر خلیفہ مستجمع شرائط اس زمانہ میں بھی مقرر کیا جاوے تو اسکو بھی خلیفہ راشد کہیں گے ازالۃ الخفا مولفہ شاہ ولی اللہ صاحب کے مقصد اول فصل اول میں درج ہے مسئلہ واجب بالکفایہ ست بر مسلمین الی یوم القیامہ نصب خلیفہ مستجمع شروط پھر شاہ ولی اللہ نے فرمایا از جملہ شروط خلافت آنست کہ مسلمان باشد و از آنجملہ آنست کہ عاقل و بالغ باشد و از آنجملہ آنست کہ ذکر باشد نہ امرد و دختر باشد یعنی آزاد و متکلم و سمیع و بصیر و شجاع و صاحب رائے باشد از آنجملہ آنکہ مجتہد باشد پس درین زمانہ مجتہد نمیتواند شد مگر کسیکہ جمع کردہ باشد بحدہ علم را و لازم نیست کہ مجتہد مستقل باشد مثل ابوحنیفہ و شافعی بلکہ مجتہد منتہی است کہ تحقیق سلف را شناختہ و استدلالات ایشان فہمیدہ ظن قوی در ہر مسئلہ بہم رساند و از آنجملہ آنست کہ قرشی باشد الخ اگر تعلقات دینی امام کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اسی سے مراد یہی تو ہوا کہ براختیار اور اختیار دینی سے مراد یہ ہے کہ اگر اسوقت مین خلیفہ رسول ظاہر ہو تو تمام ہدایت متفرقہ باطل ہوجاوین اور مجتہد مستقل فقط وہ امام قرار پاوے ایسا ہنین کہ جیسے شاہ صاحب فرماتے ہین مسئلہ دربیان آنچہ بررعیت واجب است از طاعت خلیفہ لازم است بر مسلمین ہرچہ فرماید خلیفہ از مصالح اسلام وآنچہ مخالف شرع نہ باشد خواہ خلیفہ عادل باشد خواہ جابر اور اگر قوم در مذاہب فروع مختلف باشند وخلیفہ حکم فرماید بامرے کہ مجتہد فیہ است غیر مخالف کتاب وسنت مشہورہ واجماع سلف وقیاس جلی بر اصل واضح الثبوت لازم ست سخن او شنیدن وبمقتضا رفتار اور رفتن ہرچند موافق مذہب محکوم علیہ نباشد پھر شاہ ولی اللہ صاحب نے چار طریق انعقاد خلافت کے لکھے ہین ایک جیسے اہل حل وعقد جس طریق پر حضرت ابوبکر کی خلافت ہوئی دوم استخلاف جیسے حضرت ابوبکر نے حضرت عمر کو خلیفہ مقرر کیا سوم شوریٰ جیسا کہ حضرت عثمان کی خلافت پر ہوا اور عبدالرحمن بن عوف نے انکو خلیفہ مقرر کیا چہارم طریق استیلا یعنی خلیفہ کی وفات پر کوئی شخص بیعت واستخلاف کے سبب اپنی طرف رجوع کرے خواہ تالیف قلوب سے یا بقہر ومنصب قتال خلیفہ ہوجاوے تو اسکا حکم ماننا ہی آدمیون واجب ہے اس طریق کی دو نوع قائم کی ہین ایک وہ کہ جسمین متولی مستجمع شروط ہو اور منازعین کو صلح یا بزور سے علیحدہ کردے جیسے معاویہ دوسرے یہ کہ متولی مستجمع شروط ہو اور منازعین کو قتال سے دور کردے انعقاد خلافت عبدالملک بن مروان اور پہلی خلیفہ سے عباس کا اسی قسم مین ہی مگر حضرت علی کی خلافت شاہ صاحب کے نزدیک ان چارون قسم مین سے کسی قسم مین داخل ہنین اسلیئے انکے نزدیک خلیفہ چہارم معاویہ اور پنجم یزید اور ششم عبدالملک ہی جبکہ خلافت کی یہ صورت ہی پھر دین سے کیا علاقہ ہے علاوہ ازین مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی نے بجواب راقم صاف لکھا ہے کہ حضرت رسولخدا امورات دنیا کو ہمیشہ امت کی رائے پر چھوڑتے تھے اسلیئے تعین خلافت کو امت کے اختیار مین چھوڑدیا کہ اپنی مصلحت کے موافق جس شخص کو چاہین خلیفہ مقرر کرین اور یہ بات بہت صاف ہے کہ جب خلیفہ کا تقرر امت کے اختیار مین ہی تو خلیفہ کا دینیات سے کوئی علاقہ ہنین ہان جو خلیفہ اور امام منصوص منجانب اللہ ورسولہ ہین وہ بیشک دین کے سردار ہین اور اگر ہمارے مخاطب صاحب بوجہ ناواقفیت تعلقات دینی ایسی باتونکو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سمجھین کہ خلیفہ نماز اور روزہ کی لوگون کو تاکید کرے منہیات کا مانع ہو تو اسکو تعرض کرسکتے
ہین خود مخاطب صاحب بھی خواہ آپ نماز نہ پڑھتے ہون مگر دوسرون کو تاکید کرسکتے ہین ٹونک مین
نوابصاحب کیطرف سے برابر محتسب مقرر تھے تو اسوجہ سے والی ٹونک خلیفہ دینی نہین قرار پاسکتے
ہین امام کے اختیارات دینی اور ہین جنکا شاید مولف صاحب کو علم بھی نہین ہے **قال** صفحہ ۲۲۳ مین
ہے خوب یاد آیا یہ لڑکی محمد بن ابوبکر کی ماںجائی بہن ہے اسما بنت عمیس سے پیدا ہوئی نام اسکا
ام کلثوم ہے جسکا عقد حضرت عمر فاروق سے ہوا اور بعض ناواقف مورخان سے ام کلثوم بنت
فاطمہ علیہا السلام سمجھ لیا ہے سبحان اللہ مولف اپنی ہی زبان سے اپنے مجتہدون اور عالمونکو ناواقف
کہتے ہین اب ہم مولف کی واقفکاری اور ایمانداری اور انکے علما کی بے ایمانی اور ناواقفکاری عدالت
عالیہ منصف مزاجون مین پیش کرتے ہین آیا دونون مین سے کون صاحب سچے ہین اور کون جھوٹے اول
نوراللہ شوستری نے مجالس المومنین مین اس نکاح کا باین الفاظ اقرار کیا ہے۔ اگر نبی دختر بعثمان
داد و وے دختر بعمر فرستاد دوم صاحب النواصب مین ہے کہ مجتہدین کا اقرار ہے کہ نکاح جبراً و اکراہ سے
ہوا سوم تہذیب مین مرقوم ہے۔ قال مات ام کلثوم بنت علی علیہ السلام وابنہا زید بن عمر بن خطاب
فی ساعۃ واحدۃ چہارم کافی کلینی مین منقول ہے ہو اول الفرج غصبت منا پنجم مجالس المومنین مین
لکھا ہے کہ بعد وفات عمر کے ام کلثوم کا نکاح ثانی محمد بن جعفر کے ساتھ ہوا اور عبارت محمد بن جعفر
طیار کی یہ ہے کہ بعد از فوت عمر بن خطاب بشرف مصاہرت حضرت امیر المومنین مشرف گشتہ ام
ششم ابو الحسن علی ابن اسمعیل شیعہ اثنا عشری بھی نکاح کا مقر ہے اسکے قول کو قاضی شوستری نے
مجالس المومنین مین یون نقل کیا ہے او را از چند امر پرسیدند کہ ازان جملہ مقدمہ نکاح خلیفہ ثانی
ست جواب داد کہ دادن دختر بعمر کہ جناب امیر المومنین را اتفاق افتاد باین جہت بود کہ اظہار شہادتین
مے نمود ہفتم قول سید مرتضیٰ مندرجہ شافی یہ ہے کہ انہ علیہ السلام ما اجاب عمر الی النکاح ابنتہ الا بعد
توعد و تہدد الخ اس ثبوت کامل نے مولف کے جھوٹے دعوے کو بھسم کردیا بڑے شرم کی بات
ہے عزت والے تو چلو بھر پانی مین ڈوب مرتے ہین مگر یہان بوند بھی نہین ٹھہرتی ہے **اقول** مخاطب

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صاحب نے اپنے قول کی تائید مین سات کتابون کے حوالے دئے جنمین سے نمبر دوم پر بھی عبارت
کسی کتاب کی نقل ہی نہ کسیکا نام ہے کہ وہ کسکے نکاح کا اقرار ہے باقی چھ حوالون مین جو عبارت نقل کی
گئی ہی ان مین سے کسی مین بھی ام کلثوم بنت فاطمہ علیہما السلام درج نہین ہی اگرچہ بنت ولی اور بنت
علی نمبر اول و سوم مین مخاطب نے درج کیا ہے لیکن یہ نہین سمجھا کہ بموجب رواج ملک عرب ربیبہ کو اصلی
فرزند کے طور پر فرزند ہی شمار کرتے ہین خصوصاً خاندان اہل بیت مین تو اسکی بہت بڑی نظیر موجود ہے
کہ حضرت حسن کی نسبت عام مقولہ ہی کہ وہ امام حسن علیہ السلام کی ربیبہ مین لیکن عوام الناس مین
بسر مشہور ہین اور یہانتک انکی اہلبیت پر وثوق ہو گیا کہ شیخ عبد القادر جیلانی کو لوگون نے سادات
مین شمار کر لیا حالانکہ وہ حسن مثنیٰ کی اولاد مین ایسا ہی بعض روایات مین ہی کہ جناب فاطمہ سے
علاوہ دیگر دختران ربیبہ آنحضرت صلعم کے ہین مگر عوام ان سب کو دختر رسول اللہ ہی کہتے ہین اسی
اعتبار پر علمار شیعہ سنّی بھی اگر کسی نے ربیبہ کو بلفظ بنت لکھا یا تو کوئی مضائقہ کی بات نہین ہے
علی العموم اہل عرب ربیبہ کو بنت ہی بولتے ہین اگر مخاطب صاحب کو ثابت کرنا تھا تو بنت فاطمہ کا لفظ
ثابت کرتے جس سے بالکل قاصر و عاجز رہے سند چہارم سے کوئی امر مفید مخاطب ثابت نہین ہو
سکتا کیونکہ غصب ہر شئے منصوصہ پر متحقق ہوتا ہی خواہ اپنی ملکیت ہو یا دوسرے شخص کی ملکیت
ہو فقط قبضہ جابری جبر اً چھین لینے کو غصب کہتے ہین سند پنجم خود موید اس امر کی ہے کہ محمد بن جعفر
کا نکاح بنت ابوبکر سے ہوا مخاطب صاحب نے جو حوالہ عبارت مجالس المومنین کے قبل اپنی عبارت لکھی
کہ بعد وفات عمر کے ام کلثوم کا نکاح ثانی محمد ابن جعفر کے ساتھ ہوا اس سے تو یہ ثابت نہی نہین ہو سکتا
کہ ام کلثوم کون ہی اور بعد اسکے جو شرف مصاہرت امیر المومنین قول محمد بن جعفر کا لکھا ہے اس مین مراد
امیر المومنین سے بزعم اہل سنت حضرت ابوبکر سے بھی ہو سکتی ہے تو کیا بعید ہے کہ مطلب عبارت
محمد بن جعفر کا یہ ہو کہ مین بعد وفات حضرت عمر کے حضرت ابوبکر کی دامادی سے مشرف ہوا استدلال
ششم مین دختر کی مطلق تشریح درج نہین ہی کہ دختر ربیبہ ہی یا دختر صلبیہ اسلئے مولف معترض کو کوئی
نفع اس سے نہین پہنچ سکتا یہی حال استدلال نمبر ہفتم کا ہی کہ اس مین بھی لفظ بنت درج ہی خدانخواستہ جناب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ام کلثوم بنت فاطمہؑ کا کیون ذکر ہونیلگا ہے سمجھئے تو باوجود اس امر کے کہ بنت ابوبکر فقط آپ کی حضانت مین تھی اُسکا نکاح بھی حضرت عمر سے برضامندی ہنین کیا ورنہ غیر معقول ہوجہ دیکھا شعر

گر آب چاہِ نصرانی نہ پاک است۔ جہودی مردہ می شوید چہ پاک است۔ اب یقین کامل ہی کہ ہمارے مخاطب صاحب باغیرت ہین ضرور شرم کے مارے کنوئین مین گر جینگے مگر افسوس کی بات ہی کہ مذہب اپنی فقہ کے حکم سگ ناپاک ان پر بھی جاری ہوگا اور بموجب مسئلہ قدوری مسلمانون کو اسیقدر ڈول کھینچنے پڑینگے جسقدر کہ سگ مردہ کے نکالنے مین **قال** صفحہ ۷۰ سے ۷۱ تک مولف جناب امیر کی کرامات شواہد النبوت سے لکھتے ہین اگر مولف کے اعتقاد مین شواہد کتاب معتبر ہے تو ایک روایت اُسی کتاب کی ہماری طرف سے بھی تسلیم کر لینی چاہیئے وہ یہ ہی (ایک روایت پتھرون کی یہان لکھتی ہی بروایت سقیفہ کہ بوقت تعمیر مسجد ابوبکر و عمر پتھر ڈہوتے تھے اور حضرت نے کہا جو پتھر مین نے نصب کیا ہی اسکی برابر رکھوا دو پھر فرمایا کہ یہ میرے خلفا ہین اور اگر غیر معتبر ہے تو کرامت آئمہ بھی ساقط عن الاعتبار ہونا چاہیئے یہ کیا کہ میٹھا میٹھا ہپ ہپ اور کڑوا کڑوا تھو تھو **اقول** اس قول مخاطب سے یہ تو ہمکو معلوم ہوگیا کہ مولف صاحب بھی اصحاب ثلثہ وغیرہ پر سب و لعن وطعن کرینگے کیونکہ انہون نے شیعون کی بہت کتابون کے حوالہ اظہار الہدے مین دئے ہین اور ان سب مین ہزارہا روایات موجود ہین جنمین اصحاب ثلثہ پر سب و لعن واجب لکھا ہے اگر شواہد کی ایک روایت کا ہم کو اعتبار کرنا چاہیئے تو مخاطب کو متعدد روایات کا بدرجہ اولی اعتبار کرنا پڑیگا ایسے واہی اعتراضات مولف صاحب کی عقلمندی کی دلیل ہے شواہد پر ہمکو اعتبار کرنیکی حاجت ہنین ہے اُسکے حوالے تو فقط سنیون کے لئے دئے گئے ہین کہ انکی معتبر کتاب ہی فضائل و کرامت آئمہ تو درحقیقت ہماری کتب مین ہین ہم کو شواہد پر اعتبار کرنے کی حاجت ہنین **قال** المولوی جہانگیر خان صفحہ ۵ مین ہی کہ جسطرح سے مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام معصوم و طاہر ہوتے ہین ویسے ہی انبیاء غیر مرسلین جو درحقیقت مرسلین کے نائب ہین معصوم ثابت ہوئے ہین ابتدائے آفرینش سے تا این دم ہر مرسل صاحب شریعت کے ماتحت اور نیابت مین بحسب ضرورت کسیقدر انبیاء غیر مرسل ضرور بالضرور مبعوث ہوئے ہین الیٰ آخرہ سلف سے کسی شیعہ نے اپنی فرض مذہبی اور اعتقاد باطنی کو کہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

در حقیقت آئمہ انبیا مین رسول نہین ہین ع اگر بدنہ تو اند بسر تمام کنند۔ اور اسپر یہ طرہ بھی خالی از
الطہ فریبی ہین کہ اسدم تک مبعوث ہوئی ہین چنانچہ اسوقت کے نبی باعتقاد مؤلف حضرت امام مہدی
ہین جو بیچارے سنیون کے ڈر کے مارے حضرت امیر کا قرآن بغل مین دبائے کوہ حاضر مین غائب ہو گئے
ایسے عقائد سے تکذیب آیۂ کریمہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن الرسول اللہ وخاتم النبیین کی
ہوتی ہے کیونکہ صاف صاف خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ محمد کے بعد کوئی نبی مبعوث ہوگا جب آئمہ بموجب
حکم خدائی نہ ٹھہرے اسلئے کہ معصومیت مخصوص بہ نبوت ہے نہ مخصوص بولایت اگر مخصوص بولایت
ہوتی تو جناب امیر بھی اپنی زبان مبارک سے ایسا نفرماتے صحیفہ کاملہ مین یہ حدیث جناب امیر سے منقول
ہے۔ قد ملک الشیطان عنانی فی سوء الظن وضعف الیقین انی اشکو سوء مجاورته وطاعة نفسی له
جناب امیر پر شیطان اور نفس کا غلبہ کرنا عین دلیل غیر معصومیت کی ہے تا بدیگران چہ رسد **اقول**
وبہ نستعین اس مولف کے اعتراض کے تین جزو ہین ایک یہ کہ متقدمین شیعہ نے کبھی آئمہ کو مثل
انبیاء غیر مرسلین کے بیان نہین کیا اسکا یہ جواب ہے کہ ایسے دقیق مسائل سمجھنے کے لئے کچھ لیاقت اور علمیت
درکار ہے مطلب ہمارا اس فقرے سے انوار الہدی مین یہ ہے کہ بنی اسرائیل مین اور نیز ان سے پہلے
جو ہر ایک مرسل صاحب شریعت کے بعد متعدد انبیاء غیر مرسل مبعوث ہوئے وہ ایسے نبی تھے جیسے کہ
ہماری حضرت کی رسالت کے دوازدہ امام کہ کام انکا فقط مرسل کی کتاب کی تعلیم کا تھا آئین اور ہماری
آئمہ علیہم السلام مین بجز نام کے کچھ فرق نہین جسقدر ذمہ داری کا کام انکا تھا ویسا ہی ان آئمہ کا کام ہے
لیکن چونکہ ہمارے حضرت پر نبوت ختم ہوئی اسلئے آئمہ علیہم السلام کو نبی نہین کہہ سکتے لیکن جسقدر انبیاء
مرسلین سلف پر ہمارے حضرت کو شرف وفضیلت ہے ویسے ہی ہماری حضرت کی رسالت کے امام بھی پہلی رسالتون
کے امامون سے افضل ہین رہا ثابت کرنا اس امر کا کہ انبیاء غیر مرسلین سابق بھی امام تھے یہ خود قرآن
مجید سے ثابت ہے جیسا کہ سورہ الم سجدہ مین خداوند تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ولقد اتینا موسی الکتاب فلا تکن
فی مریة من لقائه وجعلناه هدی لبنی اسرائیل وجعلنا منهم ائمة یهدون بامرنا لما صبروا وکانوا بآیاتنا
یوقنون۔ ثبوت اس امر کا کہ نبی اور امام ایک ہی شئے ہے اور امام بھی معنی نبی مشتمل ہوا ہے یہ ہے کہ شاہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ولی اللہ ازالۃ الخفاء کے صفحہ ۲۹۱ مین بذیل آیۃ انی جاعلک للناس اماما لکھتے ہین کہ یہان امام کے
معنی نبی ہین اگرچہ شاہصاحب نے اعتراض لاینال عہدی الظالمین سے بچنے کے لئے امام بمعنی نبی قبول
کیا ہی تاکہ غیر معصوم اور بت پرستان قبل از اسلام کے لئے امامت کا جواز قرار دین لیکن یہ خیال ہنین کیا
کہ جب امام اور نبی ہم معنی لفظ ہین تو ہم صفت بھی ضرور ہین تو لامحالہ جو صفات نبی کے ہین وہی امام معصوم
کے ہونے چاہئین امام اور نبی غیر مرسل کیلئے نص ضروری ہے جو شخص بے نص ادعاء امامت کرے وہ
باطل ہی اور اہل سنت و جماعت نے جو ہر فن کے استاد کے لئے لفظ امام وضع کر لیا ہے یہ فقط تعصب اہلبیت سے
ایسا کیا ہی ورنہ کوئی شخص بغیر نص صریحی کے امام ہنین ہو سکتا دوازدہ امام علیہم السلام کے منصوص ہونے کا
حال اگر روایات مذہب امامیہ اثنا عشریہ سے قطع نظر کیجاوے تو بہمہ حدیث تو خاص بخاری اور صحیح مسلم
مین یکون بعدی اثنا عشر خلیفۃ و ائمۃ او امیراً درج ہین اور چند روایات صحیح ترمذی و ابی داؤد
مین مروی ہین اور تین حدیث تفسیر ثعلبی مین درج ہین اور راویان اس حدیث کے ایک بہت بڑی
جماعت صحابہ کی ہی جنکے یہ نام ہین۔ عبد اللہ بن عباس عبد اللہ بن مسعود ابی سعید خدری ابی ذر
غفاری سلمان فارسی و جابر بن سمرہ و جابر بن عبد اللہ انصاری و انس بن مالک و ابی ہریرہ و عمر
ابن الخطاب و زید بن ثابت و زید بن ارقم و ابی امامہ و اثلہ بن الاسقع و عمار بن یاسر و حذیفہ بن
اسید عمران بن حصین و سعد بن مالک و حذیفہ بن الیمانی و ابی جابر و ہ انصاری و حضرت علی ابن
ابیطالب علیہ الصلوٰۃ والسلام و حضرت امام حسنؑ و حضرت امام حسین صلواۃ اللہ علیہما اور زنان
صحابیات مین سے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ و عائشہ بنت اسد و سیدۃ النساء فاطمہ زہرا صلوات اللہ
علیہا۔ صاحب غایۃ المرام نے باب بست و چہارم مین پنجاہ و ہشت حدیث دالہ بر امامت ائمہ اثنا
عشریہ طریق عامہ سے نقل کی ہین جن مین سے ہفت حدیث مجمل اور بست و یک حدیث مفصل ہین حتی کہ
بعض مین دوازدہ امام علیہم السلام کے نام بھی درج ہین جن آئمہ کے لئے اسقدر اہتمام پیشین گوئی
کا ہوا ہی انکے ہم درجہ ثبوت ہونے مین کسی اہل ایمان کو کلام ہنین ہو سکتا اور لان جملہ امورات مین لایزال
امر الاسلام لایزال ہذا الدین فا ئمر دی ہے جن سے ان کا محافظ دین ہونا ثابت ہی اسلئے ہمارا قول

Contact : jabir.abbas@yahoo.com   http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مندرجہ انوار الہدیٰ بے سند نہین ہی گو اُسکے سمجھنے کے لئی علم و عقل درکار ہے مخاطب صاحب کا یہ کہنا کہ
متقدمین شیعہ نے ایسا نہین کیا محض اُنکی ناواقفی ہے حالانکہ شیعون مین عام یہ بات ہی کہ دوازدہ
امام علیہم السلام کی امامت کا اعتقاد رکھنا ویسا ہی رکن ایمان ہی جیسا کہ جمیع انبیا و مرسلین کی نبوت و
رسالت پر یقین کرنا ضرور ہی اس سے صاف ثابت ہو گیا کہ شیعون کے نزدیک آئمہ علیہم السلام ہم درجہ انبیا
بلکہ غیر انبیا سے افضل ہین دوسرا جزو اعتراض مخاطب کا یہ ہی کہ انوار الہدیٰ مین لکھا ہی کہ اسوقت تک
مبعوث ہوتے ہین یہ مخاطب صاحب کی بینائی کا فرق ہی ورنہ انوار الہدیٰ مطبوعہ اول اگرچہ نہایت درجہ
غلط چھپی ہوئی ہی مگر اس مقام پر غلطی بھی نہین ہوئی صاف صاف یہ درج ہی (مبعوث ہوئے ہین) جن سے
مراد انبیا و توابع مرسلین سابق ہی تا بحواریان حضرت مسیح اسی اعتراض کے ضمن مین جو مولف صاحب نے اپنی
گروہ کی جلادت اور قساوت جبلانی ہی کہ انکے ڈر کے مارے حضرت امام مہدی صلوات اللہ علیہ (جنکے
دشمنون کی آنکھون مین خاک اور گردن مین لعنت کا طوق پڑے) کو حاضر مین حضرت امیر کا قرآن
بغل مین لئی غائب ہو گئے ہین تو اسمین انکے گروہ کی کوئی فضیلت نہین نکلتی بلکہ معلوم ہو گیا کہ یہ گروہ
بھی اُس گروہ کے زمرہ مین محشور ہوگا کہ جو حضرت نوح کو سنگسار کیا کرتے تھی اور جنھون نے ناقہ صالح کو
پے کیا اور جنھون نے حضرت ابراہیم کو آگ مین ڈالا اور جنھون نے حضرت یحییٰ کو قتل کیا مسیح کو مخذول کیا جنکے
ڈر کے مارے ذکریا تنہ درخت مین جا کر چھپے درجہ مظلومی تو ہمیشہ سے انبیا و آئمہ پر ختم ہوا ہی پھر ظالم لوگ ناحق
شیخی بگھارتے ہین اس مین کوئی بہادری نہین نکلتی کہ ہمارے خوف سے حضرت مہدی چھپے ہوئے ہین نہ کوئی
فخر کا مقام ہی بلکہ شقاوت ازلی اسی سے مراد ہی دوسرا اعتراض یہ تھا کہ جب امام نبی نہ ٹھیرے تو معصوم بھی
نہ ٹھیرے ہم کہتے ہین کہ تم لوگ تو انبیا کی عصمت کے بھی منکر ہو آدم علیہ السلام کا گناہ ابراہیم علیہ السلام کی
دروغگوئی ثابت کرتے ہو حضرت داؤد پر الزام قتل مومن اور زنا محصنہ کا لگاتے ہو اگر دوازدہ امام کی
عصمت سے انکار کرو گے تو آپکی کیا شکایت ہی قرآن شریف کی انحرافی تو آپ کا شعار رہا ہی در آنحالیکہ
قرآن شریف مین صاف صاف طہارت اہلبیت نازل ہی انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم
تطہیرا قرآن مین موجود جس سے ہر طرح کی گناہ و آلائش سے وہ پاک قرار دی گئی ہین اور ایک نے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

و دیتے ہیں عصمت و طہارت کی نص کی ہے تو آپ انکار عصمت کیسے کرتے ہیں صحیفہ کاملہ کی دعا کا جو حوالہ دیا جاتا ہے اسکو آپ کسطرح ناسخ قرآن قرار دیسکتے ہیں کچھ حضرت عمر کا کلام تو ہے نہیں کہ بموجب عقائد اہل سنت ناسخ کلام اللہ ہو اور اس قسم کی مناجات و دعا تمام انبیاء و مرسلین سے مروی ہے اور مطلب انکا یہ نہیں ہے کہ مرتکب گناہ ہوئے ہیں اپنے معبود سے نفس و شیطان کی شکایت کرنا اسلئے ہے کہ انکی عصمت اور طہارت محض لطف ایزدی ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ زید و عمر کے دل میں وسوسے ڈالنے کی تو شیطان کو حاجت نہیں وہ تو خود بخود اسکے پیرو ہوتے ہیں شیطان بھی اگر ایذا و رنج پہنچاتا ہے تو کاملین کو ہی پہنچاتا ہے اور انکو شیطان کی ایذا و رنج سے بچانا خاص عنایت الٰہی ہے بس اگر ایسے لوگ شیطان کی شکایت اپنے خدا سے کریں تو انکی عصمت زائل نہیں ہو سکتی اور یہ مولف صاحب کی کم علمیت کی وجہ ہے کہ دعائے صحیفہ کاملہ کو حضرت علی سے منسوب کیا ہے قال المولوی جہانگیر خان صفحہ ۷۰ میں ہے کہ خلفاء اہل سنت یعنی جنکی نسبت خلیفہ رسول اللہ ہونیکا عقیدہ اہلسنت و جماعت کو ہے یہ ہیں حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر ابن الخطاب حضرت عثمان بن عفان معاویہ بن ابوسفیان یزید بن معاویہ عبد الملک بن مروان ولید و ہشام وغیرہ جہانتک کہ بارہ شخصوں کی تعداد ختم ہو خیر مولف صاحب آپ تعصب کے گھوڑے پر سوار ہیں زبان میں لگام نہیں جتنے جی چاہے منہ زوری اور سرکشی کیجیے ہم برا نہیں مانتے کیونکہ ابھی آپ ہی بگڑے ہیں اب ہمارا بھی دندان شکن جواب لیجیے فی الحقیقت ہمارا اعتقاد نسبت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق و حضرت عثمان غنی کے خلیفہ برحق ہونیکا یقینا ہے اسلئے کہ ان بزرگان دین کی خلافت کو جناب امیر المومنین اور جناب حسنین نے بھی تسلیم کر لیا ہے اور ہمیشہ انکے پیچھے نماز پڑھی ہے اور کبھی کسی کام میں ذرہ بھر مخالفت نہیں کی حتی کہ ان حضرات نے اپنی اپنی خلافت اور امامت کی حالت میں بھی اصحاب ثلثہ ہی کی سنت کی متابعت کی ہے پھر کیا وجہ ہے کہ جو ہم حضرات موصوف کے معتقد نہوں کیونکہ درصورت سوء اعتقادی صریح مخالفت جناب امیر اور جناب حسنین کی ہوتی ہے اور نسبت حضرت معاویہ نقل کفر کفر نباشد کے ہمارا یہ جواب ہے کہ جیسے انکے ہاتھ پر حضرت امام حسنین نے بیعت کی اور انکو اپنا امیر المومنین سمجھا ویسے ہی ہم بھی انکے امیر ہونے میں اعتقاد رکھتے ہیں اور انکو منجملہ اصحاب رسول اللہ سے جانتے ہیں نہ خلیفہ رسول اللہ اب چلو یزید کیطرف جسمیں کہ اسکے سے افعال و اعمال

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

پائی جاوین وہ پلید اسکا خلیفہ ہے دیکھو وہ ظالم ڈاڑھی منڈاتا تھا ہم نہین منڈاتے وہ فسق و فجور کرتا تھا ہم نہین کرتے اُسنے شامیون کو جمع کر کے حضرت امام حسینؑ کا سر مبارک نیزہ پر رکھکر گلی کوچون مین پھرایا ہم پھرتے نہین اُسنے جیسے اہلبیت کی اہانت مین کوئی دقیقہ نہین چھوڑا ہم انکی لی۔ یون اور یتیمون کے نام لیکر تو مین نہین کرتے ہین پس ان وجوہات متعددہ سے یزید پلید اہل تشیع کا خلیفہ ٹھیرا نہ اہلسنت کا۔ برعکس نہند نام زنگی کافور و قس علی ہذا۔ ان صاحب کو فرمائیے کہ آپنے کونسی کتاب مین سے مضمون تراشا ہے ثابت کیجئے ہم جھوٹے کو گھر تک پہنچا دیتے ہین۔ ادہر چوری دُوہری گاؤن تال **اقول** و بہ نستعین ہمارے مخاطب جبل ابھی بسم اللہ کے گنبد مین ہین اردو کتابون مین ابھی ایسے مسائل دقیق ترجمہ نہین ہوئے اور علما لوگ عوام پر ان مسائل کا اظہار نہین کرتے پھر مخاطب صاحب کو کیسے اسکا حال معلوم ہوتا ابھی آپکو یہ خبر نہین کہ علماء متقدمین اہل سنت نے یزید و عبد الملک وغیرہ کو خلفاء اثنا عشر مین شامل کر کے جان بچائی ہے اور اپنے مذہب کو بیخ و بنیاد سے اکھڑ جانے سے روکا ہے کیونکہ حدیث خلفاء اثنا عشر اکی تواتر سے ثابت ہو گئی ہے پس اگر وہ دوازدہ امام کو اس حدیث کے مصداق ٹھہراتے ہین تو مذہب اہل سنت اور خلفاء ثلثہ کی خلافت قطعی باطل ٹھہرتی ہے اسلئے مذہب قائم رکھنے کے لئے بارہ خلیفہ کہان سے لائین اسلئے یزید و عبد الملک وغیرہ کے خلیفہ قائم کرنیکا عبث بمقابلہ بیخ کنی مذہب سنن کے پسند کیا گیا مخاطب صاحب پر ناحق غصہ ہوئے ہم انکو انکے علماء اکابر کا نام بحوالہ کتب بتلاوینگے تب بیجا خفگی انپر واجب ہوگی چونکہ مولف اظہار الہدیٰ نے اس اعتراض کو بہت طوالت دی ہے اور متفرق طور پر معترض ہوئے ہین اسلئے ہم مفصلاً علاوہ انکے قول کے تردید اسکی کرتے ہین اما **قولہ** خیر مولف صاحب آپ تعصب کے گھوڑے پر سوار ہین زبان مین لگام نہین جتنی جی چاہے منہ زوری اور سرکشی کیجیے ہم بُرا نہین مانتے کیونکہ ابھی آپ نئے بکرے ہین +

اقول یہ بُردباری تو مخاطب صاحب کے حسب حال ہی خود سعدی فرما گئے ہین جہل یار ہمی ہبد عزیز است لیکن حضرت آپ ایسی کیون جھکے ہیں تو اسطرح کان کھڑے کیے کہ گویا آجتک اس مسئلہ سے کان آشنا بھی نہ تھے افسوس کہ اپنے مذہب سے اسقدر بیخبر ہین کہ ابھی عقائد سے بھی واقف نہین حدیث خلفاء اثنا عشر ایسے متواتر اور صحیح حدیث ہے کہ اسکا یقین رکھنا اور خلفاء اثنا عشر پر ایمان و عقیدہ رکھنا فرض ہے اور پھر آپ اُس سے ایسے بیخبر ہین

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت سلامت یا تو بارہ خلفا کو تلاش کیجیے ورنہ یزید و عبدالملک کی خلافت پر آپکو ایمان لانا پڑیگا اثنا عشرہ
کے آمنت باللہ تو اس حدیث منسوخ ہو گئی آپ ہمون کی گردن سے شکایت کرتے تھے آپ بیشتر سترہ
صد سالہ بگڑا جلا ہی اگر کچھ ہمت وغیرت ہو تو روک تمام لگاؤ قولہ ہمارا ابھی دندان شکن جواب لیجیے
اقول صدقت یا رسول اللہ اس مذہب کی قیامت میں سفیانی کا ظہور برحق ہے مگر جواب کے دیکھنے سے
مضمون کو معلوم ہو جائیگا کہ خود معترض صاحب کے دانت ٹوٹے ہین کہ نہین سو انہین رہی ہیچ
آپکی باتین اور پتھر مارنا برابر ہے اگر بندہ نتواند پسر تمام کند کا مضمون اسی کو کہتے ہین وقولہ فی نہج
ہمارا اعتقاد نسبت حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق و حضرت عثمان غنی کے خلیفہ برحق ہونیکا
یقینا ہی اقول بہت درست سفیانی عقیدہ یہی ہی حضرت علی انکے نزدیک خلیفہ برحق نہین ہین
اب تو اہل انصاف کو ہمارے قول کا یقین آگیا ہوگا قولہ اسلئے کہ ان بزرگان دین کی خلافت کو جناب
امیر المومنین اور جناب حسنین نے بھی تسلیم کرلیا ہی اقول یہ تو ہمارے چڑانے کیلئے مخاطب صاحب نے لکھا
ہی ورنہ اگر جناب امیر المومنین اور جناب حسنین کی تقلید انکو منظور ہوتی تو حضرت ابوبکر کے نام کے
ساتھ لفظ حضرت اور صدیق نہ لکھتے اور ایسا ہی خلیفہ دوم کو اور سوم کو بلفظ حضرت اور فاروق
اور غنی یاد نہ کرتے کیونکہ انحضرات سے اصحاب ثلثہ کے مذام بکثرت مروی ہین قولہ اور ہمیشہ انکے پیچھے
نماز پڑھی ہی اور کبھی کسی کام مین ذرہ برابر مخالفت نکی اقول ہذا بہتان عظیم معصوم ہرگز گنہگارون
کے پیچھے نماز نہین پڑھتے ہین یہ تم کو کسی نے بہکادیا ہی معصومین نے یہانتک احتیاط کی ہی کہ اپنا
کپڑا بھی انکے بدن سے نہین چھونے دیا ہی دیکھیے تو بموجب رواج ملک عرب جنازہ کی نماز بادشاہ امیر
پڑھایا کرتا ہی لیکن معصومین نے اپنے مردون کی نماز جنازہ تک ان خلفا کو نہین پڑھنے دی دیکھیے
جب تیسرے روز خلافت کی نیو جما کر خلفا صاحب جنازہ رسول خدا صلعم کی نماز پڑھنے آئے اور حضرت ابوبکر نے
چاہا کہ مین امام بنکر نماز پڑھاؤن تو حضرت علی علیہ السلام نے ہرگز نہ پڑھانے دی ایسے ہی جناب فاطمہ
کے جنازہ کی نماز بھی خلیفہ صاحب کو نہ پڑھانے دی پھر کون ایسا احمق ہی جو یہ کہدیگا کہ جنہون نے
جنازہ کی نماز نہ پڑھانے دی وہ وقتیہ و فرض نماز انکے پیچھے کیسے پڑھ سکتے تھے اور ان معصومین کی نماز

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

خلفاء کے پیچھے کیسے ہوسکتی تھی آپ یا قول اپنے مذہب کی کتابون سے بھی ثابت نہین کرسکتے اور ہم آپکے
ہی مذہب کی کتابون سے ثابت کرتے ہین کہ حضرات معصومین نے کبھی خلفاء کے پیچھے نماز نہین پڑھی اگرچہ
نفی کا ثابت کرنا بہت دشوار ہوتا ہی لیکن ہم نے انوار الہدی مین وقتیہ نماز نہ پڑھنا خلفاء کے
پیچھے نہ پڑھنا ثابت کیا ہی مخالفت کا یہ حال ہی کہ خود جناب امیر خطبہ شقشقیہ مین فرماتے ہین کہ اگر اسوقت
چالیس آدمی صاحب عزم مجھکو ملتے تو مین ابوبکر سے قتال کرتا **قولہ** حتی کہ انحضرت نے اپنی خلافت
اور امامت کی حالت مین بھی اصحاب ثلثہ ہی کی سنت کی متابعت کی ہی پھر کیا وجہ کہ ہم حضرات معصومین
کے معتقد ہون کیونکہ درصورت سوء اعتقادی صریح مخالفت جناب امیر اور جناب حسنین کی ہوتی ہے
اقول یہ بے سند باتین گوزشتر کہتے ہین ابھی آپ اپنے مذہب کی کتب سیر و تواریخ سے بھی آگاہ نہین
ہین بہت مناسب ہے تا کہ آپ ایسی سخن رانی سے پیشتر کچھ عرصہ تک اپنے مذہب کی کتب کو ملاحظہ فرماتے
دیکھئے مولوی صاحب یہ نقل اپکی بات ہی مین آپکی کتب سے تو برخلاف اسکے ثابت ہوتا ہی پھر آپ کس
مذہب کی کتب بینی فرماکر یہ حال تحریر فرماتے ہین آپکی تمام کتب سیر و تواریخ مین ذکر شوری کے مندرج ہی
کہ جب عبدالرحمن بن عوف نے دو شخصون یعنی حضرت علی و حضرت عثمان کو خلافت کے لائق قرار دیا تو
اول حضرت علی سے یہ سوال کیا کہ آپکو اس شرط پر خلیفہ مقرر کرتا ہون کہ آپ سنت شیخین پر عمل کرین جناب
امیر نے صاف جواب دیا کہ مین ہرگز انکی سنت پر کہ بدعت سیئہ ہی ہرگز عمل نہین کرسکتا بعد ازان عثمان
سے یہ سوال کیا انہون نے قبول کرلیا گو اسکا ایفا نہوا اگر اہل شوری کچھ ایمان اور دیانت رکھتے ہوتے
تو ضرور خیال کرتے نسبت حضرت عثمان کی کہ یہ خلیفہ اور امام کیا ہی جو دوسرون کی تقلید کرنیکا اقبالی
کررہا ہی مگر وہان تو ایمان کا لگاؤ ہی نہ تھا دراصل انکو منظور یہ تھا کہ حضرت علی کو محروم کرین چونکہ انکے
دلائل و وجوہ ایسے محکم تھے کہ کسی دوسرے کو انپر کب ترجیح ہوسکتی تھی اور عبدالرحمن جانتا تھا کہ حضرت علی
ایسے بے اقرار کرینگے کہ مین شیخین کی پیروی کرونگا اسلئے اسنے دانستہ یہ سوال آپ سے کیا تھا پھر فرماتے ہین کہ
آپکس طرح ہیچ مقر اجمال سے ہین اور اگر خاص اپنے مذہب کی کتب سے ہنوز آپکی سیری نہوئی ہو تو شیعون کی
کتابون مین جو جو بزرگیان اصحاب ثلثہ کی حضرت علی سے مروی ہین انکو سنکر تسلی کرلو **قولہ** اور

Presented by: Rana Jabir Abbas

نسبت معاویہؓ کے (قتل کفر نباشد) ہمارا یہ جواب ہی کہ جیسے انکے ہاتھ پر حضرت امام حسنینؑ نے بیعت
کی اور انکو اپنا امیر المومنین سمجھا ویسے ہی ہم بھی انکی نسبت امیر ہونیکا اعتقاد رکھتے ہین اور انکو اصحاب
رسول اللہ سے جانتے ہین نہ خلیفہ رسول **اقول** بھلا معاویہ صاحب کی نسبت آپ کیون اعتقاد نہ
رکھین گے نسبے تو یہ بیل ہی چلی ہی اور کیا ناظرین کتاب نہ سمجھین گے کہ مولویصاحب نے رضی اللہ عنہ کا
لفظ نہ حضرت ابوبکرؓ کے نام کیساتھ لگایا نہ حضرت عمرؓ عثمانؓ کے اسکی کیا وجہ کہ صرف معاویہ کے نام کیساتھ
رضی اللہ عنہ لکھا ہی مطلب اسکا یہ ہی کہ نواصب کا یہ عقیدہ ہی کہ جب معاویہ کا نام حضرات اہلبیت علیہم الصلوٰۃ
والسلام کے نام کے ساتھ لیا جاوے تو معاویہ کے نام کیساتھ تعظیم لکھنی چاہیے کہ جناب رسولخدا اور حضرات
اہلبیت کی ازواج کو ایذا پہنچے ایسی امت بھی شاید ہی کوہین ملی معاویہ کے فاسق و فاجر ہونیکا تو تمام
اہل سنت والجماعت اقرار کرتے ہین پھر ایسے شخص کو بجای امیر الفاسقین کے امیر المومنین کہنا بیشک ہمارے
مخاطب کا ہی کام ہی اب محاربہ اور جنگ اہل بیت نبوی کو تو جانے دیجیے انکے اعلی اوصاف کیطرف رجوع
کیجیے کیا اہل تسنن مین یہ حدیث مروی ہین سب المسلمین فسق - یعنی حضرت عثمان اور حضرت علیؑ پر
سب کرنا فسق ہی اور پھر یہ روایت اہل تسنن کی ہی کہ معاویہ منبر پر بیٹھ کر حضرت علی مرتضیٰ کی شان
مین سب کرتا تھا اور دوسرون سے کراتا تھا روایت سعد ابن وقاص ہم اسی رسالہ مین مخاص ازالۃ الخفا
شاہ ولی اللہ سے نقل کر چکے ہین فقال یا سعد ما منعک ان تسب ابا تراب تمام صحاح اہل سنت مین
مروی ہی پھر کیا وجہ کہ ساب مرتضوی فاسق ہین سوای اسکے وارد ہی کہ من قتل مومنا متعمدا فقد کفر
یعنی جسنے کسی مومن کو بالقصد مار ڈالا وہ کافر ہو گیا اور جامی شواہد النبوۃ مین لکھتے ہین و مشہور است
کہ جعدہ زوجۂ وی ویرا یعنی امام حسن علیہ السلام را کہ زہر دادہ است بفرمود معاویہ پس جبکہ ادنی مومن
کا قتل بالعمد موجب کفر ہی تو امیر المومنین کا قتل بالعمد کیون کفر نہین خراب علاوہ اسکے بی بی عائشہ کو
بہ بہانہ دعوت بلا کر آہک کے کھتہ مین ڈلوا کر مار ڈالا اگر امام حسن سے اہل تسنن کو کچھ بحث ہی تو بی بی
عائشہ بھی انکے نزدیک کیا مومنہ نہ تھین افترا اور کذب و دیگر کبایر کا تو یہ شخص سر چشمہ اور منبع تھا کسی
علم محقق اہل سنت نے اسکو زمرۂ اصحاب مین داخل نہین کیا مخاطب کا میلان طبع بیوجہ نہین ہم اوپر ارشاد

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اگرچہ بعض محققین نے اسکو مسلمہ فتح اور مولفۃ القلوب مین داخل کیا ہی مگر جہال اسکو صحابی سمجھتے ہین حضرات حسنین کا معاویہ سے بیعت کرنا جو فاضل مخاطب نے لکھا ہے اسکے مغالطہ کی یہ وجہ ہی کہ انکو اقسام تعیین خلافت کی ابھی خبر ہین یہ جانتے ہین کہ بیعت کرنے سے خلیفہ ہوجاتا ہی اور جبکہ معاویہ خلیفہ ہوا تو اسکی بھی بیعت کی ہوگی حالانکہ اسکی خلافت مبنی بر بیعت نہ تھی بلکہ مبنی بر عہدنامہ **قولہ** اب چلو یزید کیطرف **اقول** مبارک ہو آپکو جائیے بسم اللہ کیجیے **قولہ** جسمین کہ اسکے سے افعال و اعمال پائے جاوین وہ پلید اسکا خلیفہ ہی **اقول** مولویصاحب آپ ناحق خفا ہوئے آپ بیچارے کس شمار و قطار مین ہین بیٹا تو علی العموم آپکے اصحابون اور اصحاب زادون اور خلیفہ زادون کا خلیفہ اور امام برحق ہی دیکھیے سوائے اہلبیت رسول کے سب نے یزید کی بیعت کی اور اسکو امام بنایا عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق کا خلیفہ عبداللہ بن عمر کا خلیفہ تمام اصحاب اور اصحاب زادون کا خلیفہ یزید تھا اور آپ کے خلفا زادے اسکے ممد و معاون تھے دیکھیے شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے کتاب جذب القلوب الی دیار المحبوب مین واقعہ حرہ کو بہت تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہی کہ جب اہل مدینہ نے یزید کی بیعت خلع کی اور عبداللہ بن مطیع کیطرف رجوع ہوئے تو آپکے خلیفہ زادے عبداللہ بن عمر کی کیا کیفیت تھی اور یزید کی محبت کا کیا جوش تھا کہ گھر بہ گھر لوگون کو خلع خلافت یزید سے منع کرتے پھرتے تھے اور صدہا حدیث اور روایت وضع کر کے سناتے تھے اور کچھ خیال اسکے کفر و نفاق اور فسق و فجور پر نکرتے تھے یہانتک کہ جب مدینہ نبوی کو اسکی فوج نے لوٹا اور عورتون سے جبراً زنا کیا جسکی بابت مروی ہی کہ اس واقعہ مین ایکہزار عورتین زنا کی اولاد جنین اور مسجد نبوی مین گھوڑے باندھے اور طرح طرح پر ہتک حرمت حرم نبوی ہوا اسپر بھی ابن عمر صاحب اسی کا دم بھرتے تھے فقط دو ہزار درم ماہواری پر یہ سب کچھ طرفداری تھی بس جبکہ آپکے اسلاف کا یہ حال تھا تو آپ ناحق جامہ مین سے نکلے پڑتے ہین اب فرمائیے کہ آپکے اصحاب و خلفازادون اور تابعین مین اسکے سے افعال پائے گئے یا نہین تو آپ پھر کس شمار مین ہین جبکہ ایسے اکابر کا یہ حال تھا تو اس زمانہ کے سے مولوی ملا لوگ تو صدہا اسکی قرمی اور ساقی گری کیا کرتے تھے **قولہ** دیکھو وہ ظالم ڈاڑھی منڈاتا تھا ہم نہین منڈاتے **اقول** اسکی ڈاڑھی تو بڑی لمبی تھی پوری ایک مشت اور چہار انگشت جیسے اس زمانہ کے مولوی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لوگ لکھتے ہین اور اگر مُدعی ہی مُدّعا اُسکا آپکو ثابت ہو جائیگا تو جبکہ اسوقت اسکا خلیفہ سفیان ہونا آپکی
کتب سے ثابت ہوگا تو بیشک آپکو بھی اُسکی تقلید کرلی واجب ہوگی **قولہ** فسق و فجور کرتا تھا ہم ہنین کرتے
اقول خلیفہ کو لفظ پلید کہنا بیشک فسق ہی پس جبکہ یزید آپکا خلیفہ اور امام برحق ہی تو اسکو لفظ پلید کہنا
بیشک گناہِ کبیرہ ہی اور یہ ہمکو معلوم ہنوا کہ اِس فقرہ مین لفظ ہم سے کیا مطلب ہی آیا فقط مولوی جہانگیر
خانصاحب کی ذات یا کل اہل سنت والجماعت داخل ہین لیکن دراصل ہر دو صورت مین کذب و افترا ہی اور
اسی کانام فسق و فجور ہی اب یزید بھی پورے امیر الفاسقین ہوگئے **قولہ** اسنے شامیون کو جمع کرکے حضرت
امام حسینؑ کا سر مبارک نیزہ پر رکھکر گلی کوچون مین پھرایا ہم ہنین پھراتے ہین **اقول** یہ تو آپکا کہنا
ٹھیک ہنین ہی **شعر** یک حسینے نیست تا گردد شہید - ورنہ بسیار اند در دنیا یزید - اور اگر اس سے کچھ
تعزیہ دارون کی نسبت کنایہ ہی تو بیشک اس عمل سے آپکا بھی دل ضرور مثل عبد اللہ بن عمر کے دکھتا ہوگا
کہ کیون ہمارے خلیفہ کے اعمال کی شہرت کیجاتی ہی قاضی عیاض وغیرہ اکابر علماء اہل سنت نے یزید کے افعال
کی نسبت یہی لکھا ہے کہ وہ قابل اخفا اور پوشیدگی کے ہنین ہین یعنی جسطرح ہم پہلے خلفا کے اعمال و
افعال کو چھپاتے تھے اُنکے اعمال چھپ ہنین سکتے تو ظاہر ہی کہ آپکی کوشش بیکار ہے گیارہ ماہ تک آپ
لوگ ان افعال کو چھپاتے ہین مگر جب ہلال محرم نظر آتا ہی تو خداوند تعالی ایک قوم کو اسکے اعلان و اشتہار
پر قائم کر دیتا ہی وہ دس دن کے اندر تمہاری سال بھر کی محنت برباد کر دیتے ہین **قولہ** اسنے جیسے
اہل بیت کی اہانت مین کوئی دقیقہ ہنین چھوڑا ہم انکی بی بیون اور بیٹیون کی مجلسون مین نام لیکر توہین
ہنین کرتے ہین **اقول** نام لینے کو توہین کہنا تو البتہ داخل جہالت ہی لیکن یہ کنایہ آپکا خالی از جانب
داری یزید ہنین ہی بعضے جاہل طبع سنی یزید اور دیگر اپنے اسلاف کے افعال پوشیدہ رکھنے کیلئے چاہتے ہین
کہ کوئی واقعہ کربلا کا ذکر بھی نکرے اور بعضے عقلمند اس غرض سے یہ ذکر کرنا اور اسکا سننا سنانا - بُرا ہنین سمجھتے کہ
اگر کچھ تتمہ بھی ایمان کا اثر دل مین ہوگا تو دشمنان اہلبیت کیطرف سے ضرور بیزاری پیدا ہوگی اور رفتہ رفتہ وہ
بیزاری ان لوگون تک بھی ترقی کریگی کہ جنکی عداوت اور دشمنی اہل بیت پیغمبر عوام پر ظاہر ہنین کیگئی ہی اب
ذکر اہلبیت کو داخل توہین سمجھنا یا تو محض بیعقلی کا کام ہی یا دشمن اہل بیت کا عورتون کا نام لینا اور انکی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تعظیم کرنا جائز نہین ہی ہان انکو قیدیونکی طرح رسن مین باندھنا شتران بے کجاوہ پر سوار کرنا توہین تھا اور اگر وقت طعام لینا داخل توہین ہو تو آپ لوگ تراویح مین صدہا آدمیون کے مجمع مین مریم سی پارسا کی سورتہ پڑھا کرتے نہ تمہارے مولوی مجلس پند و وعظ مین ایسی احادیث بیان کیا کرتے جنمین عن عائشہ عن حفصہ عن ام رومان درج ہی اگر آپ لوگون کو خدا کا خوف نہین ہی تو دنیا کی تو شرم لازم ہی اپنی کتب تحفہ کو ملاحظہ کرو کہ ابواب حیض و نفاس و ستر عورت و آداب مجامعت و اوضاع جماع و استحباب و کراہت اوقات جماع جیسے شرمناک معاملات مین جناب سرور کائنات کی ازواج کی روایات کتابون مین لکھتے او انکو علی الاعلان مکتبون مدرسون مین پڑھتے مجلس و مجمع وعظ مین انکو سناتے شرم نہین آتی اور نہ ان معاملات زنیت کو ان مخدرات کی توہین کا باعث جانتے ہو تو پھر کیا وجہ ہی کہ اہلبیت کی مستورات کا رونا پیٹنا اور انکے مصائب کا بیان کرنا داخل توہین سمجھا جاوی بجز این نیست کہ مطلب انکا یہ ہی کہ شیعہ محبان اہلبیت ہمارے دام تزویر مین آکر انکے ذکر کو توہین خیال کرکے بند کر دین یا کہ لوگون کو جو ... اور جوش ایمانی پیدا ہو کر دشمنان اہلبیت سے نفرت کا باعث ہوتا تھا آئندہ نہوا کرے **قولہ** پس ان وجوہات بینہ سے یزید پلید اہل تشیع ہی کا خلیفہ ٹھہرا نہ اہل سنت کا ع برعکس نہند نام زنگی کافور قس علی ہذا ہان صاحب یہ تو فرمایئے کہ آپنے کونسی کتاب مین سے یہ مضمون تراشا ہی ثابت کیجیے ہم جھوٹے کو گھر تک پہنچا دیتے ہین **اقول** یہ تو آپکو بھی معلوم ہوگا کہ فقط اسی بات پر کہ یزید پلید کو خلیفہ نہ مانا تمام اہل تشیع اور انکے سردار شہید ہو گئے پس جن لوگون نے یزید کی خلافت کو تسلیم کرلیا یزید انکا خلیفہ اور امام برحق تھا اور وے سب کے سب بموجب بتلانے آپکے اہلسنت و جماعت تھے اگر اسوقت کے صحابی اور تابعی جنکے آپ مقلد ہین اہلسنت و جماعت نہ تھے اور یزید کیساتھ وہ بھی بٹ گئے تھے تو ویسے فرمایئے لیکن جہانتک اسوقت کے حالات پر نظر کیجاتی ہی تو عبداللہ ابن عمر اور عبدالرحمن بن ابوبکر سی زیادہ اسکا خیرخواہ کوئی نہ تھا اور جبکہ اہل مدینہ نے خلع خلافت یزید کرنا چاہا تو بہت کچھ ممانعت کی اور غایت دلسوزی سے چند روایات موضوعہ بنا کر پیش کین اور تمام اصحاب زادے بخوشی خاطر اسکی بیعت مین تھے اور بیعت بھی بعد واقعہ حرہ اہل مدینہ سی یہ لیگئی کہ ہم یزید کے غلام ہین خواہ بیع کر دے یا آزاد کر دے اور ہم اسکے کسی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حکم سے باہر نہونگے خواہ موافق شرع ہو یا خلاف شرع یعنی اگر بت پرستی کا بھی حکم دیگا تو ہم قبول کرینگے ایسی بیع بیعت کسی خلیفہ کی نہتی پھر کمال افسوس ہے کہ ہمارے مخاطب صاحب بارہ سو برس کے بعد اس شقی بیعت کو کسطرح توڑ کر یزید کی خلافت کے منکر ہوتے ہین یہ امر تو مخاطب کے قبضہ مین نہین ہے کہ یزید کو خلیفہ مانین یا نہ مانین یہ تو ایک واقعہ گزشتہ کا بیان ہے کہ یزید ۶۰ھ مین اہلسنت وجماعت کا خلیفہ اور امام تھا اسوقت کے اکابر وعلماء صحابہ وتابعین نے اس سے غلامی کی بیعت کی تھی اور دین بھی اپنا اسکے ہاتھ بیچ دیا تھا اسمین مخاطب کا انکار کسطرح تسلیم ہو سکتا ہے اما **قولہ** ہان صاحب یہ تو فرمایئے کہ آپنے کونسی کتاب مین سے یہ مضمون تراشا ہے ثابت کیجیے **اقول** یہ امر تو آپکی ہر کتاب مین درج ہے کہ امیر معاویہ کے بعد یزید پلید خلیفہ ہوا اور یزید کے بعد عبدالملک خلیفہ ہوا اور یہ بھی ثابت ہے کہ جن جن لوگونے یزید کی بیعت کی وہ سب کے سب سنت جماعت تھے انمین شیعہ کوئی نہ تھا اور شیعون نے قابو پاکر سفیانیو کے قتل کا ارادہ شروع کیا تو آپکے اکابر اصحاب و اصحاب دون کو سخت ناگوار ہوا کہ عبداللہ ابن زبیر اور مصعب وغیرہ نے ان غریبون پر فوج کشی کرکے بعوض خون ابن زیاد عمر سعد وشمر وغیرہم کے شہید کیا پھر بھی آپکو حوالہ کتب درکار ہے تو سنیے کہ جو حال ہم اوپر لکھ آئے ہین یہ تو آپکی جملہ تواریخ خورد وکلان مین موجود ہے تاریخ اعثم کوفی روضۃ الصفا سر الشہادتین تحریر الشہادتین تقریر الشہادتین وہ مخزن تاریخ الخلفا کتاب الامامۃ والسیاسۃ وغیرہ ملاحظہ فرمایئے اور اگر اس امر پر مطلع ہونا منظور ہے کہ علماء اہل تسنن نے یزید وغیرہ کو خلفاء اثنا عشر مین شامل کیا ہے جنکی نسبت لایزال امر الاسلام مروی ہے تو یہ بہت موٹی بات ہے کہ حدیث آئمہ خلفاء اثنا عشر تو اہلسنت کی احادیث صحیحہ بلکہ متواترہ مین داخل ہے تو بہر حال ان بارہ امام کی بھی تشخیص ہونی چاہیے پس اگر شیعون کے بارہ امام سے مراد لیتے ہین تو مذہب اہلسنت والجماعت بیخ وبنیاد سے اکھڑ جاتا ہے تو لا محالہ خلفا مین سے بارہ خلیفہ مراد لینگے اور چونکہ خلفا کا یہ حال ہے کہ تین خلیفون سے آگے تو خلیفہ ایسے ہین کہ مہاجرین اہل سنت کو انکا نام لینے سے بھی شرم آتی ہے لیکن مجبور بجز اسکے اور کچھ چارہ نہین کہ انہین کو خلفاء اثنا عشر مین شمار کرین شرم وندامت بہ نسبت بیکسی مذہب کے سہل ہے اسلیے مجبور ہوکر یہ ذلت گوارا کیگئی اب ہم آپکو کتب معتبرہ اہلسنت کا حوالہ دیتے ہین دیکھیے سیوطی نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تاریخ الخلفا میں اور شیخ ابن حجر نے صواعق محرقہ خود میں قول قاضی عیاض کا یہ نقل کیا ہے۔ لعل المراد
بالاثنی عشر فی ہذہ الاحادیث وما شاکلہا انہم یکونون فی مدۃ عزۃ الخلافۃ وقوۃ الاسلام واستقامۃ امورہ
والاجتماع علی من یقوم بالخلافۃ۔ یعنی شاید کہ مراد خلفاء اثنا عشری جو ان احادیث یا انکے مشابہ دیگر احادیث
مین مستفاد ہوتے ہین وہی خلفا ہین کہ جو مدت عزت خلافت اور قوۃ اسلام اور اسکے امور کی استقامت
کے ایام مین گزرے ہین اور اجتماع مردم انکی خلافت پر قائم ہوا ہے بعد اسکے تحریر مجمل فرماتے ہین وتحقیق
کہ جمع ہوئے ہین یہ حالات اثنین کہ جسپر اجتماع مردم ہوا اور وہ ہین زمانہ ولید بن یزید تک مگر شیخ الاسلام
نے فتح الباری مین اس اجمال کی بہت اچھی طرح تفصیل کی ہے کہ جو کچھ قاضی عیاض نے اس مقام پر
کہا ہے بہت ہی خوب ہے ان احادیث کی تفسیر مین کیونکہ انکی تائید آنحضرت کے اس قول سے ہوتی ہے جو
ان روایات کے بعض طرق مین کلہم تجتمع الناس وارد ہے اور مراد اجتماع مردم سے انعقاد بیعت ہے اور جن
لوگون پر اجتماع ہوا ہے وہ یہ ہین خلفاء ثلثہ علی ابن ابیطالب اس زمانہ تک کہ حکمین صفین مین واقع ہوا
اور اسکے بعد معاویہ نے نام خلافت کا اپنے اوپر باندھا بعد ازان مجتمع ہوئے مردم اسپر یعنی معاویہ پر بروقت
صلح امام حسن کے بعد ازان مجتمع یزید پر اور منتظم ہوا واسطے حسین کے تو کوئی امر بلکہ مقتول ہوا قبل اس سے کہ
اجماع اسپر منعقد ہو پھر بعد یزید کے مردم مختلف ہوئے تا آنکہ پھر مجتمع ہوئے عبد الملک پر بعد قتل ابن زبیر
کے بعد اسکے اتفاق کیا مردم نے اسکے چارون پسران پر کہ پہلا ولید تھا دوسرا سلیمان تیسرا یزید ثانی
چوتھا ہشام اور درمیان سلیمان اور یزید کے عمر بن عبد العزیز ہوا ملا علی قاری اپنی شرح مین جو امام ابو
حنیفہ کے وجہ اکبر پر لکھی ہے طرفہ داستان لکھ رہے ہین وہ لکھتے ہین کہ رافضی لوگ بجای عشرہ مبشرہ کے
اپنے دوازدہ امام کی موالات کرتے ہین حالانکہ ذکر آئمہ اثنا عشر کا روایات مین وارد ہے اور جو کچھ
وارد ہے وہ انکے قول کا رد کرتا ہے اور وہ روایت ہے کہ جسکو شیخان یعنی بخاری اور مسلم نے صحیحین مین
جابر بن سمرہ سے روایت کیا کہ وہ کہتا ہے کہ مین اپنے باپ کے ساتھ خدمت رسولخدا صلعم مین گیا پس سُنا
مین نے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے لایزال امر الناس ماضیاً ما ولیہم اثنا عشر رجلاً کلہم من قریش وفی لفظ
لایزال الامر عزیزاً الی اثنی عشر خلیفۃ۔ چنانچہ ایسا ہی ظہور مین آیا کہ جو کچھ آنحضرت نے فرمایا تھا پس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اثنا عشر خلیفہ یہ ہین خلفاء راشدین چہار گانہ معاویہ اور اسکا پسر یزید عبد الملک بن مروان اور پسران عبد الملک چارکس عمر بن عبد العزیز۔ شاہ ولی اللہ دہلوی نے ازالۃ الخفا مین خلفاء ثلثہ کے بعد عبد الملک اور اسکی اولاد کو شمار کیا ہی اب ہم ایسے کج مشعلچیون کو کیا کہین کہ خود تو اپنی مذہب سے خبردار نہین اتنا علم حاصل نہین کیا کہ کتب عربیہ کا مطالعہ کرین ہم سے الجھنے کو موجود ہین یہ نہین جانتے کہ علماء اہل تسنن نے ہمیشہ ایسے مسائل کو چھپایا ہی اردو مین ایسی کتابون کے ترجمہ نہین ہوئی مین جاہل لوگ ایسے مسائل کو سنکر تحقیق تو اسکی علماء سے کرتے نہین یہ سمجھ کر کہ تمام مذاہب کے اسرار کنز المصلی اور وفات نامہ مین ہی درج ہین باصرار تمام انکار کرنے لگتے ہین اسلیے ہم پر یہ بھی واجب ہوا کہ اپنی مناظرہ کرنے والون کے لیے اونکا ایک مدرسہ قائم کیا جاوی جب انکو جواب سمجھاوین **قال** صفحہ ۸۳ مین ہی کہ۔ واذا اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا فلما نبأت بہ واظہرہ اللہ علیہ عرف بعضہ واعرض عن بعض۔ ترجمہ اور جس وقت نبی نے کوئی راز کی بات اپنی کسی بی بی سے کہی اور اسکی اخفا کی تاکید کی اور اس بی بی نے برملا اس راز کو فاش کیا اور اللہ تعالیٰ نے اسکو اپنے نبی پر ظاہر کر دیا تو نبی نے بعضی باتون کی نسبت تو اس کو جتلایا اور بعضی باتون سی منہ پھیر لیا اس آیت کی بحث مین مولف نے بہت سی اپنے کاغذ سیاہ کیے مگر اصل راز کی بات کو بیان نہین کیا اسلیے کہ کہین حضرت شیخین رضی اللہ عنہما کی خلافت نہ ثابت ہو جاوی اب ہم اس راز کو شیعون کی مستند کتاب سی ثابت کرتے ہین خلاصۃ المنہج کے ۲۸ جزو اور مجمع البیان مین تفسیر سورہ موصوفہ بالا کی یہ لکھی ہی کہ حضرت رسولخدا صلعم نے حفصہ سی فرمایا کہ ہمارے بعد ابوبکر مالک امت ہوگا بعد اسکے تیرا باپ یعنی عمر حفصہ اس بات کو سننے سے خوشحال ہوئی یہ دونو بھید عائشہ سے کہے تب یہ آیۃ شریف نازل ہوئی ہی اب اہل انصاف مولف کے منہ مین انگلی دیکر پوچھین آیا تم سچے ہو یا وہ دونو مین سے کون جھوٹا ہی **اقول وبہ نستعین** بیشک جس موقعہ پر ہم نے انوار الہدیٰ مین اس آیت کو لکھا ہی وہان ہمارا مقصود صرف بی بی عائشہ اور حفصہ کے انکشاف حالات سی تھا اور ہم نے خود دانستہ کتاب مذکور مین ضرورت سے زیادہ مطاعن اصحاب ثلثہ کو نہین لکھا مگر یہ دیکھیے یہ گردش زمانہ ہی کہ مخاطب سادہ لوح ہماری اغماض کی شکایت کرتے ہین اپنی شکر گزاری فواجب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تھی کہ شکایت یہ نقل صحیح ہے کہ نادان دوست سے دانا دشمن بہتر ہے ہماری مخاطب صاحب عقلمندی سے
شاید اسکو جواز خلافت شیخین کی دلیل سمجھ گئے ہین جو بغیر پس و پیش سوچے جلدی سے بول اٹھے اور اتنا
نہ سمجھے کہ اگر یہ راز خلافت جائز کی نسبت ہوتا تو اسکے اظہار کے لئے سخت ممانعت کیون ہوتی اور
پھر بعد اظہار کے ایسی تہدید ازواج کے کیون نازل ہوتی کہ جس مین انکے ایمان اور اسلام کی بھی نفی ہوتی
ہے اصل حقیقت اسکی یہ ہے کہ جو کچھ بعد رسولخدا کے ہونیوالا تھا وہ سب آپکو بروے علم نبوت معلوم تھا
یہانتک کہ تمام حوادث اور فتن اور خلفاء بنی امیہ اور بنی عباس کا مفصل حال آپ پر آشکارا تھا اور
آپ خوب جانتے تھے کہ یہ امت جفاکار امام برحق اور وصی مطلق کو چھوڑ کر بادیہ ضلالت مین گمراہ ہو کر
فلان فلان کو ناجائز طور پر اپنا امام اور خلیفہ قرار دینگے اور آنحضرت جو بار بار حضرت علی کی خلافت اور
امامت کے احکام صادر فرماتے تھے اسکی یہی وجہ تھی کہ یہ سرکش گروہ ہمارے احکام کی مخالفت کرینگے اتمام
اظہار حق و باطل کے لئے حجت ہو وے اب اہل انصاف خود سمجھ لین کہ فقط پیشین گوئی سے ہرگز جواز خلافت
ثابت نہین ہو سکتا حضرت کا بقول مخاطب یہ فرمانا کہ میرے بعد امت کا حاکم ابوبکر اور اسکے بعد عمر ہوگا
اسکے برابر ہے یا نہین کہ واہان قیامت مین دجال خروج کریگا یا سفیانی ظاہر ہوگا یا بنی امیہ اور بنی عباس
خلیفہ ہونگے اگر فقط پیشین گوئی مفید جواز ہے ہوتی تو دجال کی متابعت بھی امت پر واجب ہوتی اس
پیشین گوئی کے قبل اور اسکے بعد جو احکام دربارہ خلافت صادر ہوئے ہین انکے ساتھ ملا کر اس چیز کو دیکھنا
چاہیئے کہ ہمیشہ فرماتے رہے ہین رسولخدا کہ علی میرا بھائی ہے اور میرا وارث اور وصی ہے اور میرا خلیفہ ہے اور یہ
کہ علی امام متقیون کا ہے اور سردار مومنون کا اور علی میرے بعد تمام مومنین اور مومنات کا والی اور
سردار ہے اور یہ کہ اپنے بعد انکو چھوڑتا ہون انکی تقلید اور تمسک کرنا وصیت یوم الغدیر کہ جسکا مین حاکم
ہون علی اسکا حاکم ہے اور مرض الموت مین حضرت ابوبکر کو اسامہ کی ماتحتی مین جہاد روم کے لئے بھیجنا اور
حضرت کو اپنی انگشتری اور مہر اور لباس اور عمامہ و جبہ و سواری عطا فرما کر اپنا جانشین کرنا اور عین
آخری وقت مین زانوے علی پر قبض روح ہونا اور شیخین کو حجرہ مبارک سے نکلوا دینا اس پیشین گوئی کے
کیا معنی ظاہر کرتا ہے **قال** صفحہ ۹۲ مین ہے کہ بعد وفات حضرت عثمان کے ایک شخص عدی بن حاتم نے یہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نداستنی البشر ابن عفان بروح وریحان ورب غیر غضبان البشر ابن عفان بغفران ورضوان مگر ہم تعجب کرتے ہین کہ جب عثمان کی روح اعلیٰ علیین یا کسی دوسرے مقام مناسب پر پرواز کر چکی تھی تو یہ بشارت انکو دنیا مین کیون دیگئی الخ تعجب مولف کا ازراہ تعصب ہے مزید بر آن کچھ سمجھ کا قصور ہے اب ہم سے مطلب صحیح اس قصہ مستند کا سنئے حقیقت اس روایت کی یہ ہے کہ حضرت علی بن حاتم صحابی رسول فرماتے ہین کہ جسدم حضرت عثمان رضہ کے حالت تلاوت مین دشمن نے تلوار ماری قریب تھا کہ طائر روح اقدس قفس عنصری سے پرواز کرے کہ غیب سے ہمنے یہ ندا سنی پس یہ امر کسطرح سے دور از عقل ہے جس پر تعجب کیا جاوے ہان یہ بات البتہ بڑے تعجب کی ہے کہ باوجود اسکے کہ جناب امیر کو شہید ہوئے کچھ کم تیرہ سو سال ہوئے مگر شیعہ اسدم تک اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے یا علی علی کہتے ہین کیا وہ دنیا مین موجود ہین جو انکو بلایا جاتا ہے سوائے اسکے تعزیہ پر زیارت پڑھنا بھی زیادہ تر حسرت کی جا ہے کیونکہ اس بات سے ہر قوت سنی بھی بخوبی آگاہ ہے کہ کاغذ اور کھپچیون مین حضرت امام حسین نہین بیٹھے ہین پس امر واقعی پر تعجب کرنا عین غلط فہمی ہے اور یہ لکھنا مولف کا کہ روح حضرت عثمان کی یا کسی دوسرے مقام مناسب پر پرواز کر گئی ہمہ تیغ تبرا ہے اسکا جواب قیامت مین تبرائیون کو ملیگا کہ اسکے حبیب پاک کے داماد کی نسبت کیسے گستاخ ہین انشاءاللہ تعالیٰ ہمارے پاس اسکا جواب نہین اقول وبہ نستعین ہمارے مخاطب صاحب بھی بات مین رفو کرتے ہین جیسا کہ ایک شخص دروغگو بات بنا کر کہتا تھا ہمراہی اسکا رفو کر کے بات کو یقین کرا دیتا جیسا کہ نقل مشہور ہے کہ دروغگو نے امیر کی روبرو کہا کہ مین شکار کو گیا تھا ہرن کے ایسا تیر مارا کہ اسکا کھر اور کان توڑ کر نکل گیا امیر نے اسکو جھٹلایا ہمراہی رفو گر بولا کہ حضور کیا جائے تعجب ہے مین بھی اسوقت موجود تھا کہ ہرن کھر سے کان کھجلا رہا تھا کہ اس تیر انداز نے تیر مارا ایسا ہی قصہ مولف اظہار الہدیٰ نے بنایا کہ حضرت کو خبر نہین کہ کیا قصہ ہے کون راوی ہے کس کتاب مین مذکور ہے پس دیکھتے ہی دل سے مضمون تراشا کہ گویا مولف صاحب اسوقت وہان ہی موجود تھے کہ ادھر تو تلوار پڑی اور ادھر بشارت گوش زد علی کے ہوئی، ورپھر مولف صاحب کی اس دلیری کو ملاحظہ فرمایا جاوے کہ اصل قصہ سے آگاہ نہین اور روایت کو مستند قرار دیدیا اور یہ نہین سوچا کہ صدسالہ حکومت بنی امیہ مین ایسی روایات موضوعہ کا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مشہور کیا جانا دشوار نہ تھا مگر ہمارے مخاطب صاحب نے تو بجائے اصلیت پر غور کرنے کے اپنی دلی بخار کو نکالنا شروع کیا کہ شیعہ کیون بعد شہادت حضرت علی کا نام لیتے ہین اور تعزیہ پر کیون زیارت پڑھتے ہین اور یہ نہین سمجھے کہ جو لوگ خدا کی راہ مین شہید ہوئے ہین وہ زندۂ جاوید ہین انکو موت سے کیا علاقہ ہے وہ تو مثل زندون کے ہین بڑی بڑی کتب اہل سنت ادنی ادنی امتی شہیدون کا انکے گھرون پر آنا اور رشتہ دارون سے ملاقات کرنا ثابت ہے تو پھر ایسے شہداء اکابر دین کا زندہ ہونا اور اپنے غلامون اور شیعون کی خبر لینا کیون تعجب خیز ہے اور تعزیہ پر زیارت پڑھنا کیونکر بے معنی ہے مولف صاحب جو اس فقرہ پر بر افروختہ ہوئے (یا روح انکی کسی مقام مناسب کو پرواز کر گئی) اور اسکو تبرا قرار دیا یہ انکی سمجھ کا فرق ہے مقام مناسب داخل تبرا نہین ہان اگر مقام نامناسب درج ہوتا تو ایسا خیال کر سکتے تھے اور یہ مولف کا فرمانا کہ انشاء اللہ تعالیٰ اسکا جواب ہمارے پاس نہین عجیب فقرہ ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ خداوند تعالیٰ نہین چاہتا کہ سنی لوگ تبرا کی تردید کر سکین پھر مخاطب صاحب کی کمال زیادتی ہے کہ جس امر سے خداوند تعالیٰ راضی ہو اس سے وہ ناراض ہوتے ہین **قال الناصبی** صفحہ ۹۵ - استاد روح الامین آپکے مناقب مین بولا جاتا ہے اس فقرہ مین مولف کا اعتقاد ابن سبا کے مطابق ہے کہ گویا حضرت علیؑ حضرت جبرئیلؑ کے کہ جنکا لقب جبرائیل ہے استاد ہین اگرچہ مولف جناب امیر کو خدا اور رسول کا بھی استاد کیون نہ بتا دین نیابت جناب امیرؑ کی کسیطرح سے ثابت نہین کر سکتے ہین **اقول** اگر اہل علم وفضل کے نزدیک ذریعہ افضلیت علم ہے تو صریحاً حضرت علی کی خلافت ثابت ہے اور اگر آپ جیسے عقلا کے نزدیک جہل ذریعہ افضلیت ہے تو وہ امارت جہلا آپکے ممدوحین کو ہی مبارک ہو اور یہ بات قرآن مین طے ہو چکی ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو آدم علیہ السلام کو فرشتون پر فضیلت دیکر خلیفہ ارض مقرر کیا وہ محض علم کے امتیاز سے کیا کہ عند الامتحان حضرت آدمؑ ملائکہ سے اعلم ثابت ہوئے تو یہ بات صاف ہو گئی کہ صرف علم ہی ذریعہ افضلیت اور خلافت ہے پس جبکہ حضرت آدمؑ کل فرشتون سے اعلم ہوئے تو حضرت علی بدرجہ اولیٰ اعلم ہوئے کیونکہ ہمنے انوار الہدیٰ مین بروایت صحیح اہلسنت ثابت کر دیا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے علم کے دس حصہ کیے جس مین سے نو حصہ تو خاص حضرت علیؑ کو عطا کیے اور دسوین حصہ مین تمام مخلوق انسانی آدم سے لیکر قیامت تک جو پیدا ہونے والے ہین انکو دیا گیا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بروایت ابن عباس ثابت ہے کہ حضرت علی اُس عشرہ مین بھی شامل ہین ۔ فاخرج ابوعمر عن ابن عباس

قال واللہ لقد اعطی علی ابن ابیطالب تسعة اعشار العلم وایم اللہ لقد شارکہم فی العشر العاشر ۔ آدمؑ کا مسجود ملائک ہونا ثابت ہے اسلیئے آدم ملائکہ سے افضل ہوئے اور حضرت علی افضل ہین آدم اور شیثؑ اور ادریسؑ و نوحؑ و ابراہیمؑ و اسحاقؑ و یعقوبؑ و موسیٰؑ و عیسیٰؑ و داؤدؑ و الیشعؑ و زکریاؑ و یحییٰؑ سے بموجب حدیث ابوعقال کے کہ روایت کی ہے محمد بن یوسف گنجی نے اپنی کتاب کفایة المطالب مین ابو شعیب سے یہ حدیث طولانی

قال سأل ابو عقال النبی صلعم فقال یا رسول اللہ من سید المرسلین الیس آدمؑ خلقه بیده و نفخ فیه من روحه و زوجه حوّا امته واسکنه جنته فمن یکن فقال النبی صلعم من فضله اللہ عزوجل فقال شیث فقال افضل من شیث فقال ادریس فقال افضل من ادریس و ہکذا قال علیه السلام ہود و صالح و لوط و موسیٰ و ہارون و ابراہیم و اسمعیل و اسحاق و یعقوب و یوسف و داؤد و سلیمان و الیاس و یونس و زکریا و یحییٰ الیشع و ذی الکفل و عیسیٰ الی آخر الحدیث الطویل ۔ پس جبکہ آدمؑ مسجود جبرئیلؑ ہین اور حضرت علی افضل ہین آدمؑ سے اور فضیلت منحصر ہے علم پر تو حضرت علی کو استاد جبرئیل کہنا بہت درست ہوگا علاوہ اسکے شاگردی استادی کیسی جبرئیل کا اُترنا انکے صاحبزادونکی گہوارہ جنبانی کرنا اور انکے گہر مین چکی پیسنا ثابت ہے پھر شاگرد لوگ استاد کی اور کیا خدمت کیا کرتے ہین مگر آپکو بوجہ ناصبیت مناقب مرتضوی اچھے نہین معلوم ہوتے اور خدا و رسول کا جاہلون تک کو اُستاد بنانے کا شیوہ تو اہلسنت کا ہے کہ اگر رسولخدا اور فلان کی رائے مین اختلاف ہوتا تو وحی مطابق رائے فلان کے نازل ہوتی جیسے حضرت ابوحنیفہ فرماتے ہین کہ اگر رسولخدا مجھ سے ملتے تو بہت سی میری باتین اختیار کرتے ہمکو آپکے خلفا کی نسبت رسولخدا کے افسر ہونیکا دعویٰ نہین بلکہ یہ دعویٰ ہے کہ حضرت علی نائب رسول ہین اور بحمد اللہ کہ عقلاً و نقلاً ثابت کرچکے اور اسکو تم بھی تسلیم کرچکے ہو کیونکہ انوار الہدیٰ کا آپ نے جواب لکھا ہے اور صفات خلافت کا خلفاء ثلثہ مین موجود نہونا اور فقط حضرت علی اور آئمہ اہلبیت مین پایا جانا بذریعہ سکوت کے آپکو مسلّم ہوچکا ہے جوہر اوّل لقب حضرت جبرئیل کا آپ نے کس سے سیکھا ہے اور کس آیة اور حدیث سے اخذ کیا ہے جوہر اول نور مصطفوی و مرتضوی ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہی اس اعتبار پر کہ تمام مخلوق اسی نور سے پیدا ہوئی ہی بشہادت حدیث اول ما خلق اللہ نوری وانا و علی من نور واحد قال ناصبی صفحہ ایضاً مین ہہ کہ شب معراج مین حضرت نے عرش پر لکھا ہوا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وایدناہ بعلی مولف نے آیہ ایدناہ بروح القدس کو ترمیم کرکے بجائے روح القدس کے بعلی بنایا ہے اگرچہ غیر فصاحت ہی جملہ موضوع ابن سبا کا ابطال کرتا ہی مگر ہم دوسرے طور پر جملہ مذکورہ کی تکذیب کرتے ہین دیکھو جناب باری جابجا اپنے کلام مین فرماتا ہی کہ مہاجرین و انصار نے رسول اللہ کی جان و مال سے بھی مدد کی چنانچہ منجملہ مہاجرین ایک حضرت علی بھی ہین پس تخصیص ایدناہ بعلی کی کیونکر ہوسکتی ہی اس صورت مین تو تکذیب کلام الٰہی کی ہوتی ہی پس جملہ ایدناہ بعلی یقیناً جعلی ہے

بیت

سینکڑون تھہو کر کھاتے ہین — تیری صورت کا پر ملانہ کوئی

اقول و بہ نستعین مولف نے دو طرح پر تردید اس حدیث کی کی ہی ایک یہ کہ فرقہ ابن سبا نے اسکو موضوع کہا ہے اور دوسرے یہ کہ آیات قرآنی کے خلاف ہی صورت اول کی نسبت تو پیشتر ہی ہم انوار الہدیٰ مین لکھ چکے ہین کہ تمام احادیث و روایات جو اس کتاب مین درج ہین بالخصوص مرویہ اہل سنت و جماعت ہین ہمکو یہ خبر نہ تھی کہ وہابی لوگ اکابر علماء اہلسنت کو ابن سبا کا مرید سمجھتے ہین یا ایسی چالاکی کرتے ہین کہ اپنی استدلال کے وقت تو انکو پیشوا اور امام قرار دیتے ہین اور دوسرون کے مقابلہ پر انکو ابن سبا کے گروہ سے تعبیر کرتے ہین اس سے معلوم ہوا کہ خود مخاطب صاحب بھی ابن سبا کے گروہ مین ہین مگر بعض اوقات تو یہ فرما کر اس سے گریز بھی کرتے ہین مخاطب صاحب نے جو دفعتاً اس حدیث کو موضوعات ابن سبا لکھدیا اسکی وجہ صرف یہ ہی کہ اپنے مذہب کی کتب سے خبردار نہین خود علم حاصل نہین یا کسی عالم کی صحبت نہین ملی جسے سننے کا اتفاق ہوتا اور خدا کی قدرت سے ہر ایک جاہل سے جاہل سنی کو یقین ہوتا ہی کہ جن امور کا ہم کو علم ہی وہی ہماری کتب مین ہین اور جن امور کا ہمکو علم نہین یا جو باتین ہمنے نہین سنی انکا کچھ وجود کتب مین بھی نہین ہی اور جہالت کی دلیل بھی خاص یہی ہی کہ باوجود بے علمی کے یہ دعویٰ ہو کہ تمام احادیث اور کتب پر ہم کو عبور ہے اور یہ کچھ مخاطب صاحب پر ہی منحصر نہین ہی بلکہ عوام اہلسنت کا یہی حال ہی کہ باوجود اسکے کہ فقط کچھ برائے نام فارسی پڑھے ہوئے ہین عربی سے واقف نہین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہین کتب مستندہ کا پڑھنا در کنار عمر بھر انکے نام کبھی نہین سُنے مگر یہ ادّعا ہی کہ جو بات انکو معلوم نہین ہی وہ کتب مین بھی نہین ہی اسی جہل مرکب مین ہمارے مخاطب صاحب گرفتار ہین کہ ایسی بڑی مشہور و معروف حدیث کو کہ جسکو صدہا اکابر علماء و فضلاء اہلسنت نے روایت کیا ہی بلا خوض و فکر یہ لکھدیا کہ مولف نے آیہ ایدناہ بروح القدس کو ترمیم کرکے علی کا نام لکھدیا اور کتب اہلسنت مین اسکا کچھ وجود نہین وجہ اس مبادرت مولف اظہار الہدیٰ کی یہ معلوم ہوتی ہی کہ ہمنے اس حدیث کو فقط سرسری طور سے بغیر اسناد اسلئے درج کیا تھا کہ یہ حدیث نہایت درجہ مشہور و معروف ہی مگر چونکہ مخاطب صاحب علم سی تو بہرہ نہین رکھتے اُسکے سرسری اندراج کو محمول بوضع کر لیا اور طرفہ یہ ہی کہ اپنی بعلمی اور نادانی سی ایک بڑی جماعت اکابر فضلاء اہلسنت کو گروہ ابن سبا مین داخل کیا اب ہم ناظرین با انصاف کی روبرو ثبوت اس حدیث صحیح اور مشہور کا پیش کرکے مولف اظہار الہدیٰ کی نسبت فتویٰ طلب کرتے ہین قاضی عیاض نے کہ اکابر فضلاء اہلسنت سے ہین اپنی کتاب شفا فی تعریف حقوق المصطفےٰ مین لکھا ہی۔ روی ابن القانع القاضی عن ابی الحمراء رض قال قال رسول اللہ لما اسری بی الی السماء اذا علی العرش مکتوب لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ایدناہ بعلی ترجمہ روایت کی ابن قانع قاضی نے ابی الحمرا سے کہ کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جب بوقت معراج آسمان پر گیا تو عرش پر یہ لکھا ہوا دیکھا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وایدناہ بعلی۔ ابن مغازلی کتاب المناقب مین بعد شبت اسناد لکھتے ہین۔ قال سمعت رسول اللہ صلعم یقول لما اسری الی السماء رائت علی ساق العرش الایمن انا وحدی لا الہ غیری غرست جنة عدن بیدی محمد صفوتی وایدناہ بعلی۔ یعنی ساق ایمن عرش پر بعد نام محمد ایدناہ بعلی ثبت ہی اخطب خوارزم نے بھی یہی روایت کی ہی۔ محب طبری کتاب ریاض النضرۃ مین لکھتے ہین عن ابی الحمرا قال رسول اللہ لیلۃ اسری بی الی السماء نظرت الی ساق العرش الایمن فرائت کتابا عن یمینہ محمد الرسول اللہ ایدناہ بعلی و نصرتہ بہ خرجہ ملّا فی سیرتہ اسمین ایدناہ بعلی کے بعد و نصرتہ بہ بھی ہے ایضاً عن ابن عباس قال کنا عند النبی صلعم فاذا بطائر فی فمہ نورۃ خضراء فالقاہ فی حجر النبی ص فاخذ النبی فقبلہا ثم کسرہا فاذا فی جوفہا ورقۃ خضراء مکتوب لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ نصرتہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بعلی خرجہ ابو الجند القزوینی یعنی حضرت عبد اللہ ابن عباس کہتے ہین کہ ہم رسول خدا صلعم کے پاس تھے ایک طائر آیا جسکے منھ مین ایک بادام سبز تھا اس طائر نے اس نور کو حضرت کی گود مین ڈال دیا آپنے اسکو بوسہ دیا اور توڑا تو اسکے اندر ایک برگ سبز نکلا جس مین مرقوم تھا لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ نصرتہ بعلی۔ محمد بن یوسف زرندی نظم درر السمطین مین ساق عرش پر بعد آنحضرت ایدناہ بعلی نصرتہ بہ لکھا ہونا درج کرتے ہین اور دوسری روایت موافق روایت ابن المغازلی کے لکھتے ہین شہاب الدین احمد کتاب توضیح الدلائل مین لکھتے ہین۔ عن وہب بن منبہ انہ مکتوب علی ساق العرش لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ایدناہ بعلی ونصرتہ بہ رواہ الحافظ ابوبکر الخطیب عن ابی حمس محمد رسول اللہ وایدناہ بعلی ونصرتہ بہ رواہ الطبری وخرجہ ملا فی سیرتہ ورینرندے سعید گازرونی کتاب منتقی مین لکھتے ہین روی ابن قانع عن ابی الحمراء خادم رسول اللہ صلعم لما اسری بی الی السماء اذا علی العرش مکتوب لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ وایدناہ بعلی ونصرتہ بہ شیخ جلال الدین سیوطی کتاب درمنثور مین لکھتے ہین اخرج ابن عدی وابن عساکر عن انس۔ رأیت علی ساق العرش مکتوب لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ایدناہ بعلی ونصرتہ بہ ایضاً۔ یعنی سیوطی کتاب خصائص مین روایت ایضاً نقل کرتے ہین احمد بن فضل بن محمد کتاب وسیلۃ المآل عن ابی الحسن ایضاً مرزا محمد بدخشانی کتاب مفتاح النجاۃ مین۔ روی ابن عساکر عن ابی الحمراء ایضاً۔ طبرانی فی الکبیر منیۃ شاہ ولی اللہ فی ازالۃ الخفاء عن انس قال قال رسول اللہ لما عرج بی رأیت علی ساق العرش مکتوباً لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ایدناہ بعلیٍ۔ واضح ہو کہ شاہ ولی اللہ سے زیادہ فضائل اہلبیت کا پوشیدہ کرنیوالا دوسرا سُنّی عالم نہین ہی مگر اس حدیث کا اظہار انہون نے بھی کیا ہے سید علی ہمدانی مودۃ القربیٰ مین لکھتے ہین کہ صخرہ بیت المقدس سدرۃ المنتہیٰ اور عرش پر لکھا دیکھا شیخ سلیمان قندوزی کتاب ینابیع المودۃ مین لکھتے ہین بطرق متعدد و کتاب الشفا اور شرح کبریت احمر سے لکھتے ہین موید اس حدیث کی دیگر احادیث بھی ہین از آنجملہ ابواب جنت پر مرقوم ہونا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی اخو رسول اللہ وعلی ولی اللہ وعلی حبیب اللہ۔ پیدائش زمین و آسمان سے دو ہزار برس

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیشتر۔ ابن المغازلی کتاب المناقب مین عن جابر بن عبد اللہ قال سمعت رسول اللہ یقول مکتوب
علی باب الجنۃ قبل ان یخلق اللہ السموات والارض بالف عام محمد رسول اللہ وعلی اخوہ۔ ابو المویدا خطب
خوارزم عن طریق الطبرانی عن جابر ایضاً ملک العلماء شہاب الدین دولت آبادی کتاب ہدایۃ السعداء
شہاب الدین توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل مین فی باب الرابع عشر عن جابر ایضاً رواہ الصالحانی باسنادہ
الی الحافظ ابی بکر بن مرویہ رواہ الحافظ ابو بکر الخطیب عن جابر۔ عبد الرحمن صفوری نزہۃ المجالس عبد الوہاب
تفسیر انوری محمد صدر عالم معارج العلی مرزا محمد بدخشانی مفتاح النجا محمد بن یوسف زرندی نظم درر السمطین مین لکھتے
ہین کہ بہشت دروازہ بہشت پر لکھا ہوا ہی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ شہاب الدین توضیح الدلائل مین حدیث
طویل ابواب جنان پر مرقوم ہونا کلمہ مندرجہ بالا کا مع عبارات دیگر درج کرتے ہین سید علی ہمدانی مودۃ القربیٰ
مین کہ پیشانی ملک پر لکھا ہی ایدالله محمد العلی لوا احمد پر مکتوب ہی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ
شہاب الدین احمد توضیح الدلائل بحروف ذہب بہشت پر کلمہ مذکورہ لکھا ہی ابو المؤید خوارزمی کتاب المناقب مین
محمد ابن الرحمۃ علی مقیم الحجۃ وبعد کلمہ توحید علی حبیب اللہ اخطب خوارزم لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ علی مقیم الحجۃ
ما بین ہر دو کتف جبرائیل لکھا ہی بعد کلمہ توحید لفظ علی الوصی یا علی الوصی اللہ جناح جبرئیل پر مرقوم و شہاب الدین
احمد توضیح الدلائل مین لکھتے ہین عن ابن مسعود مکتوب علی العرش محمد نبی الرحمۃ علی مقیم الحجۃ ومن عرف حق علی
زکا وطاب ومن انکر حقہ لعن وخاب اقسمت بعزتی وجلالی ان ادخل الجنۃ من اطاعہ وان عصانی واقسمت بعزتی و
جلالی ان ادخل النار من عصاہ وان اطاعنی رواہ محی السنۃ الصالحانی من کتاب الاربعین مصنفہ
اخطب خوارزم ترجمہ روایت ہی ابن مسعود سے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ عرش پر لکھا ہی۔ لا الہ
الا اللہ محمد نبی الرحمۃ وعلی مقیم الحجۃ۔ اور جس نے پہچانا حق علی کا وہ پاک وطیب ہی اور جس نے اُسکے حق
کا انکار کیا وہ ملعون ومردود ہی اور قسم ہی مجھکو اپنی عزت وجلال کی کہ مین اُسکے دوست کو جنت مین
داخل کرونگا اگرچہ اُسنے میری نافرمانی کی ہو اور قسم ہی مجھکو اپنی عزت وجلال کی کہ جس نے اُسکی نافرمانی
کی ہی اسکو جہنم مین داخل کرونگا اگرچہ اُسنے میری فرمانبرداری کی ہو روایت کی اسکی محی السنۃ صالحانی
نے کتاب الاربعین اخطب خوارزم سے اب ناظرین باانصاف سے امید ہی کہ ان روایات اور اسناد علمائے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اہلسنت کو ملاحظہ فرماکر فتویٰ دین کہ مولوی جہانگیر خانصاحب بموجب روایت نمبری ۵۴ مصداق من انکر حقہ کے ہوئے یا نہین اور اسکا بھی انصاف کرین کہ یہ حدیث مین نے ہی اپنی طرف سے ایدناہ بروح القدس کو ترمیم کرکے بنا دی ہی اور علمائے اہلسنت نے کبھی اس حدیث کو نہین لکھا یا یہ حدیث نہایت درجہ مشہورہ لہا دیث اہل سنت سے نہین ہے اور اس امر کو بھی قرار دین کہ اکابر علمائے مندرجہ بالا بحسب قول مولف اظہار الہدیٰ کے گروہ اہل سنت مین داخل ہوئے یا نہین حضرت مخاطب صاحب اگر ہم کو پہلے سے یہ خبر ہوتی کہ علمائے مندرجہ بالا اہل سنت مین تو تھے مگر انکے قول پر اعتبار نہ کرتے ہیں تو انکو اکابر علمائے اہلسنت سمجھ رہے تھے اب ان لوگون کی نسبت جو کچھ مرضی ہو دوسری وجہ تردید اس حدیث کی فاضل مخاطب نے یہ لکھی ہی کہ آیات قرآنی مین مہاجرین و انصار کی مدد کی ہی اور حضرت علی بھی منجملہ مہاجرین کے ایک شخص تھے پھر آپ کی خصوصیت تائید ہی مین کیا ہے اگرچہ یہ اعتراض ہی وہی مخاطب صاحب کے علم و فضل اور ایمان و دیانت کو ظاہر کرتا ہی لیکن اس اعتراض کی تردید اوائل کتاب مین بذکر آیات قرآنی بسط و تشریح کے ساتھ ہو چکی ہی کہ تمام غزوات اور معارک مین مثل حضرت علی علیہ السلام کے کسی نے دین خدا کی مدد نہین کی ایران توران فتح کرنیوالے اصحاب تو اوپر فرار ہو جاتے تھے بدر احد خندق خیبر حنین وغیرہ معارک کے حالات کتب سیر تواریخ مین ملاحظہ کرکے اطمینان کر لیجئے کہ ان سے بھی یہی ثابت ہوگا کہ سوائے علی مرتضیٰ کے دوسرا کوئی شخص مؤید دین الٰہی نہین ہی پس ایسی حدیث صحیح اور متواتر کو یقیناً جعلی کہنا آپ ہی ایسے شخص کا کام ہے ورنہ دوسرا شخص تو ضرور خیال کرتا کہ اگر فریق ثانی اسکا ثبوت پیش کرکے اصلی اور صحیح ثابت کر دیگا تو پھر چار آدمیون مین کسطرح منہ دکھاوینگے **قال** صفحہ ۱۴۲ مین ہی کہ نائب برحق علم قرآن و سنت و حل مسائل و قضایا مین بدرجہ اتم کمال رکھتا ہو کبھی کسی سوال کے جواب مین قاصر نہو اس تمہید کی تشریح مولف نے صفحہ ۱۳۹ تک کی ہی جسکا خلاصہ یہ ہی نعوذ باللہ نقل کفر کفر نباشد کہ خلفائے راشدین نہ علم قرآن رکھتے تھے نہ سنت پر چلتے تھے اور نہ مسائل حل کر سکتے تھے اور نہ کسی کی داد دے سکتے تھے مگر جناب امیر علیہ السلام مین یہ سب کمال تھے **اقول** ہمنے انوار الہدیٰ مین اس بحث کو بہت طول کے ساتھ لکھا ہی اور کتب اہل سنت سے اس بیان کو بخوبی ثابت کر دیا ہی مگر مولف اظہار الہدیٰ اسکی تردید سے بالکل قاصر رہے تو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

انہون نے اس صفت پر یہ اعتراض کیا کہ خلیفہ مین اسکا ہونا ضرور نہین نہ یہ ثابت کیا کہ یہ صفت فلان فلان وجود سی اصحاب ثلثہ مین موجود ہین بلکہ اصحاب ثلثہ کی ناقابلیت کو مجبوراً تسلیم کرکے مفصلہ ذیل بیہودہ اور لغو اعتراض حضرت علیؑ پر کرکے **قولہ** علیہ ما یستحقہ ہم کہتے ہین کہ جب بلعتقاد شیعیان جناب امیرؑ نے اپنی جمع کی ہوئے قرآن کو تو گم کر ڈالا اور تمام عمر قرآن عثمانی کی تلاوت کرتے رہے اور اپنی اولاد کو تلاوت کراتے رہی تو پھر آپ مین صفت علم قرآنی کی کیا پائی گئی جسپر مولف کو گونہ ناز ہے بلکہ ایسے عقیدہ سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ جناب امیر سی بڑھکر کوئی گنہگار نہوگا کیونکہ انھون نے اپنی خلافت کی زمانہ سے لیکر قیامت تک بندگان خدا کو گمراہ رکھا پس جسقدر کہ بار معصیت مثل کفر و شرک وغیرہ مخلوق گمراہ سی سرزد ہوا وہ سب جناب امیر کے سر پر رہا اب سنت کا حال سنئے کہ جناب بشیر خدا تو مرگئے مگر انہون نے خلاف سنت اصحاب ثلثہ کے کوئی کام نہین کیا اور نہ اپنی اولاد کو کرنے دیا اس صورت مین جس منصب کے بانی سنت سزاوار ہین اسی منصب کے سزاوار پیرو سنت بھی ثابت ہوئے پس مولف کا ہیچمادگیری منیت کہنا محض تعصب ہے **اقول** مولف نے اس خیال سی کہ ناظرین کتاب کی طبیعت اس واہیات اور ہزلیات مین متوجہ ہو جائیگی اور انکو یہ امر یاد نرہیگا کہ مولف اظہار الہدیٰ پر کس امر کی تردید اور کس امر کا اثبات کرنا واجب تھا تو مین عہدہ جواب سی باہر ہو جاؤنگا لیکن اسطرح دم دبانے سی کب کام نکلتا ہی یہ تو صریح ثابت ہو گیا کہ واقعی مولف اظہار الہدیٰ تردید مطالب انوار الہدیٰ مندرجہ صفت ششم سے عاجز ہوئی اب ہم مخاطب صاحب کو انکے ہذیان کا جواب دیتے ہین اول یہ فرماتی کہ آپکو یہ کیسے معلوم ہوا کہ حضرت امیر نے اپنی جمع کی ہوئی قرآن کو گم کر ڈالا یہ کیا اسکا جواب ہی کہ حضرت عثمان نے زید بن ثابت کے جمع کئی ہوئے قرآن کو تمام ممالک اسلام سی منگا کر جلوا دیا اور لقب نعثل یہودی ام المومنین سی پایا کیا آپ اسی امید مین ہین کہ وہ قرآن گم ہو گیا دیکھئے انشاء اللہ بہت جلد وہ قرآن ظاہر ہوتا ہی اور اک اک کے جوتون پر تسمہ اور چابک مار کر یاد کرایا جائیگا وہ قرآن گم نہین ہو سکتا اسکی حفاظت کا وعدہ خدا نے فرمایا ہی وہ قرآن وہ ہی جو حضرت علیؑ نے امام حسنؑ کو سپرد کیا تھا اور امام حسنؑ نے امام حسینؑ کو دیا اور امام حسینؑ نے حضرت امام زین العابدینؑ کو دیا اور اسی طرح تا بحضرت قائم آل محمد پہنچا پھر حضرت علیؑ کی نسبت گم کرنیکا

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

الزام آپ کسطرح لگاتے ہین رہا اجرا اسکا یہ امت کے اختیاری امر تھا نہ کہ امام کا یہ کام تھا کہ بعد جمع کرنے
قرآن کے آپ بحسب وصیت رسول اس قرآن کو مسجد نبوی مین لائے اور امت کی روبرو پیش کیا مگر
امت ناہنجار نے براہ شقاوت ازلی قرآن کے لینے اور اسپر عمل کرنے سے انکار کیا پھر آپ ہی فرمائین کہ
امام کا کیا قصور ہے حضرت مسیح اور انجیل کو یہودیون نے براہ شقاوت قبول نکیا حضرت یحیی کا کہنا نمانا حضرت
نوح کو قبول نکیا تو کیا اسکا گناہ ان انبیاء علیہم السلام پر ہے یا امت نابکار پر اب طرفہ یہ ہے کہ آپ امتیون کی
خطاؤن کو امام پر لگاتے ہین اور خدا سے بالکل شرم نہین کرتے اس تمام سرکشی اور عصیان امت کا مظہر
تو حضرت عمر ہے کہ ثقلین کے منکرون کے رئیس وہی تھے یعنی منجملہ ثقلین کے اہلبیت پیغمبر سے تو پیغمبر کے
منھ پر ہی انکار کیا اور حسبنا کتاب اللہ کہا اور کتاب اللہ سے حضرت امیر المومنین کی حضور مین انکار
کیا کہ آپ کی تمام معتبر کتب سیر و احادیث مین دونو واقعے اظہر من الشمس ہین جناب امیر اور انکی اولاد کو
اس قرآن کی تلاوت کی کیا حاجت تھی تمکو نہین معلوم کہ تمہاری کتب معتبرہ مین درج ہے کہ جب صفین مین
مخالفین نے نیزون پر قرآن باندھ کر دو لشکرون کے بیچ مین کھڑے کیے تو آپنے فرمایا کہ اے احمقو یہ قرآن
جسکو تم نیزون پر رکھے ہوئے ہو قرآن صامت ہے اور مین قرآن ناطق ہون پھر آپ ہی انصاف کرین کہ
قرآن ناطق کسطرح قرآن صامت کا محتاج ہو سکتا ہے علاوہ اسکے انوار الہدیٰ مین بحوالہ شواہد النبوۃ
سے روایت لکھی ہے کہ جب آپ گھوڑے پر سوار ہوتے اور رکاب مین پیر دیتے تو تلاوت قرآن شروع کرتے
اور جب دوسری رکاب مین پیر پہنچتا تو تمام قرآن کی تلاوت ختم فرماتے لیا انکو بھی مثل اپنے خلیفون کے سمجھ
لیا ہے کہ بارہ برس تک سورہ بقر پر محنت کی اور یاد نہوئی اسی خیال سے انکی نسبت بھی گمان کر لیا کہ
امتیون کی مانند وہ بھی قرآن دیکھ دیکھ کر پڑھتے ہونگے اور اسلیے انکی صفت قرآنی کے منکر ہوئے تھے
تعجب یہ ہے کہ اگر آپ کو مذہب سے معلومات نہین ہے تو کیون یہ کتاب لکھ کر ایمان اپنا خراب کیا یہ اعتراض
ہی آپکا محض ناواجب ہے کہ حضرت علی نے اپنی خلافت سے لیکر قیامت تک بندگان خدا کو گمراہ رکھا اہمین
انکا کیا قصور ہے بلکہ آپ لوگون کا ہی قصور ہے حضرت علی سے لیکر تا امام یازدہم ہر وقت موقعہ کے
منتظر رہے کہ جب کبھی اثر اجتماع مردم ہو پھر اس قرآن کا کیا جاوے لیکن اجتماع مردم [illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas

پر مقدر ہے اسلئے انکا اجرا بھی انہیں پر منحصر رکھا گیا باقی نماز روزہ حج و زکوٰۃ ضروریات دین اس قرآن میں موجود ہیں یہ آپکو بھی خوب معلوم ہے کہ اجراء قرآن بغیر کامل اجتماع مردم محال ہے اور کامل اجتماع نہ خلافت مرتضوی پر ہوا نہ بعد انکے دیگر آئمہ پر ہوا ہاں اگر اجراء مذہب شیعہ عام مسلمانوں پر ہو جاتا تو البتہ اجراء قرآن ممکن تھا پس ثابت ہوا کہ اس قرآن کے جاری نہونے سے جسقدر کہ بار معصیت مثل کفر و شرک وغیرہ مخلوق گمراہ سے سرزد ہوا وہ سب جناب عمر فاروق کے سر پر رہا اب مخاطب صاحب کا یہ قول کہ جناب شیر خدا مرتے مر گئے مگر انہوں نے خلاف سنت اصحاب ثلاثہ کو کوئی کام نہیں کیا اس قول سے تو میرا یہ قول ہی نہایت درجہ باوقعت ہے کہ شیخین مرتے مر گئے مگر بدعت سے باز نہ آئے کیونکہ آپ اپنے قول کو اپنی مذہب کی کتابوں سے بھی ثابت نہیں کر سکتے اور میں اپنے قول کو آپکے مذہب کی کتابوں سے ہی ثابت کر سکتا ہوں دیکھئے حضرت علی کبھی رسول اللہ کو معرکہ جنگ میں تنہا چھوڑ کر نہیں بھاگے حضرت علی نے کبھی حضرت کی نبوت پر شک نہیں کیا حضرت علی نے کبھی رسولخدا کی عدول حکمی نہیں کی حضرت علیؑ نے عقبہ پر رسول اللہ کی سواری پر حملہ نہیں کیا حضرت علی نے جیش اسامہ سے تخلف حکم نبوی نہیں کیا حضرت علیؑ نے بیماری میں رسولخدا سے مخالفت نہیں کی کہ اپنے پاس سے نکلوا دیا ہو حضرت علی جسد اطہر کو بے غسل و کفن چھوڑ کر طلب خلافت میں نہیں چلے گئے حضرت علی نے کسی کا حق غصب نہیں کیا حضرت علی نے حکومتوں کے وعدہ کر کر لوگوں کو اپنی طرف رجوع نہیں کیا حالانکہ طلحہ و زبیر سے مخالفت اسی بات پر ہوئی حضرت علیؑ نے کبھی خلفاء منافقین کو حکومت مومنین پر مقرر نہیں کیا حالانکہ معاویہ کا فساد اسی وجہ سے ہوا حضرت علی نے اپنی خلافت جانے کے لیے بہانہ اہل رویت گھر میں بیٹھے ہوئے پر فوج کشی نہیں کی حضرت علی نے بمخالفت قرآن کسی حلال شے کو حرام نہیں کیا حضرت علی نے کبھی ارتکاب بدعت نہیں کیا حضرت علی نے کبھی مجنون سے قصاص لینے کا حکم نہ دیا حضرت علی نے کبھی حاملہ پر رجم نہیں کیا حضرت علی نے کسیکی حد و قصوص میں رعایت نہیں کی حضرت علیؑ نے کسیکے بیت المال کا روپیہ زنا انکی عوض میں دیت نہیں دیا حضرت علیؑ نے قبل از وقت روزہ افطار کرنیکا حکم دیکر مخالفت قرآن کی نہیں کی حضرت علی نے ثعلبہ بن حاطب سے زکوٰۃ نہیں لی حضرت علی نے کسی طرید رسول کو بلا کر اپنا مشیر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہین کیا حضرت علی نے کبھی جھوٹی قسم نہین کھائی حضرت علی نے کبھی ایسا نہین کیا کہ زیاد کو بجائے
عمر حاکم کرکے بھیجا اور عمر کو لکھ بھیجا کہ اسکو مار ڈالو اما حضرت علی نے کبھی بت و اصنام کی پرستش نہین کی
پھر آپ کس ذریعہ سے کہتے ہین کہ حضرت علی مرتے مرگئے اور سنت شیخین پر ہی چلتے رہے مگر یوم شوریٰ
کی تقریر بھول گئی ہے کوئی ایسا یا تھا کوئی ایسا یا ہوگا کوئی ایسا کہ خلافت کی پروانہ کرکے صاف جواب
اہل شوریٰ کو دے کہ مین ہرگز شیخین کے طریقہ پر کہ بدعت ہے ہی نہین چلونگا اور دوسرا اگرچہ ایسا
وعدہ نکرسکا مگر طمع خلافت سے سنت رسول کو چھوڑ کر بدعت شیخین پر چلنے اور عمل کرنیکو راضی ہوگیا
اب فرمائیے کہ آپکا اطمینان بھی ہوا اور ثابت بھی ہوگیا کہ جناب امیر علیہ السلام نے کبھی سیرت شیخین پر
عمل نہین کیا اور شیخین تا بزیست مخالف سنت رسول اللہ اور مرتکب بدعات رہے یہ چند شیخین نظیرا
مین نے لکھی ہین اگر ذرا غور کے ساتھ اس معاملہ کو لکھا جاوے تو آپکے اصحاب ثلثہ کی بدعات آپ کی
اظہار الہدیٰ سے چند ضخامت پر رقم ہو **قال** علیہ ما یستحقہ ۔ اب مسائل ذاتی جناب مظہر العجائب
کی بھی قابل غور ہین کہ آنجناب نے باوجود لذت ثواب کبھی تا بزیست متعہ نکیا اور اپنی اولاد کو کرنے
نہ دیا مگر اپنی محبون کو وصیت کر گئے کہ معراج شیعیان پاک کو اسی نردبان چوپایہ کے ذریعہ سے
حاصل ہوگی قیامت تک مومنین و مومنات ایسے مسائل ہی قوم مین جاری رکھین تاکہ درجہ بدرجہ
خاتم المرسلین تک ہر ایک فاعل و مفعول کو ملے **اقول** جناب امیر علیہ السلام نے کبھی متعہ کو منع نہین
فرمایا خود اہلسنت کی کتب مین درج ہے کہ حضرت علی اور عبداللہ ابن عباس حکم جواز متعہ کا دیتے تھے
اور کرنا نہ کرنا متعہ کا منحصر بر ضرورت ہے اگر باوجود ضرورت کوئی شخص متعہ کو ناجائز سمجھ کر متعہ سے
باز آوے تو سخت گنہگار ہے اور اگر بے ضرورت متعہ کو حلال جان کر کرے تو بڑی فضول بات ہے اور عند النفرو
احیاء سنت متروکہ کے لئے متعہ کرے تو اتنا بڑا ثواب ہے جتنا اسکے حرام کرنیوالی کی گردن پر عذاب اور یہ
تو آپ سمجھتے ہونگے کہ متعہ کے چوبار کے خراج بے شک ابو تخمہ کے زمانہ کے چوپایہ کے مخرج سے بہتر ہے اور مسائل
کے اندر جو آپ لوگ جسر بغدادی بنتے اور بناتے ہین تو اس سے بہشناخہ پل صراط سے نردبان شیعہ ہی بہتر ہے
البتہ ام خدیجہ اگر بجا نکاح متعہ کر لیتی تو گنہگار ہوتی ایک ایک عدہ مین بیس بیس اس نے نکاح کر ڈالے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

متعہ کے بند ہونے کی داستان عجب لطف خیز ہے اپنے گھر کا تو بند و بست نہ ہو سکا دوسروں کو تسلی اپنی بنانے کے لئے امتناع متعہ کیا گیا مگر بفضلہ اشراف مہاجرین و انصار سے کوئی مرتکب افعال قبیحہ کا نہ ہوا چونکہ بنا بر مخافت کے فتح کرنے مین ثواب عظیم ہے ورنہ فعل جائز ہے کرنا اور نکرنا ہر شخص کی ضرورت پر منحصر ہے لیکن مجھے یہ تعجب ہے کہ جناب مظہر العجائب کی مسئلہ دانی پر اس سے کیا ستم عائد ہوا اگر ستم عائد ہوتا ہے تو حضرت عمر کی مسئلہ دانی پر ہوتا ہے کہ انکو اسقدر بھی علم نہ تھا کہ یہ سمجھتے کہ متعہ کے بارہ مین کوئی حکم قرآنی نازل ہے یا نہین یا فقط رسولخدا نے اپنے ہی اختیار سے عند الضرورۃ لوگون کو اسکی اجازت دی تھی کیونکہ اگر یہ معلوم ہوتا کہ بموجب آیہ قرآنی متعہ حلال ہے اور دیدہ و دانستہ حکم خدا کی مخالفت کر کے اسکو حرام قرار دیا تو اس فعل سے تکفیر لازم آتی ہے اور اگر انکو اسکا علم نہین ہوا تو فقط مخالفت حکم نبی کی وجہ سے عاصی ہوئے مگر مسئلہ دانی آپکی ظاہر ہوگئی اور غالباً انکے محب اسی شق اخیر کو اختیار کرینگے کہ دیگر مسائل مین بھی انکی ناواقفیت قرآن و سنت سے ظاہر ہو چکی ہے جیسا کہ ایکمرتبہ حاملہ کے رجم کر دینے کا حکم دیا اور ایکمرتبہ مجنون سے قصاص کا حکم دیا کہ جس پر علی مرتضیٰ برحق نے روکا اور خلیفہ صاحب نے فرمایا لولا علی لہلک عمر یعنی اگر علی نہوتے تو عمر مارا گیا تھا دیکھو امام ایسے ہوتے ہین امت کیسی ہی سرکش و گمراہ ہو جاوے مگر امام اس حالت مین بھی رحمت اور رافت سے باز نہین رہتے اور اگر اسپر بھی امام کے شکرگذار نہون تو فاولٰئک ہم الظالمون کے مصداق ہین **قولہ**۔ دوسرا مسئلہ یہ کہ خود تو جناب نے علی الدوام غسل الرجلین فرمایا لیکن شیعون کو منع کر گئے کہ شیعون کے لئے کسیطرح سے درست نہین ہے کہ پاؤن دہونا بقول شخصے خود را فضیحت و دیگرے را نصیحت **اقول** یہ قول تو آپنے برعکس لکھا خود را فضیحت و دیگرے را نصیحت تو ایسی حالت مین کہتے ہین کہ جیسے بعض منافقین صحابہ رمضان شریف مین گھر کے اندر بیٹھکر دن کو طعام زہر مار کرتے ہین اور باہر آکر لوگون کو روزہ کی تاکید کرتے ہین خود ایک حبہ زکوٰۃ کا نہین دیتے دوسرون سے جبراً وصول کرتے ہین ولوگون لات و عزیٰ زبان پر سبحان ربی الاعلیٰ کسی کی خوبصورت عورت دیکھی شوہر کو اسکے مرتد قرار دے کر مار ڈالا اور رات بھر عورت سے عیش اڑاوین اور دوسرون کو زنا کی سزا سے ڈرا دین آپ گھر پر قرابہ شراب کے اڑاوین باہر متقی بنجاوین جناب امیر نے کبھی اس قسم کے افعال نہین کیے کہ آپکا یہ مقولہ کہ خود را

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فضیحت و دیگر سے رافضیت درست سمجھا جاوے اور علاوہ اسکے حضرت علی نے کبھی مخالفت حکم خدا و رسول کی نہین کی جو مسئلہ وضو مین کرتے جنہون نے مخالفت حکم خدا ہمیشہ کی ہے انہون نے ہی امسح رجلین بھی مخالفت کی ہے وضو مین غسل رجلین بدعت سئیہ ہے اور کل بدعۃ ضلالۃ حدیث مشہور ہے حضرت نے تمام روایت کی جو زمانہ ثلثہ مین جاری ہوگئین تھین اپنے شیعون کے لئے سخت ممانعت کی ہے مخالفین کو افعال و اعمال اہلبیت کی کیا خبر ہو انکی فقہ مین انکے مسائل کا ذکر نہین اور اگر احیاناً کسی موقعہ پر ذکر ہوا ہے تو صاف یہ درج ہے کہ مذہب ہمارا مذہب ابن مسعود کا ہے اور مذہب علی اور انکے شیعون کا ہم سے علاقہ نہین رکھتا پھر مخاطب صاحب کو کس ذریعہ سے معلوم ہوا کہ حضرت علی بھی نعوذ باللہ مثل اصحاب ثلثہ مرتکب بدعت غسل قدمین کے ہوتے تھے اور غسل قدمین بدعت سئیہ سے بھی بدتر ہے اور بوجہ مخالفت حکم الٰہی درجہ تکفیر کو پہنچی ہوئی ہے اسلئے حضرت علی نہ خود اسکے مرتکب ہوئے نہ اپنے اشیاع و اتباع کو اسکی اجازت دی

قولہ علیہ ما یستحقہ اب سنئے کیفیت آپکی قضایا کی کہ یہ امر شیعون کی معتبر کتب سے ثابت ہے کہ جناب امیر کے ہی زمانہ مین تمام مفسدات و مکروہات پیدا ہوئے اور کیا شہری اور لشکری سب مین بدنظمی پھیل گئی بہتسے ملک مقبوضہ خلفاء ثلثہ آپ ہاتھ سے دے بیٹھے باعتقاد شیعیان یہ صفت بھی جناب امیر کی بدرجہ اتم کامل ہونے کی ہے پھر بھی مرغے کی ایک ٹانگ رہیگی تقیہ کا بھلا ہو جو بیچارہ انکا ایمان بچالیتا ہے ورنہ شیعون نے اماموں کو مرتد اور کافر اور مشرک اور منافق بنانے مین کچھ بھی کمی نہین رکھی عیاذاً باللہ **اقول**

یہ وہی نقل ہوئی کہ اندھے گاوین بہرے بجاوین کجا ذکر انفصال قضایا و اجتہاد کجا بیان مفسدات و مکروہات باغیان و منافقان امت اگر براہ بے سعادتی عائشہ و طلحہ و زبیر نے امام وقت سے نکث بیعت کرکے بغاوت کی اور ملک عراق مین شورش برپا کی یا معاویہ غاویہ نے براہ شقاوت ملتی خطاؤن سے ممالک اسلام مین فساد برپا کیا یا ذو ثدیہ وغیرہ اشقیا نے قرآن ناطق کی مخالفت پر کمر باندھی تو امام کے انفصال قضایا اور اجتہاد مین کیا نقص پیدا ہوگیا بحث انوار الہدیٰ مین یہ تھی کہ خلفاء ثلثہ نہ علم قرآن جانتے تھے نہ سنت رسول سے واقف تھے نہ انفصال قضایا کرسکتے تھے نہ قدرت اجتہاد رکھتے تھے اور حضرت علی مین یہ جملہ صفات بدرجہ اتم موجود تھین اور اس بحث کو ہم نے معتبر کتب اہلسنت سے ثابت کردیا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جونکہ تردید اس بحث کی مخاطب صاحب سے نہوسکی تو انہوں نے بمقتضائے حمیت جاہلیت آئمہ دین اور
اہل بیت رحمۃ للعالمین کی نسبت کفر بکنا شروع کر دیا بحث اور مناظرہ اسکو نہین کہتے جب بات کا جواب
نہ آیا تو ایک پتھر کھینچ مارا گو سمجھنے والے سمجھ گئے کہ مخاطب صاحب اصل معاملہ ناقابلیت اصحاب ثلاثہ مین تردید
کرنے سے عاجز ہوگئے ہین اور نہایت درجہ خجل ہوکر گالیون پر اتر آئے لیکن اس مین اپنا ہی رہا سہا ایمان
خراب کیا اور عوام اہلسنت کے نزدیک بھی مورد لعن وطعن ہوئے اگرچہ مخاطب صاحب کے سخت جواب سے
انکا ایمان تو خراب ہوا لیکن ہمارا ایک بڑا فائدہ یہ ہوا کہ متلاشی حق کو آئندہ زیادہ تحقیق کی حاجت نہین
گویا اب یہ امر مسلمہ اہلسنت ہوگیا کہ اصحاب ثلاثہ مین علم قرآن اور سنت اور عمل صالحات و افضال قطعا
کالعدم ہرگز نہ تھا اور اسکو مولوی جہانگیر خان جیسے عالم فاضل نے تردید سے قاصر و عاجز ہو کر قبول و تسلیم
کر لیا اگر ہماری تہذیب ہمکو مانع نہوتی تو مخاطب صاحب کے فقرات اخیر کا بھی جواب اسی بحر اور اسی وزن
مین دیا جاتا لیکن مخاطب صاحب کیطرح ہمکو یہ مد نظر نہین کہ ہماری کتاب کو پڑھکر کسی شخص یا گروہ
کو ایسی ناگواری پیدا ہو کہ نہ آئندہ خود پڑھے نہ دوسرون کو پڑھنے دے **قال** جہانگیر خان صفحہ ۱۹۲
مین ہی کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان مسلمان ہونے سے قبل مشرک تھے اور بت پرستی کرتے تھے
علی الاعلان اور قرآن مین صاف حکم ہے انما المشرکون نجس بجز این نیست کہ مشرک نجس ہین پس
درحالیکہ خود یہ حضرات چالیس چالیس برس کی عمر تک مشرک رہے اور بوجہ آلائش کفر و شرک کے
نجس تھے تو کب ممکن ہی کہ آباء و اجداد طاہر ہوئے ہون الخ اس آیۂ شریف کی تشریح مین مؤلف نے
بطریق تبرا کے صرف اصحاب ثلاثہ کو ہی مشرک و کافر نہین ٹھیرایا ہی بلکہ صاف صاف دیگر انبیا اللہ و
جناب رسول اللہ اور حضرت مرتضےٰ کو مشرک اور کافر بنایا ہے دیکھو حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کو لیکر تا
حضرت محمد رسولخدا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لیکر تا حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ اولاد آذر
بت تراش سی ہین اور آذر کا مشرک و کافر اور بت پرست ہونا بنص قرآنی ثابت ہی پس بعقیدہ
شیعیان یہ جمیع حضرات بھی مشرک و کافر ہوئے **اقول و بہ نستعین** ہمارے مخاطب صاحب کی عقل
پر کمال افسوس ہی معلوم ہوتا ہی کہ اردو عبارت کے سمجھنے کی بھی لیاقت نہین جس عبارت انوار الہدی میں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مولف نے اعتراض کیا ہی وہ اثبات فضیلت حضرت مرتضیٰ علی ہی اور رسولخدا سے انکو توحدِ روحانی ثابت کرنیکے لئے حدیث نور کا ذکر کیا گیا ہی جس مین یہ مرج ہی کہ فرمایا رسولخدا نے کہ مین اور علی ایک نور سے پیدا ہوئی مین اور نور ہمارا خلق آدم سے چودہ ہزار برس پیشتر خدا تعالیٰ کی حضور مین تسبیح و تقدیس کیا کرتا تھا اور جب خدا تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا تو نور ہمارا آدم کی پشت مین تعبیہ تھا اور بعد ازان ہم منتقل ہوتے رہے اصلاب طاہرہ سے طرف ارحام طیبہ کی اور شامل رہے ہم عبدالمطلب تک بعد ازان نور میرا منتقل ہوا طرف پشت عبداللہ کی اور مین نبی نکلا اور نور مرتضوی منتقل ہوا پشت ابوطالب مین اور علی وصی اور خلیفہ نکلا اور نور ہمارا کسی پشت و رحم غیر طاہر مین نہین رہا چونکہ بعض نواصب نے حسب عادت خود کہ اکثر فضائل اہلبیت مین اصحاب ثلاثہ کو بطور موضوعات شامل کر دیا کرتے ہین اس حدیث مین بھی تصرف کیا او بمقابلہ اسکے ایک حدیث بنائی جسکا ترجمہ یہ ہی کہ مین اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی پیدائش آدم سے ایک ہزار برس پہلے خدا تعالیٰ کی روبرو تھے اور جب خدا نے آدم کو پیدا کیا تو ہمکو اسکی پشت مین رکھا اور ہمین زائل ہوا بدلنا ہمارا اصلاب طاہرہ سے یہانتک کہ منتقل کیا مجھہ کو صلب عبداللہ مین اور ابوبکر کو صلب ابی قحافہ مین اور عمر کو صلب خطاب مین اور عثمان کو صلب عفان مین اور علی کو صلب ابوطالب مین اگرچہ یہ حدیث موضوعہ مقابلہ اُس حدیث کا نہین کر سکتی اور طرز بیان اسکا خود دیتا ہے اسکے موضوعی ہونیکا ہی مگر ہمنے اس حدیث کی موضوعیت کو اس دلیل سے ثابت کیا کہ حضرت رسولخدا کی نسبت تو یہ بات ماننے کے قابل ہی کہ آپکے نسب مین کوئی بزرگ مشرک و کافر نہ تھا اور بیشک بموجب مضمون حدیث ہمیشہ انکے نور کا انتقال اصلاب طاہرہ سے ارحام طیبہ کیطرف ہوتا رہا کیونکہ جسطرح نبی شرک و کفر سے پاک و مبرا ہوتے ہین ویسے ہی انکے آبا و اجداد بھی پاک ہوتے ہین اگر انہین سے کوئی کافر و مشرک ہوتا تو رسولخدا انکی اصلاب کو بلفظ طاہر بیان نفرماتے کیونکہ بموجب فرمان الٰہی جملہ مشرک نجس ہین ایسا ہی حال حضرت علی کا ہی کہ وہ بھی یوم پیدائش سے پاک و طاہر رہے کبھی شرک و کفر نہین کیا حالت نابالغی مین مسلمان ہوگئے اور عبدالمطلب تک دونو کا نور شامل رہا بعد ازان فقط عبداللہ اور ابوطالب کی نسبت مشرک ہونیکا ثبوت درکار ہی سو ابوطالب کا مومن کامل بلکہ ولی کامل ہونا احادیث و مرویات صحیحہ سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پایا گیا ہے اسلئے حضرت علی کا بھی نور ہمیشہ اصلاب و ارحام طاہرہ مین رہا اور وہ حدیث موضوعی اسلئے دروغ ثابت ہوئی کہ اس حدیث کے مقابلہ پر اسمین بھی لفظ اصلاب طاہرہ کا وضع کیا گیا ہے اور خلفاء ثلثہ کا اصلاب طاہرہ مین رہنا ثابت نہین ہوسکتا انکے آبا و اجداد کے کفر و شرک پر بحث کرنا ہی فضول ہے کیونکہ وہ خود چالیس چالیس برس کی عمر تک مشرک اور بت پرست رہے بزرگان کے اصلاب کا طاہر ہونا تو فقط بساعت نور مصطفوی و مرتضوی تھا اور جن لوگون نے اپنی ذات سے چالیس چالیس سن تک کفر و شرک کیا انکے باپ دادا کس کی رعایت سے موحد اور پاک قرار پا سکتے ہین اسلئے وہ حدیث جسمین اصحاب ثلثہ شامل کیے گئے ہین موضوع ثابت ہوتی ہے بحث صرف یہی تھی مگر ہمارے مخاطب صاحب چونکہ اس حدیث کے ثابت کرنے سے عاجز ہوگئے تو انہون نے الٹا راگ گانا شروع کیا اس بحث مین سے کسی جگہ بھی یہ مطلب تھا کہ جسکے باپ دادا مشرک ہون وہ بھی باوجود مسلمان ہوجانیکے مشرک و کافر رہیگا ہمکو نہایت درجہ حیرت ہے کہ مخاطب صاحب نے یہ فقرہ کیون لکھا ہے کہ مولف نے بطریق تبرا کے صرف اصحاب ثلثہ کو ہی مشرک اور کافر نہین ٹھیرایا ہے بلکہ صاف دیگر انبیا اور رسول خدا اور علی مرتضیٰ کو تا با امام مہدی کافر اور مشرک ٹھیرایا ہے مین حیران ہون کہ ہماری مخاطب صاحب کی سمجھ ہی الٹی ہے یا دیدہ و دانستہ اسلئے کہ عجز ظاہر نہو یہ الٹا راگ گایا ہے انصاف اسکا منصف مزاجون کے ذمہ ہے آذر بت تراش کا اعتراض مخاطب صاحب نے کرکے جو یہ جتلایا ہے کہ قول رسول اللہ صلعم کا کہ ہمارے نسب مین کوئی کافر نہین ہوا ہے غلط ہے یہ مخاطب صاحب کی خام خیالی ہے حضرت ابراہیم کے باپ کا نام آذر نہین ہے تارخ ہے توریت مین بھی تارخ لکھا ہے آذر آپکے چچا کا نام تھا عرف چچا پر باپ کا اطلاق ہوسکتا ہے لیکن چچا کو نسب مین مداخلت نہین ہے علاوہ اسکے جن لوگون کے دلون کو یہ یقین ہے کہ رسول اللہ ہمیشہ سچ بولتے تھے وہ آذر کے اعتراض کو اس حالت مین بھی کہ اسکو حضرت ابراہیم کا باپ تصور اور فرض کرلیا جاوے اسطرح رفع کرسکتے ہین کہ ممکن ہے کہ تا پیدائش ابراہیم علیہ السلام آذر مومن و موحد رہا ہو اور بعد پیدائش ابراہیم کے کافر ہوگیا ہو علاوہ ازین توریت سے یہ بھی ثابت ہے کہ تمام خاندان پدری حضرت ابراہیم کا خدا پرست تھا اور بوقت رشتہ داری حضرت اسحٰق کے یہ فرمایا کہ مین کافران کنعان کی دختر سے نسبت نہین کرسکتا اے ایلی تو از تو میری آبائی خاندان مین کہ خدا پرست ہین جا اور نسبت اسحٰق کی کر۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اما الملخص قولہ سوا اسکے جناب امیر کے تو والد بھی کافر تھے تو جناب امیر کیونکر طاہر ہوسکتے ہیں۔ اگر کہا جائے
نہ ہو سکتے تو اسلئے قابل اعتبار نہیں کہ بغیر رسول پر ایمان لانے کے خدا پر ایمان لانا کافی نہیں۔ **اقول**
ہم تو مخاطب صاحب کی سمجھ سے نہایت تنگ ہو گئے خود اس امر کو تسلیم کر چکے ہیں کہ جب حضرت رسول مبعوث
ہوئے تو حضرت علی کی دس برس کی عمر تھی تو ظاہر ہے کہ آپکی بعثت سے پیشتر جو لوگ فقط خدا پر ایمان رکھتے تھے
وہ موحد کامل الایمان تھے پس اگر اس قول کو بطور فرض محال مان بھی لیا جاوے کہ نعوذ باللہ حضرت ابوطالب
رسول اللہ پر ایمان نہیں لائے تو بھی تا پیدائش حضرت علی کے حضرت ابوطالب کا موحد کامل الایمان ہونا
ثابت ہے اور نسب میں ضرورت کفر و ایمان قبل ولادت پسر کے ہوتی ہے اگر بعد انعقاد نطفہ جناب پیدائش حضرت
علی کے حضرت ابوطالب مشرک بھی ہو جاتے تو تا وجہ مقصود نہ تھا مگر ہم کتب اہل سنت سے ایمان حضرت
ابوطالب و عبد المطلب کی ثابت کر سکتے ہیں مدارج النبوۃ محدث دہلوی سے ثابت ہے کہ عبد المطلب اور
ابوطالب ماں پیدائش سرورِ عالم سے جانتے تھے کہ یہ اک نبی آخر الزمان ہے اور اُن سے اکثر خرق عادات ظاہر
ہوئی ہیں اور یہ دونو بزرگ مستجاب الدعوات تھے اشعار و قصائد ابوطالب کے تعریف آنحضرت و مدح دین
اسلام و حمد الٰہی میں مشہور ہیں اور انمیں مذمت قریش اور اصنام کی درج ہے شیخ عبد الحق محدث دہلوی
مدارج النبوۃ میں لکھتے ہیں کہ محمد بن اسحاق نے کہ فن سیر میں امام ہے قصیدہ حضرت ابوطالب کی سو دس
بیت لکھی ہیں کہ وہ تمام حمد الٰہی و نعت رسالتپناہی اور مذمت قریش اور دین قریش و ترغیب طاعت
و اذعان و قبول آنحضرت صلعم میں ہے شاہ ولی اللہ ازالۃ الخفا میں لکھتے ہیں کہ ابوطالب بزعم اہلبیت مسلمان
بود و وجہ عدم اظہار اسلام ابوطالب مومن و محقق ہی جان سکتے ہیں عوام کو اسکی اطلاع نہیں ہے اس زمانہ
میں مشرکین قریش نہایت درجہ عداوت آنحضرت سے رکھتے تھے اور ہمیشہ درپے ایذا و اضرار آپکے رہتے تھے
مگر حضرت ابوطالب کا لحاظ اور رعایت بدرجہ غایت کرتے تھے اسلئے حضرت کو کسی قسم کی ایذا نہ پہنچا سکتے تھے
اور کفار کو جو رعایت اور لحاظ حضرت ابوطالب کا تھا وہ صرف اسلئے تھا کہ انکو غلطی سے اپنا ہم مذہب جانتے تھے
پس اگر اسلام ابوطالب کا بھی اعلان ہو جاتا تو پھر کفار کو انکا لحاظ مطلق نہ رہتا اور پھر کوئی ذریعہ حفظ
کے امن کا نہ تھا **قال الناصبی** ہاں اس موقعہ پر دلیل کہ جو مسلمہ فریقین ہے اور بھی بیان کیجاتی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ جب جناب امیر نے اسلام قبول کیا تو عمر انکی دس برس کی تھی اس سے پیشتر جناب کا یہ حال کوئی نکولی
تو مذہب ہووے ہی گا جب باعتقاد شیعیان قبل از قبول اسلام جناب امیر بھی کافر تھے تو نجس ہوا کہ نجس
ہون اور جناب کی اولاد بھی عیاذاً باللہ نجس ہوئی **اقول** دس برس کی عمر ایام نابالغی کہلاتی ہے اور اس
عمر کا کافر کا بچہ بھی مومن ہوتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے گلستان بھی نہین پڑھی سعدی صاحب نے حدیث
لکھی ہے کل مولود یولد علی الفطرۃ الخ یعنی ہر بچہ طریق اسلام پر پیدا ہوتا ہے جب بڑا یعنی بالغ ہو جاتا ہے
تو اسکے مان باپ خواہ اسکو یہودی بناوین یا نصرانی یا مجوسی تو یہ امر تو آپکا ہی مسلمہ ہے کہ قبل از بلوغ آپ
مسلمان ہی تھے پھر انکو کافر کہنے والا خود کافر ہے اور انکو نجس کہنے والا نجاست کی پیدائش ہے کیونکہ حدیث
صحیح مین وارد ہے کہ کوئی ولد الحلال دشمن اہلبیت نہین ہو سکتا اور کوئی ولد الزنا محب اہلبیت نہین ہوتا
علاوہ اسکے حضرت علی قبل از بعثت بھی حضرت رسول اکی تکفل پرورش و حضانت مین تھے امام محط
سے ہی والدین سے جدا ہو گئے تھے تو ظاہر ہے کہ قبل از بعثت جو مذہب رسولخدا کا تھا وہی مذہب حضرت علی
کا تھا بڑے شرم کی بات ہے کہ چالیس چالیس برس تک سور اور شراب کے کھانے والے اور بت پرستون
مشرکون کا الزام معصوم بچون پر لگاتے ہین اگر خدا کا خوف نہین تو دنیا کے لوگونکی تو شرم کی ہوتی
کہ آٹھ آٹھ دس دس برس کے بچون کا مذہب تو تمام کرتے ہو اور چالیس چالیس برس کے ادھیڑون کا کہ لطف
زندگانی سفاح جاہلیت مین بسر کر چکے مذہب چھپاتے ہو اور طرہ یہ کہ بحث کچھ ہے اور راگ کچھ گاتے
ہو جو لوگ باغیرت ہوتے ہین اور وہ کسی امر کی تردید اور جواب سے قاصر و عاجز رہتے ہین تو اسکو تسلیم
کر لیتے ہین اور اگر تسلیم کرنے مین شرم آتی ہے تو اسکا ذکر ہی نہین کیا کرتے آپ عجیب با حمیت شخص ہین
کہ اصل بحث کو شروع کرکے اول قول کہنے لگے ہو تا کہ اصل بات کسی پر ظاہر نہو سکے مگر سب کے سب آپکا
سا ہی ذہن رسا نہین رکھتے وہ تو آپکی کتاب پڑھتے ہین ضرور منتظر ہونگے کہ مولویصاحب اصل بحث
کا کیا فیصلہ کیا ہے اور حدیث موضوعی کو کن دلائل سے صحیح ثابت کیا ہے **قال الفاضل المخاطب**
لطیفہ اب ہم جناب مولف صاحب سے یہ بات دریافت کرتے ہین کہ آپکے باپ دادے بھی سب کے سب نابینی تھے
اور نانا بھی شیعون کے نزدیک یقیناً کفار یہود و نصاری سے بدتر ہوئے ہین تو آپ بھی مصداق اس شعر کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دشمنون کے ہین یا نہین **شعر** بخس العین کہ بود طاہر ٭ سگ و خوک است و میت کافر ٭ پس موجب عقائد شیعون کے آپ بھی بخس العین ٹھہرتے ہین مثل فلان و فلان کے **اقول** فلان فلان سے اگر مراد آپ کی شیخین رضی اللہ عنہما سے ہی تو آپ خود سمجھ سکتے ہین کہ جنہون نے رسولخدا کی مخالفت نہین کی انکے اہلبیت کا دشمن نہین انکا حق غصب نہین کیا تو مین مثل انکے کسطرح ہو سکتا ہون حضرت مولویصاحب آپنے لطیفہ اسکا الٹا نہایت نا شائستہ کا مطلب یہ نہ تھا کہ اصحاب ثلثہ کے بزرگون مین کافر و مشرک تھے تو اسوجہ سے وہ بھی نعوذ باللہ بقول آپکے کافر و مشرک ہوگئے بلکہ بحث یہ تھی کہ نبی اور امام کے نسب مین کوئی مشرک نہین ہوتا نہ کبھی وہ مشرک تھے مین اصحاب ثلثہ کے بزرگون کی نسبت تحقیقات کفر و شرک کے کرنا فضول ہی کیونکہ جب وہ خود چالیس چالیس برس کی عمر تک قبل مسلمان ہونیکے مشرک رہے تو بزرگ انکے انکی برکت سے کیسے معصوم رہتے مگر آپنے یہ نہ سمجھی ماشاء اللہ ساری کی ساری ہوئی ہی آپ اسکو الٹا سمجھے لیکن ہم الٹی سمجھ والون کو سمجھا دیتے ہین اسکو ایسے سمجھے کہ مثلاً آپ کے باپ دادا کافر و مشرک یا منافق تھے تو ایک آپ تک ان کی نجاست کا اثر اسوقت تک نہین آسکتا کہ جبتک آپ بھی موجب انکے طریقہ کے کافر و مشرک یا منافق نہ ہو جاوین اور اگر آپ ایمان قبول کرین تو اسلام البتہ نجاست کو دور کرتا ہی ناصبیت کا الزام جو میرے بزرگون پر آپنے لگایا یہ آپکی تہذیب ہی ممکن تھا کہ مین بھی اسی طرح پیش آتا لیکن چونکہ وہ مسلک کم ظرفون کا ہی اور رذیل قومون پر ہی ایسی لغویات ختم ہین اسلئے ہمنے اسکو آپ پر ہی چھوڑا لیکن اسقدر اطلاع دیئے دیتا ہون کہ بحمد اللہ میرے باپ دادا مین سے کوئی ناصبی نہین ہوا بلکہ وہ نواصب و وہابیون وغیرہ پر ہمیشہ لعنت کرتے تھے اور دشمنان اہلبیت کو کافر سمجھتے تھے کیونکہ وہ اہلسنت وجماعت تھے آپکی طرح لا مذہب وہابی نہ تھے کہ اہلبیت نبوی کے دشمن ہون لیکن مجھے آپسے ایک مسئلہ دریافت کرنا ہی اور چونکہ آپ اپنے آپ کو بلقب مولوی لکھتے ہین اسلئے یقین ہی کہ آپ جواب استفسار سے درگزر نکرینگے **مسئلہ قدوری** فقہ حنفیہ مین یہ مسئلہ درج ہی کہ سور اور آدمی کی کھال نجاست مین برابر ہین کہ یہ دباغت سے بھی پاک نہین ہوتی پس کیا یہ عوام آپکے ہم مذہبان و ہم مشربون پر حاوی ہی یا آپکے علماء و صلحاء پیر وغیرہ اس سے مستثنےٰ ہین اور اگر وہ بھی اس حکم مین داخل ہین تو نماز اور عبادات آپ کی کسطرح قبول ہو سکتی ہی اور نیز جسکی کھال نجاست مین مثل خوک

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے ہو تو اسکا گوشت اور دیگر اعضا یعنی دل وغیرہ بھی خوک کے ہی گوشت اور اعضا کی مانند نجس العین ہوگا یا اسکا وہ حکم ہی اور نیز بشرطیکہ اسکے اعضا اور گوشت بھی مثل کھال کے نجاست مین خوک کے اعضا اور گوشت کی برابر ہون تو بحالت زندگی بھی مثل خوک کے کہ وہ زندہ بھی نجس العین ہی یہ بھی نجس العین ہوگا یا نہین اگر ہوگا تو اسکی وجہ ارشاد ہو اور جبکہ آپ مثل خوک کے نجس العین تسلیم کرلین تو انکے دخول فی المساجد اور دخول فی الحرمین کی نسبت کیا فتویٰ ہی بینوا و توجروا **اقول** اس مقام پر توضیح اس امر کی بھی کرنا ضرور سمجھا گیا کہ جب شیعہ کسی بدنصیب ناصبی سنی کو اپنے مذہب مین داخل کرتے ہین تو وہ پیشتر اس سے اسکے آبا و اجداد پیشوا دشت تک ایک ایک کا نام اور لقب عہدہ پیشہ بلا کر تبرا و لعنت کرواتے ہین الی آخر الہزلیات **اقول** یہ قول آپکا کسی قدر صحیح ہی اور کسیقدر رفاض ہی اصل یہ ہی کہ جسکے آبا و اجداد مین دشمنان خدا و رسول و معاندان اہلبیت رسالت ہون جیسے کوئی صدیقی یا فاروقی یا عثمانی یا سفیانی یا مروانی مذہب حق قبول کرے تو البتہ بموجب عقیدہ ناجیہ فرض ہوگا کہ وہ قبیلے کے اس گروہ پر لعنت کرے جسکا دشمن خدا یا دشمن رسول یا دشمن اہلبیت ہونا ثابت ہو اگر وہ نسب کی رعایت کریگا تو ایسا ہی مسلمان سمجھا جاویگا جیسے آپکے بعض اصحاب کہ کشتگان احد و بدر و معرکہ کربلا کے بغض بھی انکے دلون سے نہ گیا اور مومن اور مسلمان کا فرق بھی اتنا ہی ہی کہ مومن برحق وہ ہی کہ رسول اللہ کو اپنی نفس سے انکی اولاد کو اپنی اولاد سے انکے بزرگون کو اپنے بزرگون سے اولیٰ سمجھے اپنی خوشی پر انکی خوشی کو اپنے علم پر انکے علم کو مقدم سمجھے اور مسلمان وہ ہی کہ جو تلوار کے زور سے دبا ہوا مطیع ہی جسوقت موقع ملا کیسے رسول اللہ کیسے لیسیت اپنے نفس کو رسول اللہ سے بہتر اپنی اولاد کو انکی اولاد سے اپنے مفاد کو مقدم کرین موقعہ لگے تو نبی کا گھر لوٹ لین انکے حقوق غصب کرلین انکی اطاعت کیجگہ انسے اطاعت کراوین بلطایف موقعہ نہ ملے خفیہ زہر دیکر ہلاک کرڈالین کوئی موقعہ ملے تو نبی زادون کو بھوکا پیاسا ذبح کردین اور نام کو مسلمان تو حضرت سلامت ایسی مسلمانی پر تو ہزار لعنت ہی اور اس مشرب کا اگر باپ بھی ہو تو اسپر مومن کو صد ہزار لعنت بھیجنا واجب و فرض ہی اگر معاندین اور سفہا کے ملامت کرنیسے کوئی شخص ایسے بزرگون کا خیال کرے تو وہ بھی مثل انہین منافقون کے ہی اور کفار مین جو قرابتدار سمجھے جاتے تھے اسکی وجہ یہی تو تھی کہ وہ بزرگان اپنے مذہب و رسوم کو ترجیح دیتے تھے اور دین اسلام کی خوبیون سے قائل ہو کر آخری جواب انکا یہی ہوتا تھا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

که باپ دادا ہمارے بت پرستی کرتے آئے ہین ہم کسطرح انکا طریقہ چھوڑ دین یا آجکل کے سے سُنّی کہ یہ
سمجھتے ہین کہ باپ دادا تو ہمارے دشمن اہلبیت تھے انکے دوست کیسے ہو جاوین بس جو شخص ایمان سے تعلق
رکھتا ہی وہ بے دین باپ دادا سے ضرور تبرا کریگا اور جسکے دلمین ایمان نہین وہ ضرور اپنے کفار باپ دادا
کو رسول اللہ اور اہلبیت پر ترجیح دیگا بس جس شخص کے باپ دادا دشمن اہلبیت تھے وہ نماز مین بھی انکے لیے
مغفرت طلب کریگا اور خداوند تعالیٰ اس مومن کی خاطر سے اسکے گنہگار باپ دادا کو بخشدیگا اور جس کے
باپ دادا دشمن اہلبیت تھے اور وہ مومن ان سے سخت متنفر اور بیزار نہین ہی تو وہ ہرگز مومن نہین اور اگر متنفر ہی
اور انپر لعنت کرتا ہی تو مورد رحمت الٰہی ہوتا ہی کیا تمکو معلوم نہین کہ خداتعالیٰ نے زمانہ رسولخدا مین مومنین
کو منع کیا تھا کہ اپنے والدین مشرکین کی مغفرت طلب نہ کرین حالانکہ وہ زمانہ جاہلیت مین تھے اور ان پر
حجت رسالت ختم ہوئی تھی اور جو لوگ کہ بعد اتمام حجت رسالت خاندان رسالت سے برگشتہ ہو کر انکے معاند
اہلبیت نبوی کے دشمن ہوگئے خواہ وہ صحابی ہون یا تابعی یا زمانہ مابعد کی پیدائش ہون کسیطرح قابل رحمت
نہین ہین بلکہ حق مومن کا یہی ہی کہ انکے اوپر ہمیشہ لعنت کرے اور جس شخص نے بمقابلہ ایمان کے لحاظ نسب کیا
وہ ہرگز صاحب ایمان نہین اسلیے جب کوئی اہلسنت وجماعت سے شیعہ ہوگا تو البتہ اسکو لازم ہوگا کہ اگر
باپ دادا استاد وغیرہ پر لعنت کرے کیونکہ انکی عداوت حق اہلبیت مین ثابت ہی **قال** المولوی جہانگیر خان
صفحہ ۲۰۵ مین مولف بڑے دعوے کے ساتھ لکھتے ہین کہ ایک ثلث قرآن مناقب اہلبیت مین نازل ہی بطور نمونہ
بعض آیات ذیل مین درج کی جاتی ہین اسکے بعد فہرست ہی جس مین بیس آیتون کے نمبر دیے جاتے ہین اور
ان آیاتین سے اکثر تو غلط ہین کہین کا پاؤن کہین کا سر کہین کا مبتدا کہین کی خبر غرضیکہ فہرست کے
خانہ ثبوت مین مولف نے بہت کتابون کے نام ڈالے ہین تاکہ شیعہ لوگ سمجھین جناب فضیلت مآب شیخ احمد
صاحب بڑے دل مولوی ہین جنہون نے چھکڑون کتابین اہلسنت کی ڈھو ڈالی ہین اور ان سے فضیلت جناب امیر
کی ثابت کی ہی **اقول** وبہ نستعین اس اعتراض مولف کے کئی جزو مین لیکن عبارت طویل اور مطلب قصیر ہونیکی
وجہ سے بخوف طوالت اسموقعہ پر پوری نقل نہین کی گئی اول اعتراض یہ ہی کہ اہلبیت پیغمبر کی شان مین کوئی
آیت نازل نہین ہوئی اگر بقدر پاؤ پارہ کے بھی ثابت کیا جاوے تو ہم جانین دوسرا اعتراض یہ ہی کہ شیعہ علم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے علی العموم بے بہرہ ہین سنیون کے حجام و قصاب بھی یہ صاحبون سے اعلم ہین اور شیعون کے عالم بھی قواعد
بغدادی صحیح نہین پڑھ سکتے اور منجملہ آیات مستدلہ کے ایک آیۃ ولکل قوم ہاد حضرت علی کی شان مین نازل
ہونا غلط ہے اور حضرت علی تو بوجہ گم کر دینے قرآن کے گمراہ کرنیوالے ہین نہ کہ ہادی اور پھر یہ زبان طعن
لکھا ہے دربارہ خروج و ظہور مہدی علیہ السلام اور اعجاز قرآن اب ہم ہر امر کا جواب مفصل عرض کرتے
ہین اوائل اعتراض مین جو نسبت فہرست آیات اعتراض کیا گیا ہے اس سے لغویت معترض کی ثابت ہے
اگر کہین غلطی ہوتی تو مخاطب صاحب درگذر کیون فرماتے اور اگر اظہار غلطی کی مولف مین لیاقت نہتھی
تو یہ دوسری خطا ہے کہ باوجود عدم تمیز صحت و غلط کے کیون اعتراض کیا اور اسکو ثابت نہ کیا تو تیسری
خطا ہے اور جو کچھ اعتراض نسبت حوالہ کتب درج ہے تو ظاہر ہے کہ علم و فضل مین حصہ مشائخ سادات کا ہے اگر حجام
قصاب اسکی سند کرین تو فضول ہے یہ بھی انگریزی عملداری کی بدولت ہے کہ حجام و نداف بھی ماہر ہوین
پڑھ کر مولوی کہلانے لگے ورنہ بادشاہی زمانہ مین کیا مجال تھی کہ پاؤ سپارہ سے زیادہ پڑھ سکین نسبت
عقل و فضل علمار شیعہ انسے پوچھنا چاہئے کہ جو علم سے بہرہ رکھتے ہین کہ تمام علوم و فنون کے موجد یہی شیعہ
ہوئے مین جاہلون اور کم علمون کو اسکی کیا خبر ہے جنہون نے کتب درسیہ علوم عربیہ کی پڑھی ہین ان سے
دریافت کرنا چاہئے کہ انمین شیعون کی کسقدر تصنیفات ہین اور اسلام مین ابتدا سے تا ایندم جس قدر
فضلار علامہ کے لقب سے مشہور ہوے ہین انمین کتنے شیعہ ہین اور کتنے غیر شیعہ ہین نسبت قواعد بغدادی
جو ارشاد ہوا ہے کہ علمار شیعہ اسکو بھی صحیح نہین پڑھ سکتے اسکی وجہ غالباً یہ ہوگی کہ شیعہ بوجہ نحوست بغداد
کہ منحوس ترین ارض سے ہے اس سے بھی تبرا کرتے ہین اگر آپ ابتدائی صرف و نحو و منطق کی بھی کوئی کتاب پڑھ
لیتے تو آپکو علمار شیعہ کے علم و فضل کا حال معلوم ہوجاتا ورنہ بے علم آدمی علم کی لذت سے کب واقف ہو سکتا ہے
وہی نقل ہے چہ داند بوزنہ لذات ادرک۔ نسبت قرات نماز شیعہ جو ارشاد ہوا ہے کہ شیعہ سنی کو دیکھ نماز مین
بہت منہ بگاڑتے ہین اور زبان کو بھی توڑتے ہین جیسے کوئی ڈبہ مین ڈالکر کنکر کھڑکھڑاتا ہے یہ کیفیت بیشک
ہزار درجہ اس سے بہتر ہے کہ فقط طبلہ و سارنگی کی ہی کسر رہجاتی ہے اور باقی سب سامان نغمہ و سرود کا
سنیون کی نماز مین موجود ہوتا ہے جسکی نسبت حدیث صحیح مین وارد ہے کہ آخری زمانہ مین ایک گروہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شیطانی قائم ہوگا کہ قرآن کو راگ کی مانند پڑھینگے اور وہ اہل نار سے ہین کذا فی المشکوٰۃ اور یہ امر تو البتہ
درست ہی کہ کلانوت یا ڈوم کوسی بے نغمہ سنج کا کلام کیون خوش معلوم ہوگا کیسا ہی عالم و فاضل ہوگا ڈوم
کے آگے تو اسکے ہیر ایسی ہی ہونگے جیسے ڈھین لنگر کہ گھرا وی نسبت عدم تحصیل علم سادات جو کچھ ارشاد ہوی
وہ سر آنکھون پر ماننے کی قابل ہین واقعی سادات تو عبرت پکڑنی چاہیے کہ گردش ایام سی اب وہ زمانہ آیا ہی کہ جنکی
سقاد یت نے کبھی علم کا نام بھی نہین سنا تھا اب وہ صاحب تصنیف بنتے ہین جنکے بزرگون نے یا وسیارہ
سے ایک کو بھی زیادہ پڑھا نہ لینے پر محتسبون کے دُرّے کھائے تھے اب وہ مولوی اور حافظ کہلاتے ہین سادات
عظام کے لئے واقعی نہایت شرمناک واقعہ ہی کہ ذریت اور اولاد رسول ہوکر علم حاصل نکرین اور حجام و نداف
مولوی و فاضل کہلاوین اور سادات کہ افصح العرب تھے غضب نہین کہ ہندی اقوام انکے مخارج حروف
پر طعنہ زن ہون نظر بحالت ولیقین یہ شعر نہایت موزون ہی اور حسب حال ہی شعر خوب رحمت نہ ہو
کیونکہ کلچڑی کتنی ہی حضور بلبل بستان ہرے نوا سنجی انسان اپنی حالت کو بہت جلد بھول جاتا ہی ہمارے
دیکھتے دیکھتے ہندوستان کی رذیل اقوام سلام علیک کی جگہہ سلاملیک و غیر المغضوب کی جگہہ غیر المگدوب
کہا کرتے تھی اب گردش ایام سی جابجا مولوی اور حافظ اور قاری کہلانے لگے مگر شرفا کو افسوس ہی کہ
انکے طعنون پر بھی عبرت نہین آتی مخاطب صاحب جو یہ فرماتی ہین کہ اہلبیت علیہم السلام کی شان مین
ایک پاؤ پارہ ہی نازل ہونا ثابت کر دو ہم کہتے ہین کہ کل قرآن ہی اہلبیت پر نازل ہوا ہی رسولخدا کیا
اہلبیت سے باہر ہین اور اہلبیت کیا قرآن سی جدا ہین خود رسول فرماتے ہین لن یتفرقا حتی یردا علی
الحوض یعنی قرآن اور اہلبیت میرے بعد ہرگز جدا نہونگے تا آنکہ حوض کوثر پر میرے پاس پہنچین اور
پھر فرماتے ہین القرآن مع علی و علی مع القرآن جناب علی مرتضیٰ آپکے ہم مشربون سی صفین مین فرماتے
ہین یہ قرآن جسکو تمنے نیزہ پر نصب کیا ہی قرآن صامت ہی اور مین قرآن ناطق ہون اور یہ سب
روایات متواترہ اہلسنت کی ہین اگر آپکے ممدوحین پر یا انکے گھرون مین قرآن نازل ہوتا تو آپ کا یہ
سوال بجا تھا کہ اہلبیت کی شان مین کوئی آیۃ نازل نہین ہوئی جسقدر آیات ہمنے انوار الہدی مین
درج کی ہین وہ کئی پارون کی برابر ہین اور ثبوت اس امر کا کہ وہ آیات بموجب مرویات اہلسنت حضرت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علی کی شان مین نازل ہین ہر ایک کے محاذ لکھدیا ہی مگر افسوس یہ ہی کہ مولف صاحب کو اپنے مذہب کی
کتب سے بھی آگاہی نہین خانہ ثبوت مین جابجا تفسیرون کے نام کتب احادیث کے نام درج ہین جس پر
مولف صاحب تحریر فرماتے ہین کہ کسی تفسیر کا حوالہ نہین دیا اسمین مین سخت مجبور ہون کہ اردو کی تفسیر
مجھکو ملی کہ مین اسکا حوالہ درج کرتا لیکن مخاطب صاحب کو یہ لازم تھا کہ کسی عالم سے فہرست انوار الہدے کو
سمجھکر اطمینان کرتے خود ہی جواب دینے کی مبادرت نکرتے آیت نمبر اول مندرجہ فہرست انوار الہدی
انما ولیکم اللہ جسکو فخر رازی نے اپنی تفسیر مین تین طرق سے اور ثعلبی نے عبد اللہ ابن عباس سے
سیوطی نے درمنثور مین طرق خطیب عبد الرزاق عبید بن حمید وابن جریر وابن مردویہ وابن ابی
حاتم وابن عساکر او ابو الشیخ سے عبد الرزاق ابن مردویہ ابن جریر اور خطیب نے ابن عباس سے طبرانی نے
اوسط مین حضرت عمار بن یاسر سے ابو حاتم نے اور ابن عساکر نے سلمہ بن کہیل سے ابن جریر نے مجاہد سے
اور نیز ابن جریر مذکور نے سدی سے اور عتبہ بن حکم سے اور ابن مردویہ نے بطریق کلبی ابن عباس سے بتوسط
ابن صالح طبرانی نے ابو نعیم نے ابن مردویہ نے ابی رافع سے روایت کی ہی کہ یہ کہ شان مین حضرت علی
مرتضی کی ہی اسی طرح ہر آیت کے محاذ مین ہمنے حوالہ تفاسیر معتبرہ واحادیث صحیحہ اہلسنت کا دیا ہی مگر یہ
معلوم کہ مخاطب صاحب اس سے زیادہ اور کیا توضیح چاہتے ہین عام روایات ملاحظہ فرمائے کہ شیخ ابن حجر
صواعق محرقہ مین خود لکھتے ہین واخرج الطبرانی وابن ابی حاتم عن ابن عباس قال ما انزل اللہ یا ایہا
الذین آمنوا الا وعلی امیرہا وشریفہا ولقد عاتب اللہ اصحاب محمد صلعم فی غیر مکانٍ وما ذکر علیاً الا
بالخیر + اور روایت کی طبرانی نے اور ابو حاتم نے ابن عباس سے کہ کہا انہون نے کہ نازل نہین فرمایا
خدائے عز وجل نے کسی جگہہ یا ایہا الذین آمنو مگر یہ کہ علی مرتضی امیر و شریف ترین مخاطبین کے ہین
اور بتحقیق کہ بہت مقامات پر خدائے عز وجل نے عتاب فرمایا اصحاب محمد پر مگر حضرت علی کہ انکا ذکر خیر کے ساتھ
ہی کیا ہی تو اب شمار کیجیے آیات یا ایہا الذین آمنو کو اور نکال دیجیے امنین سے آیات عتاب کو جو اصحاب ثلثہ
وغیرہ کی شان مین ہین اور پھر حساب کیجیے کہ کے سیپارون کی برابر ہوتی ہین واخرج ابن عساکر عن
ابن عباس قال ما انزل فی احدٍ من کتاب اللہ ما انزل فی علی واخرج عنہ ایضاً قال نزلت فی علی ثلثمائة آیة

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یعنی روایت کی ابن عساکر نے حضرت عبداللہ ابن عباس سے کہ جسقدر آیات قرآن پاک کی حضرت علیؑ کی شان مین نازل ہوئی ہین اتنی کسی کی شان مین نازل نہین ہوئی ہین اور دوسرے یہ روایت بھی ابن عباس سے ہی کی ہی کہ حضرت علیؑ کی شان مین تین سو آیات نازل ہین - ابھی دیگر حضرات اہلبیت علیحدہ ہین کہ جنکی شان مین بالاجتماع سورتین کی سورتین مثل سورہ دہر و سورہ والفجر وغیرہ نازل ہین اگر حساب لگایا جاوے تو بیشک ایک ثلث قرآن اُن حضرات کی شان مین نازل ہی منجملہ آیات مندرجہ فہرست انوار الہدیٰ کے مخاطب صاحب نے آیۂ ولکل قوم ہاد کے لکھا ہی کہ حضرت علیؑ کی شان مین نازل نہین ہوئی اور لفظ ہادی سے اُنسے مراد نہین حالانکہ سیاق آیت خود شاہد ہے کہ انما انت منذر و لکل قوم ہاد مین بلفظ انما مفید حصر ہی جسکے معنی ہوئی کہ تو تو ڈرانیوالا ہی اور ہاری قوم کیلئے ایک ہدایت کرنیوالا ہی ہمارے مخاطب صاحب ہم جانتے ہین کہ حافظ ابو نعیم اور انکی کتاب ما انزل من القران فی علی کو جانتے بھی نہونگے ایسا ہی تفسیر ثعلبی کا نام بھی نہ سُنا ہوگا کیونکہ یہ دونو عربی زبان مین ہین مگر شاہ ولی اللہ جن سے وہابیون کو حسن عقیدت ہی اور اُنکی تصنیفات تبرکاً پڑھتے ہین اگرچہ اُنکی کتاب ازالۃ الخفا فارسی مین ہی مگر ہم آزمایش کر چکے ہین کہ جو لوگ ای نام مولوی کہلاتے ہین اُنسے پڑھی نہین جاتی مگر چونکہ وہابیون اور ناصبیون کے نزدیک قرآن ثانی ہی اسلیے مخاطب صاحب پر اتمام حجت کیلئے اُس سے زیادہ اور کسی کتاب کا حوالہ دینا مناسب نہین جانتے ہین اسلیے ہم مخاطب صاحب کو توجہ دلانے مین طرف اُنکی قرآن ثانی یعنی ازالۃ الخفا عن خلافت الخلفا کے مقصد دوم کے صفحہ ۲۶۲ کی سطر ۱۰ و ۱۹ مطبوعہ مطبع بریلی کی طرف اخرج الحاکم عن علی فی قولہ تعالیٰ انما انت منذر و لکل قوم ہاد قال علی رسول اللہ المنذر و انا الہادی یعنی روایت کی ہی امام حاکم نے حضرت علی مرتضیٰ سی قولہ تعالیٰ انما انت منذر و لکل قوم ہاد کہ فرمایا حضرت علی مرتضیٰ نے کہ رسول اللہ منذر ہین اور مین ہادی ہون پھر فرمائے کہ مخاطب صاحب کا انکار محض براہ تعصب ہی یا نہین ا ناظرین با انصاف مخاطب صاحب کے ایمان کی نسبت فتوی دین کہ باوجود بےعلمی کے ایسے معاملات مین اپنی رائے ناقص سے بلا کسی ثبوت کی انکار کر دینا حد تکفیر کو پہنچتا ہی یا نہین اگرچہ جہلا بوجہ بےعلمی معذور ہوتے ہین لیکن ایسے مسائل مین اُنکو دخل دینے کی کیا ضرورت تھی جسمین ایمان پر صدمہ پہنچتا ہو کیا عمدہ کسی کا قول ہی کہ نیم ملان خطرہ ایمان مخاطب صاحب کا بعد ترجمہ آیت یہ لکھنا کہ دیکھو اسمین حضرت علیؑ کا ذکر کہان ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بالکل ایسا ہی جیسا کوئی بیوقوف بوجہ عدم اندراج نام کے یون کہے کہ آیہ مین محمد رسول اللہ کا نام کہان ہی اسیطرح حضرت
آیات کا نشان نزول قرآن کے ترجمہ مین نہین ہوا کرتا اور اگر مترجم قرآن کو پڑھکر مفسر بنجایا کرین تو پھر علمار کو کون
پوچھے پھر تو سارے کٹ ملان ملک اسلام کو زیر و زبر کردین علمار نامدار نے خدا اُنپر رحمت کرے بہت ہی خوب کام کیا ہی کہ
دقیق کتابون کے ترجمے اردو مین نہین کئے ورنہ یہ کج بنیدے ملان تو عوام الناس کے ایمان کا تسمہ لگا ہوا بھی نچھوڑتے
بھلا اس غضب کا کہین ٹھکانا ہی کہ کہین سے ترجمہ قرآن کا اردو مین ملگیا ہی جو امر کہ اُس ترجمہ مین درج نہین وہ گویا
کسی کتاب مین مذکور نہین ہی۔ بعد ازان مخاطب صاحب نے پھر وہی اپنے تکیہ کلام کا اعتراض درج کیا حضرت علیؑ تو تمام
قومون کے گمراہ کرنیوالے ہین کہ انہون نے اپنا جمع کیا ہوا قرآن غائب کر ڈالا معلوم ہوتا ہی کہ مخاطب کو اپنی اعتراض پر
بہت ہی گھمنڈ ہی اور جس مقام پر مولف صاحب عاجز ہو کر گھر جاتے ہین وہان سے اعتراض کو اپنی جان بچانیکا قلعہ
بناتے ہین حالانکہ اس اعتراض سے زیادہ پوچ اور لغو کون اعتراض ہوگا کہ اپنا الزام امام پر لگاوین قومونکا گمراہ کرنیوالا
وہ شخص ہی جس نے تمسک ثقلین کا انکار کیا رسولخدا کی روبرو کیا پھر تمام امت کو اغوا کر کے قرآن و اہلبیت پیغمبر سے
منحرف کیا۔ پھر اصلی قرآن کو قبول نکرنے دیا اور اپنی طرف سے قرآن غلط مرتب کر کے جاری کیا اور اہلبیتؑ کی
تقلید سے لوگون کو روکا یہ کیا انصاف ہی کہ امت کا گناہ نوح علیہ السلام پر اور گروہ ثمود و عاد کا الزام ہود اور
صالح پر اور یہودیونکا الزام حضرت ذکریا و یحییٰ علیہ السلام پر لگایا جاوے مخاطب نقل تو مت کرو جیسے نکٹون نے
ناک والونکو براہ بیش بندی کہنا شروع کیا کہ یہ ناک والے آئے یہ واقعہ تو ایسا تھا کہ بوجہ شرم و ندامت تمکو زبان سے
بھی نکالنا واجب نتھا بعد اسکے پھر آپنے اپنا معمولی دس مرتبہ کا لکھا ہوا اعتراض کہ امام مہدی قرآن جاری
کرینگے اور تمام ناصبی یعنی اہلسنت قتل کروا ڈالے جائینگے بے کھٹکے مومن اور مومنات متعہ کرینگے۔ تحریر فرمایا
جسکے جواب متعدد مقامات پر ہم دیچکے ہین اور اب بھی آپ کی خدمت کرنیکو موجود ہین اول تو آپنے جو ناصبیون
کو معبرّیہ اہلسنت کیا ہی تو فرمائیے کہ کیا واقعی ناصبی اور سنی ایک ہی فرقہ ہی یا آپنے حمایت بہم پہنچانیکے لئے بروے
دغا و فریب اپنے آپ کو اہلسنت سے تعبیر کیا ہی اور یہ جو آپنے تحریر فرمایا ہے کہ مومنین و مومنات مین بے کھٹکے
متعہ جاری ہوگا اس بارہ مین مین آپ کو دوسری خوشخبری یہ سناتا ہون کہ مومنین کو علاوہ مومنات کے
مسلمات سے بھی متعہ کرنا جائز ہے اور یہ تو غور فرمائے کہ جیسے حالات اس زمانہ کے آپکے عرفا اور علمار نے لکھے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہین کہ ایک ایک مرد کے پیچھے ستر ستر عورت ہونگی اور مثل بہایم کے سڑکون پر مسلمین و مسلمات زنا کرتے ہونگی تو اُس کیفیت سے تو مومنین و مومنات کا متعہ کرنا ہزار درجہ بہتر ہے پھر کیا وجہ ہے کہ آپنے پہلے اپنے گریبان مین منہہ ڈالکر نہین دیکھا اور دوسرون پر معترض ہونے لگے پھر آپنے بحوالہ ہماری کتاب کے صفحہ ۱۲۵ کے یہ لکھا کہ حضرت ابوبکر صدیق نے حضرت کے جمع کئے ہوئے قرآن سے اغماض کیا تو حضرت علیؑ کل قوم کے گمراہ ہونیوالی ہوئے نہ کہ ہادی بھلا حضرت مین آپ سے پوچھتا ہون کہ اغماض کرنیوالا افضل قرار پائیگا یا جن سے اغماض کیا گیا اُنکا بھی کچھ قصور ہے۔ یہ سواد الوجہ فی الدارین کرنیوالے مالیخولیا تو خوب ہے کہ جو بات سوچتے ہین الٹی سوچتے ہین۔ دیکھئے ناظرین باالضاف کہ ہمارے مخاطب صاحب اس الٹی سمجھ پر اس جگہ ایک بیت بھی تحریر فرماتے ہین بیت تیرے دماغ مین سودا سا کیا سمایا ہے + جو مارتا ہے تو شیشہ کو سخت پتھر ہے + اہل الضاف غور فرماوین کہ شعر خود مخاطب صاحب کے حسب حال ہے یا نہین ہم اب تک نہین سمجھے کہ اسکی کیا وجہ ہے کہ مخاطب اکثر مقامات پر سودائیون مجنونون کی سی تقریر کرتے ہین اور اسکے بعد خود ہی ایک شعر اپنے حسب حال لکھدیتے ہین بالکل ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسا کسی پر شیطان یا بھوت خبیث کا سایہ ہوتا ہے اور وہ اسکے اثر مین لاف و گزاف بکدیتا ہے اور بعد ختم اسکے پھر کچھ ہوش آتی ہے اسوقت اپنی تحریر یا تقریر بیہودہ پر مطلع ہوکر حسب حال اپنی بیہودگی کوئی فقرہ یا شعر زبان یا قلم سے نکالتا ہے سو یہی حال بالکل اس اعتراض کا ہے کہ کیسا ہی بیوقوف اور اجہل شخص ہے اسکو سنکر کہیگا کہ اعتراض الٹا ہے اور ایسی تحریر یا تو نشہ کی حالت مین ہوسکتی ہے یا بھوت جنیت کے سایہ مین اور پھر شعر آپ کا خود دلالت اس امر پر کرتا ہے کہ جو مخاطب صاحب ہی پر پڑتا ہے جب اعتراض کو لکھکر ہوش مین آتے ہین تو اپنے خبط اور سودا کو تسلیم کرکے فرماتے ہین ؎ تیرے دماغ مین سودا سا کیا سمایا ہے + کہ مارتا ہے تو شیشہ کو سخت پتھر ہے +

قال المولوی جہانگیر خان صفحہ ۲۰۹ مین ہے و تعیہا اذن واعیۃ۔ فلان راوی نے فلان کتاب اہلسنت مین ماثر علی مرتضےٰ ہین لکھا ہے۔ الخ۔ مولف نے آیت منظومہ کا تحریفا سر تراشن لیا ہے محض بغرض بہکانے نادانون کے بالخصوص جو علم قرآن سے بے بہرہ ہین یہ آیت شریف پارہ تبارک الذی سورۃ الحاقہ مین اسطرح پر ہے کہ انا لما طغا الماء حملنا کم فی الجاریۃ لنجعلہا لکم تذکرۃ و تعیہا اذن واعیہ ترجمہ تحقیق ہمنے جسوقت زیادہ کیا پانی یعنی وقت طوفان کے اُٹھایا ہمنے تمکو کشتی مین یعنی نوح کے ساتھ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

تا کہ بتادین ہم اسکو واسطے تمہاری نصیحت یعنی بطریق عبرت اپنے کان مین ڈال رکھتے ہین اور ہردم اس غضب الٰہی کا خیال کرکے ڈرتے ہین خلاصہ مضمون اس آیت شریف کا تفسیر مدارک وغیرہ مین یہ لکھا ہی کہ رب اکبر اپنے بندون کو از راہِ نصیحت فرماتا ہی کہ اے میرے بندو تمہارے آباو اجداد کو بڑے بھاری عذاب سے ببرکت اسلام و بطفیل حضرت نوح علیہ السلام کے نجات دی تمکو چاہیے کہ اس ہمارے احسان کے شکرگزار ہو اور بُت پرستی اور تعزیہ پرستی وغیرہ من عمل الشیطان سے بیزار رہو۔ اگر ہمارے اس کہنے پر بھی تم نہ سمجھوگے تو تم بھی مثل کفار امتِ نوح کے تباہی کے جہاز مین پڑجاوٗگے دیکھو اس آیت شریف کو بھی کوئی مناسبت جناب امیرؑ سے نہین معلوم نہین کہ ایسی صریح جھوٹی کارروائیون مین جو خسر الدنیا والاخرہ کے ہم مرتبہ ہون کونسا فائدہ تصور کیا گیا ہی علی الخصوص جسکا حال آیات بینات خالق کائنات کی تبدیل و تبدل معنی اور مطلب مین ہے، تو پھر اسکی بحث احادیث صحیحہ رسول خدا پر کیونکہ تعصب سے خالی ہوسکتی ہی۔ **بیت** من ز قرآن مغز را برداشتم + استخوان پیش سگان انداختم + حق یہ ہی کہ مولف کا رسالہ اندھیری رات کا نشانہ ہی لگا تو تیر نہین تکا بنا بنایا ہی۔ بقول شخصے کہین کھیت کی کہین کھلیان کی۔ **اقول و بہ نستعین** فی الواقع یہ آیت سورۃ الحاقہ مین ہی اور مطلب سورہ کا شروع سے یہ ہی کہ قیامت برحق آنے والی ہی بیشتر ثمود اور عاد نے اسکی تکذیب کی پس ثمود و عاد پر بھی عذاب نازل ہوئے کہ وہ ہلاک کئے گئے۔ پھر فرعون اور اس سے پہلے اور صاحب موتفکات اہل طغیان و عصیان ہوئے اور مرسلین کا کہنا انہون نے نہ مانا تو ان پر سخت عذاب نازل کئے۔ انا لما طغا الماء۔ الخ۔ بدرستیکہ جسوقت طغیانی کی پانی نے حملنٰکم فی الجاریۃ۔ اٹھالیا ہمنے تمہارے پدران کو کشتی پر لنجعلہا تا کرین ہم اس کشتی کو لکم تمہارے لئے تذکرۃ پند و عبرت دربارہ نجات مومنان و ہلاک کافران وتعیہا اور نگاہ رکھے اس نصیحت کو اذن واعیۃ نگاہ رکھنے والا کان اب تفسیر طلب امر ہے کہ وہ اذن واعیہ کون ہی اور ایک ہی یا چند شخص ہین ہمنے انوار الہدیٰ مین بحوالہ تفسیر ثعلبی و حلیۃ الاولیاء حافظ ابو نعیم و مناقب ابن المغازلی و ازالۃ الخفاء شاہ ولی اللہ دہلوی کے لکھا ہی کہ اذن واعیہ مراد علی مرتضیٰ سے ہی مگر ہمارے مخاطب صاحب یہ منقبت دیکھکر جل گئے مگر اتنی تو علمیت اور لیاقت نہ تھی کہ ان کتابون اور تفسیر کو ملاحظہ کرکے اپنی اطمینان فرمانے بجائے اسکے آپنے وسوسات شیطانی کو اپنا رہبر گردان کر انکار صاف کردیا کہ حضرت علیؑ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

کو اس آیت سے کیا مناسبت ہے لیکن ہم بغیر منوائے کب چھوڑتے ہین ہمکو مالیخولیا کا بھی علاج معلوم ہے انوار الہدیٰ مین ہمنے کتب عربیہ کے حوالہ سے اسکو ثابت کر دیا ہے اور زیادہ ثبوت پیش کرنیکی اسلیئے حاجت نہین سمجھی تھی کہ آیت ایسی مشہور ہے کہ اسکے ذریعہ سے اذن واعیہ حضرت علیؑ کے القاب مین داخل ہوگیا اور تمام علمای اہلسنت نے اپنی تصنیفات مین جہان کہین اسم والقاب حضرت علیؑ کے لکھے ہین وہان اذن واعیہ بھی آپ کے لقب مین شامل کیا ہے مگر یہ خبر نہ تھی کہ ایسے عالمون سے بھی مناظرہ کا اتفاق ہوگا جنکو عربی کتاب سے نہایت درجہ نفرت ہے گویا عربی کتاب کا نام اُنکی چڑ ہوگئی ہے اب مخاطب صاحب اگر تفسیر ثعلبی اور حلیۃ الاولیا اور مناقب ابن المغازلی کو آپنے مطالبہ نہین کیا تو ہم فارسی کتب سے آپ کی اطمینان کرینگے مولوی مبین وسیلۃ النجاۃ مین لکھتے ہین کہ مدارج النبوت مین شیخ عبدالحق محدث محقق دہلوی لکھتے ہین کہ تسمیہ کرد اورا ابوطالب بعلی وتسمیہ نمودہ پیغمبر خدا اورا الصدیق ولقب کرد بامین شریف وہادی ومہدی واذن واعیہ ویعسوب لامنہ وکنیت آنجناب ابو الحسن وابو الحسین وابو تراب وابو السبطین وابو الحارثین واشہر القاب مرتضے واسد اللہ الغالب وحیدر والوصی۔ امیر المومنین وسید المسلمین وامام المتقین ویعسوب الدین وسید العرب وامام البررہ وقاتل الفجرہ۔ ذوالقرنین وقسیم النار والجنۃ وغیر ذلک اور عبارت مدارج النبوت یہ ہے کہ نام مرتضی علی نام اوست وابو الحسن وابو تراب کنیت او وابن عم رسول وبرادر او بمواخات وزوج فاطمہ بتول سیدۃ نساء العالمین وابو السبطین حسن والحسین الخ ونیز لقب کردہ است رسول خدا بہ بیضۃ البلد وبہ امین وشریف وبہادی وبمہدی وبذی الاذن الواعیہ ویعسوب المومنین انتہی۔ علاوہ اسکے تفسیر معوذ علیہ مین ہے ودر حدیث آمدہ کہ حضرت پیغمبر علی را گفت من از خدا درخواستم کہ گرداند اذن واعیہ گوش ترا اے علی پس علی گفت بعد ازان ہیچ چیز فراموش نکردم موید اسکے ایک قرآن ثانی یعنی ازالۃ الخفاء مصنفہ شاہ ولی اللہ دہلوی ہے۔ وہ مقصد ثانی کے صفحہ ۲۷۶ مین تحریر فرماتے ہین واخرج شیخ الشیوخ السہروردی فی العوارف عن عبداللہ بن الحسن قال حین نزلت ہذہ الایۃ وافیہا اذن واعیۃ قال رسول اللہ صلعم لعلی رضی اللہ عنہ سالت اللہ تعالی ان یجعلہا اذنک یا علی قال علی رضی اللہ فما نسیت شیئاً بعد ما کان لی ان انسیٰ۔ یعنی روایت کی شیخ الشیوخ سہروردی نے عوارف مین عبداللہ ابن حسن سے کہ کہا انہون نے کہ جب آیت شریف تعیہا اذن واعیۃ نازل ہوئی تو فرمایا رسول نے حضرت علی مرتضی سے کہ مین نے تیرے لیے خدا تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ وہ تیرے کان کو اذن واعیہ کرے

فرمایا ہی علی مرتضیٰ نے کہ مین اسکے بعد کوئی شے نہین بھولا اب یہ امر ثابت ہو گیا کہ سوائے حضرت علیؑ کے اذن کوئی
ذی اذن واعیہ نہین ہی مخاطب صاحب اپنے اصحاب ثلثہ کو سمین شامل نہین کر سکتے کیونکہ انکی نسبت احکام قرآنی
کا بھول جانا مروی ہی چنانچہ اسی فصل مین شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہین واخرج ابو عمر عن سعید بن المسیب قال
کان عمر یتعوذ باللہ من معضلة لیس لہا ابو الحسن قال ابو عمر وقال فی المجنونة الملتی امر برجمہا وفی اللتی وضعت
لستة اشہر فاراد عمر برجمہا فقال لہ علی ان اللہ یقول وحملہ وفصالہ ثلثون شہرا الایة وقال ان اللہ رفع القلم
عن المجنون الحدیث فکان عمر یقول لولا علی لہلک عمر یعنی روایت کی ابو عمر نے سعید بن مسیب سے کہ کہا اُس نے
کہ حضرت عمر ابن الخطاب خدا کی پناہ مانگا کرتے تھے اُس حادثہ سخت سی کہ جسکے واقع اور مخلصی کنندہ حضرت
علی مرتضیٰ نہوتے اور کہا ابن عمر نے کہ حضرت عمر نے ایک مرتبہ ایک عورت مجنونہ کے قصاص کا حکم دیا اور
ایک مرتبہ ایک ایسی عورت کے رجم کئے جانے کا حکم دیا کہ جسکے وضع حمل کو چھ مہینے گذرے تھے تو حضرت علیؑ نے
حضرت عمر سے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ ایام حمل اور بعد وضع حمل کے تیس ماہ تک رجم نکرنا چاہیے اور پھر حدیث
نبوی بیان کی کہ خدا نے مجنون کو مرفوع القلم کیا ہی یہ سنکر عمر بولے کہ اگر علیؑ نہوتے تو البتہ عمر ہلاک ہوا تھا
پھر دوسرا قصہ حالت احرام مین انڈون کے کھانیکا اور اُسکے ہدیہ کا مذکور ہی کہ حضرت علیؑ نے فتویٰ دیکر حضرت
عمر کی مخلصی کرے فی الریاض عن محمد بن الزبیری قال عمر اللہم لا تنزل بی شدیدہ الا ابو حسن الی جنبی یعنی
کہا حضرت عمر نے کہ خداوندا اگر ابو الحسن میرے پاس نہون تو مجھپر کوئی شدت نازل نکرتا۔ اب ہم اہل انصاف
سے فقط اسکے اسی امر کی داد چاہتے ہین کہ مولوی صاحب جہانگیر خان کے اعتراض کو براہ عنایت مکرر غور فرماوین
اور جو الفاظ کہ اُنہون نے ہماری نسبت دربارہ تبدیل آیات و مطالب و معانی آیات درج کئے ہین اُنکی نسبت عائد
ہوتی ہین یا ہماری نسبت اور جو ترجمہ غلط مولف اظہار الہدیٰ نے لکھا ہی اُسکو بھی ملاحظہ فرماوین کہ واعیہ کے
کیا معنی ہین اور اُنہون نے کیا لکھا ہی اور اذن بصیغہ واحد ہی یا جمع ہے اور ترجمہ مین مولف نے اذن کی
جمع کہا اسنے خذ کی ہی اور پھر خلاصہ مطلب درج کیا ہی وہ کتنا بے سر و پا او خلاف واقع ہی بھلا اُسوقت کے صحابہ مین سے
تعزیہ پرستی کون کرتا تھا کہ جنکی نسبت تعزیہ کا مذکور کیا گیا ہی۔ اب ہم مخاطب صاحب کی تفسیر کے فقرات کی نسبت
لکھتے ہین قولہ خدا تعالیٰ مخاطبین آیت سے کہتا ہی۔ کہ اگر ہمارے اس کہنے پر بھی تم نہ سمجھوگے تو تم بھی مثل کفار

Presented by: Rana Jabir Abbas

امتِ نوحؑ کے تباہی کے جہاز مین پڑجاؤ گے۔ **اقول** درآنحالیکہ یہ امر مسلم ہی کہ آیت مبحوث عنہ کے مخاطب صحابہ ہین اور یہ امر بھی مسلمہ فریقین ہوگیا کہ اِس نصیحت باری کو سوائے علی مرتضیٰ کے اور کسی صحابی نے گوش ہوش سے نہین سُنا تو اہل انصاف فتویٰ دین کہ مخاطب صاحب کے فقرات کی تفسیر کی مصداق اصحاب ثلثہ ہوئے یا نہین۔ ہمارے مخاطب صاحب نے اِس آیت کی بحث فقط اِس امر کے ثابت کرانے کیلئے فرمائی تھی۔ **اما قولہ** دیکھو اِس آیت شریف کو بھی جناب امیرؑ سے کوئی مناسبت نہین الخ۔ **اقول** مناسبت دیکھکر تو مخاطب صاحب کی آنکھین ضرور پتھرا گئین ہونگی **وقولہ** جو شخص آیتون کے معنی اِسطرح بدلدے اُسکی بحث بابت احادیث رسولخدا کیونکر تعصب سے خالی ہوگی۔ **اقول** اب مخاطب صاحب آپ ہی غور فرماوین کہ واقعی آپ کے علمار عجیب شخص ہین کہ دیکھیے بلامرضی آپ کی اِس آیت کو حضرت علیؑ کی طرف منسوب کرتے ہین اور دیکھیے ہمنی تو آپ کو علمار کا حوالہ دیا ہی اپنی طرف سے کوئی لفظ نہین لکھا اور پھر غضب تو یہ ہی کہ آپ کے علمار حضرت عمر کے مسائل شرعیہ سے ایسا عجز بیان کرتے ہین کہ ایسے معذور شخص پر کسی طرح اطلاق امامت وخلافت کافہ مسلمین کا نہین ہوسکتا اور پھر حضرت علیؑ کے مقابلہ مین انکو خلیفہ برحق کہتے ہین آپ ہی تو غور فرماوین کہ امام برحق جو حجۃ اللہ ہین امت کی خبر نہ لیتے اور حضرت عمر مجنون اور حاملہ کو رجم کردیتے تو کیا کیفیت بنتی۔ **وقولہ** من قرآن مغز را برداشتم + استخوان پیش سگان انداختم + ماشاراللہ آپ کو اِس لیاقت پر مفسری کا دعویٰ ہی اور دعویٰ بھی ایسا کہ قرآن مجید کے الفاظ کو نعوذ باللہ استخوان اور اپنے اکابر علمار کو سگان بنایا **قال المولوی جہانگیر خان** ۲۴۴ صفحہ مین ہی سُنا ہی کہ ایکمرتبہ ابوبکر وعمر بغرض معذرت جناب سیدہ کی خدمت مین حاضر ہوئے لیکن تاہم غضب سیدہ رفع نہوا اور یہ حدیث رسولخدا کی یاد دلائی۔ فاطمۃ بضعۃ منی من اذاہا فقد اذانی من اذانی فقد اذی اللہ ومن اذی اللہ فقد کفر۔ مؤلف صاحب کیا اِسی کا نام شیعہ ہی کہ جناب امیر کو کافر موذی بتلاتے ہو کیا اِسی کا نام امامیہ ہی کہ حضرت علی مرتضیٰ کو دشمن خدا اور رسول کا بناتے ہو واللہ ابن سبا ہی کے مریدون سے ایسا ہوسکتا ہی دوسرے کا کام نہین ہی کیونکہ ماشاراللہ یہ حدیث جناب شیر خدا کے ہی شان مین رسول اللہ نے ارشاد فرمائی ہی نہ کہ حضرت شیخین کی الحمدللہ کہ حضرت ابوبکر وحضرت عمر مؤلف کے اتہام والزام سے بری ہوئے اب ہم اِس بات کو ثابت کرتے ہین کہ بالیقین یہ حدیث جناب امیرؑ کے ہی باب مین رسول اللہ نے فرمائی ہی قصہ مختصر یہ ہی کہ حضرت علیؑ نے

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابوجہل کی دختر سے اپنا نکاح کرنا چاہا جب یہ خبر حضرت امیرؑ کے ارادہ سے آپ کو اطلاع دی حضرت بھی اس بات کو
سنکر رنجیدہ ہوئے اسی دم آپ نے حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت طلحہ کو بھیجکر حضرت علی کو طلب فرمایا اور ان سے
تنبیہاً یہ حدیث ارشاد کی فقال رسول اللہ یا علی اما علمت ان فاطمۃ بضعۃ منی من اذاہا فقد اذانی فقط اسی ہی
حدیث علل الشرائع معتبر کتب شیعوں میں موجود ہے جسکا جی چاہے نقل کو اصل سے ملا دیکھے اور انصاف کرے کہ کسکی
اصل میں خطا ہے باقی مضمون حدیث مذکورہ بالا کا موضوعہ مفتری ہے جس سے بعقیدہ مؤلف جناب امیر بھی معاذ اللہ
موذی اور کاذب ٹھہرے سچ تو یہ ہے کہ ایسے دھوکہ دینے شیطان کے دادا کو بھی یاد نہونگے

کور کو انعمرو در کربلا + تا نیفتی چون حسین اندر بلا + **اقول وبہ نستعین**۔ مخاطب صاحب معلوم ہوتا ہے
کہ عجب سادہ لوح آدمی ہیں۔ یہ خبر نہیں کہ معصومین کا معجزہ یہ ہے کہ انکی نسبت کوئی عاید نہیں ہوسکتی اگر
احیاناً کوئی برائی انکی نسبت منسوب بھی کیجاوے تو خدا کی قدرت سے وہ برائی انکے دشمنوں کی عاید حال
ہوجاتی ہے اور وہ بدستور معصوم رہتے ہیں دیکھیے اگر ہم انکا قول تسلیم بھی کریں کہ حضرت علیؑ کے ارادہ
شادی دختر ابوجہل پر رسولخدا نے یہ حدیث فرمائی تو پھر ہم آپ سے ہی پوچھتے ہیں کہ حضرت علیؑ یہ حدیث سنکر
اس ارادہ سے باز رہے یا نہیں۔ ہاں اگر حضرت علیؑ باوجود استماع حدیث دختر ابوجہل سے شادی کر لیتے تو بیشک
ایذا دہندہ فاطمہ اور ایذا دہندہ رسول قرار پا جاتے اور جبکہ اس ارادہ سے دست بردار ہوگئے تو معلوم ہوا کہ حضرت
علیؑ کی نسبت کوئی الزام عاید نہوا مگر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی نسبت آپ خود تسلیم کر چکے ہو کہ وہ بوقت بیان
کرنے اس حدیث کے موجود تھے اور رسولخدا سے سن چکے تھے کہ فاطمہ کو ایذا دینا بیشک ایسا ہی ہے جیسے کہ رسولخدا کو ایذا دینی
اور پھر یہ بات بھی دیکھ چکے تھے کہ حضرت علیؑ اس حدیث کو سنکر ارادہ نکاح سے باز آگئے اور ایذا فاطمہ اور ایذا رسول
گوارا نکی تو آپ فرمائیے کہ باوجود معلوم ہونے اس حدیث کے جو حضرت ابوبکر و عمر نے جناب سیدہ کو ایذا پہنچائی اور
انکا حق غصب کیا اور ہبہ نامہ فدک بقول صاحب روضۃ الاحباب و کتاب الامامت والسیاست چاک کر ڈالا اور نیز ترکہ
پدری سے سیدہ کو محروم کیا اور پہلوئے معصومہ پر دروازہ گرایا وہ کس دلیل سے مصداق اس حدیث سے باہر نکل
سکتے ہیں۔ ہمارے مخاطب صاحب اس حدیث قصہ ارادہ نکاح دختر ابوجہل میں دیکھکر ایسے جامہ سے باہر ہوئے کہ خدا کی
پناہ اور ایسے جوش میں آئے کہ قریب تھا کہ شادی مرگ ہو جاوے لیکن خیال نہ کیا کہ حضرت علیؑ تو حدیث سنتے ہی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ارادہ سے باز آ کر اسکے مصداق سے علیحدہ ہو گئے اور بیچارے شیخین بمقتضائے **رباعی** گر بلائی ز آسمان آید + گو بنام دگر قضا باشد + بر زمین نارسیدہ مے پرسد + خانہ انوری کجا باشد + اس بلائے آسمانی مین پھنس گئے۔ اصل یون ہے کہ انبیاء کے اسرار عوام نہین سمجھتے ہین یہ حدیث بالخصوص حضرت ابوبکر اور عمر کو حضور مین بلا کر سنانا خالی از علت نہ تھا آپ ضرور جانتے تھے کہ یہ دونو میرے بعد میرے نور نظر فاطمہ زہرا کو ایذا پہنچائین گے۔ پھر مخاطب صاحب نے جو یہ فرمایا ہے کہ من اذانی اذی اللہ ومن اذی اللہ فقد کفر فقرہ موضوعہ ہے یہ بھی انہین کا کام ہے ورنہ ہر شخص جانتا ہے کہ یہ دونو امر قرآن شریف سے ثابت ہین کہ جس نے رسول خدا کو ایذا دی اُس نے خدا کو ایذا دی اور جس نے خدا کو ایذا دی وہ بالاجماع کافر ہے پھر ایذار خدا تو نسبت فریقین ثابت ہے لیکن اس شعر بیمحل کا مخاطب صاحب نے کیا مطلب نکالا ہے ۔ کور کورانہ مرو در کربلا + تا نیفتی چون حسینؑ اندر بلا + ظاہر ہے کہ یہ شعر کسی خارجی کا ہے پھر کمال تعجب ہے خدا اور رسول کے معاملات مین خوارج کے اشعار سند مین لائے جاتے ہین **قال جہانگیرخان صفحہ ۲۶** مین ہے وسیجنبہا الاتقی الذی یؤتی مالہ یتزکی۔ یعنی بچایا جاویگا جلتی ہوئی آگ سے وہ بڑا متقی کہ جس نے اپنا مال پاک ہونیکے لئے زکوۃ دے مولف انوار الہدیٰ اس آیت کو عام زکوۃ دینے والون کے لئے نازل ہونا لکھا ہے اور مولوی محمد قاسم نے جو حضرت ابوبکر کی شان مین نازل ہونا لکھا ہے اسکو غلط لکھا ہے مگر معتبر کتب شیعہ سے ثابت کرتے ہین کہ یہ آیت بلاشک وشبہ حضرت ابوبکر کی شان مین نازل ہوئی۔ علامہ طبرسی مجمع البیان مین ابن زبیر سے روایت کرتے ہین کہ بلال اور عامر وغیرہ کے آزاد کرنے مین یہ آیت حضرت ابوبکر کی شان مین نازل ہوئی ہے تا آخر مضمون **اقول** مجمع البیان مین قول فیصل یہ نہین ہے کہ آیت حضرت ابوبکر کی شان مین ہے بلکہ جہان بہت سے اقوال عامہ اور خاصہ اُنہون نے لکھے ہین وہان یہ بھی ہے کہ حضرت ابوبکر کا نواسا یعنی ابن زبیر یہ کہتا ہے کہ یہ آیت میرے نانا کی شان مین اُتری ہے لیکن جہان علامہ نے اپنا قول فیصل لکھا ہے وہ البتہ سند مین پیش کرنیکے قابل تھا مگر مخاطب اُس سے گریز فرما گئے۔ اور مین نہایت تعجب کرتا ہون کہ اس آیت سے تو سخت مذمت حضرت ابوبکر کی نکلتی ہے پھر ایسا اصرار مولف صاحب کو کیون ہے یہ آیت تو شہادت اس امر کی دیتی ہے کہ وہ شخص دوزخ مین جائیگا اور اُس حالت مین جو اُسکی نیکی یعنی زکوۃ دینے پر خیال ہوگا تو وہ جہنم سے نکال لیا جاویگا اور واقعی بلال اور عامر کی آزادی بہت نیک کام تھا اور وہ قابل اسکے ہے کہ اگر انکا آزاد کرنیوالا اپنے افعال بد کے سبب سے دوزخ مین بھی ہو تو بعد

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پورا ہو جانے اُس سزا کے اس عمل نیک کی جزا مین اُنکو دوزخ سی نکال لیا جاوی۔ اگرچہ درجہ صحابیت کے مقابلہ مین تو اس آیت کا مصداق ہونا غایت درجہ کا تنزل ہی مگر معلوم ہوتا ہی کہ مخاطب صاحب اب سب طرف سے ناامید ہو کر اسی پر قناعت کی اور اگر لفظ متقی پر کچھ ناز ہو تو نہایت فضول ہی کیونکہ حضرت علیؑ کی شان مین امام المتقین وارد ہی۔ **قال جہانگیر خان صفحہ ۲۷** مین مولف نے محض بغرض اشتعال طبیع اہل ایمان کے حضرات امہات المومنین عایشہ صدیقہ و حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما کو مثل زوجہ حضرت نوح و زوجہ حضرت لوط کے کافرہ لکھا ہی حالانکہ کتب شیعہ مین تنزیہ عایشہ کا درج ہی اور جنگ کے قصہ مین بھی حضرت عایشہ کا توبہ کرنا اور حضرت امیر سے صلح کرنا ثابت ہی اور خوب یاد آئے بھلا حضرت حفصہ کا کیا قصور ہے جو انکو بھی کافر لکھتے ہین۔ الی اخر الہفوات **اقول** ہماری مجال نہین کہ خدا تعالی کے حکم سے مخالفت کرین یہ مخالفت تو آپ کے حصہ مین آئی ہی کہ جنکو خدا تعالی اور رسول خدا کافر کہین انکو آپ مومن بلکہ سردار مومنات قرار دین سورہ تحریم کا ترجمہ اردو پڑھکر اپنی اطمینان کر لو کہ خدا انکو کافرہ بتلاتا ہی یا شیعہ اپنی طرف سے کہتے ہین اور اسی سورہ مین یہ بھی دیکھ لو کہ خدا نے زن نوح و زن لوط کی عایشہ و حفصہ سے مثال دی ہی یا شیعہ بطور خود مثال دیتے ہین سورہ تحریم مین وارد ہی عسیٰ ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن مسلمت مومنات قنتت تائبات عبدات سائحت ثیبت وابکارا یعنی فرماتا ہی خداوند تعالی کہ اگر نبی تمکو ای عایشہ اور حفصہ طلاق دیدے تو شاید رب اُسکا بدل دیوے تمسے نیک تر ازواج کیسی مسلمات یعنی اسلام والیان اور مومنات یعنی بصدق قلب ایمان لانے والیان قانتات یعنی نماز گزار اور فرمانبردار تائبات یعنی توبہ کرنیوالی عابدات یعنی عبادت کرنے والیان سائحات یعنی روزہ رکھنے والیان شوہر دیدگان۔ و دوشیزگان اس آیت کا صریح مفہوم ہے کہ عایشہ اور حفصہ مین وہ صفات نہ تھین جنکی تفصیل خدا نے فرمائی ہے اس سے پیشتر کی آیت مین فقد صغت قلوبکما وارد ہے یعنی یہ تحقیق کہ دل تمہارے دونوں کے راستی اور حق سے منحرف ہو گئے ہین۔ اور چونکہ خدا تعالیٰ اپنے علم قدیم کے ذریعہ سے جانتا تھا کہ بعضے حمقا اور جہلا جو ظلمت تعصب مین بھٹکتے پھرتے ہین وہ اہل حق کے مقابلہ پر بیہودہ توجیہات کر کے جھٹلاوینگے اور دلیل لاوینگے کہ کیا نبی صلعم کی صحبت نے انکی ازواج پر بھی اثر نہ کیا تھا اور کیا انمین اتنی بھی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ناشیرہ تھی کہ بیبیان انکی مومنہ اور مسلمہ ہتین اسکا جواب خدا تعالی اسی سورہ مین ان آیات کے بعد اسطرح فرماتا ہی۔ ضرب اللہ مثلا للذین کفروا امرت نوح وامرت لوط کانتا تحت عبدین من عبادنا الصالحین فخانتهما فلم یغنیا عنهما من اللہ شیئا۔ اُن لوگون کیلیے جو نافرمانی کرتے ہین (اغلب کہ مراد عائشہ اور حفصہ سے ہے) خداوند تعالی مثال دیتا ہی زوجہ نوح اور زوجہ لوط کی کہ وہ دونو تحت مین تھین ہمارے دو نیک بندون کی پس خیانت کی اُن دونو عورتون نے اُن دونو مردون کے ساتھ نفاق اور مخالفت دین مین پس وہ دونو پیغمبر دفع نہ کر سکے اُن دونو عورتون سے کچھ بھی جو کچھ کھوٹ انکے دلونمین تھا یہ تو بی بی عائشہ و حفصہ کے مناقب مین جو قرآن مین نازل ہین اور بعضے احمق جو برات افک کو منقبت خیال کرین یہ اعتبار بیہودہ امر ہے وہ برات خاص اُس افتہ خاص سے ہے اور ثابت ہو گیا کہ بی بی عائشہ اُس تہمت سے بری ہین اور انکے چچا جان کاذب مفتری ہین اور انپر حد افترا ماری گئی اُس برات سے کسی قسم کی فضیلت ثابت نہین ہوتی بلکہ اس قصہ کو زبان پر لانا بھی نہایت درجہ بیغیرتی ہی بی بی حفصہ کی نسبت جو استفسار ہے کہ وہ لڑی بھی حضرت علی سے نہین پھر انکی کیا خطا ہی سو جناب من بڑی خطا تو انکی یہ ہی کہ وہ حضرت عمر کی دختر ہین اور انکے اغوا سے اسرار نبوی کو فاش کیا کرتی تھی حضرت کی کوئی بی بی ایسی نہ تھی جسکو حضرت نے طلاق دیدی ہو سوا اس بارہ مین بی بی حفصہ ہی منفرد ہین کہ انکو رسول نے طلاق دیدیا مگر بوجہ نان نفقہ انکو گھر سے نہین نکالا ابھی کتب سیر ملاحظہ کرو ہار رسول نے۔ انہین صواحب یوسف دان کید کن عظیم۔ ان ہی دونو کے لئی فرمایا ہی وقت اخیر تک رسول نے انکو اپنے پاس تک آنے نہین دیا۔ در و غگوئی بھی آپکی مدارج مین تفصیل درج ہی۔ اے زنان شما صواحب یوسف اید در دل چیزے میدارید و ظاہر چیزے دیگر کنید معاملہ نماز پڑھانے مین جھوٹ موٹ رسول اکی طرف سے اپنے اپنے باپ کیلئے کہدیا کہ نماز پڑھانیکا حکم ہے پھر اس سے زیادہ اور کیا ثبوت درکار ہی مولف صاحب نے جو یہ ارشاد کیا ہی کہ واسطے ایذا رسانی مسلمانون کے اہلبیت رسول اللہ کی نسبت جنکی نسبت آیت تطہیر نازل ہوئی الفاظ ترک ادب لکھے ہین قطع نظر بحث اس آیت تطہیر کے کہ جسکو مولف صاحب انوار الہدی مین بدلائل مستحکم دیکھ چکے ہین کہ ازواج سے آیت تطہیر کو کوئی علاقہ نہین ہمکو بڑا تعجب ہے کہ اہلبیت پیغمبر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے ہمارے مخاطب کو ایسی دلسوزی کیون ہوئی اور آج تیرہ سو برس کے بعد کیا گردش زمانہ بدلی کہ آپ لوگ اہلبیت کے طرفدار اپنے کو ظاہر کرنے لگے وہ دن بھول گئے کہ یزید پلید کے دسترخوان کی اوش کے لالچ پر جگرپارۂ رسول کو تین دن کا بھوکا پیاسا ذبح کیا حسن مجتبیٰ کو زہر دیا علی مرتضیٰ کا حق غصب کیا حضرت سیدہ کو ترکۂ پدری سے محروم کیا دروازہ پہلوئے معصومہ پر گرایا اُسدن تو کسی مسلمان کا دل نہ دکھا اور ایذا نہ پہنچی آج کیا سبب ہے مگر یہ فرمائے کہ اہلبیت پیغمبر سے تو نہ حب دلسوزی تھی نہ آپ ہی فقط شیخین کی اُمت کو شیخین کا پاس و لحاظ ہی چونکہ عائشہ اور حفصہ اُنکی دختر ہین اسلئے مسلمانون کو ایذا پہنچتی ہے اس بے انصافی کا بدلہ تو خدا ہی دیگا کہ نبی کے اہلبیت کو ترک کرکے غیرون کی اہلبیت سی دلسوزی کرتے ہو ازواج کو آجتک کسی نے اہلبیت نہین کہا رسولخدا نے کہین ازواج کے لئے لفظ اہلبیت استعمال نہین کیا یہ حوصلہ تو ماشاء اللہ آپ لوگون کو ہی عطا ہوا ہی کہ جنکو رسول نے کبھی بلفظ اہلبیت تعبیر نہین کیا اُن کو اہلبیت قایم کرکے اُنکی طرفداری کرو اور جنکو رسول نے ہمیشہ اپنا اہلبیت کہکر پکارا اُنسے قطع تعلق ایسا کرو کہ اُنکو ذبح ہی کر ڈالا تو آپ لوگون نے اف نہ کی اور جو لوگ اُنکی مظلومی پر تاسف اور غم کرتے ہین اُنکو آجتک آپ لوگ چڑاتے ہین اور ہر دم یہی کوشش کرتے ہو کہ دُنیا مین کوئی اُنکا نام نہ لے **قال المولوی جہانگیر خان** صفحہ ۲۸۳ مین مولف نے بڑی دھوم سے دعویٰ کیا ہی کہ ہم کتب سماویہ سابقہ سی یعنی توریت و انجیل سی منقبت علی مرتضیٰ کی ثابت کرینگے اس امر سے علمار اہلسنت والجماعت بھی انکار نہین کر سکتے ہین کیونکہ یہ امر خود قرآن مجید سی ثابت ہی کہ جناب رسولخدا اور اُن کے ہمراہیان کا ذکر توریت و انجیل مین لکھا ہی منکر اسکا کافر ہے اب یہ امر دریافت طلب ہے کہ ہمراہی رسولخدا کون شخص ہی اُسکی تعریف بھی قرآن مجید مین موجود ہے اشداء علی الکفار رحماء بینہم پس یہ قرآن مجید سی ثابت ہو گیا ہی کہ علی مرتضیٰ کا ذکر کتب سابقہ سماویہ مین موجود ہی بلکہ دوازدہ امام علیہم السلام کا ذکر انمین موجود ہی اور آیہ محمد الرسول اللہ والذین معہ مین۔ جو ہمراہیان کے جمع بیان کی گئی ہے وہ بالیقین دوازدہ امام علیہم السلام کی طرف اشارہ ہی اگر کوئی عدم موجودی کو منافی معیت سمجھے تو تفاسیر معتبرہ دیکھ لیجئے کہ جلالین وغیرہ مین معہ کی تفسیر تبعہ درج ہی الخ واہ صاحب خوب ہی سمجھے اور خوب ہی آیت شریف کو تحریف کیا شاید چودہ صدی مین یہ حصہ آپ ہی کے لئے ازل مین مقرر کیا گیا تھا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قسم ہے آپ کو امیر باذل کی ضرور ہمکو وہ تفسیر حسینی معہ کی اتبعہ درج ہین دکھائی ورنہ آپ کو قیامت تک کوئی سچا نہ کہیگا اور صاحب آپ کو کوئی بھلا آدمی کیونکر سچا کہہ سکتا ہے کہ جھوٹ کے پل باندھتے ہو ہم کہتے ہین کہ یہ دعویٰ کرنا آپکا محض مخالف مذہب اہل تشیع کے ہے کیونکہ انکی کتب مین ہے کہ امیر بیچارہ ادنی سے مسلمان سے بھی الٹے ڈرتے تھے کہ کبھی اُسکے روبرو اظہار اپنے مذہب شیعگی کا نہین کرتے تھے اگر کوئی اُنسے دریافت کرتا کہ آپ کا کیا مذہب ہے تو آپ یہی کہتے کہ ہم اہل سنت جماعت ہون غرضکہ جب ایسے ہیچ کارہ تھے تو مصداق اشداء علی الکفار کیونکر ہو سکتے ہین۔ **اقول وبہ نستعین** ہم بارہا ناظرین با انصاف کی خدمت مین عرض کر چکے ہین کہ ہمارے مخاطب ہمیشہ الٹی سمجھتے ہین دیکھئے مضمون اور معنی آیت تو یہ ہین اشداء علی الکفار یعنی شدید تر ہین کافرون پر رحماء بینہم۔ اور رحیم تر ہین باہم یعنی مسلمانون پر اور مخاطب صاحب اس دلیل سے حضرت علیؑ کو اس آیت کے مصداق سے خارج کرتے ہین کہ وہ ادنی مسلمان سے بھی ڈرتے تھے تو گویا مطلب مؤلف صاحب کا یہ ہے کہ جو لوگ مسلمان پر تو شدید تر ہون اور کافرون پر رحیم ہون وہ مصداق اس آیت کے ہین یعنی سیدہ سے معصومہ پر دُ ہنگرا یا کسی وصی رسول کا حق غصب نہین کیا مال باقی مومنین سے خیانت کی مالک بن نویرہ جیسے صحابی کو قتل نکرایا ابوذر جیسے افضل الصحابہ کو دیس نکالا نہ دیا عمار بن یاسر جیسے کامل الایمان کو زدوکوب کیا تو پھر حضرت علیؑ کس طرح رحماء بینہم کے مصداق ہو سکتے ہین ہمنے خوب آزما کر دیکھا ہے کہ جو لوگ عترت نبی سے عداوت رکھتے ہین اور اُنپر الزامات قائم کرنا چاہتے ہین خدا تعالیٰ ضرور انکی مت ماردیتا ہے۔ یہ امر مین جملہ ناظرین با انصاف کے روبرو عبرتاً پیش کرتا ہون کہ آپ صاحبان بغور مؤلف صاحب کی دلیل کو ملاحظہ فرماوین کہ وہ یہ لکھتے ہین کہ جب حضرت علیؑ ایک ادنیٰ مسلمان سے بھی ڈرتے تھے تو اس آیت کے مصداق کیونکر ہو سکتے تھے حالانکہ یہ بہت موٹی بات ہے کہ بموجب مضمون اس آیت کے کافرون پر شدید تر ہونا چاہیے اور مسلمانون پر رحیم تر ہونا چاہیے پس اگر حضرت علیؑ ادنے سے بھی ڈرتے تھے تو بدرجہ اولیٰ مصداق رحماء بینہم کے ہوئے اور اشداء علی الکفار پر خود مخاطب صاحب نے بحث کی نہین اُسکو آپکے معارک غزوات سے دیکھ سکتے ہین۔ اب ہمکو کمال تعجب ہے کہ مخاطب صاحب نے دعویٰ کے خلاف برعکس دلیل کیون پیش کی آیا واقعی فہم ہی اُنکا ناقص ہے یا معجزہ اہلبیت پیغمبر ہے اتنا نہ سمجھے کہ یہ امر تو واسطہ مصداق ہونے اس آیت کے مطلوب ہے کہ آپ مسلمانون پر بہت ہی مہربان تھے

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نسبت تحریف آیت جو ہم پر تہمت لگائی ہی یہ بھی ہمارے مخاطب صاحب کا بھی شعار ہی بیشتر چند بار ہم مخاطب کی نسبت ثابت کر چکے ہین کہ آیات قرانی مین تحریف و تبدیل کی بلکہ فقرات نئے فقرات الحاق کئی ہین جسکی نسبت ہمنے تمام علمائے اہل قبلہ سے فتویٰ طلب کیا ہی کہ جو شخص اسطرح ارتکاب تحریف والحاق کا کلام ربانی مین کرے وہ کافر مطلق ہی یا نہین اور ہم اب پھر مولف اظہار الہدیٰ کو متنبہ کرتے ہین کہ اُنہون نے صفحہ ۱۰۱- اظہار الہدیٰ مین بروے تحریف بعض کلمات والحاق فقرہ طویل خداوند تعالیٰ جل جلالہ پر اس طرح تہمت لگائی ہی سورہ روم مین ہے ان الذین فرقوا دینہم وکانوا شیعا لست منہم فی شئی ترجمہ ان لوگون مین سے کہ تفرقہ ڈالا اُنہون نے اپنے دین مین اور تھے وہ شیعہ نہین اُنمین سے کسی چیز پر دراصل وہ الذین ہی جسکی جگہ ان الذین بنایا اور شیعًا کی جگہ شیعا- بسکون یائے تحتانی تحریف کی اور لست منہم فی شئی الحاقی فقرہ ہی جو خداوند تعالیٰ نے قران مین نازل نہین کیا مولف اظہار الہدیٰ کے اس خبط کو بھی دیکھا جاوے کہ حضرت علیؑ اپنے آپ کو پکا سنت جماعت کہتے تھے جسکا وجود ہی دو سو برس کے بعد پیدا ہوا اور طرہ یہ ہے کہ حضرت علیؑ شوریٰ مین اس شرط پر کہ شیخین پر عمل نہین کرونگا کیونکہ وہ صریح بدعت سیئہ ہی اور یہ امر تمام کتب سیر تواریخ مین درج ہے اور خود صحاح اہلسنت مین درج ہے کہ خود اصحاب ثلثہ احکام شرعیہ سے بیخبر تھے اور حضرت علیؑ ہمیشہ انکو ہدایت حق کرتے تھے اعتراف انکے موجود ہین لولا علی لہلک عمر- پھر مخاطب صاحب کا ایسی بے تکی بات کہنا صریح لغویت کی دلیل ہے- اور پھر مخاطب صاحب کا یہ کہنا کہ اشداء علی الکفار کا خلعت قامت اصحاب ثلثہ پر ہی دوخت ہوا ہے البتہ نئی بات ہی مگر مخاطب صاحب نے یہ ارقام نہین فرمایا کہ وہ خلعت جبل احد کے غار مین قطع ہو کر دوخت ہوا تھا یا بمقام حنین یا جنگ خیبر مین سلوایا گیا تھا اما قولہ اُنہین ارکان دین نے جہان کے کفار کو زیر و زبر کر ڈالا تھا بلکہ انہین حضرات نے کفار پر ایسی سختی کی تھی جسکا مذکور یہود و نصاریٰ کی توریت و انجیل مین ہنوز موجود ہی چنانچہ درس ۶ باب ۱۳ کتاب استثنا توریت مین ہے کہ اگر تیرا بھائی یا بیٹا یا جورو یا دوست کوئی تجھے پھسلاوے اور کہے کہ تو غیر معبود کی بندگی کر تو تو اُسکے موافق نہونا اور اُسکی بات نہ سُننا اور اُسپر رحم کی نگاہ نہ رکھنا اور اُسکی رعایت نہ کرنا اور اُسے پوشیدہ نہ رکھنا بلکہ اُسکو ضرور قتل کر ڈالنا اُسکے قتل پر پہلے تیرا ہاتھ پڑے دیکھیے بلا رو رعایت شیخین نے اپنے عزیزون کو قتل کرنے مین دریغ نہ کیا- **اقول** حضرت مولوی صاحب یہ تین توجامون قصابون مین بنائی جاتی ہین کہ وہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیچارے علم تواریخ سے بہرہ نہین رکھتے بھلا یا مین آپکی لکھے پڑھون کی روبرو کب چل سکتی ہین بھلا یہ فرمائیے کہ حضرت ابوبکر اور عمر نے اور نیز حضرت عثمان نے اپنی تمام زندگی مین بھی کسی ایک کافر کو قتل کیا ہے عزیزون کو قتل کرنا تو امر بڑا ہے ہم آپکو ایک سال کی مہلت دیتے ہین کہ اس عرصہ مین آپ اپنی کتب سے تلاش کرکے ایسا واقعہ بیان فرماوین کہ جسمین ان حضرات ثلاثہ کی نسبت ایک کافر کا بھی قتل کرنا پایا جاوے بجز اسکے کہ معرکہ جنگ سے دباو پیٹھ دکھانا اور گلوخ کے میدان داری کرنا یا اپنی بہن مومنہ اور بہنوئی مومن کا سر پھوڑنا بڑے جبر کی صفائی کی نسبت بھی آپ ثابت نہین کرسکتے اگر یہ امر داخل مردانگی سمجھتے ہو کہ قیدیان بدر کے قتل کا مشورہ رسول اللہ کو غیرت جتانی تھی اسکی وجہ یہ تھی کہ عقیل اور عباس حضرت کے رشتہ دار ان قیدیون مین تھے اور آپکو یہ امر منظور تھا کہ ایسا امر کرنا چاہیے جسمین رسول اللہ کا دل دکھے اور نیز ایک رشتہ دار آپکا بھی قید تھا اُس سے آپکی دلی عداوت تھی اُسکا مارا جانا آپ دل سے چاہتے تھے مگر وہ نصیب نہوا جبکہ علماء اہلسنت کو اصحاب ثلثہ کی شجاعت اور بہادری کی مناقب احادیث مین نہین ملتے ہین تو وہ مکہ معظمہ کا جو ہو کا قصہ حضرت ابوبکر کی جہان داری مین بیان کیا جاتا ہے جسمین ماشاء اللہ کفار سے آپ پر شدید رہی ہین اور حضرت عمر کا ایک کافر کو گالیان دینا داستان رستم و سہراب کے جنگ کی مانند شد و مد بیان کیا جاتا ہے جسکی نسبت شاہ ولی اللہ صاحب بھی ارقام فرماتے ہین کہ این منقبت عظمی نصیب حضرت فاروق۔ **اما قولہ** شیخ حلی نے کہ شیعون کے امام اعظم ہین اپنی کتاب تذکرۃ الفقہا کی چھٹی فصل مین لکھا ہے کہ احد کے دن حضرت ابوبکر صدیق نے اپنے باپ کے قتل کرنیکا ارادہ کیا مگر حضرت رسولخدا نے منع فرمایا کہ تو جانے دے اور کوئی یہ کام کرے گا۔ **اقول** سبحان اللہ کجا تذکرۃ الفقہا کجا ذکر پدر ابوبکر صدیق آپنے یہ تو سمجھا ہوتا کہ حضرت ابوبکر بیچارے خود تو ڈر کے مارے مع نفس ناطقہ یعنی حضرت ابن الخطاب احد کے غار مین چھپے ہوئے تھے اور بعد ازان ابی بن کعب کے پاس جاکر خوشامد کی کہ ابوسفیان سے ہمارا قصور معاف کرادے بھلا وہ بیچارے باپ کے مارنے کو کہان جاتے اور باپ اُنکے ایسے رستہ میز کہان سو رہے تھے یا کسی کے کھونٹہ سے بندھے رہے تھے کہ یہ سر اڑا دیتے اول تو انکا جنگ احد پر آنا ہی متحقق نہین اور اگر آئے بھی ہونگے تو اپنے لشکر مین ہونگے اور حضرت ابوبکر صاحب تو واقعی تاب مقابلہ نہ لاسکتے کسی وجہ سے یا ابوسفیان اور اپنے والد کی سازش سے رسولخدا کو تنہا چھوڑ کر مفرور ہوگئے پھر اس ارادہ کا موقع انکو کیسے ملتا

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سوائے اسکے جو آیات توریت آپنے تحریر فرمائی ہین وہ یہودیون کو حکم تھا حضرت ابوبکر و عمر سے کیا واسطہ آیا یہ پیروی تناسخ یہ حضرات پہلے حضرت موسیٰ کی امت مین پیدا ہو کر پھر قریش مین پیدا ہوئے تھے یا حضرت رسولخدا سے دربردہ یہ یہودی مذہب اختیار کئے ہوئے تھے آخر کوئی وجہ اس امر کی ہونی چاہیے کہ جس سے انکو حضرت موسیٰ نے اپنے قبیلہ کے قتل عام کا حکم دیا لیکن افسوس ہی کہ اُنسے یہ بھی نہو سکا بلکہ اپنی دختران کو بھی اغوا کر کے راستی اور حق سے اُنکے دلون کو منحرف کر دیا جیسا کہ قرآن شریف مین وارد ہے فقد صغت قلوبکما یعنی اے عائشہ و حفصہ تمہارے دل حق اور راستی سے منحرف ہو گئے اور پھر باوجود سخت تہدید آتش جہنم کے بھی انکو راہ راست پر نہ لائے جیسا کہ نازل ہی قوا انفسکم واہلیکم النار التی وقودہا الناس والحجارۃ۔ یعنی بچاؤ اپنے نفس اور اپنے اہل و عیال کو اُس آتش سوزان سے کہ جسکا ایندھن آدمی اور پتھر ہین۔ مگر تہدید پر بھی کچھ خیال نہوا پھر کیسے گمان ہو سکتا ہی کہ وہ قابو پا کر اپنے عزیزون کو قتل کرتے حضرت عثمان کا یہ مقولہ نہین سُنا کہ اگر بہشت کی کنجیان میرے قبضہ مین ہوتین تو مین جملہ منافقین بنی امیہ کو بہشت مین داخل کر دیتا **قولہ** بحوالہ فلان تفسیر و فلان کتاب حضرت عمر نے قیدیان بدر کی نسبت کہا تھا کہ ہر ایک اپنے رشتہ دار کو قتل کرے۔ **اقول** ہم پیشتر لکھ چکے ہین کہ اپنے رشتہ دار کی عداوت سے ایسا فرماتے تھے مگر وہ بھی نصیب نہین ہوا اور واقعی یہ بہادری اور کس سے ہو سکتی تھی کہ قیدیو نکے سر اوڑانے پر اصرار کرے یہ آپ ہی کا حصہ تھا کہ مردہ نعشون سے تلوار خون آلودہ کر کے ڈیرہ پر تشریف لاوین اور قیدیون کی گردن مارے جانے کے ساعی ہون۔ این کار از تو آید و مردان چنین کنند +

قولہ اب سُنئے انجیل کی شہادت ورس ۳۱-۳۲-۳۳- باب ۱۳- انجیل متی مین ہے کہ آسمان کی بادشاہت دانہ رائی کے مانند ہی جیسے کہ ایک شخص نے ایک کھیت مین بویا اور وہ سب بیجون سے چھوٹا ہی اور جب اگتا ہی سب ترکاریون سے بڑا ہوتا ہی اور ایسا درخت ہوتا ہی کہ ہوا کے پرندے اسکی ڈالیون پر بسیرا کرتے ہین۔ دیکھو مثلہم فی الانجیل کزرع اخرج شطاہ فازرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ یعجب الزراع لیغیظ بہم الکفار کے اس ورس سے کیسی تصدیق ہوتی ہے پس یہ مثال موافق اصحاب باکمال کے بالکل ہی اسوجہ سے کہ پہلے وہ بہت کم تھے پھر زیادہ ہو گئے جنکو کفار دیکھکر جلتے تھے اور مانند حاسد ناحق کوشش کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کف افسوس ملتے تھے۔ **اقول وبہ نستعین** مخاطب صاحب اپنے جی ہی جی مین خوش ہوگئے کہ یہ اصحاب کی مثال ہی حالانکہ اصحاب سے اُسکو کچھ علاقہ نہین یہ دونو مثالین یعنی مندرجۂ انجیل ومثال مندرجہ قرآن خاص حضرات اہلبیت اور اُنکے شیعون کی ہین نظیر اسکی موجود ہی کہ جسدن جناب سرور کائنات نے انتقال فرمایا تو مذہب حق پر بہت تھوڑے آدمی رہے جسکی مثال بیشک دانہ رائی کے برابر ہوسکتی ہی اور اب انشاء اللہ پورا درخت ہی کہ جسپر ہوا کے پرندے بھی بسیرا کرتے ہین۔ مؤلف اظہار الہدیٰ کوئی سند ایسی پیش نہ کرسکے کہ جس سے یہ درخت اصحاب مراد ہوجاوین۔ اور دیکھئے یہ وہ درخت ہی جسکا ذکر بار ہا رسول خدا نے فرمایا ہے اور احادیث صحیحہ اہل سُنت مین درج ہے کہ اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء اثم او فی الجنتہ۔ اور نیز دوسری حدیث کہ فرمایا رسول نے کہ مین اصل اُس درخت کی ہون اور فاطمہ اور علی اُسکی اغصان یعنی شاخین ہین اور حسن وحسین اُسکے پھل ہین اور شیعہ اُسکے برگ ہین پھر کمال شرم کی بات ہی کہ باوجود ایسی شرح حدیث کے ہمارے مخاطب صاحب اُس درخت کو غیرون سے منسوب کرتے ہین اور سند پیش کرنے سے عاجز ہوکر سرماتے نہین لیغیظ بہم الکفار کے مصداق مخاطب صاحب اور اُنکے دیگر ہم مشرب ہوسکتے ہین کہ شیعون کو دیکھکر جلے مرتے ہین اور آتش حسرت مین قبل از وقت جلے جاتے ہین۔ **فاقول** مؤلف صاحب یہانتک ہوش باختہ ہوگئے کہ پارسیون یعنی مجوسیون کی کتابونکو مثل توریت وانجیل کے کتاب ربانی قرار دیکر اس سے منقبت شیخین ثابت کرتے ہین کیون نہو جیسی روح ویسے فرشتے اپنے سفر نگ وساتیر کے یہ عبارت لکھی ہی اینک نشان بدرسید راست کاری وجان سپاری در ایرانیان نماند چون چنین کارہا کنند انتاریان مردے پیدا شود کہ از پیروان او دیہیم وتخت وکشور وآئین ہمہ برافتد اول تو لفظ پیروان سے صحیح مطلب اسجگہہ نہین نکلتا بلکہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ مخاطب صاحب نے براہ تحریف کسی دوسرے لفظ سے پیروان کو بدلا ہی اور اس موقع پر کوئی ایسا لفظ ہی کہ جو بادشاہان آئندہ سے مراد ہے حضرت رسولخدا کے پیروان سے تخت وتاج گر پڑنا مراد نہین بلکہ بادشاہان ایران سے تخت وتاج گرنا سیاق عبارت سے ظاہر ہورہا ہی اور اگر لفظ پیروان بھی صحیح ہے تو مراد پیروان سے آئندہ ہونیوالے بادشاہان فارس ہین اور اگر بالفرض محال مان لیا جاوے کہ پیروان سے مراد پیروان رسول مقبول ہی اور مؤلف صاحب کوئی لفظ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

بن موقعہ پر رہگیا ہی تو اصحاب ثلثہ سے مراد نہین ہوسکتی جو مسلمان فارس پر جہاد کرنے کو گئے ہین انسے مراد ہے
و بحمد اللہ کہ اصحاب ثلثہ نے گھر سے باہر قدم نہین نکالا اسلئے ظاہر ہے کہ مخاطب صاحب نے ناحق مثل نامۂ
ال خود کاغذ سیاہ کئے اور کوئی نتیجہ نہ نکالا باز میگویم کہ یہ بحث بھی مخاطب کی پوچ ہے کہ بروقت نزول
رت علیؑ اکیلے تھے اور حضرات حسنینؑ نہایت خورد سال تھے اسلئے مراد نہین ہوسکتی اور معہ کے معنی اتبعہ
لین کی یا کسی دوسری تفسیر مین نہین ہی اصل یہ ہے کہ ہمارے مخاطب صاحب مین مادہ فہمیدگی کا بالکل نہین حضرات
ینؑ کی خورد سالی اور دیگر ائمہ کی عدم موجودگی ہرگز قادح مقصود نہین ہی قرآن کی نسبت تمام اہلسنت
یدہ قدیم ہونیکا ہی اور یہ کہتے ہین کہ آدم کی پیدایش سے پہلے لوح محفوظ پر مرقوم تھا اب مخاطب صاحب
ہر غور کرنا چاہیے کہ بوقت تحریر ہونے قرآن مجید کے اصحاب ثلثہ کا وجود کہان تھا۔ رسولخدا اور علی مرتضیٰ
کا وجود تو احادیث صحیحہ مندرجہ کتب اہلسنت سے علی اختلاف الروایات چالیس ہزار برس پیشتر خلق آدم سے ثابت
ہی اور دیگر ائمہ علیہم السلام کا وجود بھی پیشتر خلق آدم سے متحقق ہے اور اصحاب ثلثہ کا وجود اسلام مین بعد
بعثت نبی صلعم کے ہوا ہی۔ اسلئے اصحاب ثلثہ تو کسی طرح اسکے مصداق نہین ہوسکتے کیونکہ اسوقت وہ
پیدا نہوئے تھے۔ علاوہ اسکے معہ کے معنی ہمراہی کے ہین اور اکثر اوقات آپکے ہمراہی مین کافر بھی ہوتے
تھے اور منافق تو عام غزوات وغیرہ مین ہمراہ رہے ہین اسلئے یہ امر تو صاف ظاہر ہے کہ عام ہمراہیان سے مراد نہین
و سکتی بہرحال معہ کے معنی اتبعہ کے لئے جاوینگے جیسا کہ خود بھی مخاطب نے اسی معنی کو قبول کرلیا اور معہ کی تفسیر
ن صحاب من المومنین درج فرمایا جس سے وہی اتبعہ مراد ہی پس اوّل مخاطب صاحب منجملہ صحابہ کے مومنین کی
تخیص کرین اور اسکے بعد اصحاب ثلثہ کے حال سے بحث کرین محض اسلام لانا اور مسلمان ہونا انکا دلیل
ت مومنیت نہین ہی۔ جبتک مخاطب اصحاب ثلثہ کو اس سقم سے بری ثابت نکردین اسوقت تک دیگر
نب کی آرزو رکھنا محض بے سود ہی۔ خصوصًا۔ اشداء علی الکفار کے مصداق وہ لوگ کسی طرح نہین
سکتے جنکا ایک مرتبہ بھی کفار سے ڈر کر بھاگنا ثابت ہو جاوے۔ مولف صاحب نے دوسری سادہ لوحی اپنی ظاہر
کہ ہم پر الزام تحریف آیت لگایا۔ المرء القیس علی نفسہ کا مضمون صادق آتا ہی ہمنے انوار الہدیٰ مین اس
ہر اسلئے آیت کی نقل نہین کی تھی کہ پیشتر ہم کامل بحث اسکی کرچکے تھے یہ امر دریافت طلب ہی کہ ہمراہی

Presented by: Rana Jabir Abbas

رسول خدا کون شخص ہی اُسکی تعریف بھی قرآن مین موجود ہی۔ اشداء علی الکفار رحماء بینہم۔ اور ہم بتیسر ثابت
کرچکے ہین کہ یہ دونو امر سب سے زیادہ بوجہ احسن حضرت علی مرتضیٰ مین تھے بعد اسکے اگر ہمکو کسی فقرہ ماسبق یا
مابعد پر استدلال کرنا منظور ہوتا تو ہم اُسکو لکھ سکتے تھے لیکن کوئی کلمہ یا فقرہ اس آیت کا بجز کلمہ مذکرہ بالا کے ہمنے اس
مقام پر نہین لکھا پھر کمال افسوس مخاطب صاحب کی عقل پر ہے کہ کس وجہ سے ہمپر یہ الزام تبدیل اور تحریف اور پس و پیش کا
لگایا کیا ہمکو بھی خلیفہ ثالث سمجھا تھا کہ آیات قرآنی کو پس و پیش کرتے یا مثل اپنے ایمان کے ہمارا بھی ایمان سمجھا تھا
کہ اظہار الہدیٰ کے ۱۰ صفحہ مین صریح آیت قرآنی کو دانستہ یا حماقت سے بدلا اور ایک فقرہ کا فقرہ اپنی طرف سے
بناکر قرآن مین الحاق کیا۔ ناظرین باانصاف سے ہمکو قوی امید ہے کہ مولوی صاحب کی ایمانداری ظاہر کرنے
کیلئے وہ براہ عنایت انوار الہدیٰ کے صفحہ ۲۸۲ و ۲۸۳ کو اور اظہار الہدیٰ کے صفحہ ۱۰ کو جسمین صریحاً دروغ
الزام ہمپر لگایا گیا ہی ذرا تکلیف فرماکر ملاحظہ فرمادین۔ ہان البتہ کتاب انوار الہدیٰ مین اشداء علی الکفار اور رحماء
بینہم کے درمیان مین واو نہین لکھا گیا اسکو میری غلطی سمجھین یا کاتب کا سہو خیال کرین سو اس واو کے نہونے
سے کوئی مطلب فوت ہوا نہ بدلا ہی بہرحال ہمارا بیان رسول مقبول کی دو صفت بیان کی گئین ہین کہ کفار پر
شدید ترین اور آپس مین رحیم ہین اسکی نسبت مخاطب صاحب نے حسب ذیل الزام قائم کیا **قولہ** اس آیت شریف
کو مولف نے اپنے حصول مطلب کیواسطے چند طریقے سے تحریف کیا ہی اول تحریف جملہ یعنی آیت کو مقدم و موخر
کرنا۔ دوم تحریف کلمہ یعنی اپنی مدعابراری کیلئے واو کا حذف کرنا۔ سوم تحریف معنی یعنی ترجمہ کے زبردستی اور
دھینگامشتی سے اینٹھ کے لینا۔ واللہ یہ تحریفات مولف کچھ کم از اہل کتاب نہین ہے۔ **اقول** جو کچھ اصلی کیفیت
تھی وہ ہم معہ نقل عبارت انوار الہدیٰ کے لکھ آئے ہین۔ اب اہل انصاف برائے خدا قرآن شریف کو نکالکر ملاحظہ
کرین اشداء علی الکفار و رحماء بینہم کس طرح بر مقدم و موخر ہے ہمنے تو ہر ایک قرآن مین اسطرح لکھا ہوا دیکھا ہے
رحماء بینہم اشداء علی الکفار۔ پر مقدم نہین ہی پھر ناظرین باانصاف فتویٰ دین کہ مولف اظہار الہدیٰ کو واقعی
کچھ خبط ہی یا مجھے ہی سہو ہوا ہے دوسرے تحریف کلمہ قرار دی ہی اور تیسرے تحریف لفظ تو کی ہی مگر جو لوگ علم سے بہرہ رکھتے
ہین وہ اتنا تو سمجھ گئے ہونگے کہ مولوی جہانگیر خان صاحب درحقیقت تحریف کے معنی سے بھی آگاہ نہین ہے
البتہ کسی عالم وغیرہ سے لفظ تحریف سُن لیا ہی اسلئے جابجا اسکا استعمال ہوتا ہی اگر واو کی غلطی کو اہل مطبع کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

غلطی بھی قرار دیجاوے انوار الہدیٰ کے طبع اور چھاپے کی لاانتہا غلطی پر کہ ہر سطر مین متعدد غلطیان موجود ہین خیال کیا جاوے بلکہ اُسکو میراہی سہو یا غلطی قرار دیدیجاوے تاہم تحریف سی کیا علاقہ اگر دو جملہ کے مابین واؤ سہواً رہ بھی گیا ہی تو اُس سے معنی مین مطلق فرق نہین آتا ایسے ہی تمعہ کے معنی مین تحریف سمجھنا مخاطب صاحب کا ہی کام ہی اجی حضرت تحریف اُسکو کہتے ہین کہ کسی کلمہ کو بدل کر دوسرا کلمہ لکھدیا ہو مثلاً کسی مقام پر من الذین ہے اور اُسکو کوئی ایماندار اس ارادہ سی کہ آیت ماسبق کا الحاق دور ہو جاوے بجائے اُسکے ان الذین بنا دے یا کسی اپنی غرض شیطانی اور ہوا ء نفسانی کیلئے کسی کلمہ کو بے ایمانی اور نالایقی سے اسطرح بدلدے کہ اُسکے معنی بدل جاوین جیسے مثلاً قرآن کی آیت مین کلمہ شیعاً بفتح یاء تحتانی بمعنی گروہ ہی اور اُسکو کوئی شخص بسکون یاء تحتانی شیعاً بنا دے اور اُسکے معنی باعتبار متابعت مرتضوی شیعہ قرار دے تو یہ تحریف و تبدیل کہلاتی ہی اور ان سب سے بڑھکر کوئی آیت یا جملہ خود تصنیف کر کے کسی آیت مین شامل کرے جیسے مثلاً لست منہم فی شئی کسی آیت کے بعد محض براہ بے ایمانی الحاق کرے اور درصل اُس آیت مین یہ جملہ نہین ہے تو البتہ کہا جاویگا کہ اس تحریف و تبدیل و الحاق کا مرتکب کافر مطلق ہی اور خدا تعالیٰ عزوجل پر بہتمت لگاتا ہی اگر حکم شرع نافذ ہو تو ایسے شخص پر اوّل اِنشی درہ حد افتراء کے مار کر بجرم تحریف و الحاق قرآن سنگسار کیا جاوے۔ **قال المولوی جہانگیرخان** اب لگے ہاتھون آپکے ثبوت کو بھی ملاحظہ فرمائے کہ مؤلف نے کیا اچھا ثبوت توریت و انجیل زیب قلم کیا ہی مؤلف نے لکھا ہی کتاب پیدائش ۱۷ باب ۲۰ فصل مین لکھا ہی کہ خداوند کریم نے ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا ہی اور اسمٰعیلؑ کے حق مین مینے تیری سُنی دیکھ مین اُسے برکت دونگا اور اُسی برومند کرونگا اور اُسے بہت بڑھاونگا اور اُس سی بارہ سردار ہونگے۔ مؤلف جی بارہ کا عدد کتاب پیدائش مین دیکھکر نہال ہو گئی اور فوراً اس مضمون کو اپنے رسالہ مین درج کر دیا کہ عدد بارہ سی مراد بارہ امام ہین بقول شخصے بھینس کو دی کو دے گون۔ تماشا دیکھے کون۔ اگر ایسی ہی سمجھ ہے تو اسکی دوا لقمان کے پاس بھی نہین ہی ہان شاید امام غائب بتا دین تو خبر نہین ہم کہتے ہین کہ اس آیت مین مطلق ائمہ کا ذکر نہین ہی اور دلیل معقول ہی کہ بفضل خدا یہان تیرہ کا موجود ہی جسکا جی چاہے جناب رسول مقبول سے لیکر حضرت امام مہدی علیہ السلام آخر الزمان تک شمار کر دیکھے تیرہ کا شمار ہوتا ہی اگر کہا جاوے جناب رسالتمآب اس شمار مین داخل نہین تو بارہ امام بھی مرتبہ امامت سی خارج ہوئے جاتے ہین کیونکہ مسلمہ فریقین ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ مراتب آئمہ کا بدولت جناب رسولخدا کی ہی **بیت** توصل وجود آمدی از نخست + دگر ہرچہ موجود شد فرع تست سوا اسکے خطاب خدا النسبت حضرت ابراہیم کے صرف اسقدر ہی کہ مین حضرت اسمعیلؑ کی اولاد کے بارہ مین سردار یعنی حواری پیدا کرونگا نہ یہ کہ محمدؐ کی آل مین بارہ امام ہو پیدا کرینگا ایسے فریب تو فریبی فریب کھا سکتے ہین نہ اہل صدق وصفا واہ ری لیاقت بقول شخصے عقل چہ چیست کہ پیش مردان بیاید۔ **اقول وبہ نستعین**

مخاطب صاحب نے جو یہ ارشاد فرمایا کہ لگے ہاتھون ثبوت بھی ملاحظہ فرمایا جاوے کہ حضرت نے کیا اچھا ثبوت زیب قلم فرمایا ہی۔ اسمین مین حیران ہون کہ ہمارے مخاطب صاحب کو حضرات اہلبیت سی کیون اسقدر عداوت ہی آیا وہ از رو عناد اس امر کے مدعی ہین کہ ان حضرات کا ذکر کتب سماویہ مین نہ آوے آیت توریت مندرجہ بالا سی کوئی عمدہ نتیجہ مخاطب صاحب نے اصحاب ثلثہ کیلئے پیدا کیا ہی کہ جس سے حضرات اہلبیتؑ کے مناقب کو اصحاب ثلثہ کی جانب منسوب کردین یا یہ کہ آپ بھی نہ کھاوین اور مجھے بھی نہ کھانے دین اور دنیا ودین دونو غارت کرکے مصداق خسر الدنیا والاخرہ کے بنتے ہین جیسا کہ حاسدونکا دستور ہی کہ تمام محلہ والون کی یک چشم ہو جانے کی شرط پر اپنا اندھا ہونا قبول کرلیا تھا مخاطب صاحب نے فقط اس بنیاد پر اس پیشین گوئی ائمہ علیہم السلام سے انکار کیا ہی کہ آیت شریف مین فقط بارہ کی مقدار درج ہی رسولخدا کا ذکر کیون نہین ہی پس اگر تیرہ کا عدد ہوتا تو قول نور الہدیٰ درست ہوتا کہ ایک پیغمبر خدا اور بارہ امام قرار پاتے۔ یہ مخاطب صاحب کی بہت اچھی سمجھ ہے اگر بالفرض تیرہ کا ذکر ہوتا تو آپ کہہ سکتے تھے کہ معصوم تو چودہ ہین اگر چودہ کا عدد ہوتا تو البتہ مراد ہوتی اور اگر چہاردہ کا ذکر ہوتا تو کہتے کہ حضرت کے والدین کا ذکر کیون نہین کیونکہ حجت خواہ معقول ہو یا نامعقول ہو ہر موقعہ پر پیدا ہوسکتی ہی سمجھدار کے نزدیک تو بہت بڑی سیدھی بات ہی کہ اماموںکے ذکر مین رسول کے ذکر سے کیا بحث تھی جبکہ پیشین گوئی بالخصوص دوازدہ امام کی ہی ہو تو کیا حاجت اسمین رسولخدا کے ذکر کی تھی۔ اور طرفہ یہ ہی کہ مخاطب صاحب فرماتے ہین کہ یہ پیشین گوئی حواریون کی ہے مگر ماشاء اللہ آپنے حواری کا نام بھی سنا ہی ابھی اسکے معنی اور تعریف سی بھی واقف نہین ورنہ ظاہر بات ہی کہ حواری بھی بغیر پیغمبر کے نہین ہوتے اگر بارہ حواری ہون تو تیرھوان پیغمبر ہونا چاہی سوائے اسکے فقط حضرت مسیح علیہ السلام کے انبیاء ماتحت کا لقب جاری ہوا ہے سو وہ سبکے سب بنی اسرائیل تھے انکو بنی اسمعیل سی کیا علاقہ۔ علاوہ اسکے عبارت آیت سی مراد اماموں سی ہے سردار بمعنی امام مستعمل ہوتا ہی۔ اردو ترجمہ توریت مین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صریحاً لفظ بارہ سردار موجود ہے عربی ترجمہ سابقہ مین اثناعشر عظیما اور ترجمہ حال مین اثناعشر شریفا مذکور ہی

عبارت توریت واما اسمعیل فانی قد سمعت دعائک ہا انا قد بارکت فیہ وجعلنا مثمرا وسا کثرہ تکثیرا وسیلد

اثنی عشر عظیما وسا میرہم امۃ عظیمۃ۔ لفظ عظیم سوا امام اور بادشاہ کے دوسرے معنی مین مستعمل نہین ہوسکتا۔

ملاحظہ ہو جناب سرور کائنات نے مکتوب اقالیم کے نام تحریر فرمائے ہین اُنمین دیکھ لیجئے عظیم القبط شاہ مصر کو عظیم

الفارس شاہ فارس کو عظیم الروم قیصر روم کو لکھا ہی پھر جواری سرداری اور عظمت کو کیا علاقہ اگر ہمارے مخاطب

صاحب حواری کے معنی جانتے ہوتے تو ہرگز ایسی لغو حجت پیش نکرتے ثبوت اس امر کا یہ ہی کہ جس اہل انصاف

کو کتاب ملی وہ اول مخاطب سے حواری کے معنی دریافت فرماوین کہ حواری کسکو کہتے ہین اور اس آیت مین آپنے

کیسے معلوم کیا کہ حواریون سے مراد ہی اسوقت مخاطب کا علم وفضل سب پر کھل جاویگا۔ علاوہ اسکے اس آیت شریف

مین مراد برکت بخشنے اور بارور کرنے سے یہی ہے کہ اسمعیلؑ کی نسل مین پیغمبر آخر الزمان پیدا ہونگے گویا بعد

پیغمبر آخر الزمان کے دوازدہ امام کا ذکر ہے مگر جو لوگ مصداق ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم وعلی ابصارہم

غشاوہ کے ہین اُنکو کیسے نظر آسکتا ہی مگر یہ موقع نہایت شکر کا ہی کہ ہمارے مخاطب نے قول نصاریٰ کا نہین

سُنا ورنہ وہ اُنکی تعلید سے حضرت اسمعیل کے بارہ پسر کا بیان تسلیم کر لیتے مخاطب صاحب نے دوازدہ امام کا نام

سُنکر بہت کچھ ہذیان بکا اور گویا ایسا حال ہو گیا کہ جیسا کسی کے بدن مین کوئی مرچین لگا دیتا ہی جس

دلیل نامعقول سے مخاطب صاحب نے سند لی ہی اور اُسکی تائید مین ایک بیت لکھی ہی ہم اُسی بیت سے مؤلف

اظہار الہدیٰ کو ساکت کئے دیتے ہین اُنہون نے یہ دلیل کی ہی کہ بارہ امام مین رسولخدا کو کیون نہین شامل کیا

اور یہ بیت لکھی **بیت** تو اصل وجود آمدی از نخست + دگر ہرچہ موجود شد فرع تست + تو اس حساب سے

خود حضرت اسمعیل اور حضرت ابراہیم بھی فرع جناب رسولخدا کی قرار پاتے ہین پس اگر بشمول دوازدہ امام جناب

سرور کائنات کا بھی ذکر فردمات اسمعیل مین ہوتا تو ایک قسم کی توہین رسولخدا کی ہی کہ اُنکو اُنکی فرع فرع قرار

دیدیا جاتا اسلئے رسولخدا کا اُس موقعہ پر ذکر کیا جانا بموجب عقیدہ مندرجہ بیت نوشتہ مخاطب کسیطرح درست نہ تھا

پس دعوی کے خلاف دلیل لانا کسی طرح عقلمند کا کام نہین۔ **قال الجہانگیر خان** پھر صفحہ ۳۰۸ مین

ایکا دوسرا ثبوت دیکھئے کہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کی کل قوم سے مخاطب ہو کر فرماتے ہین کہ خداوند تیرا خدا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تیرے لئے تیرے درمیان تیرے بھائیون مین سے میری مانند ایک نبی برپا کریگا تم اُسکی طرف کان دھرو اور
پھر حضرت موسیٰ وحی کی نقل سطرح کرتے ہین کہ خداوند نے مجھے کہا کہ انہون نے کیا سو اچھا کیا مین انکے
لئے بھائیون مین سے تجھ سا ایک نبی برپا کرونگا اور اپنا کلام اُسکے مُنہہ مین ڈالونگا وہ سب اُنسے کہیگا اور
ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری بات کو جسے وہ میرا نام لیکر کہیگا نہ سُنیگا تو مین اُسکا حساب اُس سے لونگا الخ

مؤلف نے بھائی کا جو لفظ عبارت مندرجہ مین دیکھا لٹو ہوگئے اور فوراً یا علی انت منی بمنزلۃ ہارون من
موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی۔ حدیث بناکر ظاہر کردی اور اُسکے معنی یہ جمادئے کہ جیسے حضرت ہارون سے لوگ حسد
رکھتے تھے ویسے حضرت مرتضےٰ سے عداوت رکھتے تھے مگر اخلاق محمدی مانع بددعا اور غارت ہونے شاکیان کا ہوا الخ

عرض مؤلف۔ نے اس طرح سے اس کجی عمر کے اپنے ڈھائی چانول علیحدہ ہی پکائے ہین دیکھو قول موسیٰ سے تو بقدر
ثابت ہوتا ہے کہ میرے بھائیون یعنی انبیاء اللہ مین سے ایسا ایک نبی جلیل بقدر خدا تعالیٰ پیدا کریگا کہ وہ
سب کا ہادی ہوگا اور اسکے مُنہہ مین کلام خدا اتریگا اور وہ خدا کی حکم کو پورا پورا تعمیل کریگا اور جو کوئی اُسکا کہنا
نہ مانیگا تو خدا اُسکا حساب لیگا پس اے بنی اسرائیل تم اُسکی طرف رجوع کرنا اور اُسکی بات کو گوش ہوش سے
سننا جہانتک غور کیا جاتا ہے تو حضرت موسیٰ کے قول مین کوئی لفظ ایسا نہین پایا جاتا ہے جس سے حضرت ہارون
یا جناب امیر یا نعوذ باللہ انکے حساد یعنی اصحاب رسالتمآب مراد لئے جاوین بلکہ حضرت موسیٰ کی پیشین گوئی سے
تو صرف حضرت رسولخدا کی نبوت کا ثبوت ہوتا ہے **اقول وبہ نستعین** اصل یہ ہے کہ مخاطب صاحب کی تقریر
ایسی سخت جاہلانہ ہے کہ خواہ مخواہ سمجھدار آدمی کو غصہ آوے اردو عبارت سمجھنے کی بھی مخاطب مین لیاقت
نہین تو کتاب کی تصنیف پر کس نے مجبور کیا تھا مصنفی بڑی ذمہ داری کا کام ہے جو شخص کوئی تصنیف کرتا ہے
وہ اُسکو عامہ خلائق کی رائے پر چھوڑتا ہے اسلئے مصنف لوگ احتیاط رکھتے ہین کہ کوئی غیر معقول تقریر ہماری قلم
سے نہ نکلے مگر مین نہین جانتا کہ مخاطب صاحب کو داء الکلب یا بینا کا عارضہ ہوا ہے کہ ہر دلیل کج ہے اور ہر حجت
الٹی ہے ہر عبارت کے معنی کو الٹا ہی سمجھتے ہین دن کو رات اور رات کو دن ہی دیکھتے ہین بھلا اس غضب
کا کہین ٹھکانا ہے کہ جناب سرور کائنات کی پیشین گوئی کو اپنی الٹی سمجھ کی بدولت ساقط کرتے ہین کیا بھائیون
سے مخاطب صاحب بلے ہوئے ہین کہ ہمارے علماء نے تو بڑی سعی اور کوشش کرکے فقط اس لفظ سے دھیسا بتون کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ساکت کیا تھا کہ بنی اسرائیل کے بھائی بنی اسرائیل نہین ہوسکتے بلکہ بنی اسمعیل ہوسکتے ہین اسلئے اس
پیشین گوئی کا اطلاق حضرت مسیح پر نہین ہوسکتا آپ اُلٹی کی سمجھن ہار بنی اسرائیل کے بھائیون کو حضرت موسیٰ
کے بھائی قرار دیکر اُسکی تفسیر بنی اللہ کے لفظ سے فرماتے ہین مگر اسقدر سمجھنے کی لیاقت کہان کہ حضرت موسیٰ کے بھائی
تو بر جہاوے بنی اسرائیل ہوسکتے ہین بنی اسمعیل پر کس طرح اطلاق ہوسکتا ہی۔ اور اگر انکے بھائی انبیا اللہ ہون
تو کیا بنی اسرائیل مین ہزارون نبی پیدا نہین ہوئے جو دوسری قوم مین تلاش کیا جاویگا خیر ایسے کج فہمون
سے کوئی نقض پیشین گوئی سرور کائنات پر نہین سکتا ۵ سر نوری فشاند و سگ بانگ میزند کا مضمون ہی اور
سمجھنے والے سب تو ایسے بیوقوف نہونگے کہ مؤلف اظہار الہدیٰ کی طرح الٹی سمجھین۔ اب ہم ناظرین با انصاف
کے روبرو پھر توریت کی آیات کو پیش کرکے صاحب اظہار الہدیٰ کی جہالت کی داد چاہتے ہین حضرت موسیٰ
بنی اسرائیل کی قوم سے مخاطب ہوکر فرماتے ہین۔ خداوند خدا تیرے لئے تیرے درمیان تیرے بھائیون مین سے
میری مانند ایک نبی برپا کریگا تم اُسکی طرف کان دھرلو۔ اب اہل انصاف غور فرماوین کہ اس عبارت سی موسیٰ
کے بھائی (انبیاء اللہ) مین سے ثابت ہوتا ہی یا بنی اسرائیل کے بھائیون یعنی (بنی اسمعیل سی نبی کا پیدا ہونا پایا
جاتا ہی۔ بعد ازان حضرت موسیٰ وحی کی نقل بیان کرتے ہین کہ مجھ سے خدا نے یون فرمایا انکے لئے اُن کے
بھائیون مین سے یعنی بنی اسرائیل کیلئے تھے اسرائیل کے بھائیون مین سے تجھ سا ایک نبی یعنی موسیٰ کی
مانند اولوالعزم نبی برپا کرونگا۔ الخ۔ اب مؤلف اظہار الہدےٰ کا یہ قول ملاحظہ طلب ہے وہ الٹی کی سمجھن ہار فرماتے ہین کہ
دیکھو قول موسیٰ سے تو اسقدر ثابت ہوا ہی کہ میرے بھائیون (یعنی انبیاء اللہ مین سی ایک نبی جلیل القدر
خدا تعالیٰ پیدا کریگا۔ اب اہل انصاف غور کرین کہ مخاطب صاحب کے پاس کونسی حجت ہی جس سی یہ نبی مراد ہین
جناب سرور کائنات سی ہو۔ حضرت موسیٰ کے بھائیون یعنی بنی اسرائیل مین سے ہزارہا نبی پیدا ہوئے اور
عیسائی اس پیشین گوئی سے مراد حضرت مسیح سے لیتے ہین مگر جب یہ حجت کیجاتی ہے کہ حضرت مسیح سے بنی اسرائیل
ہین اور پیشین گوئی مین بنی اسرائیل کے بھائیون مین سے نبی کے پیدا ہونیکے بعد خبر ہے تب وہ ساکت ہوتے
ہین۔ اس سے تو کہتے ہین کہ نیم ملا خطرہ ایمان ہوتا ہی آپ ہشبہ تیرے کے معنی میرے اور میرے کے معنی تیری
سمجھتے ہین عقل تو بقول شخصے مکتب کے لڑکے لیگئے مگر آنکھون کی بینائی بھی کم معلوم ہوتی ہی علی ابصارہم غشاوہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کا مضمون ظاہر ہو رہا ہے - پھر آپ تحریر فرماتے ہین کہ حضرت موسیٰ کے قول مین کوئی لفظ ایسا نہین
پایا جاتا ہی جس سی حضرت ہارون یا جناب امیر یا نعوذ باللہ اُنکے حساد یعنی اصحاب رسول مراد لئے جاوین اس سے
اور بھی کم فہمی صاحب اظہار الہدیٰ کی ثابت ہوتی ہی مطلب ہمارا انوار الہدیٰ مین یہ تھا کہ حضرت موسیٰ نے
جو بنی اسرائیل سی یہ فرمایا کہ میرے مانند وہ نبی ہوگا اور ایسا ہی خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سی فرمایا کہ تیرے
مانند نبی برپا کرونگا تو اب بواسطے مطابقت پیشین گوئی کے ثابت کرنا اس امر کا ضرور ہے کہ منجملہ ہزار ہا
انبیاء علیہم السلام کے وہ نبی کون ہی جو مثل اور مانند حضرت موسیٰ کے ہی نصاریٰ دعویٰ کرتے ہین کہ نبی
مثل موسیٰ سی مراد حضرت عیسیٰ ہین مگر ہم کہتے ہین کہ ہرگز نہین حضرت مسیح مین کوئی بات بھی مثل حضرت
موسیٰ کے نہ تھی سب سے اول اور مقدم تعریف حضرت موسیٰ کی یہ ہی کہ انکا بھائی ہارون انکا ممد و معاون
تھا پس حضرت عیسیٰ کا کوئی بھائی اُنکا معاون نہ تھا - لہذا وہ کسی طرح مثل موسیٰ قرار پا نہین سکتے - ہان
محمد مصطفےٰ مین یہ صفت موجود ہی کہ علی مرتضیٰ انکے بھائی اُنکے ممد و معاون تھے کہ جنکی تائید و نصرت بحسب
روایات مرویہ اہلسنت (جنکو چند اوراق مین پیشتر ہم لکھ چکے ہین - عرش پر اور ابواب جنت پر ازل سی لکھے
ہوئے ہین اور خود رسول خدا حضرت علی کو مثل ہارون اور اپنے آپ کو مثل موسیٰ قرار دیتے ہین اور یہ حدیث
جسکو حدیث منزلت کہتے ہین متواترات سے اہلسنت مین ہی یعنی اس حدیث کو ہر طبقہ اور ہر زمانہ مین اسقدر گروہ
کثیر نے روایت کیا ہی کہ اسکی صحت مین کلام کرنیوالا مثل منکر کلام ربانی کا سمجھا جاتا ہی مگر مولف اظہار الہدیٰ
کو اسکی کیا خبر کہ یہ حدیث ہی یا کسی کا قول ہی یا کسی نے ابھی بنالی ہی ہمکو اس حدیث کی نسبت بحث کرنیکی
کوئی حاجت نہین جس گروہ کے متواترات مین سے ہی وہ آپ نپٹ لینگے مگر ہمارا تو مقصود اسی بات کا اظہار
سے ہی کہ مولف اظہار الہدیٰ محض ناخواندہ شخص ہی اور کسی نے مذاق سی مولوی انکا لقب دیدیا ہی - آج تک اس
حدیث منزلت سے کسی عالم اہلسنت نے انکار نہین کیا تھا - صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور سنن ابی داود اور نسائی
اور ابن ماجہ اور سنن ترمذی کے علاوہ تمام محدثین اہلسنت مثل امام حاکم اور حافظ ابونعیم و ذہبی و طبرانی
وغیرہ اور تمام علمائے متاخرین مثل شاہ ولی اللہ صاحب و شاہ عبدالعزیز و شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اس
حدیث کو روایت کیا ہی اور سب نے متواترات سی اسکو لکھا ہی مگر مولف اظہار الہدیٰ نے اسکی نسبت بھی یہی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

ارقام فرمایا کہ حدیث طیار کرکے لکھدی۔ اصل یہ ہو کہ انسان کا جوہر زبان ہی کھولتی ہو اس کتاب
اظہار الہدیٰ کی تصنیف سی پہلے تو مولوی صاحب کی لمبی ڈاڑھی اور عربون کا سا عمامہ دیکھکر لوگ مولوی
سمجھتے تھی مگر اظہار الہدیٰ نے مولف صاحب کی لیاقت کا اچھا اظہار کر دیا کہ اب کسی کو بحث ہی باقی نرہیگی
جہان دو آدمیون مین مولوی صاحب کی لیاقت کے بارہ مین بحث ہوگی انکی لیاقت کا منکر فوراً آپ کی
تصنیف پیش کرکے مخالف کو ساکت کر دیگا ہمنے انوار الہدیٰ مین بنا بر ثبوت اس امر کے جناب سرورکائنات
مثل حضرت موسیٰ کے اولی العزم مع السیف مبعوث ہوئے اور بہت امور مین دونو حضرات مشابہ ہین
ازانجملہ موسیٰ کے مدد و معاون انکے بھائی تھے ہارون ویسے ہی ہمارے حضرت کے بھائی علی مرتضے مدد و
معاون تھے دوم حضرت موسیٰ کے اولاد نسبی نہوئی بھائی کی اولاد چلی ایسے ہی ہمارے حضرت کا حال ہے
جسطرح ہارون اور بیٹے ہارون کے حق مین طہارت نازل ہوئی ویسے ہی حضرت علیؑ اور حسنینؑ کے حق مین
آیت تطہیر نازل ہوئی ابنا ہارون اور ہارون قدس مین رہ سکتے تھے یہی حکم حضرت علیؑ اور حضرات
حسنینؑ کیلئے ہوا جس طرح امامت خاندان ہارون مین مقرر ہوئی ویسی اولاد علی مرتضیٰ مین ہوئی۔
جسطرح حضرت موسیٰ نے جہاد کیا ویسے ہی حضرت نے ہمارے کیا جس طرح حضرت موسیٰ نے کفار سے
جہاد کیا ویسے ہی ہمارے حضرت نے کیا۔ جسطرح حضرت موسیٰ نے مال غنیمت لیا ویسے ہی حضرت نے
لیا۔ جسطرح جہاد کے سفید باندی غلام حضرت موسیٰ نے بنائے ویسے ہی ہمارے حضرت نے بنائے جسطرح
شرع جدید حضرت موسیٰ پر نازل ہوئی ویسے ہی ہمارے حضرت پر نازل ہوئی۔ یہ صفات مذکورہ بالا ایسی
ہین سوائے حضرت موسیٰ اور حضرت محمد مصطفےٰ کے کسی دوسرے نبی مین متحقق نہین ہین اس لئے ثابت
ین گوئی حق مین جناب سرور کائنات کے ہی۔ نہین معلوم کہ مولف اظہار الہدیٰ نے کیا اٹھا
ھا ہی کہ مخالفت خدا و رسول سے بھی انکو خوف نہین اگر کوئی اہل انصاف اس موقعہ پر اصل
لہدیٰ کو ملاحظہ کرے اور بعد اسکے اظہار الہدیٰ کو تو کل حال مفصل صاحب اظہار الہدیٰ
کا معلوم ہو جاویگا۔ **اما قولہ علیہ ما یستحقہ** رقص کردن خود نداند صحن را گوید کج است
ن سے معلوم ہوا کہ مولف اظہار الہدیٰ رقص کرنا جانتے ہین اور صحن کج مین بھی تال و سم کو

Presented by: Rana Jabir Abbas

باہر نہین جاتے کیون نہو بقول شخصے۔ جس کا کسب اُسی کو ساجے + **اما قولہ** صفحہ ۲۸۶ مین ہی کہ ایلیا اور علیؑ مین کچھ فرق نہین ہی ہم کہتے ہین کہ مابین علیؑ اور ایلیا مین زمین و آسمان کا فرق ہی اسلیئے کہ علیؑ عربی لفظ ہی اور ایلیا عبرانی مگر مؤلف نے بسبب عدم واقفیت کے اس لفظ کو سریانی کہا ہے حالانکہ کسی لغت کی کتاب سے بھی ثابت نہین ہے اور یہ ترکیب نحوی بھی مؤلف کی غلط ہی کہ علی مشتق اعلیٰ سے ہے کیونکہ اعلیٰ خود اسم تفضیل ہی علوٗ مصدر ہے۔ الخ۔ **اقول و بہ نستعین** اگرچہ ہمنے بارہا یہ لکھا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے مؤلف اظہار الہدیٰ کی آنکھون پر اور قلب پر جہالت کا پردہ ڈال رکھا ہی اور ہر ایک بات کو وہ ہمیشہ اُلٹی سمجھتے ہین اب ہم تمام ناظرین با انصاف کو مؤلف اظہار الہدیٰ کی جہالت کا پردہ برأی العین مشاہدہ کرائے دیتے ہین اور اسی پر تمام لغویات اور مفتریات صاحب اظہار الہدیٰ کو قیاس کرلیا جاے واصل نسخہ انوار الہدیٰ کے صفحہ ۲۸۶ مین مطبوعہ سابق جسکے صفحونکا حوالہ مؤلف اظہار الہدے نے دیاہے ملاحظہ فرمایا جاے واُس مین شروع صفحہ مین ہی پہلی سطر کے نصف اخیر سے یہ درج ہے۔

اوایل نام خداوند تعالیٰ کا ہی لغت عبری ہے۔ عربی اور عبری زبانون مین کسیقدر بول چال محاورہ کا فرق ہی جیسے یسوع و عیسیٰ ایلیا اور علی مین کچھ فرق نہین ہی جیسا ایلیا خدا تعالیٰ کے نام سے مشتق ہی ویسے ہی علی اسم خدا اعلیٰ سے مشتق ہے۔ اب اہل انصاف غور فرماوین اگر مخاطب صاحب کی آنکھون پر ضلالت کا پردہ نہین ہی تو عبری کو سریانی کس طرح پڑھا۔ کیا عبری کا عین سین ہوکر اور بار موحدہ رآ مہملہ ہوکر نظر آگئین۔ افسوس تو یہ ہے کہ مخاطب صاحب کو یہ توخبر ہی نہین کہ عبری کونسی زبان ہی اور سریانی کیا ہی انکو تو بک دینے سے غرض تھی خواہ سچ ہو یا جھوٹ اُنہون نے یہ سمجھا کہ اس ہماری ہزلیات کو اصل کتاب سے کون دیکھے گا مطابق کرکے خصوصاً ہم جہلا مین بیٹھکر اُسکو پڑھین گے تو اُنکو تحقیق سے تو کچھ غرض ہی نہین ہے البتہ یہ تو سمجھ ہی جاوینگے کہ مولوی جہانگیر صاحب عربی و فارسی کے تو فاضل تھے ہی مگر سُریانی اور عبرانی کی بھی ٹانگ توڑنے لگے ہین۔ اور اگر کوئی معترض یون کہی کہ مولوی صاحب کا منشا یہ لکھنے کا تھا کہ ایلیا لغت سُریانی ہے اور صاحب اظہار الہدیٰ نے اُسکو عبرانی لکھدیا لیکن گھبراہٹ مین اسلیئے کہ نئے لفظ تھے عبرانی کی جگہہ سوریانی اور سوریانی کی جگہہ عبرانی لکھ گئے۔ توہم اس بات

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کا فیصلہ اس طرح پر کرتے ہین کہ وہ معترض صاحب اوّل مؤلف اظہار الہدیٰ سے اصلی حقیقت زبان
عربی اور سوریانی کے دریافت کرین کہ انکی وجہ تسمیہ کیا ہی اُسوقت اُنکو معلوم ہوجاویگا ایلیا در حقیقت
لغت ہی عبری ہے اور عبری یا عبرانی منسوب ہے حضرت عبر سے جنکی اولاد مین حضرت ابراہیم پیدا ہوئے
آپ آپ حضرت عبر کی اولاد کی زبان کو عبری یا عبرانی کہتے ہین اور سوریانی منسوب ہے ربانی اور سوریہ نام
ہی ملک شام کا جسوقت بنی اسرائیل شام کے ملک مین آکر آباد ہوئے تو دیسی زبان وہان کی سوریانی تھی
انکی زبان مین بھی مخلوط ہوگئی اور تحریر و کتابت مین عبرانی زبان محفوظ ہی صحائف اور کتب سماویہ سب
عبری زبان مین لکھے گئے بنی عبیر کے اسمار اکثر ایل سے مرکب ہین اسمٰعیل اور اسرائیل کافی نظیر موجود ہے
پس اگر مخاطب صاحب کی تحریر مین سہو نہین ہوا ہی تب وہ مفتری ثابت ہوتے ہین کہ ناحق اُنہون نے ہمپر تہمت
دروغ لگائی اور اگر سہو واقع ہوا ہی تو بالکل کاذب و ناواقف ہین اور یہ قول صاحب اظہار الہدیٰ کا کہ یہ
ترکیب نحوی بھی مؤلف کی محض غلط ہی کہ علی مشتق اعلیٰ سے ہی کیونکہ اعلیٰ خود اسم تفضیل ہی علو مصدر
کا ہی اس سے ناظرین کو یہ تو معلوم ہوگیا کہ مولوی صاحب علم نحو سے خوب واقف ہین یا صرف مین خوب اچھی
دستگاہ رکھتے ہین۔ لیکن مین مخاطب صاحب کی سمجھ پر بڑا افسوس کرتا ہون حالانکہ انوار الہدیٰ مین مصدر
کے مشتقات کا کہین ذکر نہین اسمین تو صاف یہ لکھا ہی کہ اعلیٰ جو نام خدا تعالیٰ کا ہی اُس سے مشتق ہی صرف
نحو کی بحث کا موقعہ اُسوقت ہوتا کہ جب مصدر کے مشتقات کا ذکر ہوتا اور اگر خدا نے اپنے نام اعلیٰ سے علی کا
نام مشتق کیا ہی اور مخاطب کے نزدیک اسمین خدا کی غلط فہمی ہوئی ہی تو خدا پر اعتراض کرنا چاہیے یا رسول خدا
پر کہ اُنہون نے باوجود مخاطب کی طرح صرف و نحو پڑھنے کی کیون یہ روایت درج کی اور ہم اس روایت
اشتقاق اسمار پنجتن از اسمار الٰہی کو انوار الہدیٰ مین بطریق متعدد بیان کر چکے ہین۔ قال رسول اللہ صلعم

و اشتق اللہ لنا من اسمائہ اسماء فاللہ محمود و انا محمد و اللہ الاعلیٰ و اخی علی و اللہ الفاطر و ابنتی فاطمۃ و اللہ
محسن و ابنائے الحسن و الحسین۔ یعنی فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے کہ اللہ جل شانہ نے ہمارے
نام اپنے نامون سے مشتق کیے ہین کہ اللہ محمود ہے اور مین محمد ہون اور اللہ اعلیٰ ہی اور میرا بھائی علی علیہ السلام
ہے اور اللہ فاطر ہے اور بیٹی میری فاطمہؑ ہے اور اللہ محسن ہے اور دونون بیٹے میرے امام حسن علیہ السلام

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وامام حسین علیہ السلام ہین۔ **اما قولہ** ہان صاحب آپ تو فرمائے کہ آپنے لفظ ایلیا پر تو بہت کچھ بحث کی اور متعہ سی حق پوشی کے معنی ہی اوڑا گئے تا کہ معنی لکھنے مین کوئی اہلسنت کے ہاتھ دستاویز صحیحہ نہ پڑجاوے جو الٹا شیعون کو جھپا دین۔ اب ہم قلعی آپ کی کھولتے ہین دیکھو غیاث و منتخب و برہان وغیرہ لغتون کو کہ انمین ایلیا کے حقیقی معنی صدیق اکبر کے لکھے ہین اور مجازاً لقب جناب امیرؑ کا بھی ہی۔ **اقول وبہ نستعین** سُبحان اللہ آپ کی بھی عجب تقریر ہے صدیق اکبر نعوذ باللہ کوئی گالی نہین ہی کوئی بیجا کلمہ نہین کہ جو حضرت علیؑ کی شان مین وارد ہونے سی شیعہ چھپینگے صدیق اکبر تو خاص لقب ہی جناب علیؑ کا ہی اور جبکہ خود تم ایلیا لقب حضرت علیؑ کا تسلیم کر چکے اور معنی اسکے صدیق اکبر کے ہین تو ظاہر ہے کہ حضرت علی صدیق اکبر ہین اِسمین قلعی کھولنے کی کیا بات ہی تمام کتب فریقین اس حال سی بھری ہوئی ہین کہ سوائے علی مرتضیٰؑ کی اس امت مین کوئی صدیق اکبر نہین ہی ثبوت اس امر کا اسی رسالہ مین دو جگہہ ہم پیش کر چکے ہین اور ثابت کر چکے ہین کہ حضرت ابو بکر کو اہلسنت نے اپنی طرف سی یہ لقب دیا ہی ورنہ رسول خداؐ نے کبھی یہ لقب انکو نہین دیا بلکہ احادیث صحیحہ خاص کتب اہلسنت وجماعت مین مروی ہے کہ دُنیا مین فقط تین صدیق ہوئے دو امت سابقہ مین اور ایک علی مرتضیٰؑ جو صدیق اکبر ہین امت محمدؐ مین چنانچہ مکرر نقل روایات مندرجہ صحاح اہلسنت کرتے ہین۔ واخرج الطبرانی عن سلمان وابی ذر معاً ان النبیؐ قال لعلی ان ہذا اول من آمن وہو اول من یصافحنی یوم القیامۃ وہذا صدیق الاکبر وہذا فاروق ہذہ الامۃ یفرق بین الحق والباطل وہذا الیعسوب للمومنین۔ یعنی روایت کی طبرانی نے سلمان اور ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سی کہ نبی صلعم نے حضرت علیؑ کیلئے ارشاد فرمایا کہ یہ وہ ہی جو سب سے پہلے ایمان لایا اور یہ وہ ہے کہ جو سب سے پہلے قیامت کی دن مجھ سے مصافحہ کریگا اور یہ ہی صدیق اکبر اور یہ ہی فاروق اس امت کا کہ تفریق کرتا ہی درمیان حق وباطل کی اور یہ ہی سردار مومنین کا الخ۔ اب مخاطب صاحب کی یہ نقل ہوئی کہ گئے نماز بخشوانے اور روزے گلے پڑے ابھی بحث صدیق اکبر کی ہی ہو رہی تھی کہ اہلسنت نے القاب علی مرتضیٰؑ مین سے چورا کر انکی نسبت منسوب کر دیا ہی اب معلوم ہوا کہ اکیلا یہی لقب نہین چورایا بلکہ فاروق بھی حضرت علیؑ کا ہی لقب ہی اور یہ بھی چورا کر حضرت عمر کے نام کے ساتھ لگا دیا۔ واخرج النسائی والحاکم الصحٰ عن عباد بن عبد اللہ سمعت علیا یقول انا عبد اللہ واخو رسولہ وانا الصدیق الاکبر الخ

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور امام فخر الدین رازی امام ثعلبی اپنی تفاسیر مین امام احمد بن حنبل مسند خود مین ابن شیرویہ کتاب فردوس مین اور ابن المغازلی مناقب مین روایت کرتے ہین کہ صدیقان تین شخص ہین حبیب نجار کہ مومن آل یسین ہے اور حزقیل کہ مومن آل فرعون ہے اور علی مرتضیٰ کہ اُنسے افضل ہے اس امت مین حافظ ابو نعیم نے بھی حلیہ مین عباد سے روایت کی ہے۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے مدارج مین لکھا ہے وتسمیہ نمودہ پیغمبر خدا اورا الصدیق مولوی مبین وسیلۃ النجات مین نقل کرتے ہین مثل مدارج کے۔ مولوی جہانگیر خان صاحب تسلیم کرچکے ہین کہ ایلیا لقب علی مرتضیٰ کا ہے اور معنی ایلیا کے موجب بیان صاحب غیاث اللغات ومنتخب وبرہان صدیق اکبر کے ہین۔ جبکہ صدیق اکبر خاص لقب جناب علی مرتضیٰ علیہ السلام کا ہے۔ پھر ہماری مخاطب صاحب کیون ایسے اُچھلے کیا صدیق اکبر کی جگہہ ابوبکر لکھا ہوا دیکھ لیا تھا جو آپ ایسے بیتاب ہوئے اسی سے تو کہتے ہین کہ بے علم آدمی کی نہایت درجہ مٹی خراب ہے۔ معلوم ہوا کہ کسی لغت مین آپنے ایلیا کے معنی دیکھے تھے اسمین اُسکے معنی صدیق اکبر کے نکلے اور یہ بھی لکھا کہ یہ لقب حضرت علیؑ کا بھی ہے تو آپ فقط لفظ صدیق اکبر کو دیکھکر چراغ پاؤن ہوگئے اور لگے شیعون کو چھپانے اگر مخاطب صاحب کو پہلے سے یہ معلوم ہوجاتا کہ صدیق اکبر خاص حضرت علیؑ کا لقب ہے اور حضرت ابوبکر کو سنیون نے براہ غضب مثل خلافت یہ لقب بھی دیدیا ہے۔ اور رسولخدا نے کبھی اُنکو صدیق لقب نہین دیا ہے تو وہ ہرگز ایلیا کے معنی کی طرف متوجہ نہوتے اب یہ خدا کی قدرت ہے کہ مخاطب جیسے دشمن کے مُنہہ سے بھی کہلا دیا کہ ایلیا کے حقیقی معنی صدیق اکبر کے ہین اور مجازاً لقب علی مرتضےٰ کا ہے۔ **قال المولوی جہانگیر خان** صفحہ ۷۰۳ مین ہے کہ جبکہ یہ لوگ رسولخدا کے جنازہ پر حاضر نہوئے تو غریب سیدہ مرحومہ کے جنازہ سے کیا غرض تھی افسوس اُسوقت کے مسلمانون کے حال پر ہے کہ سب نامنافق تھے مطلب مؤلف کا اس صریح افترا سے یہ ہے کہ کوئی اصحاب رسول اللہ مین سے حضرت فاطمہؑ کے جنازہ پر نہ آیا اور نہ کوئی اصحاب رسول اللہ کے جنازہ پر شریک ہوا تھا اب ہم مؤلف کے قول کو شیعون کی معتبر کتب سے جھوٹا کرتے ہین کتاب علل الشرائع کی جلد اول باب فلان مین لکھا ہے کہ عمر نے چاہا کہ قبر فاطمہؑ کی کھود کر نماز پڑھے اس بات پر حضرت علیؑ غضبناک ہوئے تو مستعد بجنگ وشمشیر ہوئے پس مہاجرین وانصار جمع آئے اور حضرت علیؑ کی رضامندی کو اختیار کیا۔ **اقول وبہ نستعین** ماشاء اللہ۔ این کار از تو آید ومردان

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چنین کنند۔ اجی حضرت مولوی حبیب صاحب یہ روایت آپ کو لکھتے شرم بھی نہ آئی یہ تو آپ ہمارے قول کی تائید کرنے لگے خود آپ بھی تسلیم کر چلے کہ جناب سیدہؑ کے جنازہ پر لوگ آئے کیا جنازہ پر جانا اسی کو کہتے ہین کہ لگے قبر کھودنے ایسی نمازِ جنازہ اور نماز پڑھنے والون پر بھی آفرین ہی کہ جنازہ پر تو نہ آدین اور بعد مین مُردون کی قبرین کھود کر نماز پڑھنا چاہین اور پھر ماشاء اللہ اُسپر اصرار بھی ایسا کہ جب حضرت علیؑ مستعد بجنگ و شمشیر ہوئے جب بھی اُس ارادہ سے باز نہ آئے یہانتک کہ مہاجرین و انصار نے رفع فساد کیا۔ اب اہلِ انصاف مولوی حبیب صاحب کی دلیل پر تعجب کرین اُنکے یہان جنازہ کے ساتھ جانا اور جنازہ کی نماز پڑھنا اس سے مراد ہی کہ جب موتی کے ورثا دفن کر آوین تب آپ نبش قبر کرنے کو قبرستان مین جایا کرین ؎ چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار۔ یکے نماز جنازہ و دوم مفاد دُنیا۔ الا لعنت اللہ علی القوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔ طرفہ جعلسازی مخاطب کی یہ ہی کہ یہ روایت قبر کھودنے کی نماز پڑھنے کی نسبت جناب رسولخدا کی ہی جسکو جنازہ جناب سیدہؑ سے منسوب کیا اور نماز جنازہ رسول مین وہ ایک روایت موضوع اہلسنت کی لکھدی کہ ابوبکر نے نماز پڑھانا چاہا حضرت علیؑ نے ہٹا دیا اور دس صحابی نے نماز پڑھی ورنہ تمام کتب معتبر اہلسنت مین درج ہی کہ اصحاب ثلثہ وفات رسولخدا سے تیسرے دن آئے اور ارادہ قبر کھود کر نماز پڑھنے کا کیا کہ حضرت علیؑ ذوالفقار نیام سے کھینچکر گھوڑہ کی طرح قبر پر بیٹھ گئے اور کف آپ کے مُنہہ سے فرط غیظ مین جاری ہو گیا تب بعضے لوگونکو حدیث بنوی یاد آئی کہ فرمایا تھا رسول اللہ نے کہ ڈرنا علیؑ سے اُسدن کہ مٹی کے گھوڑے پر سوار ہو اور مُنہہ سے کف جاری ہون اور ہاتھ مین ذوالفقار برہنہ ہو اور ایک گروہ سگان دُنیا سے اُسکی مخالفت پر آمادہ ہو کر اُسکو غضبناک کریگا پس جبکہ اُن لوگون نے یہ حدیث سُنی تو وہان سے بھاگ گئے اور قبر کھودنے کا قصہ جناب سیدہ سے منسوب ہو سکتا ہی کیونکہ جناب علیؑ مرتضیٰ نے اُنکی قبر کا نشان ہی ظاہر نہ کیا تھا ایسا پوشیدہ رکھا تھا کہ آجتک بھی لوگون کو یہ تحقیق نہین ہی کہ قبر کہان بنی ہے کوئی روضہ رسولخدا مین کہتا ہی کوئی قریب اُسکے۔ کوئی قبر امام حسنؑ کے قریب بیان کرتا ہی اگر لوگون کو اُسوقت آپ کی قبر کا علم ہو جاتا تو پھر کسطرح مخفی رہ سکتی خود مولانا روم فرماتے ہین ؎ چون صحابہ جاہ دنیا خواستند۔ مصطفےٰ را بیکفن بگذاشتند۔ اما قولہ مؤلف نے پیرایہ دشمنی مین تو کھلا کھلا تبرا اصحاب عالی صفات و ازواج مطہرات رسولخدا پر کیا ہی۔ **اقول** ہمنے کسی موقعہ پر اصحاب یا ازواج النبی کی شان مین تبرا نہین کیا البتہ جو علماء اہلسنت نے اُنکے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

اوصاف و مناقب اپنی کتب مین لکھے ہین ہمنے انکو نقل کردیا ہی اگر وہ قول مولف اظہار الہدیٰ کے نزدیک داخل
تبرا ہین تو اہلسنت وجماعت سی شکایت کرنی چاہیے اور اگر انصاف کیا جاوے تو مولف صاحب کی شکایت داخل حماقت ہے
کیونکہ جب کتاب کا جواب لکھنے بیٹھے تو پھر شکایت کیا اُن اقوال کے بدلایل تردید کرنی لازم تھی جواب کے یہ معنی نہین ہے
کہ جب معقول طور پر تردید نہو سکے تو اُسکے عوض مین شیعون کو گالیان دینے لگے اور اگر بہت ہی زیادہ چبھتا ہوا
اعتراض ہو تو حضرات ائمہ اہلبیت کی شان مین گستاخیان کرنے لگے جس سی اپنا ایمان بھی خراب کیا اور اپنے
ممدوحین کے مطاعن بھی رفع نکرسکے۔ اگر آئندہ جواب لکھنے کا حوصلہ ہو تو اس رسالہ شمس الضحیٰ سے طریقہ جواب
سیکھ کر لکھنا چاہیے جواب اسکو نہین کہتے کہ جیسا آپنے لکھدیا کہ ہمنے اظہار الہدیٰ بجواب انوار الہدیٰ لکھی ہی آپ
بھی تو ذرا شرمائین کہ آپنے اظہار الہدیٰ مین کونسا کارنمایان فتح کھلا یا یا ضرورت خلافت و امامت کا جواب دیا
یا خلافت کے منجانب اللہ ہونیکی تردید کی یا صفات ثمانیہ خلیفہ مین کوئی سقم نکالا یا اُن صفات کو بتردید دلائل
انوار الہدیٰ اصحاب ثلثہ سی منسوب کیا یا حضرات ائمہ اہلبیت مین جو صفات مذکورہ ہمنے ثابت کی ہین اُنکی تردید
کی یا فضائل حضرت علی مرتضیٰ مین اور مطاعن اصحاب ثلثہ مین بجز تسلیم کرلینے کے لب کشائی بھی کی پھر ہمنے خود مرتبہ
حیات حضرت رسولخدا مین استخلاف علی مرتضیٰ کا ثابت کیا آپنے اُسکو بھی تسلیم کرلیا پھر کسطرح اپنے حماقت نامہ
کو انوار الہدیٰ کا جواب نامزد کیا کیا آیات قرآنی جنمین مہاجرین و انصار کا ذکر ہے اصحاب ثلثہ کے کارآمد ہوسکتی
ہین جو آپنے ترجمہ کا قرآن شریف لیکر بغیر تمیز اس امر کے کہ یہ آیت اصحاب ثلثہ کی تعریف مین ہی یا توہین
و مذمت اُس سی نکلتی ہی ایک سرے سی جہان لفظ مہاجرین دیکھا فریفتہ ہو کر نقل کرنے یا شیعون پر طعن کرنے
سے خلافت اصحاب ثلثہ ثابت ہوسکتی ہی شیعون کے کسی مسئلہ پر طعن ہو ہی نہین سکتا اپنے مذہب کی خبر نہین کہ کوئی
مسئلہ آپکا طعن سے خالی نہین خود آپکے ہم مذہب ایک دوسرے پر طعن کرتے ہین شافعی کے مقلد حنفیون کو کافر
اور خدا و رسول کی مخالفت کرنیوالے کہتے ہین حنفی اُنکو برا اور اُنکے مسائل کو خلاف عقل بیان کرتے ہین ایسی ہی
مالکی اور حنبلی کا حال ہی پھر آپ شیعون کے مسائل پر کس حوصلہ سی معترض ہوسکتے ہین۔ **وقولہ** اپنی دانست
مین مولف نے اہلسنت والجماعت کی توہین مین کوئی دقیقہ اُٹھا نہین رکھا ہی **اقول** اگر وہ اعتراضات
جنکو مخاطب صاحب توہین سمجھتے ہین ایسے ہین کہ مخاطب اُنکے جواب سی بالکل قاصر ہین اور صریحاً ایسے قابل

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

تسلیم ہین کہ جیسے خود مخاطب نے بذریعہ سکوت انکو تسلیم کر لیا تو اُسکو توہین نہین بلکہ وہ حق باتین کہلاتی ہین اور اُسکا
قبول کرنا ہر ذی عقل پر فرض ہے۔ ہان اگر مؤلف اظہار الہدی اُسکی تردید کی لیاقت رکھتے تو مجاز جواب لکھنے کے تھے
اور یہ کمال بے غیرتی مین داخل ہے کہ اعتراض کا تو جواب نہ آوے پھر حق بات کو قبول کر کے مذہب باطل کو بھی ترک نہ کرین بلکہ
عورتون کی سی شکایت کرنے لگی۔ **اما قولہ** ہمارے نزدیک رسالہ انوار الہدی اور داستان امیر حمزہ بن شداد وغیرہ ایسے ہین
کہ مؤلف داستان نے تو واسطے دھوکہ دینے اہلسنت کے اصحاب رسول اللہ کے نام بہ مضمون ہی کے نام پر رکھکر تبرا کیا ہے
جو ناواقف لوگون نے قصہ سمجھ لیا ہے اور واسطے تفریح طبع کے پڑھکر ایمان اپنا غارت کرتے ہین اور مؤلف انوار الہدی
نے صاف صاف تبرا لکھا ہے۔ **اقول** مؤلف داستان امیر حمزہ بہت ہوشیار آدمی تھا کہ لکھا کہ اہلسنت جو اسکو
فقط قصہ کے پیرایہ مین صدہا سال تک تبرا کیا ہے اور مخاطب جیسے غلیظ القلب لوگون کو بھی مجبوراً بہر حال مخاطب نے
بھی اُسکو خوب رٹ رٹ پڑھا ہے اگر غور سے نہ پڑھے تو وہ بھی مثل دیگر اہلسنت کے اس مدلل تبرا سے بیخبر رہتا اور چونکہ
آجتک کسی سنی نے اس امر کو نہ سمجھا اور فقط مخاطب صاحب کا ذہن رسا تبرا تک پہنچا تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ مخاطب
صاحب نے بکثرت مداولت اسکی کی ہے اب تعبیر لنگا ہاری یہ گیو ماری یہ گیو ماری کا باپ مخاطب سے دور نہین ہو سکتا اہل
انصاف مخاطب کے شعور کا اندازہ فرماوین اور امیر حمزہ کی داستان کو بھی ایکمرتبہ میری خاطر ملاحظہ فرماوین کہ دیکھ
آئندہ تو سنی لوگ اُسکو اپنے گھر کتب خانہ مین بھی نہ رکھینگے اسکو بغور دیکھین کہ کہین حضرت ابوبکر یا حضرت عمر یا حضرت عثمان
کا نام بھی ہے جس سے یہ بھی نہین معلوم ہو کہ اُنسے اصحاب کا نام اور تبرا مؤلف اظہار الہدی کی نظر پڑا ہان شروع قصہ مین ابوجہل
اور ابوسفیان کے مکتب مین پڑھنے کا قصہ لکھا ہے اگر انکے آداب و حفظ مراتب مین صاحب داستان سے کوئی فرو گذاشت
ہو گئی ہو اور وہ مخاطب صاحب کو ناگوار معلوم ہوئی ہو تو مضائقہ نہین کیونکہ آپ ہمیشہ الٹی بات سمجھا کرتے ہین **وقولہ**
نعلیہ السنجفہ بہر حال یہ دونو کتابین تبرا ہونے کی قابل آگ مین جلا دینے یا پانی مین بہا دینے کی ہین **اقول** آپ
لوگون کے تو بزرگون نے قرآن پاک کو جلایا ہے اگر اس کتاب کو جلاؤگے تو کیا شکایت ہے لیکن یہ بات تو سب پر منکشف
ہو گئی کہ آپ انوار الہدی کے جواب سے ایسے عاجز و قاصر ہوئے کہ بجائے تردید اور جواب کے اسکے جلا دینے پر آمادہ ہوئے اہل بصیرت
تو آپکے اس فقرہ سے سمجھ گئے کہ آپ لاجواب ہوئے اب جبتک کہ آپ تمام مطالب و مقاصد انوار الہدی کا جواب معقول نہ دین
الزام آپکا دفع نہین ہو سکتا کہدینا ہمارا کام تھا قبول آپ کے۔ بر رسولان بلاغ باشد و بس **اما قولہ** اب اس اختصار مین

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زیادہ گنجایش نہین ہی ورنہ اور بھی بہت دھرمیان ظلمات الہدیٰ کی ظاہر کیجاتین کما لایخفی **اقول** یہ بھی تعجب ہے کہ اس اختصار مین زیادہ گنجایش نہین یون فرمائے کہ اُس مین گنجایش باقی نہین ہی ورنہ یہ کتاب تو آپنے بقول خود انوار الہدیٰ کے جواب مین لکھی ہی کسی اور مضمون کی گنجایش تھی کہ جسمین اصلی مقصد لکھنے کی گنجایش جواب دینی کی نہ تھی اور انوار الہدیٰ کا نام جو آپنے ظلمات الہدیٰ رکھا یہ بیشک آپکے حسب حال ہی جو لوگ نور کو دیکھ سکتے ہین وہ نور سی ہدایت پاتے ہین اور جیسے بعض مخلوقات ایسے ہین کہ نور سے متنفر اور ظلمت سی مانوس ہوتے ہین انکو آفتاب عالمتاب سے متنفر ہو کر درختون کی کھوہون مین بسیرا کرتے ہین اور اندھیرے مین سیر و سیاحت فرماتے ہین اُن آدمیون کے لئے ظلمات سہی ہدایت ہوتی ہی اور وہ انوار الہدیٰ کو ظلمات الہدیٰ سی ہی تعبیر کرتے ہین اب ہم سمجھے کہ اکثر مقامات جو اظہار الہدیٰ مین الٹے درج ہین جیسے میرا کو تیرا اور تیری کو میری اور عبرانی کو سریانی اور سوریانی کو عبرانی مَن الذین کی جگہہ اَنّ الذین اور شیعًا کی جگہہ شیعًا درج ہوگئے اور بعض کلمات قرانی الحاق ہوگئے ہین وہ اسی سبب سے کہ ہماری مخاطب نے اُن مقامات کو رات کیوقت مین لکھا ہی

اما قولہ اطلاع جواب الجواب مین تہذیب کا خیال رہی (۲) آیات مع ترجمہ ہون (۳) اپنی ائمہ و مجتہدین کے قول کی تکذیب معقول طور سی ہو (۴) ہمارے سوالات کا جواب معقول دیا جاوے (۵) آیات و روایات مین تحریف و تبدیل نہو الخ۔ **اقول** طرفہ یہ ہی کہ آپنی تو بدتہذیبی مین کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا اور ہمسے سوال تہذیب ہے اگر ہمنے اس خیال سی کہ بدتہذیبی تو چھوٹی امت پر ختم ہی اپنی شرافت پر نظر کرکے مخاطب کی بدتہذیبی کا جواب نہین دیا دوم یہ کہ ہم لکھ چکے ہین کہ مخاطب صاحب دن کو رات اور رات کو دن سمجھتے ہین اسلئے بمعنی تصدیق تکذیب استعمال فرماتے ہین سوم یہ کہ ہمنے جواب معقول ہی دئے ہین آپکی تقلید نہین کی ہی کہ آپکا ہر جواب نامعقول ہر قول بے سند اور لغو محض ہے اپنی موقعون پر اچھی طرح تشریح سی لکھا ہی۔ ہمنے ایسا جواب نہین دیا کہ جیسا آپنے انوار الہدیٰ کے ہزارہا سوالات اور مقاصد مین سے بطور نمونہ ۳۲ مقامات پر فضول و لغو اعتراضات کئے کہ جنسے کوئی مطلب برآمد نہوا انوار الہدیٰ کی تحریر کے وقت بیشک ہمکو خیال نہین رہا کہ اہل تسنن مین ایسے بھی مولوی ہوتے ہین کہ جو لفظ اُردو بھی سمجھ سکتے ہین اور اب آپکے اظہار الہدیٰ پڑھنے سی معلوم ہو گیا اسلئے حتی الوسع ہر مقام پر ترجمہ بھی لکھدیا ہی آیات و روایات مین تحریف کرنا آپکا ہی کام ہی چنانچہ ہمنے ایک تحریف ایسی ثابت کی کہ آجتک کسی مسلمان کی نسبت اسطرح آیات قرآنی کی تحریف ظاہر نہین ہوئی تھی جسپر یقینًا تمام علمائے اسلام تحریف کنندہ کی نسبت فتویٰ کفر کا دینگی چونکہ تحریف و تبدیل ہمارا کام نہین کافرون کا ہی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کام ہی اپنی نفس کا ہمیر قیاس نہ فرماوین آپ وہابی لوگ فقط دکھلانیکے لئے نماز اور روزہ کرتے ہو تاکہ لوگ مسلمان سمجھین ورنہ خاص عبدالوہاب کہ جسکے آپ پیرو ہین تمام دشمن اور مخالف رسول خدا کا تھا **قولہ** حکم اطاعت و پیروی خلفاء رسول اللہ کا آپنے اس موقعہ پر آیت اطیعوا اللہ پر استدلال کیا ہی **اقول و بہ نستعین** اس آیت مین لفظ اولی الامر سے مراد دوازدہ امام ہین جنکی نسبت دیگر روایات و احادیث مؤید ہین اصحاب ثلثہ اسمین داخل نہین ہین اسلئے مخاطب کی غلطی ہی اور جو آیت وعد اللہ الذین امنوا منکم سے خلافت خاصہ مراد لی ہی یہ مخاطب صاحب کی کم علمی ہی اور ناواقفیت پر دال ہی اس آیت کا مطلب یہ ہی کہ جس طرح بنی اسرائیل کو ہمنے ملک شام و فلسطین میراث مین دیا تھا ویسی ہی ہم مومنین کو تمکین فی الارض عطا کرینگے یہ سلیمان یا حضرت داؤد کسی نبی کے خلیفہ نہ تھے خود نبی تھے انکی سلطنت کی مثال خلافت خلفا سے نہین ہوسکتی مفصل تردید مؤلف کی کم فہمی کی ہم اس رسالہ مین کر چکے ہین جہان پیشتر مؤلف نے اس آیت کو لکھا ہی پھر بعد اسکے آپنے واذ اسر النبی الی بعض ازواجہ سے خلافت شیخین کی خبر نکالی ہی مگر مؤلف صاحب یہ سمجھے کہ محض خبر مفید جواز نہین ہو سکتی خدا ہی عالم الغیب ہی اور نبی ہی جہانتک کہ خدا نے انکو علم دیا تھا غیب کی باتون کو جانتے تھے اگر نبی صلعم نے کوئی غیب کی بات کسی سے کہی کہ فلان وقت مین ایسا ہوگا تو اس سے مراد نہین ہو سکتی کہ وہ وقوعہ جائز ہی ہوگا مثلاً جناب سرور کائنات نے دجال کی خبر دی ہی کہ آخر زمانہ مین پیدا ہوگا تو کیا مؤلف جیسے عقلمند دجال کو بھی برحق سمجھینگے یہ تو خیال فرمایئے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اکثر اور ہمیشہ امت کو یہ ہدایت فرماتے تھے کہ میری بعد میری اہلبیت کی پیروی کرنا اور علی مرتضیٰ کو بجای میری اپنا مالک اور اولی الامر سمجھنا اور شیخین کی نسبت کبھی ایسا نہین فرمایا بلکہ اپنی وفات کی قریب زمانہ مین انکو جہاد مین ماتحتی اسامہ چلے جانیکا حکم دیا تھا اور حضرت رسولخدا کو بر رو علم نبوت یہ معلوم تھا کہ میری بعد شیخین براہ سرکشی و تمردی خود خلیفہ بنجاوینگے اور امت ناانصاف انکو اپنا سردار قائم کریگی تو اگر کسی سے رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا حال بیان بھی کر دیا تو اسکے معنی یہ نہین ہوسکتے کہ شیخین کی خلافت برحق ہی بلکہ جو وقوعہ ہونیوالا تھا اُس کی اطلاع تھی اور غالباً یہ اطلاع ہی زیادہ تر شیخین کی تمردی کا باعث ہوئی اسلئے تو خداوند تعالیٰ نے ازواج النبی کی سخت تہدید فرمائی اور انکو زن نوحؑ اور زن لوط سے مثال دی مؤلف کے اس خیال باطل کی تردید ہم پیشتر بھی لکھ چکے ہین اور جو مؤلف اظہار الہدیٰ نے عدم رغبت علی مرتضیٰ نسبت خلافت ظاہری کتب شیعہ سے لکھی ہی یہ سب صحیح ہی کہ واقعی وہ حضرت پہلے سے بر رو علم امامت جانتے تھے کہ منافق لوگ تو کسی منافق کی ہی سرداری سے خوش ہونگے آج تو ہم سے بیعت کرتے ہین کل کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

بیعت توڑ کر رنگیا اور خلافتِ ظاہری کو ختم نہونے دینگے بھلا کسی نے معاویہ اور یزید اور آل مروان کی بھی بیعت توڑی باوجودیکہ انکو لوگ منافق اور کافر سمجھتے تھے پھر اسکی کیا وجہ کہ حضرت علیؑ اور امام حسنؑ کی ہی خلافت مہاجرین کو ناگوار ہو اسلئے آپ اس خلافتِ ظاہری کو مکروہ سمجھتے تھی اس سے خلافت ثلثہ کا جواز ثابت نہین ہوسکتا بلکہ انکی بھی خلافت ایسی ہی ثابت ہوتی ہے جیسے انکے پچھلون کی بلا نزاع قایم ہوئی اور ثابت ہوا کہ اگلے اور پچھلے یکسان حیثیت کے خلیفہ تھے - بعد اسکے مؤلف صاحب نے خلفا ثلثہ کی پیروی کرنیوالون کی صفات لکھے ہین پنج وقتہ جماعت سے نماز پڑھنے والے ہو - خواہ ایمان کا اثر قلب مین نہو مگر جماعت سے نماز پڑھتے ہوں دل مین بت کے گرویدہ ہون مگر بظاہر مساجد اللہ کو زینت دینے والے ہون اشراق اور چاشت کے عاشق جیسے کہ بعض لوگ ہندی بغل مین شراب اوڑ رہی ہے اور چاشت و اشراق کی نماز لوگون کے دکھلانیکو پڑھی جارہی ہے - غرض کہ مؤلف صاحب نے ان لوگون کی صفات مین بہت کچھ روزہ نماز کا ذکر کیا - مگر ایمان کا مطلق ذکر نہین کیا اور نہ اس سے مؤلف صاحب و پیروانِ مؤلف کو غرض - غرضکہ جس قدر اوصاف منافقین کے ہین سب مؤلف نے درج کیے ہین اور سب سے زیادہ تعجب خیز فقرہ اخیر مین یہ لکھا تھا کہ خدا تعالیٰ اظہار الہدیٰ کو انکی نجات کا ذریعہ بناوے - حالانکہ اظہار الہدیٰ کا ہر کلمہ دوزخ کی طرف کھینچنے والا ہے قیامت مین مؤلف کو اسکا حال معلوم ہوگا کہ اظہار الہدیٰ کے تمام کلمات اور جملے اور فقرے جبل گویمن بنکر مؤلف صاحب کو جہنم مین داخل کرینگے +

الٰہی بحرمت النبی و آلہ الامجاد اپنے رسول صلعم کے و عترت رسول کے حاسدون اور دشمنون کو ابدالاباد عذاب شدید مین مبتلا فرما کر اور انکے محبون اور دوستون اور مقلدون و متمسکون پر ابواب بہشت مفتوح اور بیحساب انکو نعمائے جنت سے مسرور کر + + + تمام شد

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنہ کہ یہ کتاب مستطاب شمس الضحیٰ من تصنیفات جناب مولوی الشیخ احمد صاحب عثمانی دیوبندی مرحوم مغفور اعلی اللہ مقامہ نے بجواب ہزلیات و ہفوات جہانگیر خان صاحب کمال ہی تہذیب اور صبر و شکیبائی اور بردباری سے رقم فرمائی ہے منصف مزاج انصاف کرلینگے بفضلہ تعالیٰ چھپکر تیار ہوگئی - المرقوم ماہ اگست سنہ ۱۹[illegible]ء